عمائمہ خان
کتاب نگری
بحرے ظلمات
WWW.KITABNAGRI.COM

کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

بحرے ظلمات

عمائمہ خان

""""رانی بائ دیکھیں پھوپھو کو کیا ہو گیا ہے """" !

""""حسن آراء پھپھو کی طبیعت دیکھیں """"

""""ریشم جلدی آئیں""""

انیس سالا نوال چیختے ہوئے پورے کوٹھے پر شور مچائے ہوئے تھے۔ نگاہیں سامنے پڑے مومی وجود پر ٹکی تھیں جو دوپٹے سے آزاد بھاری جوڑے میں ملبوس میک اپ سے لبریز چہرہ لیے آڑھی ترچھی بے سدھ سی پڑی تھی۔ سرخ و سپید چہرہ زرد پڑ رہا تھا، جبکہ وجود بری طرح کپکپا رہا تھا۔ منہ سے سفید مادے کی ہلکی سی لکیر نکلتی ٹھوڑی سے ہوتی گردن تک پھسلتا جا رہی تھا، جبکہ اسکا لرزتا وجود نوال کی آہ و پکار میں اضافہ کر رہا تھا۔

ہاتھ پیر نیلے پڑنے لگے تھے، مگر نہ کسی نے آنا تھا نہ کوئ آیا تھا۔

وجہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔

نوال اسکی حالت پر آنسو بہاتی، کپکپاتی ہوئی پاس پڑے میز سے کچھ ڈھونڈنے لگی۔ گولیاں اٹھا کر بمشکل اسکے پاس گئی، اور جیسے تیسے کر کے گولیاں اسکے حلق میں انڈیلیں اور ہمت کرتی اسکے ہاتھ پیر سہلانے لگی۔ اس پل خوف سا محسوس ہوا تھا، مگر وہ ہمت کر کے ڈٹی رہی۔ اسے سامنے پڑی یہ لڑکی جان سے زیادہ عزیز تھی۔

چند لمحوں بعد اسکا لرزتا وجود ہوش و خرد سے بیگانہ سا پڑا تھا۔

وہ آگے بڑھ کر ٹشو سے اسکا چہرہ صاف کرنے لگی۔ اپنی عزیز پھوپھو کی حالت دیکھتے ہوئے نا چاہتے ہوئے بھی کئی آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر اسکا گال بھگونے لگے۔ چہرہ صاف کرتی وہ باہر نکل گئی۔

کمرے میں اب گہرہ سکوت تھا۔

چہرے پر اذیتوں کے کئی باب لیے اب وہ وجود پر سکون سا پڑا تھا، گولی شاید اپنا اثر دکھا چکی تھی۔

****

""""حسن آراء کہاں ہیں؟"""" لاہور کے اس شاندار کوٹھے، باغِ حسن میں اسکی غصے سے بھری آواز گونج رہی تھی۔ راستے میں حائل پردے اور موتیوں کی لڑیاں ہٹاتی وہ ننگے پاؤں ہی سیڑھیاں چڑھتے جا رہی تھی۔ سانولے چہرے پر غصے کا جہاں آباد تھا۔

""""حسن آراء!!"""" وہ خواب گاہ کے باہر جا کر چلائی۔ باہر کھڑی لڑکیاں ہواس باختہ ہوتیں اسے پیچھے ہٹانے لگیں۔ لیکن وہ نوال ہی کیا جو کسی کے قابو میں آجائے۔

""""اوئے ہٹ پیچھے"""" لڑکیوں نے حیرت سے اس سانولی سی لڑکی کو دیکھا جو ڈر نامی چیز سے ناواقف تھی۔

راہ میں حائل کئی ریشمی پردے ہٹاتی وہ اگلے ہی لمحے خواب گاہ میں موجود تھی۔ تاریکی میں ڈوبا کمرہ خوشبوؤں میں بسا ہوا تھا۔ جگہ جگہ جلتی موم بتیاں خواب گاہ کو خواب ناک بنا رہی تھیں۔

""""حسن آراء!!"""" تیز آواز سے بستر پر پڑا وجود ہلکا سا کسمسایا۔ مگر اگلے ہی لمحے پانی کا جگ اسے اچھی طرح سے ہوش میں لے آیا۔

""""یا وحشت! ہائے ہم مر گئے۔

ہائے ریشم کہاں ہیں آپ؟"""" ارد گرد کا ہوش کئے بغیر وہ چلانے لگی۔ گہری نیند سے جاگنے کے باعث سمجھ ہی نہ ہوا کہ کیا آفت آئی ہوئی ہے۔

""""جب میں نے منع کیا تھا کہ میری پھوپھو کسی کی رات رنگین نہیں کرے گی۔ تو تیری موٹی کھوپڑی میں یہ بات کیوں نہیں آئی؟

وہ مجرہ کرتی ہیں،، یہ تیرے لیے کافی نہیں ہے کیا؟

میں بتا رہی ہوں حسن آراء آئندہ اگر ان نام نہاد شرفاء کو میری پھوپھو کے نزدیک بھی بھیجا تو اس باغ حسن کے چپے چپے کو آگ لگا دوں گی۔ """"

وہ خود پر کس قدر مشکل سے قابو کر رہی تھی یہ اسکے چہرے کے تاثرات سے واضح تھا۔

حال تو حسن آراء کا بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ سامنے کھڑی اس سانولی لڑکی کو ایک لمحے میں اس کوٹھے سے پھینکوا دیتی مگر وہ سونے کی چڑیا ہمیشہ سیسہ پلائی دیوار بن کر بیچ میں حائل ہو جاتی تھی۔ دوسرا اس لڑکی کی آواز وہ سماں باندھتی تھی کہ لوگ گھنٹوں سنتے تو بھی دل نہ بھرتا۔

""""لڑکی وہ رقاصہ ہے رقاصہ۔

کوئی حاجن نہیں جسے ہم اپنے پلو میں چھپا لیں"""" اسکا اتنا کہنا تھا کہ نوال نے غصے سے بھری تلاشتی نگاہیں ارد گرد دوڑائیں۔ یہ جملہ تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔ سامنے ہی میز پر مطلوبہ چیز پڑی تھی۔ وہ جلدی سے گئی اور پیسوں کی

گڈیاں جو آج کے رقص پر ملی تھیں،، انہیں لے کر موم بتی کے پاس آئی۔ حسن آراء کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ پیسے جلانے لگی۔

""""ہائے کیا کر رہی ہے۔ ہائے ہم لٹ گئے۔

ریشم،، رانی بائی"""" ساری رقاصائیں بھاگتی ہوئی حسن آراء کے کمرے تک آئیں۔ کوٹھے پر پائل کی چھنکار پھیل گئی ۔ سامنے کا منظر دیکھ کر سب کے ہاتھ منہ تک گئے۔

وہ غصے سے سرخ چہرہ لیے بڑی سی موم بتی ہاتھ میں پکڑے پیسے جلا رہی تھی۔

بیس لاکھ سے بھی زائد رقم آج اسکی پھوپھو نے پانچ منٹ میں کمائی تھی۔ جسے وہ پانچ منٹ سے بھی کم وقت میں راکھ کا ڈھیر بنا رہی تھی۔ کسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اسے روکتے۔

""""نوال!"""" چوڑیوں اور پائل کی چھنکار پر اس نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں شام والے حلیے میں ملبوس وہ بکھری بکھری سی روتی آنکھوں سے اسکے سامنے تھی۔

سب پر کاٹ دار نگاہ ڈالتے اس نے آدھ جلے نوٹوں کی گڈیاں حسن آراء پر اچھالیں جو اسکے قدموں میں جا گریں۔

""""آئیندہ کسی ***(گالی) کو آنِ عالم کے کمرے میں بھیجنے سے پہلے سو بار سوچنا۔

کیونکہ نوال حیدر دوبارہ کہے گی نہیں،،، بلکہ کرے گی۔

اور جو نوال حیدر کرے گی تیرے اس باغِ حسن کی سات نسلیں یاد رکھیں گیں۔ """"

سب کو ہکا بکا چھوڑتے وہ آن کا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیاں اترتی چلی گئ۔

""""ہائے ریشم ہم برباد ہو گئے۔"""" جلے نوٹوں کو دیکھتے حسن آراء چیخ و پکار کرنے لگیں۔ اسکی خاص ملازمائیں آگے بڑھ کر بچے کھچے پیسے الگ کرنے لگیں۔

پانچ منٹ میں کمائے گئے بائیس لاکھ وہ دھان پان سی سانولی سلونی لڑکی دو منٹ میں نظر آتش کر گئی تھی۔

****

رات کے اندھیرے میں کوئی وجود اس خوفناک جگہ پر بے خوف سا چلتا جا رہا تھا۔ کالی ہڈی پہنے، ہاتھوں میں کالے دستانے جبکہ منہ پر کالے ہی رنگ کا ماسک چڑھائے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا منزل کی جانب گامزن تھا۔ سرخ آنکھوں میں وحشتوں کا جہاں آباد تھا۔

دور کہیں گیڈروں کی آواز ماحول میں چھائے سکوت کو چیرتی خوفناک سماں پیدا کر رہی تھی۔ سوکھے پتے پیروں کے نیچے آتے عجب ہی آواز پیدا کر رہے تھے۔

چلتے چلتے وہ سڑک کے پاس پہنچ گیا،، روڈ پر لگی لائٹ سے آتی روشنی کا ایک چھناکا اسکے وجود پر پڑا۔

اسکا وجود واضح ہوا تھا، ہڈی کے پیچھے جلی حروف میں سیٹھ عالم لکھا تھا۔ اندھیری رات میں وہ واقعی خوفناک کالا سایہ معلوم ہوتا تھا۔ بھوری سرد آنکھوں کے علاوہ پورا وجود چھپا ہوا تھا۔ چند لمحوں کا کھیل تھا کیونکہ تیز رفتاری سے چلتا وہ چند لمحوں میں ہی ہیڈ لائٹ سے کافی دور جا چکا تھا۔ ہاتھ میں چمکتا تیز دھار چاقو پکڑے وہ اپنی منزل کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔ سرد آنکھوں میں سامنے دیکھتے اب وحشت چھانے لگی۔ اس فلیٹ کو دیکھتے ہاتھوں میں ماہرانہ انداز میں چاقو گھمانے لگا۔ ایک طائرانہ نگاہ پر سکون ماحول پر ڈالی، اور بنا وقت ضائع کیا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ یہ قدرے سنسان علاقہ تھا، جہاں آمنے سامنے چند پرانی طرز کے دو کمروں کچن اور باتھروم پر مشتمل فلیٹ موجود تھے۔ مضبوط قدم زمین پر جماتا وہ منزل مقصود کی جانب رواں تھا۔ ایک فلیٹ کے سامنے پہنچ کر وہ رکا تھا۔ ہاتھ میں موجود لوہے کی تار نما چیز سے وہ ایک ہی کوشش میں دروازے کا لاک کھول چکا تھا،، جیسے اس کام میں ماہر ہو۔

آہستہ سے دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا تو بے ہنگم قہقہوں نے خوش آمدید کہا۔ آنکھوں میں خون اتر آیا، جیسے یہ قہقہے شدید ناگوار گزرے ہوں۔

اپنے کالے بوٹ آہستہ سے زمین پر جماتے قہقہوں کا تعاقب کیا۔

اندر شراب اور شباب دونوں سے جی بھر کر لطف اندوز ہوا جا رہا تھا۔

""""شراب بھی ہے اور شباب بھی۔

اور جہاں یہ دونوں چیزیں ہوں،، وہاں سیٹھ عالم نہ ہو۔ یہ تو غلط بات ہے۔ """"

ہاتھ میں پکڑے چاقو پر انگلی سے کچھ لکھتے اس نے سامنے دیکھا جہاں فحش کپڑوں میں ملبوس لڑکی اپنے جسم کی نمائش کرتی اس شرافت کے لبادے میں لپٹے بھیڑیے کے نفس کی تسکین کر رہی تھی۔ وہ اس لڑکی کو ایک نظر دیکھتا ناگواری سے رخ موڑ گیا۔ شراب کی کئی قسم کی بوتلیں سامنے پڑیں تھیں۔

اسکی یہاں موجودگی حسان نیازی کا حلق خشک کر گئی۔ اسکے تو واہموں گمان میں بھی نہ تھا کہ سیٹھ عالم اسکے تعاقب میں یہاں تک بھی آسکتا ہے۔

کپکپاتے لہجے میں اس نے کچھ کہنا چاہا جب اسکا اگلا عمل ہوش اڑا گیا۔ تیز دھار چاقو سے شراب کا ڈھکن اڑاتے اس نے بوتل اٹھا کر منہ کو لگائی۔ ڈھکن اڑتا اڑتا دیوار سے ٹکرا کر چند لمحوں کیلئے ماحول میں ارتعاش پیدا کر گیا۔

""""یخ،،، یہ کیسا ذائقہ ہے۔ مجھے بلکل نہیں پسند آیا۔

اب اسکی بھی سزا ملے گی۔"""وہ اسکی موت آسان بنا رہا تھا یا مشکل یہ تو مر کر ہی پتا چل سکتا تھا۔ کیونکہ سیٹھ عالم کے قہر سے بچنا ناممکن تھا۔

وہ باتوں میں گھما کر جان نکال لینے کا عادی تھا۔

اگلے ہی لمحے پورا فلیٹ میں دلسوز اور خوفناک چیخیں گونج اٹھی تھیں۔ مگر اس ویران جگہ پر چیخیں سننے والا کوئی ہوتا تو آتا۔

اپنے بدن کو چھوٹے چھوٹے لباس سے چھپاتی وہ لڑکی بمشکل اپنی چیخوں کا گلا گھونٹ کر سامنے دیکھنے لگیں۔ جہاں حسان نیازی کو بقول سیٹھ عالم کے نہایت پر سکون موت دی گئی تھی۔

شہ رگ کے پاس سے نکلتی خون کی لکیریں اس بات کی گواہ تھیں کہ اسکی روح اس دار فانی سے کوچ کر چکی ہے۔

""سیٹھ عالم نام ہے میرا۔

لاہور ڈیفینس فیز فائف میں موجود بلیک ہاؤس میں رہتا ہوں۔

ایف آئی آر کٹوانی ہو تو شوق سے کٹوا دینا۔ اگر کہو تو چہرے کا دیدار بھی کروا دیتا ہوں۔ ""بھاری سرسراتا لہجہ اسکی روح تک کپکپا گیا۔

اس نے بجلی کی سی تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔ جس شخص کا کام اتنا خوفناک ہو تھا، وہ دکھنے میں کتنا خوفناک ہو گا۔

اس لڑکی نے خوف سے جھرجھری لی۔

اس پر نخوت بھری نگاہ ڈالتا وہ ایک شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگاتا باہر نکل گیا۔

ایف آئی آر تو کیا،، وہ تو اب کئی دن تک بولنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی۔

وحشت ہی اتنی تھی مقابل کی کہ وہ اب تک سامنے پڑے حسان نیازی کو دیکھ کر کپکپا رہی تھی۔

****

""آپ رات کو کہاں تھے بڑی؟"" وہ ابھی جاگنگ سے واپس آیا تھا،، جانِ عالم کو صوفے پر ٹی وی دیکھتا دیکھ کر وہ وہیں چلا آیا۔

""""میری کونسی محبوبہ ہے جس کی بانہوں میں رات گزارنی ہے میں نے۔

روزی روٹی کمانے گیا تھا""" چینل بدلتے کہا تو معظم کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

""""روزی روٹی۔

ہاہاہاہاہا یار ماموں بڑا فنی تھا۔""" عالم کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑی۔ مگر اگلے ہی پل مصنوعی ناگواریت سے اسے دیکھنے لگا۔

""""کیا تھا اس میں فنی؟"""" ابرو اچکاتے سرد لہجے میں پوچھا۔

""""آپ نے کل پی ہے؟"""" اسکی سرخ آنکھیں دیکھتے سوال یکسر نظر انداز کرتے پوچھا۔

عالم نے گہری سانس کھینچی۔ بیوی سے پہلے ہی اللہ نے اسے بیویوں والی خصوصیات لیے ایک بھانجا دے دیا تھا۔

""""ہاں یار پر مزہ نہیں آیا۔ صحیح سے چڑھی ہی نہیں۔ مجھے لگتا ہے دو نمبر تھی۔ """"تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔ معظم نے ریموٹ پکڑ کر ٹی وی بند کیا۔۔ اور یہ جرات صرف اور صرف معظم ابصار ہی کر سکتا تھا۔

"""بادشاہ جزبات مت بنو۔ ناشتہ بناؤ میرے لیے۔""" اسکے ہاتھ سے ریموٹ چھین کر کوئی انگلش مووی لگائی اور واپس ٹی وی پر نظریں جمالیں۔

وہ پیر پٹختا نکل گیا۔ اس سے زیادہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

"""""پیسے نہیں پہنچے میرے ملک غفور"""" اسکے جاتے ہی عالم نے فون ملایا۔

دوسری طرف سے آتا جواب ماتھے پر بے شمار بل ڈال گیا۔

""""اگلے چوبیس گھنٹوں میں میرے پیسے بلیک ہاؤس نہ پہنچے تو تیری روح ساتویں آسمان تک پہنچا دوں گا۔ سمجھے۔ چل فون رکھ۔ """"

""" کمینہ۔ """ فون پر نظر ڈالتے زیر لب گالی دی۔ اور اٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گیا۔

****

""" ہرےےےےےےےےے """ اپنی پسندیدہ ویسپا پر بیٹھی وہ ہواؤں سے باتیں کرتی روڈ پر بل کھاتی جارہی تھی۔

ایک تو تیز رفتاری اوپر سے وہ جس خوفناک انداز میں چلارہی تھی،، لوگ اسے بدعائیں دے رہے تھے۔

مگر وہ سب سے بے نیاز کانوں پر ہیڈ فون لگائے اپنی ویسپا دوڑاتی چلی جارہی تھی،،، جب سامنے موجود سپیڈ بریکر کو دیکھا ہی نہ پائی اور اچھل کر دور جا گری۔

""" اوئی ماں """ وہ روڈ کے بیچ وبیچ بیٹھی اپنی چھلی ٹانگ سہلانے لگی جو فیشن کے مطابق گھٹنوں سے پھٹی جینز پہننے کی وجہ سے رگڑی گئی تھی۔ لوگ اس پر ہنسنے لگے تھے۔ اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا ان سب کی آنکھیں نوچ ڈالے۔

""" ہائے میرا جوتا """ اسے نئی فکر لاحق ہوگئی تھی۔ اسکا کھسا ٹوٹ چکا تھا۔ ایک کے بعد ایک مصیبت نازل ہوئی تھی۔

""" کیسا یہ درد ہے عشق عشق """

کان میں لگے ائیر فون میں راحت فتح علی خان کے گانے کا جملہ ابھرا تو اس نے نوچنے کے سے انداز میں ائیر فون کانوں سے نکالے۔

""" ارے عشق سے بڑا درد ہے یہ۔

اتنی درد ہو رہی ہے۔

لگتا ہے عاشقوں کا نہ کبھی گھٹنا چھلا ہے،، نہ کبھی انکی انگلی دروازے میں آئی ہے۔

اور نہ ہی کھانا کھاتے ہوئے کبھی زبان دانتوں تلے آئی ہے۔

اگر ایسا ہوا ہوتا تب انکو پتا چلتا کہ عشق سے بڑے بڑے درد بھی ہیں اس دنیا میں۔""

اس قدر مشکل صورتحال میں بھی اسکی زبان بند نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ رفتار میں مزید تیزی آئی تھی۔

لوگ اس پر ہنس کر آگے بڑھ جاتے۔

اپنی حالت پر نوحہ کرتی آخر کار وہ خود ہی ہمت کر کے اٹھی،، اور تھوڑی دور گری اپنی ویسپا کو اُٹھایا۔ ٹوٹا ہوا جوتا پیروں میں پہنے پیدل ہی چلنے لگی،، مگر ٹوٹے جوتے کے ساتھ تپتی سڑک پر چلنا محال ہو رہا تھا۔

جیسے تیسے کر کے چلتی گئی تو نظر دکانوں پر پڑی۔ جینز کی جیب میں ہاتھ ڈالے تو پیسے ندارا۔

"""ہائے اللہ جی۔ لگتا ہے آج پھر دونمبری کرنی پڑے گی۔""" بالوں کی چوٹیاں گھماتے معصومیت سے اوپر دیکھ کر کہا۔

"""اللہ جی میں آپکو بتا کر چوری کروں گی۔ یہ ساری دنیا آپ کی ہے۔ اور ویسے بھی بوا کہتی ہیں کسی سے پوچھ کر یا بتا کر کوئی چیز لے لی جائے تو کچھ نہیں ہوتا۔

اس لیے میں آپکی دنیا میں موجود ایک دوکان سے آج جوتا چوری کروں گی نہیں بلکہ لوں گی۔ کیونکہ بتا کر لینا چوری تھوڑی ہوتا ہے۔""" اپنے ہی خیالوں میں وہ اللہ سے باتیں کرتی بازار کے سامنے رکی۔ یہ کوئی عام سا سستا بازار تھا،، جہاں لوگوں کا رش تھا۔ عام حالات میں تو شاید وہ یہاں کبھی نہ آتی،،، لیکن اب مجبوری تھی۔

بمشکل اپنی ویسپا اور خود کر چھوٹی سی سڑک پر لے کر چلتی وہ ایک دکان کے سامنے رکی۔

"""رفیق ایک نمبر جوتے """

بورڈ دیکھ کر سر کھجایا۔

""""اب تو جوتے بھی دو نمبر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ توبہ توبہ"""" ویسپا کو نجانے کتنے تالے لگا کر وہ سیدھی ہوئی تو پسینے سے شرابور تھی۔ ایک آخری نگاہ اس پر ڈالتی اندر کی جانب بڑھ گئی،، جہاں پہلے ہی کافی رش تھا۔

""""ارے بھائی سات نمبر جوتا دیکھاؤ۔"""" پنکھے کے آگے جا کر کھڑی ہو کر ہانک لگائی۔

""""باجی بچی کہاں ہیں آپکی جس کیلیئے لینا ہے."""" اس نے بے ساختہ لاحولا ولا قوۃ پڑھا۔

""""دو نمبر دکاندار۔ اپنے لیے لینا ہے میں نے۔"""" دانت پیستے بس نہیں چل رہا تھا کہ یہاں موجود ہر جوتا اسکے سر پر دے مارے۔

سیلز مین نے اس اچھے خاصے قد والی لڑکی وہ دیکھا،، اور ایک نظر اسکے پیروں پر ڈالی، کالے رنگ کے ٹوٹے کھسے میں ملبوس اسکے سرخ و سفید پاؤں اسکے قد کے حساب سے چھوٹے ہی معلوم ہوتے تھے۔

""""دکھا بھی دو اب! یا میرے پیروں کا معائنہ ہی کرتے رہو گے؟"""" وہ اونچی آواز میں کاٹ کھانے کو دوڑی تھی،، سیلز مین شرمندہ ہوتا جلدی سے اسکے ناپ کا جوتا دیکھنے لگا۔

""""یہ دیکھیں میڈم"""" اسکے سامنے دکان کے سب سے اچھے جوتے رکھے،،، شاید وہ اسکے لباس سے مرعوب ہوا تھا۔

""""اوئے سیلز مین۔۔ میرے بھائی کی شادی نہیں ہے، سادہ سا جوتا دکھاؤ """"

ایک تو اسکے پاس پہلے ہی پیسے نہیں تھے،،، اوپر سے وہ اسے دکان میں موجود مہنگے ترین جوتے دکھا رہا تھا۔ زمر نے گاہکوں کو دیکھتے سر جھٹکا۔

""""ہاں یہ ٹھیک ہے۔"""" سادہ سی چپل کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"""لاؤ پہن لیتی ہوں میں۔""" اسکے ہاتھ سے پکڑ کر پاؤں میں پہنی۔ وہ سادہ سی چپل بھی خوب جچی تھی اسکے پاؤں پر۔

"""ہاں بتاؤ کہاں پکڑانے ہیں پیسے؟""" ہاتھ جھاڑ کر اٹھتے ہوئے ایک نگاہ دوکان پر دہرائی۔

"""مجھے ہی پکڑا دیں۔""" زمر نے آنکھیں گھمائیں۔

"""یہ جو داڑھی والے ہیں نا،، یہ میرے شوہر ہیں۔ آپ ان سے پیسے لے لیں۔ میں زرا تب تک اگلی دکان سے اپنے لیے کچھ دیکھ لوں۔""" جلدی سے کہتی وہ باہر کی جانب کھسکی۔ سیلز مین گڑبڑ محسوس کرتا مالک کے پاس بھاگا۔

"""ابراہیم بھائی۔ مجھے لگتا ہے کوئی لڑکی مجھے چونا لگا گئی ہے۔

جوتا لے گئی ہے اور کہتی ہے کہ اس بابے سے لے لو یہ میرا شوہر ہے۔

بھائی اسکی تو ٹانگیں قبر میں لٹکی ہوئی ہیں،، یہ کیسے اسکا شوہر ہو سکتا ہے؟ ہے نا؟""" وہ اپنی ہی رو میں بولتا آخر میں تصدیق کرنے لگا مگر وہاں تو ابراہیم کی روح تک نہ تھی۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ چورنی کی خیر نہیں۔

سر جھٹکتا وہ باقی گاہکوں کو دیکھنے لگا۔

زمر ابصار ابھی باہر کھڑی اپنی ویسپا پر لگے لاتعداد تالے کھول ہی رہی تھی کہ کسی نے ایک ٹھوکر ماری ویسپا کو۔

اسکا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا اپنی ویسپا کی اس قدر تذلیل پر۔ غصے سے سرخ چہرہ لیے اس شخص کو دیکھنا چاہا جس نے اسکی ویسپا کو ٹھوکر مارنے کی جرات کی تھی کہ اسے دیکھتے ہی ایک بار پھر سے دھڑکن تھمی۔

اب کی بار ویسپا کا دکھ نہیں تھا بلکہ سامنے کھڑے شخص کا سحر تھا،، جو ایک ہی لمحے میں اسے بری طرح جکڑ گیا۔

کونسی ٹھوکر؟ کیسی ٹھوکر؟

کونسی ویسپا؟ کیسی ویسپا؟

نگاہیں تھیں کہ پلٹنے سے انکاری تھیں۔ وہ دم سادھے اسے دیکھتی گئ جب اگلے ہی لمحے وہ نیچے جھکا۔ نظروں کا ارتکاز ٹوٹنے پر زمر نے نیچے دیکھا جہاں وہ اسکے پیروں کے پاس جھکا تھا۔

اسے سے پہلے کے وہ کچھ سمجھتی وہ اسکے پاؤں سے دونوں جوتے نکال چکا تھا۔ نتیجتاً وہ اپنا وزن برقرار نہ رکھ پائ اور زمین بوس ہو گئ۔

مقابل نے سہارا دینے کی زحمت بھی نہیں کی تھی .

""""چورنی"""" اسے اپنے بازو سہلاتے دیکھ کر نخوت بھری نگاہ اس پر ڈال کر دکان میں گم ہو گیا۔

جبکہ زمر ابصار تو لفظ چورنی پر ہی پھنسی تھی۔

""""بھائ """ !

)خدا کا خوف کرو زمر۔ اتنے پیارے منڈے کو بھائ بنا ڈالا۔ توبہ توبہ۔ (

جلدی سے دل میں توبہ کرتے وہ بمشکل گندی سی جگہ پر ننگے پیر چلتی دکان کے اندر گئ۔

""""دے دو جوتا"""" دکان میں داخل ہوتے ہی معصومیت سے کاؤنٹر پر دونوں بازو ٹکائے۔ ابر ہیم ایک نظر اسے دیکھتا دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔

""""پیسے دے دو،، جوتا لے لو"""" زمر ابصار کو اس لمحے وہ بڑا ہی سنگدل لگا تھا۔

ایک نظر اپنے پیروں پر ڈالی جو گندے ہو چکے تھے۔ اسے رونا آنے لگا۔ اوپر سے ٹانگوں پر لگی چوٹ۔

""دے دو مفت،،، کیا جائے گا تمہارا اچھے لڑکے ؟"" وہ لفظ اچھے لڑکے پر ٹھٹکا۔ حساب کتاب چھوڑ کر اسے دیکھا جو ہنوز کاؤنٹر پر کہنیاں ٹکائے کھڑی سب جوتوں کو مایوسی سے دیکھ رہی تھی۔

""ساڑھے تین سو کے جوتے اگر ایسے ہی تمہیں دے دوں گا تو میں نے کما لیا پھر!"" صاف لفظوں میں انکار کے ساتھ ساتھ تضحیک بھی کی تھی،، مگر وہ سمجھتی تب نا۔

وہ تو جوتے کی قیمت سن کر حیرت کے سمندر میں غرق تھی۔

""صرف ساڑھے تین سو کے ؟"" تصدیق چاہی تھی۔

اسکے 'صرف' کہنے پر ابرہیم نے اسے گھورا۔ اور کسٹمر سے جوتے کے پیسے لے کر بل بنانے لگا۔

""یہ جو بل ہے نا،،، یہ پاکستانی آٹھ سو روپے کی ہے۔ یہ لے لو۔"" اس نے جینز کی جیب سے ایک پیکٹ نکال کر اسکی طرف بڑھایا،،، مگر اسکے ماتھے پر ڈلے بل دیکھتے جلدی سے واپس جیب میں ڈالا۔

""چلو پھر ایک کام کرو میرے گھر کا ایڈریس لکھو،، ساڑھے تین سو کی بجائے ساڑھے تین ہزار لے لینا مجھ سے ""

ابرہیم نے اس ضدی اور بے وقوف لڑکی کو دیکھتے گہری سانس بھری۔ اور کاؤنٹر سے باہر نکل کر اسکا بازو تھاما اور دکان کے ایک کونے پر لگے اشتہار نما کاغذ کی طرف اشارہ کیا۔

وہ جو اسکو بغور دیکھتے اسکے خوبصورت نقوش اور سفید بے داغ پیشانی پر گرے بے ترتیب بالوں کو دیکھنے میں مگن تھی،، اسکے کہنے پر سامنے دیکھا جہاں لکھا تھا۔

""آپ اچھے ہیں۔ لیکن ادھار اچھا نہیں ہے۔""

ایک جتاتی نگاہ اس پر ڈالتا وہ واپس مڑ گیا۔ اسکی پشت کو خونخوار نگاہوں سے گھورتے زمر کا دل چاہا یہ کاغذ پھاڑ کر پھینک دے۔

""""اپنے گھر سے پیسے منگوالو بے وقوف لڑکی!

ویسے بھی بڑی امیر زادی بنی پھر رہی ہو۔ """"اس نے مشورہ دیا تھا جسے زمر نے """"ہنہہ """" کہہ کر رد کر دیا۔

اسکی طرف شکایتی نگاہوں سے دیکھتے وہ مایوسی سے گردن جھکا کر باہر کا رخ کر گئی۔ جاتے جاتے اسکی جوتوں پر مایوسی بھری نگاہ ڈالنا ابرہیم کی نگاہوں سے چھپا نہیں تھا۔

ایک لمحے کیلئے ہمدردی ہوئی مگر اگلے ہی لمحے سرد مہری غالب آگئی۔

"""" یہاں کھانے کے لالے پڑے ہیں،، اور ان امیر زادیوں کے چونچلے ہی ختم نہیں ہوتے۔ جب سر جھاڑ منہ پھاڑ کر چلیں گیں تو ایسا ہی ہوگا"""" سر جھٹک کر وہ دوبارہ سے ہزار ہزار کے نوٹ الگ کر کے رکھنے لگا۔

زمر باہر نکل کر اپنی ویسپا پر لگے تالے کھولنے لگی۔ سارے تالے کھول کر اسے سڑک کے درمیان ٹھیک سے کھڑا کیا۔ پیٹرول اور ہوا پوری ہونے کی اچھے سے تصدیق کرنے کے بعد اسکے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ در آئی۔

یہی مسکراہٹ ہونٹوں پر جمائے وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی دکان کی طرف بڑھی۔ دور سے کھڑے ہو کر دیکھا تو وہ سامنے ہی کھڑا کیلولیٹر پر کچھ کر رہا تھا۔

اسی آہستگی سے وہ اندر پہنچی۔ وہ تا حال اسکی آمد سے بے خبر کاؤنٹر پر جھکا ہوا تھا۔ دو گاہک بھی موجود تھے جنہیں سیلز مین جوتا دکھا رہا تھا۔

ایک ہاتھ سے اپنے بال ٹھیک کیے اور سامنے لگی جوتیوں میں سے اندازے سے اپنے ناپ کی ایک جوتی اٹھائی اور جلدی سے پہنی۔

نگاہیں اس پر جمائے ایک اور جوتا اٹھایا۔

""میں چلی،،،،میں چلی۔

دیکھو جوتا لے کے چلی۔

کوئی روکے نہ مجھے

میں چلی،،،،،میں چلی۔۔ ""

تیز آواز میں بولتی وہ باہر بھاگی تھی۔ابرہیم نے چونک کر اسے دیکھا اور سمجھتے ہی فوراً اسکے پیچھے بھاگا۔ویسپا کے آگے بنی ٹوکری نما جگہ پر جوتا رکھ کر جلدی سے ویسپا چلائی۔

اسکے خود تک پہنچنے سے پہلے وہ ویسپا چلا چکی تھی،، مگر وہ پھر بھی اسکے پیچھے بھاگا۔شاید اسے یقین تھا کہ وہ اس کے پیچھے ضرور آئے گا تبھی اس نے اپنے لیے جوتا اٹھایا سو اٹھایا،،ایک ویسے بھی اٹھا لائی تھی۔تاکہ اسے اچھے سے چڑا سکے۔

زمر نے اسے اپنے تعاقب میں دیکھ کر سامنے پڑی ٹوکری سے جوتے کا ایک پاؤں پیچھے اچھالا۔جو اسکے چہرے پر جا لگا۔صد شکر تھا کہ فینسی جوتا نہیں تھا ورنہ اسکا چہرہ مسخ کرنے میں آج اس لڑکی نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

تھوڑی ہی دور بھاگا تھا کہ دوسرا جوتا اڑتا ہوا آیا۔اس نے بمشکل خود کو بچایا۔اگلے ہی لمحے ویسپا دھول اڑاتی نگاہوں سے اوجھل ہو چکی تھی۔

اور وہ دونوں جوتے ہاتھ میں پکڑے کھڑا غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ ارد گرد تماشائی بھی تماشا ختم ہونے پر اپنے کام میں مگن ہو گئے۔

وہ غصے سے پیچ و تاب کھاتا جوتا لیے واپس چلا گیا۔ ہتک کا احساس ہر احساس پر غالب تھا۔ وہ چھوٹی سی لڑکی کیسے اسے چونا لگا سکتی تھی۔ یہ سوچتے ہی وہ تلملا اٹھتا۔

""""ہاہاہاہاہاہا،،، آیا بڑا! پیسے دو،،، جوتا لو۔۔

ہاہاہاہاہا۔ کیسا مزہ چکھایا۔"""" ویسپا دوڑاتی وہ ہنستی چلی جا رہی تھی۔

""""اتنی معصوموں والی ایکٹنگ کی میں نے،، پھر بھی بد تمیز نے نہیں دیا۔

بہت اچھا کیا۔ مفت کا جوتا بھی لے لیا اور گرمی میں اتنا بھگایا بھی۔ """"

جان بوجھ کر ویسپا آہستہ چلا کر اسے اپنے پیچھے بھگانے والی حرکت یاد کرتے وہ پھر سے قہقہہ لگا گئی۔

چہرے پر بلا کی معصومیت لیے وہ لڑکی معصوم تو ہرگز نہیں تھی۔ اس کا رخ اب بلیک ہاؤس کی جانب تھا۔ جہاں اسے اپنے بھائی معظم ابصار کی بھی اچھے سے کلاس لینی تھی۔

اسے گھمانے کا لارا لگا کر وہ بھول گیا تھا۔ اور اپنے متعلق بھولی ہوئی بات یاد کرانا زمر ابصار کو اچھے سے آتا تھا۔

****

""""ناراض ہیں ہم سے؟"""" حسن آراء کے کمرے سے آنے کے بعد وہ نوال کی طرف دیکھے بغیر سیدھا واش روم میں گھس گئی۔ خود کو میک اپ اور بھاری جوڑے کے بوجھ سے آزاد کروا کر باہر آئی تو وہ لیپ ٹاپ گود میں رکھے کرسی پر جھول رہی تھی۔ چہرے پر سخت تاثرات تھے۔ آنِ عالم نے ایک لمحے کیلئے اسے دیکھ کر جھرجھری لی۔

""""میں آپ سے ناراض ہو سکتی ہوں بھلا؟"""" وہ ایک لمحے کیلیئے رک کر سوال کر کے پھر سے جھولنے لگی۔ آن نے بے ساختہ اپنے لب کاٹے۔

""""طوائف ہیں ہم اور آپ بھی۔

اس حقیقت کو کیوں تسلیم نہیں کرتی ہو آپ؟"""" بیڈ کے ساتھ لگے پردے ہٹاتے وہ گرنے کے سے انداز میں بیڈ پر بیٹھی۔

""""حقیقت کو دل و جان سے تسلیم کیا ہے تبھی تو آپ اپنا حسن بیچتی ہیں اور میں اس پردے کے پیچھے بیٹھ کر اپنی آواز بیچتی ہوں۔

لیکن اگر اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ہم باغِ حسن کی ہر رقاصہ کی طرح راتیں ہر نئے مرد کے پہلو میں گزاریں تو معذرت آن پھوپھو۔

نوال حیدر اپنی آخری سانس تک نہ یہ کام کرے گی نہ ہی آپکو کرنے دے گی۔""""

اس نے سفاکانہ حد تک صاف گوئی سے کام لیا تھا۔

آن بیڈ پر بیٹھی دھندلائی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔ باغِ حسن میں سب اسے سانولی،، کالی یا نجانے کن کن ناموں سے پکارتے تھے مگر کوئی آن سے پوچھتا کہ نوال حیدر کیا ہے؟

کون ہے؟

اسکا وجود کتنا خوبصورت تھا کوئی آنِ عالم سے پوچھتا۔

""""آپ ہر گزرتے دن کے ساتھ ہمیں اپنے قرض میں جکڑتی جا رہی ہیں۔"""" آہستہ سے قدم اٹھاتے وہ اس تک پہنچی۔ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔ وہ لب سختی سے دانتوں تلے دبائے خود کو

رونے سے باز رکھنے لگی۔ اسے آنِ عالم سے کتنی محبت کتنی عقیدت تھی،،، شاید دنیا کے سب الفاظ بھی جمع کرتی تو اظہار کرنے میں ناکام رہتی۔

""""طبیعت کیسی ہے اب آپ کی؟""""لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتے خود پر قابو پایا۔ اپنے وجود سے وہ آن کو کوئی بھی دکھ یا پریشانی نہیں دینا چاہتی تھی۔ وہ کھوجتی نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھتی محض اثبات میں سر ہلا گئی۔

""""نوری! دودھ لے کر آئیں۔"""" اپنی خاص ملازمہ کو آواز دی اور خود اٹھ کر کھڑکی کے پردے برابر کرنے لگی۔

""""ہیکر صاحبہ۔ لوگوں کی جان عذاب کرنے کی بجائے سو جائیں۔""""قریباً گھنٹے بعد آن نے اپنی نیند سے بند ہوتی آنکھیں بمشکل کھولتے اس کھڑکی کے پاس بیٹھا دیکھ کر ٹوکا۔ وہ اسکی بات میں چھپا مطلب سمجھتی خفیف سا مسکرا دی۔

""""بس ایک بندے کو ٹھکانے لگا کر آ رہی ہوں۔ """"

آن نے ہنس کر نگاہیں چھت پر پردوں کے گنبد کے بیچ و بیچ ہلکے سے نظر آتے فانوس پر ڈالی۔

""""کیا ہوا پھوپھو؟ آپ ہنس کیوں رہی ہیں؟"""" تیرہ سالا نوال اسے موبائل میں مصروف ہنستا دیکھ کر تجسس کے مارے پوچھ بیٹھی۔ جس پر اس نے فون میں فیسبک پر کوئی فنی پوسٹ اسکے سامنے کی جہاں پھوپھو جیسے پاکیزہ رشتے کی مزاح کے طور پر خاصی تضحیک کی گئی تھی۔

""""پھوپھو اس پر کمینٹ کر دوں میں؟ """" آن نے بمشکل اپنی ہنسی روکتے اسے فون تھمایا۔

""""پھوپھو کا رشتہ بے حد پاکیزہ اور خوبصورت ہے۔ اسکی تضحیک کرنے سے گریز کریں۔ کیونکہ مزاح بھی ایک حد تک اچھا لگتا ہے۔""""

بے دلی سے فون واپس پکڑاتے وہ کمرے سے نکل گئی۔آن نے چونک کر فون دیکھا،، جہاں اسکا کمینٹ دیکھ کر اسکی عمر پر شائبہ گزرا۔

وہ مزاق کو اس قدر سنجیدگی سے لے گی اسے اندازہ نہیں تھا۔

اسکے تاثرات یاد کرتے آنِ عالم کے لب بے ساختہ مسکرائے۔

راتوں کو جاگ جاگ کر اسکے فون پر ہر طریقہ آزماتے کب اس نے سوشل میڈیا چلانے میں مہارت حاصل کی،، کب ایک طوائف سے ہیکر کا سفر طے کیا آن نہیں جانتی تھی۔

حسن آراء کی پرزور مخالفت کے باجود اس نے نوال کو لیپ ٹاپ خرید کر دیا تھا۔

اگلے ہی دن وہ چہکتی ہوئی اسکے پاس تھی۔

""ادھر آئیں آن پھوپھو۔

نوال حیدر کا کمال دیکھیں۔""وہ مجرہ کرنے کیلئے تیار ہو رہی تھی،، جب نوال نے اسے کھینچ تان کر اپنے پاس بٹھایا۔

اسکے دیکھتے دیکھتے نجانے وہ کون کون سے بٹن دباتی رہی،،، پورے دس منٹ بعد اسکی کھنکتی آواز پر آن نے اسے دیکھا۔

""ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ کیا ہوا ہے۔نوال اٹھیں ہمیں تیار ہونا ہے۔ ""

وہ اٹھنے کو تھی جب نوال نے واپس اسے بٹھایا۔

""پیج ہیک کیا ہے میں نے۔ پچھلے دو مہینوں کی کوشش رنگ لے آئی ہے۔

سب کچھ ڈیلیٹ کر دوں گی،، اسکے بعد پیج بھی ڈیلیٹ کر دوں گی۔ ""

وہ لیپ ٹاپ کو فاتح نگاہوں سے دیکھتے اپنی جیت کا اعلان کر رہی تھی۔

""لیکن آپ نے ایسا کیوں کیا؟""آن کی میک اپ سے سجی بڑی بڑی آنکھیں مزید پھیلیں۔

""پورے پیج پر اس کمینے نے پھپھو کے رشتے کی اتنی بے عزتی کی ہے کہ مجھے لگا کہ پھپھو نہیں کسی خلائی مخلوق کا ذکر ہو رہا ہے۔

اب بیٹھا تڑپ رہا ہو گا۔اچھا ہے اس جیسے ہر کمینے کا صفایا کر دے گی نوال حیدر۔""لیپ ٹاپ پر ماہرانہ انداز میں اپنی لمبی لمبی انگلیاں چلاتے اس نے خوشی سے کھنکتے لہجے میں کہا۔

آن نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔

حسن آراء کی آواز پر جلدی سے زیوارت پہنتی اسے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔

پیچھے وہ ہنوز لیپ ٹاپ پر نگاہیں جمائے بیٹھی تھی۔

ہاں وہ نوال حیدر تھی جسے اسکی پھوپھو کی محبت نے تیرہ سال کی عمر میں ہیکر بنا ڈالا تھا۔

لیکن اب اپنی یہ صلاحیت وہ اور بھی کئی خفیہ کاموں میں صرف کرتی تھی۔جس سے آنِ عالم قطعی طور پر انجان تھی۔

اسے سوچتے سوچتے آن کب نیند کی وادیوں میں کھوئی اسے اندازہ ہی نہ ہوا۔

کمرے میں ہلکی ہلکی سانسوں کی ردھم پر نوال چونکی۔اسے سوتا دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی اور ایک جان لیوا انگڑائی لیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔اب اسکے قدم بیڈ کی جانب تھے۔ارادہ پر سکون نیند لینے کا تھا۔

****

ایس پی معظم ابصار تھانے میں بری طرح ٹہل رہا تھا۔ کانسٹیبل اور انسپیکٹر کو اسے گھنٹے سے ٹہلتا دیکھ دیکھ کر اب خود چکر آنے لگے تھے۔

""""جاؤ تم لوگ """"ان کو بھیجتے وہ کرسی پر گر گیا۔ اور وہ شجر کا کلمہ پڑھتے لمحوں میں غائب ہوئے۔ معظم نے سر جھٹکا۔

""""ماموں آپ میری وردی اتروا کر مجھے ساری دنیا میں ذلیل کروائیں گیں۔"""" خیال ہی خیال میں عالم سے مخاطب ہو کر شکوہ کیا تھا۔

حسان نیازی قتل کیس کا حکم نامہ جاری ہوا تھا۔ اور حکم نامہ بھی سی سی پی او(کیپیٹل سٹی پولیس آفیسر)لاہور نے دیا تھا۔ اس کی سخت طبیعت اور اصولوں کی پابندی والی عادت کون نہیں جانتا تھا۔

اس کیس کو حل کرنے کیلیئے اسے پندرہ دن ملے تھے،، جبکہ معظم کو لگا وہ پاگل ہو جائے گا ماموں اور نوکری کے بیچ۔

فون کی آواز پر وہ چونکا۔ ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا تو عالم کی کال تھی۔

""""آج آئے کیوں نہیں گھر؟ """" عالم کے سوال پر اس نے ماتھا مسلا۔

""""آپ کا پھیلایا ہوا رائتہ صاف کرتے کرتے پاگل ہو جاؤں گا یار۔

سی سی پی او لاہور کا فون آیا تھا۔ پندرہ دن کے اندر اندر اسے حسان نیازی والے واقعے کی رپورٹ چاہیے۔""""

اسکے لہجے میں جھنجھلاہٹ اور غصہ تھا۔

بے بسی کی جھلک بھی خاصی نمایاں تھی۔

""""تو؟"""" معظم نے جھٹکے سے سیٹ چھوڑی۔ یہاں اسے نوکری کے لالے پڑے تھے اور عالم تھا کہ اسے فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔

""""بڈی!"""" شکایتی لہجہ تھا۔ جانِ عالم نے ہاتھ میں پکڑی سیگریٹ سلگائی۔

""""کتنا وقت ملا ہے؟"""" آرام سے پوچھا تھا۔

""""پندرہ دن"""" اس نے ہاتھوں سے ماتھے پر بکھرے بال پیچھے کیے۔

""""دو دن میں قاتل خود اقبال جرم کرے گا۔ """"

""""آپ کریں گیں اقبال جرم؟"""" اس نے جلدی سے پوچھا تھا۔ کیونکہ قاتل تو وہی تھا۔ عالم نے سیگریٹ پھینک کر دوں کو گھورا۔

""""گندی گندی گالیاں دینے کا دل چاہ رہا ہے۔ کمینے شرم تو نہیں آتی ماموں کو قاتل کہتے ہوئے۔"""" معظم نے گردن سہلاتے ہوئے سامنے پڑے کاغذ پر کچھ لکھا۔

""""خیر۔ دو دن تک ہو جائے گا کام۔ تم شرافت سے گھر آؤ،، تمہاری وہ بہن یہاں بپھری ہوئی شیرنی بنی پھر رہی ہے۔"""" وہ اصل مدعے پر آیا تھا۔ معظم فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا۔ زمر سے کیا گیا وعدہ کیسے بھول سکتا تھا وہ۔

""""میں آرہا ہوں۔"""" جلدی سے کہتے فون کاٹا۔ اور باہر کی جانب بھاگا۔

""""یااللہ بس آج بچا لینا اس سے۔ دوبارہ ہر وعدہ پورا کروں گا۔"""" زمر کو سوچتے وہ جلدی سے جیپ کی طرف بڑھا۔

زیرِ لب توبہ استغفار کا ورد بھی جاری تھا۔

****

باغِ حسن میں ہفتے اور اتوار کے روز ملکہ حسن آنِ عالم کا راج ہوتا تھا۔ جبکہ سروں کی ملکہ نوال حیدر جیسے ان دو دنوں میں لوگوں کو اپنے جادو میں جکڑ لیتی تھی۔

گزشتہ چھ سالوں سے آنِ عالم ہر ہفتے اور اتوار کی شب اپنے حسن کے جلوے بکھیر کر لوگوں کو مدہوش کر دیتی تھی۔ اسکا رقص دیکھتے ہوئے کسی کو جام کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی،، کیونکہ وہ خود نشہ تھی۔ اسکا پورا کا پورا وجود نشہ تھا۔

کل شام ہونے والے واقعے کے بعد باغِ حسن میں ہر سو خاموشی تھی۔ سب خاموشی سے اپنے اپنے کام میں مگن تھے۔ حسن آراء نے چنبیلی کے ہاتھ آن کیلئے جوڑا بھیج دیا تھا۔ جسے اس نے نوال کی جانب دیکھتے ہوئے تھام لیا۔ اس نے انکار یا اقرار نہیں کیا تھا،، مگر اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر آن نے رکھ لیا تھا۔

گہرے سرخ رنگ کا جوڑا جس کا اگلا گلا کافی گہرا تھا۔ جبکہ کمر پر صرف ڈوریاں موجود تھیں۔ گھیر دار لہنگا جو ٹخنوں سے کافی اونچا تھا۔ غرض یہ کہ یہ مکمل طور پر فحشی سے بھرپور جوڑا تھا۔

نوال لب بھینچے وہاں سے ہٹ گئی۔

اسکے کپڑوں پر آج تک اس نے کوئ اعتراض نہیں اُٹھایا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ حسن آراء اب حد سے بڑھتی جا رہی تھی۔

آن خاموشی سے کپڑے پہن کر سنگھار میز کے سامنے بیٹھ گئ۔ چنبیلی اور گلابو نے مہارت سے گہرا میک اپ کیا۔ زیور پہن کر وہ مکمل تیار تھی۔ اسے خود کو دیکھ کر شرم آئ۔ مگر وہ رقاصہ تھی۔ ایک طوائف زادی۔

اور طوائفوں کے پاس شرم،، عزت،، حیا کا کیا کام بھلا۔ اسے بے ساختہ حسن آراء کی بات یاد آئ۔

سر پر جالی دار چھوٹا سا گھونگھٹ جس سے چہرہ چھپا تھا،، وہ پہن کر وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ رخ اس کمرے نما حال کی جانب تھا جہاں رقص کی محفل سجی تھی۔

یہ نہیں تھا کہ یہاں رش نہیں ہوتا تھا،، مگر اسکے رقص کے وقت تو تل دھرنے کی جگہ نہ ہوتی تھی۔ اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ پورا باغِ حسن بھرا پڑا تھا۔

اسکے وہاں قدم رکھتے ہی وہاں موجود ہر شخص نے دل تھاما۔ آنکھیں اسکے خوبصورت سراپے میں الجھ گئیں۔

حسن آراء نے پان منہ میں رکھتے ایک استہزایہ مسکراہٹ اس پر ڈالی۔

آنِ عالم کی نگاہ بے ساختہ جالی کے پیچھے گئی جہاں وہ ہاتھ میں ستار تھامے گانے کیلیئے تیار بیٹھی تھی۔ اسکی آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح نمی تھی۔ آن نے رخ موڑ لیا۔ وگرنہ شاید رقص کرنا مشکل ہو جاتا۔

اچانک گانے کے بول بلند ہوئے تو باغِ حسن میں سکوت چھا گیا۔ مرد تو مرد یہاں موجود عورتیں بھی اس کے سحر میں جکڑی گئیں۔

تیری باہوں میں جو سکون تھا ملا
میں نے ڈھونڈا بہت تھا
پھر نہ ملا۔۔۔ آ

آغاز میں وہ آہستہ سے گانے کے بولوں کے ساتھ لب ہلاتی آہستہ سے پھولوں کی چادر پر مجرہ کرنے لگی۔

اپنے پاؤں پر ہلکا سا گھومتے اس نے چہرے پر حائل جالی دار پردہ اتار کر سامنے موجود لوگوں پر اچھالا۔

سب کی سانسیں اسے دیکھ کر رک گئیں۔ وہ مکمل حسن کی مالک تھی۔

سب اس جالی دار گھونگھٹ کو پکڑنے کیلیئے جھپٹ پڑے۔ مگر خوش نصیب صرف ایک شخص ہی تھا۔ اس نے کسی قیمتی شے کی طرح ناک سے لگا کر گویا اسکی خوشبو کو اپنے اندر انڈیلا تھا۔ باقیوں نے حسرت سے ہاتھ مسلے۔

دنیا چھونا چاہے مجھ کو

جیسے انکی ساری کی ساری میں

دنیا دیکھے روپ میرا

کوئ نہ جانے بیچاری میں

اسکے پیروں کی رفتار میں تیزی آئ تھی۔ سرخ پتیاں اسکے قدموں کے نیچے مسلی جا رہی تھیں۔ تو کچھ اڑ کر سامنے بیٹھے لوگوں پر جا گرتیں۔ پیچھے سے آتی آواز پر لوگوں کا دل چاہا کہ اس حسین آواز کی مالکن کو دیکھیں مگر یہ حسرت حسرت ہی رہی تھی۔

اسکا وجود ہر بول کے ساتھ نئے انداز میں تھرکتا۔

نوال حیدر آنکھیں سختی سے بند کیے ستار بجاتی گا نا گا رہی تھی۔

کوئ شام بلائے

کوئی دام لگائے

میں بھی اوپر سے ہنستی

پر اندر سے ہائے ے ے ے ے ے

وہ اب آہستہ سے چلتی وہاں بیٹھے تماش بینوں کے پاس گئ تھی۔ جو تحفے لیے بیٹھے تھے۔

ایک شخص کے پاس پائل دیکھ کر اس نے اپنی دائیں ٹانگ اسکے سامنے کی۔ وہ خوشی سے نہال ہوتا جلدی سے اسے پائل پہنانے لگا۔ اس سے پہلے وہ پائل کے بہانے سے اسے چھو کر محسوس کرتا وہ جلدی سے گھومتی ہوئی پلٹ گئی۔

وہ شخص حسرت بھری نگاہ اس پر ڈال کر رہ گیا۔

ہائے ٹوٹی ساری کی ساری میں۔
تیرے عشق میں ہوئی آواری میں
ہائے ٹوٹی ساری کی ساری میں
تیرے عشق میں ہوئی آواری میں

اچانک سے پیسوں کی بارش ہوئی تھی۔ جہاں پہلے پھولوں کی چادر بچھی تھی وہاں پیسوں کی چادر بچھ گئی تھی۔

حسن آراء کا منہ اتنی رقم دیکھ کر کھلا کا کھلا رہ گیا۔ پیسے ابھی بھی تیز دھار بارش کی مانند اس پر برستے چلے جا رہے تھے۔

وہ وہاں سے ہٹ کر لوگوں کے بیچ موجود تھوڑی سی جگہ پر گھومتی گھومتی جا پہنچی۔ چوڑیوں کی جھنکار،، پائل کی آواز،، گانے کے بول اس پر سامنے کھڑی ملکہ حسن۔

اس سے زیادہ قیامت خیز ماحول شاید ہی کوئی ہو سکتا تھا۔

اسکے آتے ہی سب تھوڑا تھوڑا پیچھے ہٹے،، گویا اسکے لیے جگہ بنائی گئی تھی۔

باغِ حسن میں موجود خواجہ سرائیں جلدی سے پیسے اکٹھے کرنے لگیں۔

ہائے ے ے،،، اندر اندر سے ٹوٹی میں

تیرے عشق میں خود ہی سے روٹھی میں

وہاں موجود ایک شخص نے پیسوں کی گڈی اسکے آگے بڑھائی جسے وہ آگے بڑھ کر تھام گئی۔ اس مختصر وقت میں وہ جلدی سے اسکا ہاتھ تھام چکا تھا۔ اس سے پہلے وہ دل میں امڈتی خواہش پوری کرتا اسکے ہاتھ کا بوسہ لیتا وہ ہاتھ چھڑوا کر اگلا سٹیپ لینے لگی۔ گڈی حسن آراء کی طرف اچھال کر دوبارہ سے رقص کرنے لگی۔

ہائے ے،،، تیری ہوں ساری کی ساری میں

ہووو،،، پر تیرے لیے بازاری میں۔

گانا ختم ہو چکا تھا۔ آہستہ سے رقص ختم کرتی وہ ارد گرد دیکھے بغیر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ شراب کی بوتلیں آج بھی ویسے کی ویسے پڑی تھیں کیونکہ اسے دیکھ کر انسان بن پیے ہی بہک جاتا تھا۔

وہاں موجود ہر شخص ابھی بھی مدہوش سا بیٹھا تھا۔ ستار پرے دھکیلتی نوال بھی وہاں سے ہٹ گئی۔ اس نے آج تک اسکا رقص نہیں دیکھا تھا۔ شاید ہمت ہی نہیں تھی۔

وہاں موجود ہر شخص حسن آراء کے پاس لاکھوں روپے کے بدلے ایک رات کی ضد کرنے لگا تھا،، مگر وہ کڑے دل سے انکار کرتی جارہی تھی۔

گزشتہ شب کا قصہ اور نوال حیدر کا غصہ بھولی تھوڑی تھی۔

****

""""زمریار معاف کردو!"""" زمر ابصار صوفے پر آرام سے بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ سامنے ہی معظم ایک ٹانگ پر کھڑا تھا۔

""""ایک کان پکڑ لو"""" معظم کی معافی طلب نگاہوں کو رد کرتے نیا حکم نامہ جاری کیا۔ وہ مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق دائیاں کان پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔ پچھلے بیس منٹ سے اسی پوزیشن پر کھڑے ہو کر اب ٹانگوں میں درد کی لہر اٹھنے لگی تھی۔

""""زمر"""" پانچ منٹ بعد پھر سے اسے پکارا۔

""""دوسرا بھی پکڑو"""" اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ جوں جوں بولے گا،، اسکی سزا میں اضافہ ہو گا۔

""""ہاہاہاہاہاہا"""" عالم نے اسے بندروں کی طرح کھڑے دیکھ کر فون نکالا اور کئی تصویریں کھینچ ڈالیں۔

جس پر وہ شکایتی نظروں سے دیکھ کر رہ گیا۔

حسن کی پرستار زمر نے ہمیشہ کی طرح اپنے ماموں کو ہنستا دیکھ کر نجانے کتنی بلائیں لے ڈالیں۔

""""سر باہر لغاری صاحب آئے ہیں"""" اس سے پہلے وہ کچھ بولتا،، ملازم نے اطلاع دی۔

اس نے تشویش سے سر ہلا دیا۔

یہ لاہور کا مشہور بزنس ٹائیکون تھا،، مگر یہاں کیا کر رہا تھا۔ عالم نے سیگریٹ سلگائی اور معظم کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔

وہ جان چھوٹنے پر شکر کا کلمہ پڑھتا اسکے پیچھے ہو لیا۔ جاتے جاتے زمر کے بالوں کو بگاڑنا نہیں بھولا تھا۔ وہ بس اسکی پشت کو گھور کر رہ گئی۔

ٹی وی بند کر کے اوپر جانا چاہا جب جوتا دیکھ کر کوئی یاد آیا تھا۔

وہ بے ساختہ ہنستی چلی گئی۔ کسی کی یاد آئی بھی تو جوتا دیکھ کر۔

لوگ پھولوں،، زیور یا کسی قیمتی شے کو نشانی کے طور پر یاد رکھتے تھے مگر زمر ابصار________ وہ الگ ہی تھی،، شاید انوکھی بھی۔

جوتے پہن کر وہ جلدی سے اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

****

""""ہمارے غریب خانے پر تشریف آوری کی کوئی خاص وجہ؟"""" ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے ہی سگریٹ کا دھواں اس پر چھوڑا۔ وہ رخ موڑ کر کھانسنے لگا۔ عالم کی گھنی مونچھوں تلے لب گہرے مسکرائے تھے۔ بلاشبہ اسکی مسکراہٹ بڑی جان لیوا تھی۔ پیچھے ہٹ کر وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا۔ معظم بھی سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسے بیٹھنے کا کہنے کی زحمت تک نہیں کی تھی۔

لغاری خجالت سے سرخ ہوتا خود ہی بیٹھ گیا۔

""""کیسے ہو جانِ عالم؟"""" زبردستی مسکرا کر کہا۔

""""سیٹھ عالم"""" سگریٹ کا کش لیتے اسکی درستگی کی۔

""""اور ویسے بھی میں کونسا تمہارا اکلوتا داماد ہوں جو تم یہ حال احوال پوچھ رہے ہو۔

کام کی بات کرو کام کی۔

سیٹھ عالم فضول گوئی پسند نہیں کرتا۔"""" ایک دفعہ پھر ہتک کے احساس سے اسکے چہرہ نے لہو چھلکایا۔ مگر کام بھی تو کروانا تھا نا۔ ضرورت کے وقت تو گدھے کو بھی باپ بنا لیا جاتا تھا،، یہاں تو پھر صرف بے عزتی برداشت کرنی تھی۔

""""جی کام کی ہی بات پر آ رہا ہوں۔

وہ دراصل ایک لڑکی چاہیئے"" عالم ایک ہاتھ میں سیگریٹ دبائے دوسرے ہاتھ سے فون چلا رہا تھا۔ لغاری کو لگا جیسے وہ اسکی بات سن ہی نہیں رہا۔

""تم سن رہے ہو؟ "" عالم کے تاثرات بدلے۔ وہ اسکی سرخ آنکھوں سے خوف کھاتا تھوک نگل کر رہ گیا۔

""کام کی بات کرو صرف۔ میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں۔"" سختی سے اسے ٹوکا۔ اسکے خوفزدہ تاثرات دیکھتے معظم نے بمشکل قہقہہ روکا۔

""طوائف ہے۔ آنِ عالم نام ہے۔ باغِ حسن میں رہتی ہے۔

وہ چاہیے مجھے۔"" عالم نے خاموشی سے اسکی بات سنی۔

""جتنے پیسے کہو گے مل جائیں گیں۔""

""بتانے کا شکریہ۔ اطلاع کیلئے عرض ہے کہ میں جتنے پیسے کہوں تو اتنے ہی دینے کا پابند ہے۔ "" سیگریٹ وہیں میز پر بجھاتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

""کام ہو جائے گا نا؟"" اسے جاتا دیکھ کر ناچاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھا۔ عالم ایک نظر معظم کو دیکھتا باہر نکل گیا۔

""ان سے سوال کرنے کی اجازت انہوں نے خود کو بھی نہیں دی۔ تیری اتنی اوقات ہے کہ تو ان سے سوال کرے۔

کام ہوا تو تجھے فون آجائے گا،،، اور اگر عالم کا دل نہ کیا تو وہ نہیں کرے گا۔

اب شاباش نکل یہاں سے "" اسکی ٹائی پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے اچھی طرح سے سمجھا کر آخر میں پیچھے کو جھٹکا۔

وہ فوراً وہاں سے بھاگا تھا۔ باہر نکل کر سانس بحال کیا اور جیب سے وہ جالی دار کپڑا نکال کر ناک سے لگا کر خوشبو اندر انڈیلی۔

اسے یقین تھا کہ عالم یہ کام کر دے گا۔

کیونکہ جو کوئی نہیں کر سکتا تھا،، وہی تو عالم کرتا تھا۔۔ خطروں کا کھلاڑی

بحرِ ظلمات کا بادشاہ

سیٹھ عالم

جہاں ہر طاقت دغا دے جاتی وہاں سیٹھ عالم کی بندوق اور چاقو چلتا۔

""""اس لڑکی کو لے آئے ہو؟"""" عالم نے اپنے ساتھ چلتے قاسم سے سرسری سا پوچھا۔

""""جی سر،،،، بیسمنٹ میں رکھا ہے"""" اس کے اگلے سوال کرنے سے پہلے ہی وہ جواب دے چکا تھا۔ اسکی یہی عادت اسے عالم سے قریب کیے ہوئے تھی۔ اسکے لب ہلکے سے مسکرائے۔

""""چائے لان میں منگواو۔

میں آتا ہوں"""" وہ جو اسکی خوبصورت مسکراہٹ میں کھویا ہوا تھا،، جلدی سے سٹپٹاتا سر ہلا کر اندر کی جانب بڑھا۔

عالم بیسمنٹ کی طرف بڑھ گیا۔

""""ہیلو لیڈی"""" دروازہ کھلا تو روشنی کی ایک کرن اندر آئی جسے اگلے ہی لمحے عالم دروازہ بند کر کے ختم کر چکا تھا۔

اسکی آواز پر سامنے پڑی لڑکی نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ خوف کی ایک لہر پورے جسم میں سرائیت کر گئی۔

""""سس،،، سیٹھ، ع،،، عا،، عال،، عالم"""" اپنے نام کے اتنے ٹکڑے عالم کے ماتھے پر بے شمار بل ڈال گئے۔

""""حسان نیازی کو تو جانتی ہی ہو گی نا؟"""" اسکا سرسراتا لہجہ،، اندھیرے میں چمکتی کانچ سی آنکھیں اسکی پشت دیوار سے جا لگی۔

""""ہاں تو کرنا یہ ہے تمہیں کہ اسکے قتل کا زمہ اپنے سر لینا ہے۔"""" اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

حسان نیازی قتل کیس کا زمہ اپنے سر لینا یعنی ساری زندگی جیل میں سڑنا۔

اور انکار کا مطلب ایک منٹ میں موت کی وادی میں جا پہنچنا۔

""""مم،،، میں،، کک،، کیسے ؟""""

""""ششششش،،، پوچھا نہیں ہے بتایا ہے۔

خیر ظالم میں صرف ظالموں کے معاملے میں ہوں۔ ویسے میں خاصا اچھا انسان ہوں۔

گرفتاری کے اگلے ہی روز تمہیں امریکہ بھجوا دوں گا۔"""" سامنے موجود کرسی پر جھولتے آرام سے کہا۔

وہ تو خوف کے مارے ایک لفظ تک نہیں بول پا رہی تھی۔

""""کرنا صرف یہ ہے کہ تم نے بیان دینا ہے کہ حسان نیازی تمہارے ساتھ زیادتی کی کوشش کر رہا تھا،، اور تم نے اپنی عزت بچانے کی خاطر اس پر حملہ کر دیا۔

سیلف ڈیفنس کیلئے کیے جانے والے قتل کی اتنی سزا نہیں ہو گی۔

باقی عالم کا وعدہ ہے کہ گرفتاری کے ٹھیک دو دن بعد تم امریکہ میں ہو گی۔""""

اسکے الفاظ نرم تھے مگر لہجہ خوفناک۔

وہ تو بس خوفزدہ سی ساکت نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی۔ ہلنے تک کی سکت نہ تھی۔

وہ گیا تو اسکے پیچھے کوئی لڑکی اندر آئی۔ اسکے جسم پر چند نشانات چھوڑے جس سے یہ لگ رہا تھا کہ زیادتی کی کوشش کی گئی ہے۔

حسان نیازی کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کو تبدیل کروا دیا گیا تھا۔ جانِ عالم نے سارا پھیلاوا سمیٹتے آرام سے سیگریٹ سلگائی۔

""""خس کم جہاں پاک"""" حسان نیازی کا چہرہ یاد کرتے فضا میں دھواں چھوڑا۔

اسکے گناہوں کی ایک لمبی فہرست تھی جسے مزید لمبا نہ کرتے عالم نے اسکا کام ہی تمام کر دیا تھا۔

****

نوال بری طرح ٹہل رہی تھی۔ ماتھا مسلتے وہ شدید ذہنی اضطراب کا شکار لگ رہی تھی۔

نوری کئی بار پوچھ چکی تھی مگر وہ چپ کا روزہ رکھے کبھی لیپ ٹاپ کھول لیتی تو کبھی ٹہلنا شروع ہو جاتی۔

آن کمرے میں داخل ہوئی تو اسکے اشارے پر نوری خاموشی سے کمرے سے نکل گئی۔ جاتے جاتے دروازہ بند کرنا نہیں بھولی تھی۔

""""کیا ہوا ہے نوال؟

بتائیں ہمیں"""" اسکے چہرے پر پریشان تاثرات دیکھتے وہ جلدی سے آگے بڑھی۔

""""پھوپھو! باغِ حسن میں اضافہ ہونے جا رہا ہے۔ آپ کو پتا ہے کالجوں یونیورسٹیوں کی لڑکیوں کو بہلا پھسلا کر لانے کا منصوبہ بن رہا ہے۔ اور دیکھنا چند دنوں تک اس باغِ حسن میں لڑکیوں کا اضافہ ہو جائے گا"""" آن کے چہرے پر کے تاثرات بدلے۔ وہ ساکت سی اسے دیکھنے لگی۔ یعنی بحرِ ظلمات میں اضافہ ہونے جا رہا تھا۔

یہ ظلم ہی تو تھا ہر اس عورت پر جسے بڑے کمرے میں سب کے سامنے رقص پر مجبور کیا جاتا تھا۔

""""لیکن آپ کو کیسے پتا؟"""" وہ فوراً کچھ سوچتے پلٹی۔ نوال کے چہرے سے ہوائیاں اڑیں۔

""""وہ،، وہ۔۔ حسن آراء کی،،،، بات سن لی تھی۔"""" آن نے اسکے جھوٹ پر شکایتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

""""ہمیں بے وقوف سمجھا ہے۔ حسن آراء اس طرح کی بات ستر پردوں میں کرتی ہے جہاں پرندے کو بھی پر مارنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ """"نوال پیروں پر نگاہیں ٹکائے سر جھکائے خاموشی سے کھڑی رہی۔

"""باغِ حسن کا ہر فون ہیک کیا ہوا ہے۔

حسن آراء کیا کرتی ہے،،، کس سے ملتی ہے، کس سے ڈیلنگ کرتی ہے،، کتنی رقاصاؤں کو بیچتی ہے،، سب جانتی ہوں۔

اس دفعہ لڑکیاں کراچی سے آئیں گیں۔ پیار محبت کا جھانسا دلا کر انہیں اس تاریک دنیا کا حصہ بنا دیا جائے گا """

آن بھاگ کر دروازہ بند کرنے لگی۔ اگر کوئی سن لیتا تو قیامت آجاتی۔

"""یہ کیا کیا آپ نے نوال؟ پاگل ہو گئی ہیں آپ۔

اندھے کنوئیں میں جو چھلانگ آپ لگانا چاہ رہی ہیں،،، اچھے سے جانتے ہیں ہم۔

مت کریں ایسا۔""" آن نے بے بسی سے اسے دیکھا۔ وہ اتنا آگے نکل جائے گی اسکے واہموں گمان میں بھی نہیں تھا۔

"""پھوپھو وہ معصوم ہیں۔ مجھے ہر گز برداشت نہیں ہو گا اپنی آنکھوں کے سامنے کسی معصوم کے ساتھ ظلم"""

اس نے آگے بڑھ کر آن کے ہاتھ تھامے۔

"""وہ معصوم ہیں۔ بس کر دیں نوال۔

جنہیں خود اپنی،،، اپنے ماں باپ کی عزت کی پرواہ نہیں وہ کیسے معصوم کو سکتی ہیں۔

یہ سزا ہے انکی۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

آپ کچھ نہیں کریں گیں۔ باغِ حسن میں پہلے ہی آپ کو کوئی پسند نہیں کرتا۔ اس طرح تو طوفان مچ جائے گا۔""

آن کا لہجہ نرم تھا مگر تنبیہہ تھی اسکے لہجے میں۔

پر شکوہ نگاہوں سے اسے دیکھتے نوال نے آہستگی سے اسکے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالے۔

""وہ نادان ہیں۔ انکی غلطی کی سزا اتنی بڑی تو نہیں ہونی چاہیے کہ انکی ہر رات جہنم بن جائے۔

ان میں سے کوئی بھی آنِ عالم نہیں ہو گی اور نہ ہی ان کے پاس نوال حیدر ہو گی۔ جو وہ خود کو بحر ظلمات میں بھی پاک دامن رکھ سکیں۔

وہ مر جائیں گیں۔ یہ دنیا یہ شان و شوکت سے بنی کوٹھی جہنم سے بھی بد تر ہے۔

آپ کریں گیں میری مدد! ہم انہیں نکالیں گیں یہاں سے۔ """"

آن اپنا آپ اس سے چھڑواتی،، ایک سخت نگاہ سے نوازتی واشروم میں بند ہو گئی۔

وہ ڈبڈبائی نگاہوں سے واشروم کے دروازے کو دیکھتی لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئی۔ وقت کم تھا جبکہ اسے جلد از جلد اگلا لائحہ عمل طے کرنا تھا۔

وہ چہرہ صاف کرتی جلدی سے انگلیاں چلانے لگی جانے بغیر کہ ایک اور مصیبت اسکے تعاقب میں کھڑی ہے۔

****

وہ واشروم سے نہا کر نکلی تو اسے لیپ ٹاپ پر مگن دیکھ کر سر جھٹکتی آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

""""ہم کر دیں آپ کو تیار"""" چمیلی دروازہ بجاتی اندر آئی۔ وہ سر جو نفی میں جنبش دیتی خود ہی تیار ہونے لگی۔

شیشے سے نوال کی نگاہیں خود پر محسوس کرتے ہوئے بھی وہ نظر انداز کر رہی تھی۔

چہرے پر فاؤنڈیشن کی لہر جمانے لگی۔

oooooooo

""""معظم آج جلدی گھر آ جانا میں آج رات گھر نہیں آؤں گا"""" معظم کو کہتے وہ گاڑی نکالنے لگا۔

نہ وہ جانِ عالم کے روپ میں تھا اور نہ ہی سیٹھ عالم کے روپ میں۔ یہ تو کوئی نیا روپ تھا۔

سفید کرتا پاجامہ پہنے منہ کو رومال سے چھپانے لگا۔ اسے بہت کم لوگوں نے دیکھا تھا، کیونکہ وہ ایک بزنس ٹائیکون کے طور پر بھی چہرے پر رومال یا ماسک چڑھائے رکھتا۔

لوگ اسے ایلن واکر کی کاپی بھی بولتے تھے،،، مگر اسکی حسین آنکھیں ہی دیکھ کر رائے بدلنی پڑتی کیونکہ ایلن شاید اسکے سامنے کچھ بھی نہ تھا۔

oooooooo

بھاری زیورات پہنتے ہوئے اسے دیکھا جو شاید کپڑے بدلنے جا رہی تھی۔

""""اسکی ضرورت نہیں ہے۔ آج حورم بجالے گی ستار۔ آپ کام کرو۔

ہمیں بتا دینا کہ کیا کرنا ہے۔ ہم کر دیں گیں۔

لیکن دھیان رکھیئے گا کہ اگر حسن آراء کو بھنک بھی پڑ گئی تو وہ چھوڑے گی نہیں ہمیں۔"""" اسکے بالوں کو سمیٹتے ہوئے دھیمے سے لہجے میں کہا۔ نوال کا چہرہ پل بھر میں کھل اٹھا۔ آنکھوں کی چمک لوٹ آئی۔

""""آئی لو یو سو مچ آن پھوپھو۔"""" آن نے پلکیں جھپکاتے نمی اندر دھکیلی۔

""""اچھے لگ رہے ہیں نا ہم؟"""" اس نے موضوع بدلنا چاہا مگر اسکا پھیکا پڑتا چہرہ دیکھتے جلدی سے مڑ کر پائل پہننے لگی۔

آن کو راہداری تک چھوڑ کر وہ واپس مڑ گئی اور دبے قدموں حسن آراء کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ سب مجرے میں مگن تھے اور تلاشی لینے اور اہم معلومات حاصل کرنا کا اس سے اچھا موقع شاید ہی نوال حیدر کو میسر آتا۔

ooooooooooooo

گاڑی روک کر اب آگے پیدل چلنا تھا۔ وہ گہری سانس بھرتا پیدل چلتا اس آسودہ سی عمارت کے سامنے جا کھڑا ہوا جہاں بڑے سے الفاظ سے باغِ حسن لکھا تھا۔ اور اندر کی جانب قدم بڑھا گیا۔

oooooooooooooo

آن نے آخری سیڑھی پر پہنچ کر گہری سانس کھینچی۔ دائیں بائیں کندھے سے چولی ٹھیک کی اور کھینچ کر نیچے کرنا چاہا مگر پھر بھی پیٹ کا کچھ حصہ برہنہ ہی تھا۔

مایوس کن سانس فضا کے گرد سپرد کرتے وہ آہستہ سے پیر زمین پر جماتے اندر بڑھ گئی۔

ooooooooooooo

وہ دونوں قریباً ایک ہی وقت پر اندر داخل ہوئے تھے۔ عالم نے آتے ہی سائیڈ پر پڑی شراب کی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھائی۔

""""ارے یہ کیوں پی رہا ہے۔

باغِ حسن میں پہلی بار آیا ہے کیا؟

ارے وہ ملکہ حسن ہے۔ آنِ عالم ہے وہ جسے دیکھتے ہی مدہوشی چھا جاتی ہے۔"""" اسے شراب منہ کو لگاتا دیکھ کر کسی نے ٹوکا۔ اسکے ذکر پر ہی وہ شخص مدہوش ہو رہا تھا۔

عالم نے سر جھٹکا اور شراب کا گھونٹ حلق میں انڈیلا۔

گانے کی آواز پر بے ساختہ نگاہیں سامنے موڑیں جہاں رخ موڑے وہ رقص کے ابتدائیہ سٹیپ لے رہی تھی۔

پائل کی آواز سے ماحول میں سکوت چھا گیا۔ وہ گھونٹ گھونٹ شراب پیتا اسے دیکھنے لگا۔

ایسا دیکھا نہیں خوبصورت کوئی

جسم جیسے اجنتا کی مورت کوئی
جسم جیسے نگاہوں پہ جادو کوئی
جسم نغمہ کوئی
جسم خوشبو کوئی

گانے کے بول اس پریوں پورے اتر رہے تھے جیسے شاعر نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر الفاظ قرطاس پر اتارے ہوں۔

وہ مدھم سا رقص کرتی ہمیشہ کی طرح آج بھی سماں باندھ گئی۔ عالم نے شراب کے گھونٹ لیتے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا۔ اسکے چہرے پر موجود بلا کا اعتماد اور بے خوفی اسے پل بھر کیلئے مرعوب کر گئی۔

""""ایسی بھی کوئی لیڈی ڈیانا نہیں ہے۔

میں شراب پی کر بھی نہیں بہک رہا۔ یہ سب بن پیے اسے دیکھتے ہی بہک گئے۔

حد ہوتی ہے ہوس پرستی کی !""""اس نے ہاتھ میں پکڑی بوتل ہرے دھکیلتے خود سے کہا۔ گانے کے بولوں نے ایک بار پھر اسکی طرف دیکھنے پر مجبور کیا۔

جسم جیسے مہکتی ہوئی چاندنی
جسم جیسے مچلتی ہوئی راگنی
جسم جیسے کہ کھلتا ہوا اک چمن
جسم جیسے کہ سورج کی پہلی کرن
جسم ترشا ہوا، دلکش و دلنشیں

صندلیں صندلیں

مرمریں مرمریں

وہ ایک لمحے کیلیئے رکی تو سب کی سانسیں بھی رکیں۔

حسنِ جاناں کی تعریف ممکن نہیں

حسنِ جاناں کی تعریف ممکن نہیں

آفریں آفریں

آفریں آفریں

تو بھی دیکھے اگر تو کہے ہمنشیں

آفریں آفریں

آفریں آفریں

حسنِ جاناں کی تعریف ممکن نہیں

حسنِ جاناں کی تعریف ممکن نہیں

وہ ایک پاؤں پر گھومتی ہاتھوں کو مخصوص انداز میں باندھے گول گول گھوم رہی تھی۔ پھولوں کی برسات اس پر ہوئی تو سماں بندھ گیا۔

لوگوں نے دل تھام لیے۔ حسن آراء فتح یاب نگاہوں سے اسے دیکھتی پان کھانے لگی۔

جانے کیسے باندھے تو نے اکھیوں کے ڈور

من میرا کھنچا چلا آیا تیری اور

میرے چہرے کی صبح زلفوں کی شام

میرا سب کچھ ہے پیا اب سے تیرے نام

نظروں نے تیری چھوا

تو ہے یہ جادو ہوا

ہونے لگی ہوں میں حسیں

آفریں آفریں

آفریں

آفریں آفریں

آفریں

آفریں آفریں

آفریں

وہ ایک ادا سے چلتے ہوئے لوگوں کے پاس سے گزرتی اسکے سامنے آئی تھی اور اپنا ہاتھ اسکے کندھے پر رکھ کر گانے کے بولوں کے ساتھ اپنے لب ہلائے۔

عالم پہلے چونکا پھر حیرت سے نکلتا اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔ وہ بمشکل گرتے گرتے بچی۔ یہ پہلی بار ہوا تھا کہ کسی خوش نصیب کو اسکی اتنی قربت نصیب ہوئی تھی۔ لوگ رشک اور حسد بھری نگاہوں سے اس سفید لباس میں ملبوس شہزادے کو دیکھنے لگے۔

وہ بمشکل اس عجب صورتحال سے خود کو نکالتی ڈانس کرتے کرتے مڑنے لگی،، لیکن عالم نہایت خوبصورتی سے اسکی حرکت ناکام کرتا اپنی جگہ سے اٹھا۔ خوف کی ایک لہر آن کے رگ و پے میں سرائیت کر گئی۔

جیب سے نوٹوں کی گڈیاں نکال کر کونے میں تخت پر بیٹھی حسن آراء کی جانب اچھالیں اور موبائل نکال کر اس میں موجود باغِ حسن کا نقشہ نکالا۔ اور اسکا ہاتھ تھامے چلنے لگا۔ آن کی زبان تو جیسے تالو سے ہی چپک گئی۔

مردہ قدموں کے ساتھ وہ اسکے ساتھ کھنچتی چلی گئی۔

پیچھے کہرام سا مچ گیا۔ اس عمل کا مطلب بھلا کون نہیں جانتا تھا۔

اسکا مطلب تھا کہ اب وہ رقاصہ ایک رات کیلئے اسی کی ہے جس نے نوٹوں کی گڈیاں اچھالی ہیں۔

نوال حیدر قیامت کھڑی کر دیتی۔ وہاں موجود تماشائی شکایتوں کا انبار لے کر حسن آراء کے پاس پہنچے لیکن اسکے تو اپنے ہاتھ پیر پھول چکے تھے۔

وہ فوراً سے اسکے پیچھے بھاگی۔ باغِ حسن میں قیامت برپا ہو گئی تھی۔

حسن آراء حواس باختہ سی پورے باغِ حسن میں بھاگ رہی تھی۔ وہ اس شخص کو کیسے نہیں پہنچان سکتی تھی۔ وہ سیٹھ عالم تھا،، اگر اسکی آن پر نظر پڑ چکی تھی تو اسکا مطلب تھا کہ دنیا ادھر سے ادھر ہو جاتی وہ اسے کبھی واپس نہ کرتا۔ چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جاتی۔

اس کمرے کو جس میں وہ آن کو لے کر غائب ہوا تھا،، اسکو خوفناک نگاہوں سے دیکھتے وہ دماغ چلانے لگی۔

""""نوال کہاں ہے؟"""" حسن آراء نے کچھ سوچتے کہا۔ اسکا جملہ باغِ حسن میں جیسے امید کی کرن پھیلا گیا۔ حسن آراء تیزی سے اوپر بھاگی۔

""""نوال""""نوال جو لیپ ٹاپ پر جھکی اگلا لائحہ عمل طے کر رہی تھی،، حسن آراء کی حواس باختہ حالت اور لڑکھڑاتا لہجہ دیکھ کر دل کسی انہونی کے احساس سے تیزی سے سکڑ کر پھیلا۔

"""" کیا ہوا ہے؟"""" لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتی وہ جلدی سے اسکے پاس آئی۔ دل میں بے شمار وسوسوں نے انگڑائی لی۔

"""" پھوپھو کہاں ہیں؟

حسن آراء میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں!"""" حسن آراء کو جھنجھوڑ ڈالا تھا اس نے۔

وہ بس یاسیت زدہ سی اسکے غصے کو دیکھنے لگی۔ اگلے ہی لمحے نوال نفی میں سر ہلاتی بنا دوپٹے اور حلیے کا ہوش کیے نیچے کو بھاگی تھی۔

چوٹی سے بکھرے بال،، دوپٹے اور جوتے سے بے نیاز وجود وہ خوفزدہ سی پورا باغِ حسن کھنگالنے لگی۔

"""" آن پھوپھو"""" !

وہ چلا رہی تھی۔ سر پر خون سوار تھا۔

"""" کہاں ہیں وہ؟"""" اسکی آواز غصے کی شدت سے لڑکھڑا گئی۔ چنبیلی نے ڈرتے ڈرتے کمرے کی جانب اشارہ کیا۔ اسکے قدموں تلے زمین کھسکی۔

اجڑی حالت میں بند ہوتے دل کے ساتھ وہ اس کمرے کی جانب بڑھی۔ ایک نظر پیچھے ڈالی جہاں حسن آراء خوفزدہ سی سیڑھیوں پر کھڑی تھی۔۔

اس نے آنکھیں بند کیں،،، سارے وسوسوں کو پس پشت ڈال کر اللہ کا نام لے کر دروازہ بجایا۔

ایک بار،،، دو بار،،، تین بار۔۔۔

مگر جواب ندارد۔

اب وہ باقاعدہ دروازہ پیٹ رہی تھی۔

""چابیاں لے کر آؤ""نوری کو دیکھتے وہ شدت سے چلائی۔

نوری لمحوں ہی لمحوں میں چابیاں لے کر حاضر ہوئی۔

کئی کوششوں کی محنت کے بعد دروازہ کھلا تو وہ فوراً اندر کی جانب بڑھی۔ مگر سامنے کا منظر دیکھ کر پیروں تلے سے زمین کھسکی۔

کمرے میں لا کر اسے چھوڑا اور خود پلٹ کر دروازہ بند کیا۔ایک نظر اسے دیکھتے سامنے نگاہ ڈالی جہاں لغاری ہوس بھری نگاہیں اسکے مومی وجود پر گاڑے کھڑا تھا۔اسے دیکھتے عالم نے نخوت سے سر جھٹکا۔اور زیر لب چند گالیوں سے بھی نواز ڈالا۔

آن تو غصے بھری نگاہیں اس پر ڈالے کھڑی تھی،،اس سے پہلے وہ غصے سے اس پر جھپٹتی،،عالم نے اسے کندھوں سے پکڑ کر گھما دیا۔وہ گرتے گرتے بچی۔

سامنے نظر پڑنے پر ساکت رہ گئی۔کوئی شخص اسے سر تا پیر للچائی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔خود کو دو انجان مردوں کے شکنجے میں دیکھ کر دل خوف سے رک گیا۔

""پیسے پہنچا دینا۔امید ہے رات بخیر و عافیت سے گزرے گی۔ ""

اس نے مڑ کر اس شخص کو دیکھنا چاہا جو اسے یہاں لایا تھا اور اب سامنے کھڑے شخص کے حوالے کر رہا تھا مگر یہ کیا؟

وہ اپنا کام کر کے جا چکا تھا۔

کمرے کے میں موجود چھوٹے سے خارجی دروازے سے اسکی ہلکی سی جھلک دکھائی دی۔

وہ اسکے پیچھے بھاگنے کو تھی،، جب سامنے کھڑے شخص نے اسکا لہنگا پکڑا۔ وہ جھٹکے سے رک گئی۔

"""کدھر چلی بلبل۔

اسی لاکھ دیے ہیں اس کمینے عالم کو تمہیں یہاں لانے کیلیئے۔

اب ضائع کیسے کر سکتا ہوں یہ سنہری موقع!"""آن نے پتھرائی نظروں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔

جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔

وہ شخص زہر لگا تھا جو اسے بھیڑیے کے پاس چھوڑ کر جا چکا تھا وہ بھی صرف پیسوں کیلیئے۔

لیکن پھر اپنی ہی سوچ پر ہنسی آئی۔ پیسے بھی بھلا 'صرف' ہوتے ہیں کیا؟

پیسے ہی تو سب کچھ ہوتے ہیں۔

وہ سوچوں میں گم تھی جس کا فائدہ اٹھاتے وہ شخص اس پر حاوی ہونے لگا۔

لمحوں میں ہوش میں آتے وہ پیچھے ہٹی۔

مقابل کے ماتھے پر ناگواری سے ڈھیروں بل پڑے۔

"""تجھے ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔ طوائف زادی ہو،، طوائف زادی بن کر رہو۔

نیک پروین بننے کی ضرورت نہیں ہے۔"""اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑے کہا تو وہ بے ساختہ سسکی۔ درد کا احساس خوف پر حاوی ہونے لگا۔

نگاہیں کسی چیز کی تلاش میں گھمائیں تو گلدان پر جا کر رک گئیں۔

بنا سوچے سمجھے اسے دھکا دے کر پاس پڑے میز سے گلدان اٹھا کر اپنی ڈھال بنایا۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

""اس سے بچائے گی خود کو؟""مکروہ ہنسی ہنستا وہ قریب آنے لگا۔آن نے گلدان پر اپنی پکڑ سخت کی۔

باہر اب شور کی آوازیں محسوس ہونے لگی تھیں۔

اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ،،،گلدان اپنی پوری قوت سے اسکے سر پر دے مارا۔

اور تیزی سے پیچھے ہٹتی اسی دروازے سے باہر بھاگی جہاں کچھ دیر پہلے وہ شخص غائب ہوا تھا۔

پیچھے لغاری سر کو تھامے زمین پر ہوش وحواس سے بیگانہ پڑا تھا۔خون سر سے فوارے کی مانند نکل رہا تھا۔

****

ایک جھٹکے کے ساتھ دروازہ کھلتا چلا گیا۔سامنے کا منظر نوال حیدر کو ساکت کر گیا۔کوئ شخص زمین پر پڑا تھا۔جس کے سر سے خون نکل رہا تھا۔جبکہ پاس ہی ٹوٹا ہوا گلدان پڑا تھا۔

آن کہیں نہیں تھی۔دھڑکتے دل کے ساتھ واشروم دیکھا،،پردوں کے پیچھے۔

ہر جگہ تلاشا مگر وہ وہاں نہیں تھی۔

""آن پھوپھو"" !

وہ حلق کے بل چلائ۔

""آن پھوپھو"" !

اسکی آواز پر سب اندر آئے مگر اندر کا منظر دیکھ کر ساکت رہ گئے۔

کمرے کا خارجی دروازہ کھلا دیکھ کر وہ اسکی طرف بھاگی۔

چہرے پر خوف کا بسیرا تھا۔دل رک رک کر چل رہا تھا۔باہر نکل کر ارد گرد نگاہ دوڑائی مگر نگاہیں ناکام لوٹیں۔

بھاگتے ہوئے ہر جگہ دیکھی۔ مگر نتیجہ صفر۔

کچھ سوچ کر وہ باغ حسن کے گیٹ کی جانب بھاگی۔

سامنے ہی اسے وہاں موجود گارڈز سے الجھتے دیکھ کر سانس میں سانس آئی۔

رک رک کر چلتی دھڑکنوں نے اپنی رفتار پکڑی۔ چہرے پر خوف اڑ کر سکون کی ایک لہر پھیل گئی۔

یعنی اندر موجود شخص کی وہ حالت آن نے کی تھی۔ اسکی رگ وپے میں سکون دوڑ گیا۔

لیکن وہ وہاں کیا کر رہی تھی؟

نوال نے تشویش سے اپنے قدموں کی رفتار بڑھائی۔

""""ہم کہہ رہے ہیں نا سفید کپڑوں میں تھا وہ۔

یہیں سے گیا ہو گا۔"""" وہ غصے سے بپھری گارڈز سے الجھ رہی تھی۔

""""آن پھوپھو،،، میں پورے باغِ حسن میں ڈھونڈ رہی تھی۔ اور آپ یہاں ہیں۔

کیا ہوا ہے؟۔ مجھے بتائیں"""" اسکا ہاتھ تھام کر رخ اپنی طرف موڑا،، مگر آن اسکا ہاتھ جھٹکتے گارڈز کی طرف بڑھی۔

نوال نے حیرت سے اسکا یہ روپ دیکھا۔

""""وہ کمینا بچ رہا تھا ہمیں۔

ہم ان سے صرف اتنا کہہ رہے ہیں کہ کیمرے دکھائیں ہمیں۔"""" وہ اب دونوں ہاتھوں سے سر تھامے ٹہلتی ہوئی بے بس لگ رہی تھی۔ جبکہ اسکے انکشاف پر نوال ساکت رہ گئی۔

""""آپ چلیں میرے ساتھ۔ میں آپکو دکھاتی ہوں فوٹیج۔

پر پلیز ابھی آپ آجائیں۔""" نوال منت بھرے لہجے میں اس سے بولی۔ اسکی آنکھوں میں لکھی التجاء پڑھتے آن نا چاہتے ہوئے بھی اسکے ساتھ چل دی۔

""""آپ نے بہت اچھا کیا اسکے ساتھ۔۔ آپکو پتا ہے میں اتنا ڈر گئ تھی جب وہ بند دروازہ دیکھا۔ مجھے لگا کہ میں آپکی حفاظت نہیں کر پائ۔""" اسکے زیورات اتارتے ہوئے وہ مدھم سے لہجے میں اسے بتا رہی تھی۔ لہجے میں اب بھی وہی اذیت تھی جو کچھ دیر پہلے تھی۔ آج اسکی کیا حالت ہوئی تھی وہ بتانے سے قاصر تھی۔

""""ہم اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ کام پر دھیان دیں۔ ہم سے زیادہ ان لڑکیوں کو آپکی ضرورت ہے جو ابھی یہاں آئ ہیں۔""" نوال چونکی۔

""""وہ آگئیں؟

لیکن کب؟

کہاں رکھا ہے انہیں؟""" پے درپے کئ سوال کیے تھے۔

""""جب ہم وہاں گیٹ پر تھے تب خفیہ دروازے سے لایا گیا تھا انہیں۔""" وہ نیند سے بند ہوتی آنکھوں سے پیچھے کو گر گئی۔ کپڑے بدلنے کی طاقت نہیں تھی جسم میں۔ نوال نے آگے بڑھ کر اس پر کمبل ڈالا۔

""""ہمیں فوٹیج دکھائیں""" اسے ایسا کرتے دیکھ کر وہ فوراً سے بولی۔ آنکھیں بند ہو رہی تھیں جنہیں وہ بمشکل کھول رہی تھی۔

نوال سر ہلاتی لیپ ٹاپ کی طرف بڑھی۔ جونہی واپس مڑی تو وہ سو چکی تھی۔ نوال نے سرد نگاہوں سے سامنے پڑے دودھ کے گلاس کو دیکھا جس میں اس نے نیند کی گولیاں ڈالی تھیں۔ یہ ضروری تھیں۔ اسکے سکون کی خاطر۔

لیپ ٹاپ اٹھا کر وہیں صوفے کے ساتھ نیچے بیٹھ گئ۔ اور آج کی ریکارڈنگ دیکھنی چاہی مگر حیرت کی انتہا نہ رہی جب شام میں دو گھنٹوں کی ریکارڈنگ غائب ملی۔

یہ وہی وقت تھا جب باغِ حسن میں وہ سارا واقع ہوا تھا۔۔ یہ کام وہ زخمی شخص تو نہیں ہو سکتا تھا۔

تو پھر کون تھا جس نے اتنی مہارت سے کام کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا وہی جس کا آن نے ذکر کیا تھا؟

وہ ہاتھوں میں سر گرا کر بے بسی سے لیپ ٹاپ بند کر گئ۔

مشکلات بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔

کچھ سوچ کر وہ آہستگی سے باہر نکلی۔

""یہ کیا ہے؟"" رانی کو ہاتھ میں ہنٹر پکڑے دیکھ کر ماتھے پر بل ڈلے۔

""حسن آراء نے کہا ہے کہ نئ لڑکیوں کو باغِ حسن کے اصول اور انکا کام اچھے سے سمجھا دوں۔"" اچھے سے سمجھانے سے اسکی کیا غرض تھی،،، نوال اچھے سے جانتی تھی۔

""یہ کام میں کروں گی۔ حسن آراء کوئ اعتراض اٹھائے تو اسے بول دینا کہ نوال حیدر اس دفعہ سارے حساب چکتے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ""

ہنٹر ہاتھ میں پکڑے وہ بڑے سے کمرے میں بند ہو گئی۔ رانی نے اسکے سرد لہجے پر تھوک نگلی۔

اندھیرے کمرے میں قدم رکھتے وہ ایک پل کو لڑکھڑائ۔ ہاتھ بڑھا کر سارے سوئچ گرائے تو کمرہ روشن ہو گیا۔

سامنے ہی قریباً تیس سے چالیس حسین لڑکیاں سکڑی سمٹی بیٹھی تھیں۔ لب سلے ہوئے تھے کیونکہ جان گئ تھیں کہ انکی غلطی انہیں بحرِ ظلمات میں گھسیٹ لائی ہے۔ جہاں سے فرار یا واپسی ناممکن ہے۔

اسکے ہاتھ میں پکڑا ہنٹر دیکھ کر انکے چہرے پر خوف وہراس پھیلا۔

نوال نے ہنٹر زمین پر پٹخ دیا۔ لڑکیاں حیرانی سے اپنی عمر کی اس سانولی سی لڑکی کو دیکھنے لگیں۔

"""کہاں سے ہو تم لوگ؟""" وہ عام سے لہجے میں پوچھنے لگی تو انکو حیرت ہوئی۔

"""کراچی۔""" ایک لڑکی کی مری مری آواز برآمد ہوئی۔

"""محبت کا انجام دیکھ لیا۔

بھروسے کا انجام دیکھ لیا۔

ماں باپ کو دھوکا دینے کا انجام دیکھ لیا۔

جھوٹ کا انجام دیکھ لیا۔

امید ہے اچھے سے دیکھ لیا ہو گا۔ سزا ملنی چاہیے تھی تم لوگوں کو اور میرے خیال میں مل بھی گئی۔""" وہ بے ساختہ رو پڑیں۔ نوال نے لب بھینچے۔

"""یہاں سے نکلنا ہے تو منہ بند،، اور کان کھلے رکھنے ہوں گیں۔

یہاں کسی پر بھروسہ مت کرنا سوائے خدا کے اور خود کے۔

یہاں تک کہ مجھ پر بھی نہیں۔ کیونکہ بحر ظلمات میں کوئی کسی کا ساتھی نہیں ہوتا۔""" ہنٹر صوفے پر زور سے مارا تھا۔ گویا باہر والوں کو تاثر دینے کی کوشش کی تھی کہ اندر وہ واقعی انہیں کام اور اصول سمجھا رہی ہے۔

"""اداکاری کرو بلکل اسی طرح جس طرح اپنے ماں باپ کے سامنے کر کے یہاں پہنچی ہو۔""" وہ سب کی سب خود سے بھی نظریں چرا گئیں۔

نوال نے پھر سے ہنٹر مارا۔ اب کی بار اسکے حکم کی تعمیل کرتے انہوں نے آہ وبکا شروع کر دی۔

باہر کھڑی حسن آراء استہزایہ مسکراہٹ سجائے واپس چلی گئی۔

مزید پندرہ منٹ جھوٹا ڈرامہ کرنے کے بعد اس نے ہنٹر پھینک دیا۔

""""جلد نکال دوں گی یہاں سے۔

آنِ عالم یہاں کی رقاصہ ہے۔اسکے علاوہ کسی کے سامنے منہ بھی کھولا تو انجام کی زمہ داری تم لوگوں کی ہو گی میری نہیں۔""""

بات ختم کرتے وہ باہر نکل گئی پیچھے انکو بحرِ ظلمات میں روشنی کی کرن دکھا گئی تھی۔

****

وہ سیگریٹ پھونکتا گھر میں داخل ہوا۔اسے آن نامی رقاصہ کو دیکھ کر تو کیا دو بوتلیں پینے کے بعد بھی نہیں چڑھی تھی۔ معظم اکثر حیران ہوتا تھا کہ کوئی اتنا مضبوط اعصاب کا مالک کیسے ہو سکتا ہے۔

لیکن پھر یہ سوچ کر خود ہی چپ ہو جاتا کہ سیٹھ عالم کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ایک نا قابل یقین اور نا قابل فہم شخصیت۔

جسے سمجھنا نا ممکن تھا۔

""""آ گئے آپ روزی روٹی کما کر؟ """"پورچ میں دیوار سے ٹیک لگائے ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑے وہ وردی میں ملبوس تھا۔

اسکے طنز پر عالم نے اسے گھورا۔

""""جی بیگم صاحبہ۔""""اسکے ہاتھ سے مگ پکڑتے،، سیگریٹ پھینکی اور خود اندر بڑھ گیا۔

""""رکیں رکیں۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

یہ کیا ہے ماموں جان؟

کوٹھے پر جا کر دل تو بے ایمان نہیں ہو گیا تھا۔"""" اسکے بازو کے بٹن میں اٹکی موتیوں کی چھوٹی سی جھالر پر نظر پڑتے ہی معظم نے اسے شکی نگاہوں سے دیکھا۔

اگلے ہی لمحے عالم نے ایک زوردار مکہ اسکے منہ پر مارتے اسکا منہ سجا دیا۔

""""اب لگ گیا پتا؟"""" موتی کھینچ کر اتارے تو بٹن بھی ٹوٹ گیا۔ عالم نے دونوں چیزوں کو وہیں پھینکا اور آگے بڑھ گیا۔ یہ شاید تب اٹکے تھے جب اس نے اسکا بازو تھاما تھا یا شاید تب جب وہ اسکے اوپر گری تھی۔

عالم نے مزید سوچنے کی بجائے سر جھٹکا۔

""""مزہ آیا وہاں؟"""" وہ جو پہلی سیڑھی پر چڑھا ہی تھا،،، معظم کے جملے پر گردن گھما کر اسے دیکھا، جو معنی خیزی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

""""سی سی پی او لاہور کو بتاتا ہوں کہ تجھے جو اتنے اہم کیس پکڑائے ہوئے ہیں سب کے سب واپس لے لیں کیونکہ تم آستین کا سانپ ہو۔ تو پولیس والا ہو کر غنڈے کے ساتھ ملا ہوا ہے نا صرف یہ بلکہ میرے گناہوں کی سزا دلوانے کی بجائے مجھے ہر بار با آسانی بچا لیتے ہو۔"""" معظم سٹپٹا کر سیدھا ہوا۔

عالم سے کچھ بھی توقع کی جا سکتی تھی۔

""""اس سے اچھا اپنی ایک سو دسویں گرل فرینڈ کو کال کر لیتا،،، کم از کم پھٹکار سننے کی بجائے رومینٹک باتیں ہی سننے کو مل جاتیں۔"""" جلے دل سے کہتا وہ اسکی سائیڈ سے نکل کر اوپر بڑھ گیا۔ عالم اپنی امڈتی مسکراہٹ کو روکنے کی بجائے کھل کر مسکرایا اور اوپر بڑھ گیا۔

ایک سو دسویں گرل فرینڈ والی بات پر منہ بگڑا۔ وہ لڑکیوں کو کیسے انکی اوقات میں رکھتا تھا،، عالم اچھے سے جانتا تھا۔

****

""کدھر چلی تم؟"" دو چوٹیاں بنائے جینز کے ساتھ ہلکے سبز رنگ کا ٹاپ پہنے وہ صوفے پر پاؤں رکھ کر جوتا بند کر رہی تھی۔

""زمر کی بچی یہ کیا بدتمیزی ہے؟

حد ہے یار۔ میں نے تم جیسا آل مینرڈ انسان آج تک نہیں دیکھا۔"" آگے بڑھ کر اسے جوتا صوفے پر رکھے دیکھ کر ٹوکا۔ جس کا مقابل پر قطعی اثر نہ ہوا۔

""معظم ابصار صاحب۔

اگر تم نے مجھ جیسا ال مینرڈ انسان نہیں دیکھا تو اسکا مطلب تم نے آج تک دنیا میں کچھ دیکھا ہی نہیں۔

دوسری بات میں انتہائی ضروری کام سے جا رہی ہوں۔

اب ہٹو راستے سے۔"" معظم نے اسے گھوری سے نوازا۔

""تھوڑا ضروری کاموں کو سائیڈ پر رکھ کر پڑھنے پر دھیان دے دو تو شاید پائلٹ بن جاؤ گی۔ ورنہ تم سے انہوں نے جہاز کی سیٹیں صاف کروانی ہیں۔"" صوفے پر بیٹھتے اس کی نالائقی پر چوٹ کی۔ جو اسکی بے نیاز طبیعت پر رتی برابر اثر بھی نہ کی۔

""کم سے کم جہاز میں تو رہوں گی۔ چاہے پائلٹ بن کر یا ملازم بن کر"" بے نیازی سے کہتی وہ یہ جا وہ جا۔

معظم نے سر جھٹکتے ٹی وی چلایا۔ چونکہ جڑواں تھی اس لیے اس پر رعب یا حکم چلانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ دوسرا عالم کی بے جا حمایت اور لاڈ پیار نے اسے بقول معظم کے کچھ زیادہ ہی شوخا کر دیا تھا۔

معظم نے سوچوں کو پس پشت ڈالتے سامنے چلتی آئی جی پنجاب کی پریس کانفرنس کی طرف توجہ مبذول کر لی۔

****

ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہ اس دکان تک جا پہنچی۔ ویسپا کے پیچھے پڑا بیگ اٹھایا اور اندر بڑھنے لگی۔ کچھ سوچتے ہوئے جیب سے بسکٹ نکال کر کھولا۔

سامنے وہ گاہکوں کو جوتا دکھا رہا تھا۔ شکن زدہ سفید شلوار قمیض میں ملبوس ماتھے پر بکھرے بھورے بال جو دور سے دیکھنے سے خاصے سلکی محسوس ہو رہے تھے۔

اس نے بے ساختہ اپنے بالوں کو چھوا۔

تھوڑی سی جلن محسوس ہوئی کیونکہ اسکے بال تھوڑے روکھے تھے۔ اسے دیکھتے وہ لاشعوری طور پر مقابلہ کرنے لگی۔ ساتھ ساتھ چہرے کے تاثرات بھی بدل رہے تھے۔

اسکی سفید رنگت دیکھتے بے ساختہ نگاہ اپنی کلائی پر گئی۔ اسکی جلد زیادہ سفید تھی۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ جیسے نجانے کتنی بڑی فتح حاصل کر لی ہو

اسی لمحے ابرہیم نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

اس دن والا واقعہ تمام جزئیات سمیت ذہن کے پردے پر ابھرا۔ اسکی مسکراہٹ سلگا گئی۔

وہ دانت پر سختی سے دانت جمائے اس تک آیا۔

"""نکلو یہاں سے""" مٹھیاں بھینچے شدید غصے سے کہا تھا۔ اسے دیکھ کر وہ جوتا یاد آیا جو اسکے ماتھے پر جا لگا تھا۔ تین دن تک تو سوجن ہی نہیں گئی تھی۔

گاہکوں کی موجودگی کے باعث آواز آہستہ تھی۔ زمر نے اسکو غصے میں دیکھتے سر جھٹکا اور چاکلیٹ بسکٹ کو درمیان سے دو حصوں میں الگ الگ کیا۔

اور اوپر لگی چاکلیٹ بچوں کی طرح چاٹنے لگی۔

"""زرا میرے ناپ کا جوتا دکھانا۔ وہ دراصل اس دن جلدی میں تھی تو بڑا اسائز آگیا تھا۔ یہ پکڑو اور بدل دو۔""" جلانے کے سے انداز میں کہا اور بیگ اسے تھماتے وہ دوبارہ سے اسی انداز میں بسکٹ کے اوپر لگی چاکلیٹ زبان سے کھانے لگی۔۔ ابراہیم جو اسکے طنز پر سیخ پا ہوتا کرارا سا جواب دینے لگا تھا اسکی اگلی حرکت پر نخوت اور کراہیت سے اسے دیکھا۔ حالانکہ وہ کافی کیوٹ لگ رہی تھی۔ ارد گرد گزرتے لوگ اسے رک رک کر دیکھ رہے تھے۔

"""تم جاو ہی ہو یا دھکے ماروں؟""" اشتعال دباتے وہ آہستہ آواز میں پوچھنے لگا۔

"""اللہ اللہ۔

شرم نہیں آئے گی عورت پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے۔""" چاکلیٹ ختم ہوئی تو اس نے بقیہ بسکٹ وہیں نیچے پھینک دیا۔

ابراہیم کے تن بدن پر آگ لگ گئی۔

"""گندی لڑکی۔ اٹھاؤ اسے۔""" زمر کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔ چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔

"""گندی لڑکی کس کو بولا؟""" وہ اب غصے سے اسے گھور رہی تھی۔ ابراہیم پہلے چونکا پھر استہزایہ ہنسی ہنس دیا۔

"""تمہیں""" آرام سے جواب دیا۔ اور پیچھے کھڑے سیلزمین کو اشارہ کیا کہ گاہکوں سے نبٹے۔ کچھ خواتین ان دونوں کو یوں کھڑا دیکھ کر باقاعدہ اس بے شرمی پر کانوں کو ہاتھ لگانے لگیں۔

"""" بلکل ٹھیک کہا۔ معظم بھی یہی کہتا ہے۔"""" کہتے ساتھ ہی اس نے بسکٹ کا پیکٹ پکڑ کر اسکے اندر موجود بسکٹ توڑنے شروع کیئے۔ اب کی بار ابراہیم کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

جان لیوا جتاتی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتے پیکٹ کی کھلی سائیڈ نیچے کی طرف کر کے بسکٹ کا پیکٹ ہلایا۔

چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ٹوٹے بسکٹ زمین پر بکھرنے لگے۔

چند لمحوں میں ہی وہ چھوٹی سی یہ دکان اچھے سے گندی کر چکی تھی۔

پیکٹ وہیں پھینکتے ہاتھ جھاڑے۔ ہاتھ گندے ہو چکے تھے۔ جنہیں اس نے دکان پر پڑے ٹشو باکس سے ڈھیروں ٹشو اٹھا کر صاف کیا اور ٹشو بھی زمین کی زینت بنا دیے۔

"""" یہ لو بھئی پورے ساڑھے تین سو روپے۔ گن لینا۔"""" ایک ایک روپے کے سکوں والی چھوٹی سی بوتل اسکی طرف بڑھائی۔ اسکے ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ دیکھ کر ابراہیم کا بس نہیں چل رہا تھا اسے جھنجھوڑ ڈالے۔

اسے ہنوز غصے میں کھڑا دیکھ کر وہ بوتل اسکے ہاتھ میں زبردستی تھمائی۔

"""" چلو اب جلدی سے جوتا بدل کر دو۔"""" وہ جو کچھ سخت کہنے ہی والا تھا مالک کو آتا دیکھ کر جلدی سے پیچھے ہٹا۔ اسکی نظروں کے تعاقب میں زمر نے دیکھ کر ہونٹوں پر سیٹی بجائی۔

"""" ابراہیم یہ کیا ہے،، دکان اتنی گندی کیوں ہے؟"""" ابراہیم سر جھکائے وضاحت دینے لگا۔ جبکہ اسکی چوئی موئی شکل دیکھ کر زمر کو ایک پل کیلیئے افسوس ہوا۔ اسکی وجہ سے بیچارے کی خاصی عزت افزائی ہو گئی تھی۔

"""" ارے بھئی کوئی مجھے بھی جوتا بدل دے۔ یا میں کسی اور دکان سے لے لوں۔"""" دکان کے مالک نے اس امیر زادی کو دیکھا اور اسکی دھمکی سنی تو فوراً ابراہیم کو اسکا کام کرنے کا حکم دیا۔

وہ اہانت کے احساس سے سرخ چہرہ لیے جوتا بدلنے لگا۔

""نمبر کیا ہے؟""لہجہ مالک کے سامنے نرم تھا مگر اسکی سرخ آنکھیں۔

زمر نے جھر جھری لی۔

""سات نمبر""آرام سے کہتے وہ بیٹھ گئی۔ابراہیم سات نمبر کے دو سے تین جوڑے کے کر اسکے پاس آیا۔

""پہنا بھی دو""مسکراتے ہوئے سر گوشی نما انداز میں کہا۔اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا جوا باً زمر نے آنکھ ونک کی۔

وہ جبڑے بھینچے نفی میں سر ہلا کر اٹھنے لگا جب وہ بول اٹھی۔

""مالک صاحب""وہ آنکھیں سختی سے بند کر کے کھولتا واپس بیٹھا۔زمر نے جوتا اتار کر پاؤں اسکے سامنے کیے۔ ایک نظر اسکے مسکراتے چہرے پر ڈالتے دوسری نظر اسکے چھوٹے سے خوبصورت پاؤں پر ڈالی۔

""پہناؤ بھی""اسے مزید چڑایا۔

وہ یوں پہنانے لگا جیسے کوئی اچھوت ہو۔

""بھائی صاحب وہ جوتا دکھاؤ، ہاں وہی جس میں بہت سارے سٹریپس ہیں۔

ہاں وہ کالے والا۔""جوتا منگوا کر ابرو اچکائے۔گویا پوچھا ہو اب کیا کرو گے؟

ابراہیم نے لب بھینچ کر وہ جوتا اس سے پکڑا۔اور پہنانے لگا۔زندگی میں اتنی بے بسی اور ذلت کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی جتنی اس لڑکی کے سامنے ہو رہی تھی۔

وہ چاہ کر بھی اپنے غصے ہر قابو نہ رکھ پایا اور اسکے پاؤں پر اتنی سختی سے دباؤ ڈالا کہ وہ اسکی وحشی گرفت پر پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔جھک کر دیکھا تو پاؤں سرخ ہو رہا تھا۔

اس نے آنکھوں میں غصہ اور شکایت لیے اسے دیکھا،، جسے سختی سے نظر انداز کرتا وہ جلدی سے دوسرا پاؤں پہنا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر۔

""پیسے تو گن لو۔ تاکہ میں باقی پیسے بھی دے سکوں۔

یہ جوتا تو مہنگا لگ رہا ہے۔""ایک تو وہ اسکا پہنایا ہوا جوتا نہیں اتارنا چاہتی تھی دوسرا وہ اسے مزید زچ کرنا چاہتی تھی۔

""بیٹا آپ کے پاس ہزار یا پانچ سو کا نوٹ نہیں ہے؟""مالک نے سکوں کو دیکھ کر پوچھا۔ ابراہیم نے جواب سنے بغیر ایک ایک روپے کا سکہ گننا شروع کیا۔ جانتا تھا کہ اگر ہوں گیں بھی تو بھی نہیں دے گی وہ

اور ایسا ہی ہوا تھا،، اس نے معصومیت سے انکار کر دیا۔

بیس منٹ بعد وہ گننے میں کامیاب ہوا۔ پورے ساڑھے تین سو تھے۔

جب وہ گن چکا تو معصوم سی شکل بنا کر اس نے دو ہزار نکالے۔ کیونکہ دوسرا جوتا مہنگا تھا۔

ابرہیم لب بھینچے پیسے تھام گیا۔ مالک نے اسے گھوری سے نوازا۔

""شکریہ آپ کا۔ ""

اپنے جو گرز وہیں چھوڑتے وہ باہر بڑھ گئی۔ جاتے جاتے کاؤنٹر سے دکان کا کارڈ اٹھانا نہیں بھولی تھی۔

اور ویسپا کے تالے کھولنے لگی۔

""ارے ابراہیم اسکا جوتا رہ گیا ہے۔ جاؤ دے آؤ۔""مالک نے جلدی سے کہا تھا۔ وہ سر اہلاتا جوتا لے کر باہر نکل گیا۔

"""تمہارا جوتا!"""وہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے اسکے مہنگے جوتے یوں پکڑے کھڑا تھا جیسے کوئی کمتر چیز ہو۔

زمر آگے بڑھ کر پکڑنے لگی لیکن اس نے آرام سے پھینک دیے۔

"""اچھا کیا پھینک دیے۔ میں خود بھی پھینکنے ہی والی تھی۔

میں ایک چیز ایک ہی بار پہنتی ہوں۔ اور پھر انہیں پھینک دیتی ہوں۔"""اس نے اپنے قیمتی جوتوں کو ٹھوکر مار کر دور پھینکا۔

وہ جو اسے اپنے قدموں میں جھکا دیکھ کر حساب بے باک کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اسکی حرکت پر سخت مایوس ہوا تھا۔ شعلہ برساتی نگاہ اسکے سراپے پر ڈالتا وہ واپس مڑ گیا۔

زمر بھی مسکراہٹ چھپاتی اپنی ویسپا پر بیٹھ کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

"""ابراہیم کھانا کھالے"""وہ کمرے میں اندھیرا کیے آنکھوں پر بازو رکھے چت لیٹا تھا۔ایک ٹانگ پلنگ سے نیچے لٹک رہی تھی۔

صائمہ گیلانی نے اسے تاسف سے دیکھا۔

"""کھانا کھالے"""اسکا بازو ہٹاتے پھر سے پکارا۔ وہ بس ٹکٹکی باندھے چھت کو گھورتا رہا۔

"""اماں آتا ہوں۔"""آرام سے کہتے وہ آنکھیں موند گیا۔اس وقت وہ جس موڈ میں تھا،، اسے یقین تھا کہ وہ کوئی نہ کوئی گستاخی ضرور کر جاتا۔

"""آج پھر نوکری نہیں ملی کیا؟"""ابرہیم نے لب بھینچے۔ آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔ صائمہ گیلانی کو ان آنکھوں سے خوف محسوس ہوا۔

""""سفارش کے بغیر کوئی دفتر کے اندر بھی نہیں گھنسے دیتا۔ مجھے لگتا ہے ساری زندگی میں ڈگری کا ہار گلے میں لٹکا کر لوگوں کے پیروں میں جوتے پہناتا رہوں گا۔"""" وہ تلخی سے کہتا اٹھ کر باہر نکل گیا۔

ایک لمحے کو اس لڑکی کی مسکراتی آنکھیں یاد آئیں تو غصے سے رگیں تن گئیں۔

""""ناامیدی کفر ہے۔"""" وہ چارپائی پر بیٹھا بے دلی سے کھانا کھا رہا تھا۔ جب ماں کی آواز پر نوالہ واپس پلیٹ میں رکھا۔

""""خوش فہمی وبال جان ہے۔"""" باور کروایا تھا کہ وہ کسی قسم کی خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہتا۔

""""اللہ پر بھروسہ نہیں ہے۔"""" اس نہج پر آکر وہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں بول پاتا تھا۔ پلیٹ پرے کھسکا کر وہ اٹھ گیا۔

اور بنار کے باہر نکلتا چلا گیا۔

صائمہ نے تاسف سے پیچھے پڑے کھانے کو دیکھا جو تقریباً جوں کا توں ہی پڑا تھا۔

****

""""ماموں یہ دیکھیں۔ لغاری ہسپتال میں پڑا ہے۔"""" معظم ہاتھ میں فون پکڑے عالم کے پاس آیا جہاں اسکے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر تصویر کے ساتھ دعاؤں کی اپیل کی گئی تھی۔

""""کل تک تو یہ کمینا ٹھیک تھا۔ اب کیا ہوا ہے اسے۔"""" اسکے سر پر بندھی پٹی کو دیکھتے اس نے سر جھٹکا۔ وہ زیادہ سوچتا نہیں تھا۔ بقول اسکے جس کام سے اسکا لینا دینا ہی نہیں تھا اسکے بارے میں سوچ کر وقت اور دماغ ضائع کرنے کا کیا فائدہ۔

""""پیسے بھجوا دیئے ہیں اس نے۔"""" اطلاع دی تھی۔ عالم نے محض سر ہلا دیا۔

""حسان نیازی کیس کا کیا بنا؟"" سرسری سا پوچھا تھا۔

""ہونا کیا ہے !

پاکستانی عوام کو وقفے وقفے سے جوش چڑھتا ہے،، جوش ختم سب ختم۔

تازہ تازہ معاملہ تھا سو خوب اچھالا۔

اب تو راوی چین ہی چین لکھ رہا ہے۔"" اس نے جھنجھلائے لہجے میں کہا۔ جیسے عاجز آچکا ہو فرسودہ نظام سے۔

""ایک کام ملا ہے مجھے؟"" معظم جو آنکھیں موند کر کرسی پر لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھا تھا ایک آنکھ کھول کر اشارہ کیا جیسے پوچھا ہو کہ کیا کام ملا ہے۔

""سی سی پی او لاہور کا بچہ اٹھانے کا۔"" معظم کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

""نہ کریں یار۔"" نفی میں سر ہلاتے انکار کیا تھا۔ عالم بھی سر جھٹکتے ہنس دیا۔ وہ کونسا یہ کام کر رہا تھا۔

اس نے بے اختیار سوچا۔

""ویسے امیجن کریں آپ نے اس بچے کو اٹھایا ہے،، اور اس نے رو رو کر آسمان سر پر اٹھا رکھا ہو۔

آپ اسے اپنی بانہوں میں جھولا رہے ہوں، ساتھ ساتھ یہ بھی کہہ رہے ہوں

چپ کر جاؤ بے بی۔

سویٹی چاکلیٹ کھاؤ گے۔

آہ میلا بچہ "" ہنسی ضبط نہ کرتے وہ بات اُدھوری چھوڑ کر زوردار قہقہہ لگا گیا۔

عالم نے خود کو اس منظر میں دیکھا جہاں کوئی چھوٹا سا بچہ واقعی رو رہا ہو،، اور وہ اسے چپ کروا رہا ہو۔

""بے شرم انسان۔ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے"" ہوش میں آتے ہی وہ بے ساختہ جھرجھری لے گیا۔

معظم ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گیا۔ عالم دانت پیستا خود ہی وہاں سے اٹھ گیا۔

****

ایک ہفتے بعد____

آج کراچی سے لائی گئی لڑکیوں کو رقص کیلیئے پیش کیا جانا تھا۔ انہیں رقص سکھانے کی زمہ داری آن نے اپنے سر لی تھی۔

رقص تو کیا سکھانا تھا،، الٹا وہ انہیں روز گھنٹوں لیکچر زدیتی۔

انہیں یہاں سے نکلوانے کی یقین دہانی کرواتی۔

انکو یہ غلطی دوبارہ نہ دہرانے کی تاکید کرتی۔

وہ کل ملا کر بتیس تھیں اور بتیس لڑکیوں کو ایک ساتھ نکالنا آسان تھوڑی تھا۔ لیکن لڑکیوں کو اگر نکالنا تھا تو ایک ساتھ،،، کیونکہ الگ الگ نکالنا نا ممکن تھا۔

ویسے بھی اگر وہ آدھی لڑکیوں کو بھیجتی تو بقیہ آدھی کی زندگی برباد ہو جاتی۔ کیونکہ باغِ حسن میں مزید سختی کر دی جاتی اور یوں وہ ساری زندگی یہاں سے نہ نکل پاتیں۔ اسلیے انکی گروپ بندی کی گئی تھی کہ کون کس دروازے سے جائے گا اور کونسے شہر جائے گا۔ تاکہ وہ پکڑی نہ جا سکیں۔ سب کو کراچی جانے سے منع کیا گیا تھا۔ کیونکہ سب سے پہلے انہیں وہیں ڈھونڈا جاتا۔

اب وہ کہاں جاتیں کیسے رہتیں یہ انکا مسئلہ تھا کیونکہ نوال اور آن کا کام صرف انہیں جہنم سے نجات دلانا تھا۔ اب جنت کی تلاش انہیں خود کرنی تھی۔

تمام انتظامات تقریباً مکمل تھے۔ نوال باغ حسن کے کیمرے وقتی طور پر بند کر چکی تھی۔

""""نوال آپ نے بس کسی طرح اندر سب سنبھالنا ہے۔ ہم پیچھے سے سب سنبھال لیں گیں۔ کوشش کیجئے گا کہ آپ جب گا رہی ہوں تو وہاں زیادہ سے زیادہ لوگ ہوں باغِ حسن کے۔ """"

زیوارت کے ڈبوں سے زیوارت نکال کر وہ پوٹلی میں باندھ رہی تھی۔ جو انکو ساتھ کیلیئے دینے تھے۔ نوال پیسے رکھ رہی تھی۔ یہ سب کچھ دیر پہلے وہ ریشم بائی کے کمرے سے چرا کر لائی تھیں۔

نوال آج منگل ہونے کے باوجود گانا گانے کی خواہش ظاہر کر چکی تھی،،، یہ بھی پلان کا حصہ تھا۔

حسن آراء اسکے صدقے واری جا رہی تھی۔ نوال کی خواہش کے مطابق پہلے صرف اس نے چند گانے تھے،،، پھر معمول کے مطابق نئی آنے والی لڑکیوں کے رقص شروع ہونے تھے۔

""""نوال یاد رکھیے گا غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ تو مریں گیں سو مریں گیں،،، ہم بھی جان سے جائیں گیں۔ """"اسکو دونوں بازوؤں سے تھامتے تسلی دی تھی یا تنبیہہ کی تھی۔

کچھ اندازہ نہ تھا۔ دونوں اس وقت شدید خوفزدہ اور گھبراہٹ کا شکار تھیں۔

""""آن پھوپھو میں سوچ رہی ہوں کہ کسی کو اس پلان کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ کسی گارڈ کو تاکہ وہ ان لڑکیوں کی خیر خیریت کی خبر ہمیں دے سکے۔ """"زیورات اور پیسے سمیٹتے ہوئے نوال نے مشورہ دیا تھا جسے آن نے نفی میں سر ہلاتے مسترد کر دیا۔

""""آپ کب سے بحرِ ظلمات کے باسیوں ہر بھروسہ کرنے لگیں نوال؟

یہاں کسی پر بھروسہ کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ آپ بس جیسے ہم نے کہا ہے ویسے ہی کرنا لیکن دھیان سے۔ """"وہ سارا سامان (پیسے اور زیورات) اس سے لیتی باہر نکل گئی۔ راہداری خالی تھی سو وہ جلدی سے قدم

اٹھاتی بچتی بچاتی وہاں پہنچی جہاں لڑکیوں کو تیار کر کے بٹھایا گیا تھا۔ کیونکہ انکی باری نوال کے گانا گانے کے بعد تھی۔

""سنو تم سب جاؤ۔ حسن آراء بلا رہی ہے۔"" انکو بھیجتے وہ ہاتھ میں پکڑی پوٹلی سے انکو زیور اور پیسے نکال کر دینے لگی۔

""اپنی اپنی جگہ یاد رکھنا کہ کس نے کہاں سے نکلنا ہے۔ ایک معمولی سی غلطی طوفان لے آئے گی۔"" آہستہ سے انکو سمجھا کر وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خدا حافظ کہہ آئی تھی۔

وہ اسکو شکریہ کہنا چاہتے تھے لیکن اس نے یا نوال نے شکریہ کہنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔

دروازے سے باہر نکل کر آن نے گہری سانس کھینچی اور مختلف پردوں کو ہٹاتی باغِ حسن میں گم ہو گئی۔ بہادر بن کر منصوبہ تو بنا لیا تھا اور پر عمل کرنے کی حامی بھی بھر لی تھی لیکن اب لگ رہا تھا کہ وہ نہیں کر پائے گی۔

****

مسلسل سازشیں ہیں تیرے چار سو
تیری سانسوں کی بھی سنیں سب گفتگو
پھسلتے جائیں پل نہیں ہے کوئی حل
بتاؤں کیا تجھے جانے کیا ہو گا کل
دل فریبی، دل نشینی
آسمانی اور زمینی
ہر اشارہ، ہر کنارہ

ہر قدم ہے۔ بے یقینی

خوبصورت آواز میں پردے کے پیچھے بیٹھی وہ لوگوں کو مدہوش کر رہی تھی۔ لیکن خود وہاں ہو کر بھی وہاں نہیں تھی۔ دھیان آن پر اٹکا تھا۔

دوسری طرف آن اوپر کی طرف بھاگتی ہوئی باغِ حسن کے سب سے بڑے کمرے کی طرف گئی جہاں لگے جا بجا جالی دار پردے اور خوبصورت قالین بچھے وہاں کا ماحول خواب ناک بنا رہے تھے۔ یہاں سب سے قیمتی چیزیں موجود تھیں۔ اور خاص لوگوں کی آمد پر یہاں رقص ہوتے تھے۔

اس نے ہاتھ میں پکڑی ماچس کی ڈبیہ سائیڈ پر رکھی اور جا بجا مٹی کا تیل چھڑکنے لگی۔ لیکن اپنے لیے محفوظ جگہ،،، جہاں سے وہ بھاگ کر اس کمرے سے بخیر و عافیت نکل جاتی،، چھوڑ کر ہر جگہ تیل چھڑکا۔ اس کمرے سے نکل کر راہداری میں بھی جگہ جگہ تیل چھڑکنے لگی۔

یہی عمل دو مزید کمروں میں دہرایا۔

اس کام میں جان کو کتنا خطرہ تھا وہ اچھے سے جانتی تھی کیونکہ جالی دار پردے فوراً آگ پکڑنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ باغِ حسن میں اتنی اینٹیں نہیں تھیں جتنے پردے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ ان پردوں کے ہوتے ہوئے بھی بے پردگی اپنے عروج پر تھی۔

لیکن ڈرنے کی بجائے اللہ کا نام لے کر کام جاری رکھا۔

ماچس واپس اٹھائی اور باہر نکل گئی۔ سیڑھی پر چڑھ کر نیچے نگاہ ڈالی اور ان لڑکیوں کو مخصوص اشارہ کر کے واپس مڑ گئی۔

جسے عشق ہوا سب بھول گیا

کیا تیرا جو اپنا نہ رہا
کیا مانگی تھی نہیں یاد دعا
دل ٹوٹے تو نہیں اور صدا
اے عشق مجھے اک بات بتا
کیا ہے عشق کیا ہے عشق
خدا ہی جانے
کیا ہے عشق جو آپ خدا نے
دیوار شب کو،، چلا ہے گرانے
بچا دل کیسے،، پیار تو ہو جاتا ہے
یہ عشق خدا کی مرضی
جو دل میں رہنے آئے
یہ تم سے دور ہوا تو
یہ روئے رے روئے رے

گانا بدلہ تھا۔ اب کی بار وہ مدھم سروں پر گا رہی تھی مگر گانا بدلنے سے بھی اسکے اندر کا موسم نہیں بدلا تھا۔ دماغ اب بھی آن میں اٹکا تھا۔

آن نے ہاتھ میں پکڑی ماچس کی ڈبیہ سے ایک تیلی نکالی اور دور اچھالی۔ مٹی کے تیل پر گرتے ہی پاس لٹکتے پردے نے فورآ سے آگ پکڑی۔

ایک ایک تیلی دونوں کمروں میں پھینکتے وہ اس بڑے سے کمرے میں آئی اور یہی عمل دہرایا۔

اور وہیں کھڑی سپاٹ چہرے سے آگ پھیلنے کا انتظار کرنے لگی۔

جونہی آگ اسکے مطابق کافی پھیل گئی وہ آہستہ سے چلتی اندر جا کر کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی ہو گئی۔اور زور زور سے چلانے لگی۔

"""بچائیں بچائیں

ارے کوئی ہے یہاں۔

نوال بچائیں ہمیں۔

آگ لگ گئی ہے یہاں۔""" پوری قوت سے چلاتے وہ ہنستے ہوئے آگ دیکھنے لگی۔ باہر سے شعلے اٹھ رہے تھے۔

یعنی آگ پوری طرح سے پھیل چکی تھی۔

اس نے چلانے کی آواز مزید بلند کر دی۔ جبکہ چہرے پر پر سکون مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا۔

"""بچائیں بچائی

نوال

نوال بچائیں ہمیں """

جو غم ہیں عشق کے نام

جو سکھ ہیں عشق کے کام

جو نظر نہ آئے پر بھول نہ پائے

دل تیرے بن اک پل رہ نہیں پائے

ستار اور باقی موسیقی کے آلے رکے تو گانا بھی ایک دم رکا تھا۔ اسکی آواز کانوں میں پڑی۔

نوال کے دل کی دھڑکنیں تھمیں۔۔ بے شک یہ انکا پلان تھا لیکن پھر بھی اسکی چیخیں سن کر دل دھڑکنا رک گیا تھا۔ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو؟

نوال کو افسوس ہوا کہ کیوں اس نے آن کے کہنے پر یہ منصوبہ بنایا۔

ہاتھ میں پکڑا ستار پھینکتی وہ اوپر کی طرف بھاگی،، پیچھے ساری باغِ حسن کی طوائف زادیاں اور رقاصائیں بھی بھاگیں۔

وہاں مجرہ دیکھنے آئے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی،، سوائے انکے جو رات گزارنے کے پیسے ادا کرتے تھے۔ اس لیے گارڈز انکو نکالنے لگے۔۔

پہلی سیڑھی پر پہنچتے ہی اسکا دل اچھل کر حلق میں آیا۔ آگ کے شعلے اٹھ رہے تھے۔ پورا اوپری حصہ دھویں سے بھر چکا تھا۔ آوازیں آنا اب بند ہو چکی تھیں۔

کیا وہ بھاگ چکی تھی وہاں سے یا آگ کا شکار ہو چکی تھی۔ ____________

کیا لڑکیاں منصوبے کے مطابق بھاگ چکی تھیں۔ یا نہیں ____________

سب اس جگہ اکٹھے ہو چکے تھے،، یہاں تک کہ گیٹ پر موجود گارڈز بھی حواس باختہ ہو کر یہاں آگ بجھانے لگے تھے۔ اور منصوبے کے مطابق ان لڑکیوں کو اسی وقت میں بھاگنا تھا۔

نوال حیدر جیسی مضبوط اعصاب کی مالک لڑکی کے دل میں بے شمار وسوسے انگڑائی لینے لگیں۔

گارڈز نے اور رقاصاؤں نے مل کر آگ بجھانا شروع کی۔

فائر بریگیڈ کو بھی فون کیا جا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

بنا سوچے سمجھے وہ آگ سے بچتی بچاتی اوپر کی جانب بڑھی۔ کمرے میں جھانکا تو آگ سے ہر سو دھواں دھواں تھا۔ کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔

ماتھے پر پسینے کی بوندیں صاف کرتی وہ واپس نیچے بھاگی۔ اس عمل میں دائیاں بازو جل چکا تھا مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔

اسے پرواہ تھی تو صرف آنِ عالم کی جس نے جان کی بازی لگادی تھی۔

اسے پرواہ تھی تو ان لڑکیوں کی جس کی خاطر اس نے اتنا بڑا خطرہ مول لیا تھا۔

باغِ حسن میں کہرام مچ گیا تھا۔ پچھلے چالیس سالوں میں ایسا پہلی بار ہوا تھا۔ حسن آراء آہ وبکا کر رہی تھی۔ باقی رقاصاؤں اور طوائفوں کا حال بھی ایسا ہی تھا۔

بھاگتے بھاگتے وہ دوسری جانب گئی جہاں آن دیوار کے ساتھ لگی گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔ اسے دیکھ کر نوال کی جان میں جان آئی۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ دل چاہا یہیں سجدہ شکر بجالائے۔ جس پر عمل کرتے وہ وہیں سجدہ ریز ہو گئی۔ وہ کوٹھے کی پہلی لڑکی تھی جو کوٹھے پر زندگی میں پہلی بار سجدہ ریز ہو رہی تھی۔ وہ بھی صرف اور صرف اس رشتے کی خاطر جو دنیا میں سب سے زیادہ بدنام تھا۔

آن اسے اس طرح دیکھ کر آنکھوں میں نمی لیے اسکی طرف بڑھی۔ دونوں کی حالت مختلف نہیں تھی۔ جتنا بڑا خطرہ انہوں نے مول کیا تھا،، دل ابھی بھی دھک دھک کر رہا تھا۔

""ہمارا پلان کامیاب ہوا یا نہیں؟"" اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پوچھا۔ نوال نے کندھے اچکائے۔

""اگر آپ کو اللہ نے محفوظ رکھا ہے،،، تو مجھے یقین ہے کہ ان لڑکیوں کو بھی محفوظ رکھا ہو گا۔ اندر چلتے ہیں اس سے پہلے کسی کو ہم پر شک ہو ""

آن اثبات میں سر ہلاتی اٹھی۔ ایک نظر اوپر ڈالی جہاں سے ہنوز دھواں اٹھ رہا تھا۔ دوسری نظر ٹوٹی سی سیڑھی پر ڈالی جہاں سے وہ نیچے اتری تھی۔

ہونٹوں کو پر سکون مسکراہٹ نے چھوا۔

اب سماعتیں صرف اور صرف ان لڑکیوں کی فرار کی خبر سننے کی منتظر تھیں۔

وہ اندر گئیں تو دھواں ہی دھواں تھا۔ آگ بجھ چکی تھی۔

حسن آراء سینہ کوبی کر رہی تھی۔

ریشم اور رانی بائی بھی اتنے نقصان پر چیخ چیخ کر بے حال ہو رہی تھیں۔

حال بھرا پڑا تھا۔ ساری رقاصائیں ایک ہی جگہ جمی تھیں۔

آن کو صحیح سلامت دیکھ کر انکو تھوڑا حوصلہ ہوا۔

آن اور نوال نے ان لڑکیوں کی تلاش میں نگاہیں دوڑائیں نگر نظریں ناکام لوٹیں۔

""حسن آراء غضب ہو گیا ہے۔

وہ جو کراچی سے لڑکیاں آئی تھیں وہ بھاگ گئیں۔ اور ریشم بائی کے کرنے سے پیسے اور زیورات غائب ہیں۔ ""

کوئی رقاصہ ہانپتی کانپتی بولی تو وہاں موجود ہر وجود پر باغِ حسن کی چھت آن گریں۔

وہیں آن اور نوال کے چہرے پر سکون کی ایک لہر دوڑ گئی۔

""یااللہ شکر۔"" آن کے لبوں سے سرگوشی نما انداز میں نکلا۔

""ہائے ہم برباد ہو گئے۔

ہائے ریشم یہ کیا ہو گیا ہمارے ساتھ۔

یہ کسی کی سازش ہے۔ چالیس سال سے ہم باغِ حسن چلا رہے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوا۔

ہم آپکو بتا رہے ہیں ریشم یہ کسی نے ہمارے خلاف سازش کی ہے۔

یہ ان ***** (گالی)لڑکیوں نے کیا ہے۔

یا وحشت۔ یا کیا ہو گیا؟

ہائے مر گئے ہم۔ """

نوال نے بے زاری سے اسکی باتوں کو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکالتے اپنا بازو دیکھا جہاں جلن ہو رہی تھی۔ لیکن یہاں سے ابھی جانا انکے حق میں اچھا نہیں تھا۔

ایک نظر آن کو دیکھا جو مسکراتی نگاہوں سے اٹھتے دھویں اور حسن آراء کے روتے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

نوال سے نظریں ملنے پر اسکی مسکراہٹ گہری ہو گئ۔

""ہم چھوڑیں گیں نہیں اسے۔ جس نے بھی کیا ہے۔ اور ان لڑکیوں کو تو ہم قبر سے بھی نکلوا کر لائیں گیں۔

حسن آراء کو ہلکا لیا ہے انہوں نے۔

رانی بائ ہمیں فون دیں۔ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھ سکتے۔"" بالوں کو نوچتے وہ پاگل ہونے کو تھی۔

""کیا کریں گی آپ حسن آراء۔ پولیس سے مدد لینا کتنا خطرناک ہے آپ جانتی ہیں۔

پولیس ان لڑکیوں کے حق میں ہی کام کرے گی۔ یہ کتے صرف رات کے اندھیرے میں ہمارے ساتھ ہوتے ہیں وہ بھی ہوس کے نشے میں دھت ہو کر۔

دن کے اجالے میں یہ ہماری مدد تو کیا ہم پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتے۔"" ریشم نے تلخی سے حقیقت کا بد نما آئینہ دکھایا۔

نوال اور آن کونے میں کھڑیں سپاٹ چہروں کے ساتھ میلوڈرامہ دیکھنے لگیں۔

""حسن آراء تھوکتی بھی نہیں اس قانون اور پولیس پر۔

ہم لاہور کے مشہور غنڈے سے مدد لیں گیں۔

سیٹھ عالم کو فون ملاؤ۔ """

آن کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔

"""سیٹھ عالم""" وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔

""") کدھر چلی بلبل۔

اسی لاکھ دیے ہیں اس کمینے عالم کو تمہیں یہاں لانے کیلئے۔("""

"""آپ کیسے جانتی ہیں اسے؟"""نوال نے اسکی بڑبڑاہٹ سنتے فوراً پوچھا۔

وہ نفی میں سر ہلاتی نوال کا ہاتھ پکڑتی ان کی سینہ کوبی اور آہ و پکار کو نظرانداز کرتی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ دل میں خوف کنڈلی مار کر بیٹھ گیا تھا۔ اس شخص کا اثر و رسوخ اور طاقت تو وہ چند لمحوں میں جان گئی تھی۔

اسے لگا کہ اسکی اور نوال کی زندگی کی الٹی گنتی شروع۔

وہ تو لمحوں میں معاملے کی تہہ تک پہنچ جاتا۔ اور اگر وہ حسن آراء کو بتا دیتا تو وہ اپنے ہاتھوں سے ان دونوں کو گلا گھونٹ دیتی۔

ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتی وہ نوال کے زخم کی طرف متوجہ ہوئی۔

نوال کے مطمئن چہرے کو دیکھ کر رشک آیا تھا۔

کاش وہ بھی مطمئن ہو پاتی۔

ہو بھی جاتی اگر سیٹھ عالم سے وہ چند لمحوں کی ملاقات نہ ہوئی ہوتی۔

****

""""ہمیں آپ سے کام ہے سیٹھ عالم"""" وہ کمرے میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا جب حسن آراء کا فون نا چاہتے ہوئے بھی اٹھا لیا۔

""""ظاہر ہے کام کیلیئے ہی فون کیا ہو گا۔"""" چڑتے ہوئے بے زاری سے کہا تھا۔ اسے زہر لگتے تھے فضول بولنے والے لوگ۔ سوائے زمر اور معظم کے۔

کیونکہ وہ دونوں تو بقول اسکے بولتے ہی فضول تھے۔

حسن آراء اسے روتی پیٹتی کہانی سنانے لگی،، جبکہ اسکے ڈرامے پر عالم کے ماتھے پر بل ڈک گئے۔

""""کام کی بات کرو حسن آراء۔ میں تمہارا اچاچا نہیں لگتا جو تمہاری فضول کہانیاں سنوں گا۔"""" اسکا سرد اور بے تاثر لہجہ حسن آراء کو حلق تر کرنے پر مجبور کر گیا۔

""""مدد کردو ہماری۔

ہمیں وہ بندہ چاہیے جس نے وہ لڑکیاں بھگائی ہیں۔ اور یہاں آگ لگوائی ہے۔ """"

عالم کے ماتھے پر بنی لکیریں ہلکی ہوئیں۔

""""چالیس لاکھ تیار رکھنا۔ """"

مختصراً کہہ کر فون رکھنا چاہا جب وہ بول پڑی۔

""""کام ہو جائے گا؟"""" عالم کی فون پر گرفت سخت ہوئی۔ ماتھے پر بے شمار بل ڈلے۔

""""دل کیا تو کردوں گا۔ اب رکھو فون۔ """" اسکے لہجے میں نجانے کیا تھا کہ حسن آراء نے ڈر کر فوراً فون رکھا۔

عالم نے بگڑے موڈ کے ساتھ فون بیڈ پر اچھالا۔ اور سیگریٹ سلگا کر بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔

سفید کلف زدہ شلوار قمیض پہنے،، چہرے کو رومال سے چھپائے وہ کالے رنگ کی گاڑی سے نکلا تو گارڈ دروازہ کھولنے لگے۔ جس کیلیئے اسے تھوڑا سا رک کر انتظار کرنا پڑا۔ اسنے نظریں اٹھا کر سرد نظروں سے گارڈ کو دیکھا تو وہ اپنی جگہ سن پڑ گئے۔ سامنے کھڑے شخص کی نگاہیں جیسے خنجر کی مانند لگتی تھیں۔

بولتی آنکھوں کی جیتی مثال،، سیٹھ عالم مضبوط قدم اٹھاتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔ قاسم بھی اسکے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ انداز ایسا تھا جیسے کوئی غنڈا نہیں شہنشاہ جا رہا ہو۔

""""ارے آیئے آیئے سیٹھ صاحب"""" حسن آراء اسے دیکھ کر جلدی سے اندر بلانے لگی۔ وہ تو جیسے اسکی راہ میں بچھی چلی جا رہی تھی۔

اس نے ایک طائرانہ نگاہ کوٹھے پر ڈالی اور کرسی پر جا بیٹھا۔ کئی رقاصائیں اسے ستائشی نگاہوں سے دیکھنے لگیں۔ اس نے آنکھیں اٹھا کر انہیں گھورا تو وہ فوراً نگاہوں کا رخ موڑ گئیں۔ اسکے بعد اسے دیکھا نہیں تھا۔ اتنے خوفناک شخص سے الجھنا آسان تھوڑی تھا۔

""""دعوت پر نہیں آیا میں۔"""" مشروب دیکھ کر سر جھٹکا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ حسن آراء گھبرا گئی۔ اسے لگا کہ وہ جا رہا ہے۔

""""سس،،، سیٹھ،، صص،، صاحب"""" وہ ہاتھ اٹھا کر منع کرتا اس جگہ کی جانب بڑھ گیا جو جلی ہوئی تھی۔

پانچ منٹ بعد وہ واپس آیا تھا۔ اور قاسم سے کچھ کہنے لگا۔ اسکی آواز اتنی آہستہ تھی کہ کوئی بھی سننے سے قاصر تھا۔

""""جب آگ لگی تھی تب کون تھا وہاں؟"""" سیدھا حسن آراء کو مخاطب کیا۔

""""میں تھی۔ """" نوال دونوں ہاتھ باندھے پلر سے ٹیک لگائے کھڑی وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔ وہ نجانے کب وہاں پہنچی تھی عالم نے سرتاپیر اسے گھورا۔

آہستہ سے قدم اُٹھاتا وہ اس تک پہنچا۔ نوال نے اسکی سرد آنکھوں کو دیکھتے ہوئے بے ساختہ قدم پیچھے بڑھائے۔

""""ہم تھے وہاں """"اس سے پہلے وہ کچھ بولتا پیچھے سے آواز گونجی۔ عالم کے ماتھے پر بل ڈلے۔ مڑ کر پیچھے دیکھا تو اس دن والی رقاصہ کھڑی تھی۔ اس نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا اور پھر نوال کو جو نفی میں سر ہلا کر آن کو منع کر رہی تھی۔ جیسے روکنا چاہ رہی ہو۔ جواباً وہ بھی کچھ اشارہ کر رہی تھی۔

""""اففففف ! میں الو کو پٹھا لگتا ہوں تم لوگوں کو۔

میں میں اور ہم ہم لگائی ہوئی ہے۔"""" پاس پڑے میز سے ہاتھ مار کر چیزیں نیچے پٹخیں۔ اسکے غصے کو دیکھ کر قاسم پیچھے ہٹا۔ حسن آراء نے جلدی سے سٹپٹاتے ہوئے آن کی طرف اشارہ کیا۔

اسکے قدموں کا رخ اب آن کی طرف تھا۔ حسن آراء کو لگا کہ آن ابھی زمین بوس ہو جائے گی۔

یا ابھی نوال کو پکارے گی۔ مگر نہیں حیرت انگیز طور پر وہ لب بھینچے خاموشی سے کھڑی اسے دیکھتی رہی۔

جو عالم کو سخت ناگوار گزرا۔ شاید ایک رقاصہ کی بہادری کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر اسکی کلائی تھامی۔

""""ہاتھ مت لگائیں ہمیں"""" وہ اچھل کر پیچھے ہوئی مگر کلائی اسکی گرفت سے آزاد نہ کروا پائی۔

""""پاؤں تو لگانے سے رہا"""" اس پر سرد نگاہ ڈالتے ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور اسے ساتھ لیے چلنے لگا۔

""""چھوڑو میری پھوپھو کا ہاتھ۔"""" وہ غصے سے سلگ اٹھی۔ یہ غنڈا کیسے اتنی آسانی سے اسکا ہاتھ پکڑ سکتا تھا۔ وہ آن کی بڑھتی مزاحمت اور اسکی بڑھتی گرفت بآسانی دیکھ سکتی تھی۔

""""ابھی تمہاری فیڈر پینے کی عمر ختم نہیں ہوئی کہ تم سیٹھ عالم کے کاموں میں ٹانگ اڑانے چل پڑی ہو۔ تمہاری اطلاع کیلیئے عرض ہے کہ اپنی راہ میں آنے والی ہر ٹانگ سیٹھ عالم کاٹ دیتا ہے۔"""" سرد لہجے میں پھنکارتے اسے پرے دھکیلا اور خود آن کا ہاتھ تھام کر اوپر بڑھ گیا۔

وہ ساکت کھڑی ان دونوں کو جاتا دیکھتی رہی۔ اسکی عزت افزائی پر باغِ حسن کے مکینوں کے چہروں کو مسکراہٹ نے چھوا۔

نوال انکی طرف نخوت سے دیکھتے بری طرح ٹہلنے لگی۔ کوئی عام شخص ہوتا تو اب تک بینڈ بجا دیتی،،، لیکن اسکی آنکھیں،،،،،،

اسکی آنکھیں اتنی خوفناک تھیں تو وہ خود کتنا خوفناک ہو سکتا تھا۔ نگاہیں سیڑھیوں پر ڈالے وہ چکر پر چکر لگانے لگی۔

****

""""آنِ عالم"""" اسے بڑے والے کمرے میں چھوڑتے ادھر ادھر دیکھتے اسکا نام پکارا۔ وہ لب بھینچے کھڑی اپنی اور نوال کی شامت کا انتظار کرنے لگی۔

اسکے پکارنے کے انداز پر آن نے بے ساختہ اسکی چوڑی پشت کو دیکھا۔ اسی لمحے وہ مڑا۔ اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر سوالیہ نگاہیں اٹھائیں۔ جس پر وہ نفی میں سر ہلاتی نیچے دیکھنے لگی۔

عالم ایک ہاتھ سے اپنے براؤن بالوں کو پیچھے کرتا اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتا اسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔

""""چوٹ تو نہیں لگی تمہیں؟ کہیں کوئی جلن وغیرہ؟"""" اس نے اتنی نرمی سے پوچھا تھا کے آن نے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا۔ اسے خود کی طرف تکتا پا کر اس نے ایک بار پھر سوالیہ نگاہیں اٹھائیں۔

""""چیک کر سکتا ہوں ؟""""ایک بار پھر سے جواب نا پاکر پوچھا اسکی آنکھیں اب بھی سنجیدہ تھیں۔ جبکہ لہجے کی نرمی آن سے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

""""ٹھیک ہیں ہم۔"""" جلدی سے کہتی وہ چند قدم پیچھے ہٹی۔ نجانے اسکے چیک کرنے کا انداز کیا تھا۔ اسکی حرکت پر عالم کے چہرے کو مسکراہٹ نے چھوا،، جو جلد ہی سمٹ گئی۔

""""دورہ تو نہیں پڑا تھا؟""""اب کی بار آن اسے دیکھ بھی نہ پائی اور اپنی جگہ ساکت رہ گئ۔ اسکا اب کی بار نرمی کی بجائے لہجہ مزاق اڑاتا تھا۔ اسے ایک لمحے میں پچھلے سوالات کی وجہ سمجھ آ گئ تھی۔

""""ویسے آن میڈم تم نے تو عالم نام ہی ڈبو دیا۔

اتنا فلاپ پلان۔

کوئی بے وقوف بھی اصل مجرم پکڑ سکتا ہے۔ """"ساتھ پڑے ادھ جلے میز کو انگلی سے چھوا تو کالک اسکے سفید ہاتھوں کو خراب کر گئی۔

""""چلو شاباش بتاؤ،،،، کہاں ہیں لڑکیاں ؟""""وہ سیٹھ عالم تھا۔ بچہ نہیں۔ وہ تو ایک ہی نظر جلے ہوئے کمروں کو دیکھ کر جان گیا تھا کہ یہ حرکت کون کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے جس طرح بھاگنے کیلئے صرف ایک کمرے میں جگہ چھوڑی گئ تھی،، یہ کام وہی کر سکتا تھا جو بھاگنا چاہ رہا ہو۔ یا جس نے یہ حرکت کی ہو۔

""""ہمیں نہیں پتا کہاں ہیں۔

آپ وہ کریں جو کرنے آئے ہیں۔ ہم سے فضول سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔""""ایک ہی سانس میں کہتی وہ مقابل کے غصے کو ہوا دے گئی۔ اپنی اتنی ہمت پر حیرانی ہوئی۔ عالم کے چہرے کے تاثرات بگڑے۔

""""اب تم بتاؤ گی مجھے کہ مجھے کیا کرنا ہے۔

"""کیسے انکی ذات کا مذاق اڑایا تھا۔۔آن نے لب بھینچ کر نگاہیں کھڑکی پر جما دیں۔

"""پانچ منٹ میں مجھے دو باتیں پتا چلی ہیں۔ """وہ داڑھی کھجاتا سوچنے کے سے انداز میں بولا۔ انداز ایسا تھا جیسے یہاں کوئ نہ ہو اسکے علاوہ۔ ہونٹوں پر دل جلانے والی مسکراہٹ تھی۔ جسے رومال کی وجہ سے وہ دیکھنے سے قاصر تھی۔

"""ایک یہ کہ آگ تم نے خود لگائی۔

دوسری یہ کہ لڑکیاں تم نے بھگائ ہیں۔

اور ہاں یہ بھی تو بتانا ہے کہ تمہیں جو دورے """ ___________

"""ہم دوگنے پیسے دیں گیں آپ کو"""اسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے وہ فوراً سے بولی۔ اتنا تو وہ جان گئ تھی کہ سامنے کھڑا یہ غنڈہ صرف اور پیسوں پر کام کرتا تھا چاہے وہ کام جائز ہو یا ناجائز۔ غیر ارادی طور پر وہ زرا سا قریب آ چکی تھی جس کا اندازہ اسکی ناگوار نگاہوں سے فوراً ہوا تھا۔ آن اسی تیزی سے پیچھے ہٹی تو مقابل کے چہرے کے تاثرات ڈھیلے پڑے۔

"""آہاں !

ایسا ہے؟ خیر مجھے صرف پیسوں سے غرض ہے۔ جو پیسے دیتا ہے میں اسکا کام کر دیتا ہوں۔

اب اگر تمہیں میرا منہ بند کروانا ہے تو چالیس کی بجائے ساٹھ لاکھ دینے پڑیں گیں۔ """

آرام سے کہتے ہاتھ میں پکڑا فون گھمایا۔ اتنی رقم وہ آسانی سے تین دن میں کما لیتی،، گھاٹے کا سودا تو نہیں تھا۔

اس سارے واقعے میں پہلی بار اسکے چہرے پر مسکان ابھری۔

عالم نے چونک کر اسے دیکھا اور اسکی مسکان کہ وجہ جانچنی چاہی،، لیکن وجہ جو بھی ہوتی اسکی مسکراہٹ بے حد خوبصورت تھی۔

""""ہمیں قبول ہے۔"""" اسکے کہنے کے انداز پر عالم کا قہقہہ بے اختیار تھا۔ وہ اپنے الفاظ پر غور کرتی شرمندہ ہو گئی۔

""""نکاح نہیں پڑھوا رہا میں۔

ویسے خود کو بیچو گی کیا؟"""" پہلے جملے پر شرمندگی سے جب کہ دوسرے پر اہانت کے احساس سے آن کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔ مٹھیاں بھینچ کر اسے دیکھا۔ زندگی میں پہلی بار کسی شخص کا منہ توڑنے کی شدت سے خواہش جاگی۔ وگرنہ وہ دھیمے مزاج کی حامل تھی۔

اپنی چوبیس سالہ زندگی میں شاید ہی کبھی اس نے کسی سے اونچی آواز میں بات کی تھی۔

""""اسکی ضرورت نہیں پڑے گی۔"""" وہ کہہ کر جانے کو تھی جب عالم ناگواری سے اسکے سامنے آیا۔ وہ اس شخص کے پل پل بدلتے روپ کو دیکھتے حیران ہوئی۔

""""تمہیں پاگل لگتا ہوں میں۔

تم ایک رقاصہ مجھے ساٹھ لاکھ کہاں سے دو گی؟ درختوں پر نہیں اگتے پیسے۔ """"

آن استہزائیہ مسکرائی۔

""""رقاصہ کی طاقت پر شک کرنا بے وقوفی ہوتی ہے سیٹھ صاحب۔ وہ کمزور لمحوں کی زد میں سامنے والے سے سلطنت تک اپنے نام کروانے کی طاقت رکھتی ہے۔"""" اسکے کہنے پر جس انداز میں عالم نے اسے دیکھا تھا۔ اسے اپنے وجود سے نفرت ہونے لگی تھی۔

"""چلو پھر ایک ڈیل کرتے ہیں۔ ساٹھ لاکھ معاف اور بدلے میں__________""" معنی خیزی سے اسے وجود کو دیکھتے جملہ ادھورا چھوڑا۔ گویا اسے جانچنا چاہا ہو۔ لغاری سے اسکی زخمی حالت کی وجہ پوچھی تو اسے پتا چلا تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ کی ہزاروں لوگ خواہش رکھتے ہیں مگر یہ تاروں کے بیچ موجود اس چاند کی مانند تھی جسکی خواہش کے باجود پانا ناممکن تھا۔ اور جو پانے کی کوشش کرتا،، وہ منہ کی کھاتا۔ جیسے لغاری نے منہ کی کھائی تھی۔

دوسری طرف آن کے چہرے پر ایک سایہ آکر گزرا۔

"""اسکی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اگلے ہفتے رقم مل جائے گی۔""" عالم نے یوں سر ہلایا،، انداز ایسا تھا جیسے یقین نہ ہو۔

"""تمہاری ڈیل مجھے نہیں قبول۔""" وہ بے رخی سے کہہ کر نیچے کی جانب بڑھ گیا۔ آن ہوش میں آتی اسکے پیچھے بھاگی۔

"""رکیں۔""" اسکے بازو کو تھاما تھا،، یہ حرکت مقابل کو زرا برابر بھی پسند نہیں آئ تھی۔

اس نے سختی سے ہاتھ جھٹکا۔

""" Don't you dare to touch me! """

چبا چبا کر لفظ ادا کئے تھے اور بنا پیچھے دیکھے سیڑھیاں اتر گیا۔

آخری سیڑھی پر پہنچتے ہی ٹہلتی ہوئ وہ لڑکی نظر آئ۔

عالم ایک لمحے کیلیئے حسن آراء کے سامنے رکا مگر بے اختیار نگاہیں سیڑھیوں پر گئیں،، اور قدم خودبخود باہر کی جانب بڑھ گئے۔ قاسم بھی اسکے پیچھے بھاگا۔

حسن آراء جو اسکے بولنے کی منتظر تھی،، حیران وپریشاں سی کھڑی رہ گئ۔ وہ کچھ بھی بتائے بغیر چلا گیا تھا۔

نوال حیرت کو پس پشت ڈال کر اوپر بھاگی۔ جہاں آن سر کو ہاتھوں میں تھامے نیچے بیھٹی تھی۔

""""اس نے بتادیا سب کو؟""""نوال کو دیکھتے وہ فوراً اٹھی تھی۔ نوال نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔ اور پھر نفی میں سر ہلادیا۔ اسکی اٹکی سانس بحال ہوئی۔

""""اسے سب پتا چل گیا نوال۔ ہمیں ساٹھ لاکھ دینے ہوں گیں اسکا منہ بند کروانے کے۔""""نوال کے چہرے کا رنگ اڑا۔

""""کیسے پتا چلا؟ """" نوال کا دل ڈوب کر ابھرا۔ آن مختصراً اسے ساری بات بتانے لگی۔ جسے سن کر جہاں غصہ آیا وہیں خوف بھی دل میں بیٹھ گیا۔

""""لیکن اگر اس نے پیسے لے کر بھی بتادیا تو؟""""نوال نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔ آن نے نفی میں سر ہلایا۔

""""نہیں بتائے گا۔ اسے صرف پیسوں سے مطلب۔ پیسے مل جائیں گیں تو کام بھی ختم۔

آپکو پتا ہے یہ وہی ہے جس نے ہمیں اس شخص کے پاس کمرے تک پہنچایا تھا۔"""" دونوں کے چہرے پر جو سکون کل رات سے اب تک تھا اب اڑ چکا تھا۔

آن کو لگا کہ وہ اب بھی اسکی سرد نگاہوں کے حصار میں ہے۔

""""ہم اگلا پورا ہفتہ رقص کریں گیں۔ حسن آراء کو بتادیں۔ ہمیں ہر قیمت پر پیسے چاہیئے۔ اس رقص سے ملنے والی ساری رقم ہماری ہوگی۔ """"نوال نے اعتراض اٹھانے کیلیئے منہ کھولنا چاہا مگر وہ نفی میں سر ہلاتی انکار کر گئی۔

""""ہم نے کہا کہا ہے آپ سے ؟ """"نوال بے بسی سے اسے دیکھتی نیچے بڑھ گئی۔

پیچھے وہ خاموشی سے گھٹنوں پر سر ٹکا گئی۔ اس شخص کے ساتھ ہونے والی ہر ملاقات بھیانک ہوتی تھی۔

****

وہ دکان کا کارڈ اور فون ہاتھ میں پکڑے بیٹھی تھی۔ کارڈ پر دو نمبر درج تھے اور اسے نہیں پتا تھا کہ اس لڑکے کا نمبر کیا ہے۔ وہ ایک سیلز مین تھا،، اسے یہ بھی یقین نہیں تھا کہ سیلز مین کا نمبر کارڈ پر درج ہو گا بھی یا نہیں۔

اللہ کا نام لے کر اس نے ایک نمبر پر کال ملا دی۔

کئی بیلز کے بعد کال ریسیو ہوئی تو آگے سے کوئی بھدی سی مردانہ آواز گونجی۔

""بھائی صاحب میں ابراہیم کی بہن کی دوست بات کر رہی ہوں۔ اسکا نمبر دینا ذرا۔ مجھے اسکی بہن سے بات کرنی ہے۔"" تیزی سے بنا سوچے سمجھے بول کر وہ خود ہی ماتھے پر ہاتھ مار گئی۔ اتنا فضول بہانہ۔

اسے لگا کہ ابھی کال بند کر دی جائے گی۔ لیکن مقابل یا تو بے وقوف تھا یا مصروف۔

اس لیے جلدی سے نمبر لکھوانے لگا۔

وہ بھاگ کر میز پر پڑی ڈائری میں نمبر لکھنے لگی۔

ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ تھی جیسے نجانے کتنی بڑی فتح حاصل کی ہو۔ پچھلے دو ہفتوں سے وہ اس کے حواسوں پر سوار تھا۔ ناچاہتے ہوئے بھی ذہن کے پردے پر اسکا غصے اور جھنجھلاہٹ سے بھرا چہرہ نظر آتا تھا۔

ہر رات وہ اسے ہی سوچتی تھی نجانے کیوں؟

وہ وہاں جانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ اتنا تو وہ جان گئی تھی کہ اسکی آمد مقابل کو پسند نہیں تھی۔ ویسے بھی بغیر وجہ کے وہ وہاں جا کر کیا کرتی۔

""بہت شکریہ انکل"" نمبر لکھ کر دلی طور پر شکریہ ادا کیا۔

""کوئی بات نہیں۔

ارے ارے ایک منٹ رکو لڑکی۔ابراہیم کی تو بہن ہی نہیں ہے۔__________"""وہ شاید اب ہوش میں آیا تھا لیکن زمر پوری بات سنے بغیر فون کاٹ گئ۔

اسے نمبر چاہئے تھا،،وہ مل گیا تھا اب اسے کسی چیز سے غرض نہیں تھی۔

سب سے پہلے تو نمبر سیو کیا۔

""""ہینڈسم اینگری برڈ""""اس نام پر بچوں کی طرح خوش ہوئ تھی وہ۔

غیرارادی طور پر واٹس ایپ کھولا جہاں پروفائل پر اسکی تصویر دیکھ کر دھڑکنیں تھم سی گئیں۔

کالے رنگ کی شرٹ میں وہ ماتھے پر براؤن بال بکھیرے بے زار سا کھڑا تھا۔

""""سائیکو کھڑوس""""نیا نام دیتے ہوئے ہونٹ مسکرائے۔بلاشبہ وہ بے زار لہجے میں بھی بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔

وہ نجانے کتنی دیر اسکے نقوش میں کھوئی رہی۔

کچھ سوچ کر میسج لکھنا شروع کیا۔

""""ہیلو ہینڈسم """"

اور لاشعوری طور پر فون ہاتھ میں پکڑے جواب کا انتظار کرنے لگی۔لیکن جواب نہ آنا تھا نہ آیا۔

اس کے باوجود بھی اسے اطمینان سا ہوا تھا کیونکہ اسے نمبر مل چکا تھا،،اب وہ جب چاہتی اسے کال کر سکتی تھی۔

سرشاری سے تکیے پر سر گرا کر وہ ایک بار پھر سے اسکی پروفائل پر لگی تصویر دیکھنے لگی۔

""""کیا مجھے محبت ہوگئی ہے اس کھڑوس سے؟""""فون ہٹاتے خود سے سوال کیا۔اس خیال سے ہی دل میں گدگدی ہوئ۔

"" I think yes... OH My God I am in love ""

اس انکشاف پر وہ بیڈ سے اچھلی۔ مگر جلدی سے شرمندہ ہوتی دانتوں تلے لب دبا گئی۔ چور نگاہوں سے فون دیکھا جہاں اسکی تصویر مسکراتی ہوئی محسوس ہوئی۔

اپنی کیفیت پر وہ گھبرا کر اٹھ گئی۔ نظر نیچے پڑی تو فون بیڈ پر پھینک کر نیچے کی جانب بڑھ گئی۔

****

گہری رات تھی۔ عالم لان میں موجود کرسی پر بیٹھا،،، سامنے پڑے میز پر دونوں ٹانگیں رکھے آسمان کو تک رہا تھا۔ معظم وہاں کب آیا اسے اندازہ ہی نہ ہوا۔

""" نیند نہیں آرہی؟""" گھڑی پر نظر ڈالتے پوچھا۔ عالم نے نفی میں سر ہلایا۔

""" محبت تو نہیں ہو گئی؟""" مسکراہٹ چھپاتے وہ سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عالم نے اسے گھورا۔

""" تم کیوں ہر روز مجھ سے مار کھانے آجاتے ہو؟""" وہ شاید تھکا ہوا تھا اسی لیے آرام سے بولا تھا۔ ورنہ اب تک معظم کا چہرہ لال کر چکا ہوتا۔

""" سنو سنو۔

دوستو سنو میری بات""" زمر نائیٹ سوٹ میں ہانپتی کانپتی ان تک پہنچی۔ معظم نے اس ڈرامہ کوئین کو گھورا۔ جبکہ عالم کے چہرے پر دل موہ لینے والی مسکراہٹ پھیل گئی۔ معظم اسے مسکراتے دیکھ کر خود بھی مسکرا دیا۔

""" میں سوچ رہی ہوں آپ لوگ میری شادی کروا دیں۔""" عالم کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ وہ جانتا تھا کہ سامنے بیٹھی بے وقوف لڑکی جلد یا بدیر یہی بولے گی۔

کیا وہ نہیں جانتا تھا ابراہیم سے ملاقات کے بارے میں؟

وہ اچھے سے جانتا تھا۔

اسکا نمبر لینا بھی اسکے علم میں تھا۔

""ہاں لیکن تمہیں کون دے گا اپنا لڑکا؟""معظم نے ناک پر سے مکھی اڑائی۔زمر نے نچلا ہونٹ باہر نکال کر رونے والی شکل بنا کر عالم کو دیکھا۔

""سیٹھ عالم! اپنے اس دو نمبر پولیس والے بھانجے کو سمجھالیں۔یہ میری خوبصورتی اور سگھڑپن پر شک کر رہا ہے۔""

اسکے سیٹھ عالم کہنے پر عالم کی مسکراہٹ سمٹی۔جو معظم سے چھپی نہیں تھی۔اس لیے بات بدلنے لگا۔

""بہن پڑھ لو۔میری مرحوم ماں اور باپ کا خواب پورا کردو۔نجانے انہیں کیا سوجھی تھی جو تم نالائق کیلئے پائلٹ والا خواب دیکھ لیا۔

تم صرف کاغذ کا جہاز اڑا سکتی ہو۔""اسے ایموشنل کر کے پڑھائی کی طرف دھیان دلانا چاہتا تھا۔اب ان دونوں کی لڑائی شروع ہو چکی تھی۔اس سارے وقت میں عالم کے چہرے پر جان لیوا مسکراہٹ تھی۔جو صرف ان دونوں کو ہی دیکھنا نصیب ہوتی تھی۔

""سنو۔ایک مشورہ چاہیے تم سے؟""اندر جاتے ہوئے معظم کو روکا۔معظم ایک ہاتھ سینے پر رکھتا آگے کو جھکا۔گویا کہا ہو حکم جناب!

عالم اسکی کندھے پر مکہ جڑتا اسے ساری بات بتانے لگا۔

حسن آراء کا مدد مانگنا_آن کا پیسوں کی آفر کرنا۔

سب آہستہ آہستہ اسے بتانے لگا۔

""کیا کرنا چاہیے مجھے؟"" وہ اب سنجیدہ تھا۔ کام کے وقت وہ واقعی سنجیدہ ہوتا تھا۔ جس کا اندازہ اسکی آنکھوں سے بخوبی ہو جاتا تھا۔

""لڑکی پیاری ہے؟"" عالم پہلی بار دو لوگوں میں پھنسا تھا۔ معظم کیلیئے حیران کن بات تھی۔ لیکن اس سنجیدہ موقع پر بھی اسکی زبان پھسل گئی۔

""بہت زیادہ۔"" اسکا چہرہ چھن سے سامنے آیا تھا جب وہ رقص کرتی اسکے پاس آئی تھی۔ معظم چونکا۔

""شٹ اپ۔ کام کے وقت بکواس مت کیا کرو "" عالم اپنے جملے پر غور کرتا ہڑبڑا کر ہوش میں آتا فوراً سے پرانی ٹیون میں لوٹا۔ معظم نے بڑی مشکل سے امڈتا قہقہہ روکا۔

""دیکھیں !

آپ کو کسی کے برے بھلے سے کیا؟ آپ کو پیسوں سے مطلب ہے نا؟

تو وہ لڑکی آپ کو زیادہ پیسے دے رہی ہے۔ اب جیسے بھی دے یہ اسکا مسئلہ ہے۔

تو میرا مشورہ ہے کہ اسی کی مدد کرنی چاہیے۔"" عالم نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا۔ اس نے کونسا انسانیت کا ٹھیکہ اٹھا رکھا تھا۔ اسے تو صرف کام کرنے اور پیسوں سے غرض تھی۔

جو آنِ عالم اسے زیادہ دے رہی تھی۔

""ویسے بھی وہ پیاری ہے۔ اور پیاری لڑکیوں کو انکار نہیں کرنی چاہیے۔ ورنہ بد عا لگ جاتی ہے وہ بھی جان لیوا محبت کی"" سنجیدگی سے کہا تھا مگر اسکی شکل دیکھ کر زوردار قہقہہ چھوٹا۔

اسے کف فولڈ کرتے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ وہاں سے کیا گھر سے ہی بھاگ گیا تھا۔ جانتا تھا کہ گھر میں وہ اسے پکڑ لے گا اور پھر اسکی خیر نہیں۔

""""کل سے پہلے اگر وہ اندر گھسا تو تم لوگوں کو باہر پھینک دوں گا"""گارڈز کو دھمکی دیتے وہ اندر بڑھ گیا۔ اب معظم کی ساری رات سڑک پر ہی گزرنے والی تھی۔

اور یہ مہینے میں دو تین بار ہوتا رہتا تھا۔ لہذا گارڈز زیادہ حیران نہیں ہوئے تھے۔

ایک ہفتے بعد۔

بھاری جوڑے اور زیورات میں پورا ہفتہ دو دو گانوں پر لگاتار ناچنا کتنا مشکل تھا کوئی آنِ عالم سے پوچھتا۔ لیکن وہ کر رہی تھی۔ اگر یہ بہادری نہیں تھی تو کیا تھی؟

اگر یہ مضبوطی نہیں تھی تو کیا تھی؟

ضروری تو نہیں کہ بندوق پکڑ کر بارڈر پر بیٹھنا اصل بہادری ہے یا زبان کے ذریعے لوگوں کو انکی اوقات میں رکھنا مضبوطی ہے۔

انسان اپنے عمل سے بھی تو اپنی مضبوطی اور بہادری کا اظہار کر سکتا تھا۔، آنِ عالم یہی تو کرتی تھی۔

رات کے پچھلے پہر باغِ حسن کے نچلے حصے میں الگ تھلگ گوشے میں بیٹھی وہ ساٹھ لاکھوں کو دیکھ رہی تھی۔ اسکا دیا گیا وقت چند گھنٹوں بعد ختم ہونے کو تھا۔ آنِ عالم سوچ سوچ کر بے حال تھی کہ اسے پیسے کیسے پہنچائے۔

کیونکہ وہ تو اس دن کا گیا واپس ہی نہیں آیا تھا۔

فون کی آواز پر وہ سوچوں کے بھنور سے نکلی۔ انجان نمبر دیکھ کر فون پر سرسری سی نظر ڈال کر واپس رکھ دیا کیونکہ روزانہ کئی انجان نمبروں سے فون آتے تھے۔ حسن آراء جان بوجھ کر اسکا نمبر وائرل کر چکی تھی،،، مقصد

صرف اور صرف اسے اس جھوٹے پیار محبت کے ڈرامے میں پھنسا کر اسکے ذریعے لوگوں کی راتیں رنگین کروانا تھا۔

تھوڑی دیر اسی نمبر بعد میسج ابھرا۔

""""سیٹھ عالم"""" دو لفظی بظاہر مختصر مگر درحقیقت وسیع تعارف تھا۔ اور فوراً دوبارہ سے کال آئی۔ آن کے ہاتھ سے فون چھوٹتے چھوٹتے بچا۔ ماتھے پر پسینے کی بوندیں چاند کی چاندنی میں چمکنے لگیں۔

فون یس کر کے بھی کان کو لگانے کی ہمت نہ ہوئی۔

""""پیسوں کا بندوست ہو گیا؟"""" مقابل کی آواز سپیکر سے رات کے سنّاٹے کو چیرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ یوں محسوس ہوا جیسے اسکی سرد نگاہیں اب بھی وجود پر گڑی ہیں۔

""""جی"""" وہ گھبراہٹ کم کرنے کیلئے اٹھ کر چکر کاٹنے لگی۔ کھڑکی سے اسے فون کان سے لگائے دیکھتے حسن آراء کے چہرے پر خبیث مسکراہٹ دوڑ گئی۔

پرسکون ہو کر وہ پردے برابر کرنے لگی۔

""""کب تک پارسا بن کر رہ سکتی تھی۔ ہنہہہہ"""" اس نے نخوت سے سر جھٹکا۔

نیچے بری طرح ٹہلتے ہوئے آن اسکے بولنے کی منتظر تھی۔ مگر دوسری طرف سے آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں۔ وہ کسی کو ہدایات دے رہا تھا۔ لہجہ کاٹ دار تھا۔ وہ حلق تر کرتی فون بند کرنے ہی لگی تھی کہ وہ بول پڑا۔

""""میں نے کہا فون بند کرنے کو؟"""" آن نے تیزی سے سر گھما کر چاروں طرف دیکھا۔ وہ کہیں نہیں تھا لیکن پھر وہ کیسے جان گیا۔ شاید اسے اندازہ ہو گیا تھا۔

"""پیسے کیسے پہنچانے ہیں؟""" گاڑی کو باغِ حسن کے راستے پر ڈالتے نجانے کیوں بات کو وہ بلاوجہ طوالت دے رہا تھا۔

وہ ایسا ہی تھا اگر اس کا دل چاہتا تو اپنے ساتھ کام کرنے والے لوگوں سے جن میں لڑکیاں بھی شامل ہوتی تھیں،، ان سے دوستانہ رویہ اختیار کرتا۔

دل نہ کرتا تو فضول بولنے والے کو باہر پھینکوا دیتا۔

ابھی بھی شاید وہ اچھے موڈ میں تھا تبھی اس کو اپنے سے بات کرنے کا شرف بخش رہا تھا۔

""""ہمیں نہیں پتا۔

ہمارا کام پیسے دینا ہے،، لینا آپکا کام ہے۔""" وہ اسے لاجواب کر گئ تھی۔ عالم نے گاڑی موڑتے ہاتھوں کی مٹھی بنا کر لبوں پر رکھتے جواب سوچا۔

"""باغِ حسن سے قریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر موجود میدان پر اگلے بیس منٹ میں پہنچ جاؤ۔""" آن کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ وہ رات کے وقت اتنی سیکیورٹی میں کیسے نکل سکتی تھی۔ کچھ کہنا چاہا مگر فون بند ہو چکا تھا۔

مرتا کیا نا کرتا کے مصداق فوراً سے اوپر بھاگی۔ نوال کی شدت سے ضرورت آن پڑی تھی۔

""""نوال اٹھیں۔ جانا ہے ہمیں کہیں۔

نوال اٹھیں """" الماری سے دوپٹہ نکال کر کندھوں پر پھیلایا۔ ایک نظر اپنی ہلکی ہلکی شکن زدہ شلوار قمیض پر ڈالی۔ اور پھر سے نوال کی طرف بڑھی۔ جو نیند سے بھری آنکھیں بمشکل کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔

""""سیٹھ عالم نے کہا ہے اسے پیسے پہنچائے جائیں۔ وہ بھی بارہ سے پہلے۔ ساڑھے دس ہو گئے ہیں۔""" پیسے کاغذ میں لپیٹ کر دوپٹے کی اوٹ میں چھپانے لگی۔

""""ساڑھے دس ہوئے ہیں۔ رات کر تین نہیں پیاری پھوپھو جو ہم یہاں سے نکل پائیں گیں۔ سو جائیں۔ بھاڑ میں بھیجیں اس سیٹھ کو۔"""" وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی، بھلا رات کے ساڑھے دس جب باغِ حسن میں دعوت گناہ عروج پر ہو،، وہ کیسے یہاں سے نکل سکتی تھیں۔

""""اچھا اس دن اسکے سامنے تو بولا نہیں جا رہا تھا۔""""آن نے ہلکا سا طنز کیا۔ وہ شرمندہ ہوتی اپنی پشت پر بکھرے بالوں کو سمیٹتنے لگی۔

""""وہ تو اسکی آنکھوں کی وجہ سے۔""""دوپٹہ نکال کر سر پر اوڑھا اور اسکے ساتھ نیچے چل پڑی۔

""""ہاں تو ہمیں کونسا اسکی آنکھوں سے عشق ہو گیا ہے۔ سوچیں آنکھیں اتنی خوفناک ہیں تو وہ خود کتنا خوفناک ہو گا۔""""آن نے بے ساختہ جھرجھری لیتے کہا۔ نوال نے لاپرواہی سے سر جھٹکا۔

پچھلے راستے سے وہ باہر تو نکل آئی تھیں لیکن اب باغِ حسن سے کیسے نکلتیں۔ وہ دونوں ابھی شش و پنج میں مبتلا تھیں کہ گارڈ انکے پاس آیا۔

""""بیگم صاحبہ جلدی آئیں آپ کو باہر نکال دوں یہاں سے""""دونوں کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ یہ پرانا گارڈ تھا یہاں کا۔

کیا وہ بک گیا تھا اس سیٹھ کے آگے؟

آنِ عالم نے نخوت سے سر ہلایا۔

پیسہ

پیسہ

پیسہ

ہر چیز اس پیسے سے ممکن ہوتی چلی جا رہی تھی۔

کچھ بھی کہنے سننے کی ضرورت ہی نہیں تھی،، صاف پتا چل چکا تھا کہ اسکے پیچھے سیٹھ عالم کا ہاتھ ہے۔ وہ خاموشی سے اس گارڈ کی تقلید میں چل پڑیں۔

****

پچھلے کئ گھنٹوں سے کوشش کے باجود بھی نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ آخر وہ اٹھ کر فون کھول کر بیٹھ گیا۔ بے زاری سے سوشل میڈیا استعمال کرتے واٹس ایپ پر آ رکا۔

کئ میسجز آئے ہوئے تھے جن کو سرسری سا دیکھتے وہ انجان نمبر سے آئے ایک میسج پر رک گیا۔ اس نے کھولا۔

""""ہیلو ہینڈسم"""" لکھا تھا جو قریباً ایک ہفتہ پہلے موصول ہوا تھا۔ اسکے ماتھے پر لکیریں ابھریں۔ اسکے بعد وقتاً فوقتاً کئ اشعار بھیجے گئے تھے۔ غصے سے اسکا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

انگلی دبا کر پروفائل کھولی تو جھٹکے سے سیدھا ہوا۔ اس لڑکی کو کیسے بھول سکتا تھا وہ۔

آئس کریم ہاتھ میں پکڑے وہ خوبصورت سا پوز بنا کر کھڑی تھی،، مگر ابراہیم کو وہ سخت زہر لگی۔ اس سے پہلے وہ بلاک لسٹ میں نمبر ڈالتا ایک اور میسج کا نوٹیفیکیشن ابھرا۔

""""مجھے الفت تجھی سے ہے ورنہ
لوگ تجھ سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔""""

شعر تھا جس کے آخر میں کالے رنگ کا دل اور پھول تھا۔ اسکی بے باکی پر ابراہیم کا خون کھول اٹھا۔

یہ لڑکی ہر دفعہ نئے انداز میں زچ کرتی تھی۔

اس نے فوراً کال ملائی جو پہلی بیل مکمل ہونے سے پہلے ہی اٹھالی گئی تھی۔ شاید وہ پچھلے ہفتے سے فون ہاتھ میں ہی پکڑے بیٹھی تھی۔

""کیسے ہو ابراہیم گیلانی، عرف ہینڈ سم اینگری برڈ؟"" بالوں کی لٹ انگلی کے گرد لپیٹتے خوشی سے نہال ہوتے پوچھا۔

""محترمہ کیا مسئلہ ہے آپکا؟

کیوں میرے پیچھے کسی آسیب کی مانند چپک گئی ہیں؟"" مقابل شدید بے زار تھا۔ پہلے زندگی میں کم مسائل تھے جو ایک بن بلائی مصیبت آ گئی تھی۔

""سنو صاحب۔ کبھی ہم سے بھی پوچھو حالِ دل

کبھی ہم بھی کہیں دعا ہے آپ کی""

اسکی بات پر ناک سے مکھی اڑاتے وہ اپنی ہی دنیا میں گم تھی۔ نئے نئے اشعار یاد کیے تھے،، اب بس انکا استعمال کر رہی تھی۔ یہ جانے بغیر کہ کیا یہ شعر موقع کی مناسبت سے ہے بھی یا نہیں۔

اپنے تلخ لہجے کے جواب میں اسکا شیریں لہجہ ابراہیم کے حواسوں کو جھنجھوڑ سے گیا۔

""میں آپ سے بد تمیزی نہیں کرنا چاہتا۔ نا ہی کوئی ایسی الٹی سیدھی بات کرنا چاہتا ہوں جس سے مجھے پچھتاوا ہو۔

اس لیے برائے مہربانی میرا پیچھا چھوڑ دیں۔

آپ کے مذاق میں چکر میں میرا کھولتا ہوا دماغ مزید کھول جاتا ہے۔

امید ہے سمجھ آ گئی ہو گی آپ کو۔"" وہ فون کان کو لگائے بیٹھی رہی،، اندازہ بھی نہیں ہوا کب اس نے فون بند کر ڈالا۔

ایک خاموش آنسو سفید گال پر پھسل گیا۔

""مزاق نہیں ہے ابراہیم گیلانی۔

محبت ہے یہ۔"" چہرہ صاف کرتے خود کو مضبوط کیا۔ اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ جانے انجانے میں خاردار راستہ چن چکی ہے۔ لیکن واپس پلٹنا ناممکن تھا۔ اس لئے خود کو ان خاردار راستوں میں آنے والے کانٹوں کی عادی بنانے لگی۔

""ملنا ہے تم سے!"" میسج ٹائپ کر کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔ نیلے نشانوں سے اندازہ ہوا کہ وہ میسج دیکھ چکا ہے،،، مگر اسکا جواب نہیں آیا تھا۔

""ہمارے ہاں خاموشی کو اقرار سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے تیار رہنا ابراہیم گیلانی زمر ابصار سے ملنے کیلئے۔"" فون بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ الماری سے کوئی شلوار قمیض نکالنے لگی۔ ارادہ اسے ایمپریس کرنے کا تھا۔ ہونٹوں پر پیاری سی مسکراہٹ تھی۔ اسکا خیال آتے ہی وہ ناخن چباتی الماری سے پشت لگا کر کھڑی ہو گئی۔ اسکا خیال اتنا خوبصورت تھا تو حقیقت کتنی دلفریب ہوتی۔

وہ سوچ کر ہی خوشی سے نہال ہو گئی۔

****

پچھلا ایک ہفتہ لگاتار رقص کرنے سے اسکے ٹخنوں اور ٹانگوں میں درد تھا،، اس لیے دو کلومیٹر بھی جیسے ہزاروں میل محسوس ہو رہا تھا۔

نوال دل ہی دل میں اس شخص کو ڈھیروں بد دعائیں دے چکی تھی جو نوابوں کی طرح حکم چلا رہا تھا۔

اسکی کہی گئی جگہ پر جا کر دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا۔

""دیکھ لیا آپ نے،، چونا لگا گیا وہ کمینہ سیٹھ۔

حسن آراء جان سے مار دے گی اگر اسے بھنک بھی پڑ گئی۔""آن اسکی بات سے خوفزدہ ہوتی چاروں طرف نگاہ دوڑانے لگی جب تاریکی میں کالے لباس میں کسی وجود کا سایہ ابھرا۔

دونوں اس خوفزدہ ماحول میں اسے دیکھ کر مزید خوفزدہ ہو گئیں۔

""کون ہو تم؟""نوال نے تھوک نگلتے پوچھا۔

""سیٹھ عالم""سرد آواز خاموشی میں گونجی۔ دونوں نے کب سے رکی سانس فضا کے گرد سپرد کی۔ یہ جانے بغیر کوئی اور ہوتا تو اتنا ڈرنے کی ضرورت نہیں تھی،،، اصل خوف تو اس سے محسوس ہونا چاہئے تھا۔

مگر حیرت انگیز طور پر اسکی موجودگی سے یک گونہ سکون ملا

""آپ کے پیسے""عجیب و غریب سی خاموشی کا وقفہ طویل ہوا تو اسکی مدھم خوبصورت آواز گونجی۔ عالم نے اسکے ہاتھوں کی جانب دیکھا جہاں سرخ رنگ کی نیل پالش میں لپٹے اسکے سفید ہاتھوں میں کوئی لفافہ موجود تھا۔

""بات کی پکی ہو۔ حیرت ہے۔""اسے واقعی حیرت ہوئی تھی۔ ایک رقاصہ ہو کر وہ وعدے کی اتنی پابند کیسے ہو سکتی تھی؟

آن پھیکا سا ہنس دی۔ نگاہیں غیر ارادی طور پر اپنے پاؤں پر گئیں جن میں اب بھی درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔

نوال اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتی کرب سے آنکھیں بند کر کے کھولنے لگی۔

اس نے یہ وعدہ کیسے پورا کیا تھا یہ تو صرف وہ دونوں جانتی تھیں یا انکا خدا۔

""""میں نے کہا تھا کہ تم پہنچو۔ بچوں کو کیوں اٹھا کر لے آئی ہو؟"""" نوال کی دبلی جسامت اور پانچ فٹ قد پر چوٹ کی۔

حالانکہ ابھی وہ بمشکل انیس کی تھی اس حساب سے اسکا قد ٹھیک تھا۔

آن اس سے زیادہ لمبی نہیں تھی مگر اسکا قد اسکا فگر اسکی عمر کی مناسبت سے بلکل ٹھیک تھا۔

"""" یہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہی ہوتی ہے۔"""" عالم نے بیزاری سے اسے دیکھا۔ نجانے کیوں اس لڑکی کی موجودگی کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔

ایک دفعہ پھر خاموشی چھا گئی اور اسکا دورانیہ بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑے سے فاصلے پر گاڑی میں بیٹھا معظم انکو کھڑا دیکھ کر بمشکل صبر کا دامن تھامے ہوئے تھا۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ گاڑی موڑ لے اور عالم کو یہیں چھوڑ جائے، مگر پھر جو عالم اسکے ساتھ کرتا،، اس نے سوچ کر ہی جھر جھری لی۔

تنگ آ کر گاڑی سے نکلتے وہ بھی ادھر کی جانب بڑھ گیا۔

"""" ویسے کافی پیاری ہو تم"""" اسکی غیر متوقع بات پر آن کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹی رہ گئیں۔ اسکا لہجہ ہنوز لاپرواہ اور سرد ہی تھا مگر اسکے الفاظ!

اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کچھ تلاشنا چاہا مگر ناکام رہی۔ اسکی اندھیرے میں چمکتی نیلی آنکھیں ہوس سے پاک تھیں۔ پھر اس نے وہ الفاظ کیوں ادا کیے تھے۔

"""" اووو سیٹھ۔

یہ فلرٹ کسی اور سے جا کر کرنا جو مرعوب ہو جائے۔ ہمارے لیے یہ روز کا دھندا ہے۔

تمہیں تمہارے پیسے مل گئے نا اب جاؤ۔ کوئی کام دھندا کرو، اور ہماری جان بھی چھوڑ دو۔""""

وہ آن کو لے کر جانے کو تھی۔ اسکی نیلی آنکھیں ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں سرخ ہوئ تھیں۔ آن کو اسکی آنکھوں سے خوف ہوا۔ نوال جو آن کے رکنے پر ناچاہتے ہوئے بھی رکی تھی اسکے تاثرات دیکھ کر سن رہ گئ۔ کالے لباس میں ملبوس ہاتھوں کو کالے گلووز سے چھپائے،، منہ پر کالے رنگ کا ماسک جس سے صرف سرخ آنکھیں نظر آ رہی تھیں، رات کی تاریکی میں کالے لباس میں ملبوس وہ ساحر لگ رہا تھا،، مگر سرخ آنکھیں جو ہر وقت شعلے برسا رہی تھیں، نوال کو بھی خوف میں مبتلا کر گئیں۔

معظم جو ابھی پہنچا تھا آنکھیں سکیڑ کر اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔ دل میں کمینی سی خوشی بھی ہوئی تھی عالم کی عزت افزائی پر۔

""""ہمیں آپ کی مدد چاہیے سیٹھ عالم"""" آن اسکے بگڑے تیور دیکھ کر جلدی سے بولی۔

معظم نے اسکی آواز پر نگاہوں کا زاویہ بدل کر پہلی بار اس لڑکی کو دیکھا جو سراپا حسن تھی۔ وہ کئ لمحے دیکھتا رہا۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے؟

اس نے بے اختیار سوچا۔

""""ماموں کا ان پر لٹو ہونا بنتا ہے۔"""" دل ہی دل میں سوچا۔ انداز ایسا تھا کہ عالم کو زبردستی وہ محبت کروا کے چھوڑے گا۔ حرکتیں بھی کچھ ایسی ہی تھیں۔

عالم نے اپنی سرد آنکھیں نوال سے ہٹا کر اس پر مرکوز کیں۔ آنکھوں نے ایک بار پھر سے اپنی اصل نیلی رنگت اختیار کی۔

""""آزادی چاہیے ہمیں! آپ کے ذریعے"""" اسکی آنکھوں میں دیکھتے ایک ایک لفظ اطمینان سے کہا جیسے یقین ہو وہ انکار نہیں کرے گا۔

""یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ !اس غنڈے سے مدد مانگ رہی ہیں""نوال کا لہجہ معظم کو سخت ناگوار گزرا۔ وہ اب حد سے تجاوز کر رہی تھی۔ یہ بھول گئ تھی کہ پہلے بھی ایک غنڈے نے ہی مدد کی تھی۔

""میں تمہارا نوکر نہیں ہوں""نوال کی بات پر بمشکل ضبط کرتے وہ اپنے پرانے لہجے اور انداز میں لوٹ آیا تھا۔ اسکے اچھے موڈ کا دورانیہ نہایت مختصر ہوتا تھا جسے نوال مزید مختصر کرتی ختم کر گئ۔ آن پر ایک کاٹ دار نگاہ ڈالتا وہ واپس مڑ گیا۔ معظم بھی نوال کو گھوری سے نوازتا اسکے پیچھے چل پڑا۔

"""ہم آپکی ٹیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں سیٹھ عالم ""

دونوں کے چلتے قدم ایک جھٹکے سے رکے۔ عالم فوراً سے پلٹا اور آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا یوں جیسے کچھ غلط سن لیا ہو۔

""آن پھوپھو""نوال صدمے کے مارے کچھ بول ہی نہ پائی۔ بس لب ہولے سے ہلے تھے۔

اگلے ہی لمحے ایک زوردار قہقہہ رات کی تاریکی کو چیرتا چلا گیا۔ اسکی ہنسی خوبصورت تھی مگر رات کے اس پہر خوفناک منظر پیش کر رہی تھی۔

Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

آن نے بے اختیار اپنے ساتھ کھڑی نوال کا ہاتھ کا ہاتھ تھاما۔ تھوڑی بہت ہمت کر کے اتنی بڑی بات کہہ تو دی تھی مگر اب بہادری اڑن چھو ہوتی محسوس ہوئی۔

""""ہاہاہاہاہا۔ تم اور میری ٹیم میں"""" وہ ہنستا چلا جارہا تھا جیسے مقابل نے نجانے کتنا بڑا لطیفہ سنایا ہو۔ معظم کو آن کیلئے برا لگا۔ وہ جانتا تھا اسکا ماموں ایسا ہی ہے، مگر پھر بھی آن کیلئے برا لگا۔ ہاں البتہ یہ سب اگر وہ نوال کو کہتا تو اسکے دل میں خوشی سے لڈو پھوٹتے۔ اس لڑکی سے سرسری سی ملاقات میں ہی چڑ محسوس ہونے لگی تھی۔

دوسری طرف اسکے جملے پر اہانت کے احساس سے آن کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

وہ اب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ان دونوں کی جانب بڑھ رہا تھا،، اور وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ پائی۔

""""منٹ منٹ تو تمہیں مرگی کے دوڑے پڑتے ہیں۔

پہلے اپنا علاج کروالو۔

اور اپنے اندر دم خم لاؤ۔ آئی بڑی سیٹھ عالم کی ٹیم میں آنا ہے۔ """

آخر میں اسکی نقل اتارتے وہ پھر سے قہقہ لگا گیا۔

وہ کسی اور کا غصہ اس پر نکال گیا تھا۔ جس کا فوری احساس ہوا مگر انا کی اونچی دیواروں میں شرمندگی کہیں چھپ گئی۔

اسکا طنز آن جو خنجر کی طرح محسوس ہوا۔ وہ حقیقت جاننے کے باوجود بھی اتنے تلخ الفاظ استعمال کر رہا تھا۔

""آپ کل آجانا اس پتے پر۔

ایک غیر رسمی سی ملاقات ہوگی،،، پھر دیکھیں گیں کہ آپ کو رکھنا ہے یا نہیں۔ """معظم عالم کی گھوریوں کو نظر انداز کرتا جلدی سے آگے بڑھ کر اسے کارڈ تھما گیا۔

""ان سے پوچھ لیں پہلے آپ۔ ہم اپنی ذات کی اتنی تضحیک برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔

یہ نہ ہو دھکے مار کر نکلوا دیں۔ آخر ایک دو کوڑی کی،، ٹکے ٹکے پر بکنے والی،، بد کردار رقاصہ ہیں ہم۔ """لبوں سے شکوہ پھسلا تھا۔

کرب سے ہلکا سا مسکرا کر وہ عالم پر ایک نگاہ ڈالتی واپس مڑ گئی۔

پاؤں میں اٹھتے درد پر ذات کی حد سے زیادہ ناقدری کا درد غالب آ گیا تھا۔

پچھلے دو گھنٹوں سے وہ کئی سگریٹ پھونک چکا تھا۔ مگر غصہ تھا کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔

اسے تو یہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ غصہ ہے،، ملال ہے،، پشیمانی ہے،، ہمدردی ہے،، یا کچھ اور۔

ہاں لیکن اس رقاصہ کی آخری بات اور اسکی شکوہ بھری آخری نگاہ تیر کی طرح چبھی تھی۔ نوال کی باتوں کا غصہ اپنی جگہ لیکن آن کے الفاظ بری طرح چبھے تھے۔

""""معظم اگر تمہیں مجھ سے سارے مکوں تھپڑوں اور جوتوں کا بدلہ لینے کا موقع ملے تو کیا کرو گے؟"""" معظم کو فون ملاتے، سگریٹ ہاتھ میں گھماتے بے تاثر لہجے میں پوچھا۔

معظم نے حیرت سے فون کو دیکھا۔

کیا رات کے دو بجے وہ اس سے مزاق کر رہا تھا؟

""""موقع تو ملے۔ سوچ لوں گا۔ ویسے ناممکن بات ہے یہ اسلیے میں سوچنا بھی نہیں چاہتا۔"""" اس نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔

دل سے ایک آواز آئی تھی کاش!!!!!!

عالم نے لب بھینچے۔

""""ایک لڑکی کو سیٹھ عالم سمجھ کر ہر بات کا بدلہ لو۔ ثبوت کے طور پر تصاویر پہنچ جانی چاہیئے مجھے تک۔ نوال حیدر نام ہے۔ باغِ حسن میں رہتی ہے۔ """"

اپنی بات کہہ کر اس نے ہمیشہ کی طرح فون کاٹ دیا۔ معظم فون کو گھورنے لگا۔ اسکا حکم تھا جس کی تعمیل اسے ہر حال میں کرنی تھی۔

دوسری طرف عالم تھوڑا بہت پر سکون ہو گیا تھا۔ ایک مسئلہ تو حل ہوا تھا مگر اب سوچوں کی سوئی دوبارہ آنِ عالم پر آکر اٹک گئ۔

کتنی دیر سوچ بچار کے بعد وہ ایک نتیجے پر پہنچا تھا۔ وہ اسے آزاد کروانے کیلیۓ تیار تھا۔ اگر وہ اسکی ٹیم میں کام کرنے کے قابل ہوتی تو ٹھیک،، ورنہ وہ جو بھی کرتی، جہاں بھی جاتی، اس سے عالم کو کوئی سروکار نہیں تھا۔

اپنی ٹیم میں موجود سینئر ممبر رمشا کو بھی تو اس نے ایسے ہی رہائی دلوائی تھی۔ وہ افغانستان سے سمگل کر کے لائی گئی تھی،، اسے عالم نے بچایا۔

نا صرف اسے پناہ دی بلکہ اسکی محنت اور قابلیت کے بل بوتے پر اپنی ٹیم میں اہم منصب دیا تھا۔

اس طرح کی کئی لڑکیاں تھیں جنہیں وہ آزادی کا پروانہ تھما چکا تھا،، کچھ اسکے ساتھ کام کرنے لگ گئیں تو کچھ اپنی راہ پر چل نکلیں۔

یہ تو طے تھا کہ بظاہر سنگ دل نظر آنے والا یہ شخص اندر سے کافی اچھا تھا۔

یہ بھی طے تھا کہ یہ عنایت صرف آنِ عالم کیلیۓ نہیں تھی، بلکہ وہ اکثر ایسی عنایات کرتا رہتا تھا۔

فیصلہ کرنے کے بعد وہ مطمئن ہو چکا تھا اس لیے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے،، آرام سے بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔

****

ہلکے گلابی رنگ کی شلوار قمیض پر گولڈن رنگ کا دوپٹہ بڑی مشکل سے لیے وہ ویسپا چلا رہی تھی۔ ایک جگہ تنگ آ کر ویسپا روکی۔

""بھاڑ میں گیا امپریس کرنا۔

یہ تھان مجھ سے نہیں سنبھلتا۔"" دوپٹہ فولڈ کر کے سامنے پڑی ٹوکری میں رکھا۔ اور گہری سانس لی جیسے نجانے کتنا اہم معرکہ سرانجام دے دیا ہو۔

آرام سے چلاتے ہوئے ویسپا دکان کے سامنے روکی۔ اور شرافت سے دوپٹہ اٹھا کر دوبارہ سے گلے میں ڈالا۔

""""سر پر لے لوں"""" دوپٹے کا سرا پکڑ کر خود سے سوال کیا۔ شیشے سے اندر جھانک کر دیکھا تو کالے رنگ کے لباس میں اسے دیکھ کر ساکت رہ گئی۔ وہ کوئی شہزادہ ہی تو لگ رہا تھا جو چہرے پر دنیا جہاں کی بے زاری سجائے اپنے سلکی بھورے بالوں میں ہاتھ پھنسائے حساب کتاب کر رہا تھا۔ دکان میں اس وقت کوئی نہیں تھا۔

دوپٹہ سر پر لیتے، ویسپا کو تالا لگا کر وہ اندر کی جانب بڑھی۔

""""آپ؟"""" وہ حقیقتاً اپنی جگہ سے اچھلا۔ اسکے میسج کو سنجیدہ نہیں لیا تھا،، لیکن اندازہ نہیں تھا کہ وہ سر پھری لڑکی واقعی آ جائے گی۔

اسکے بدلے ہوئے انداز اور حلیہ دیکھ کر ایک لمحے کو حیرت ہوئی،، اگلے ہی لمحے اس نے سر جھٹکا۔

"""" کبھی تم،، کبھی آپ

چکر کیا ہے؟"""" کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے شرارت سے کہا۔

""""عورتوں کی عزت کرتا ہوں۔ یہ الگ بات ہے اس دن آپ کا قتل کرنے کا دل چاہ رہا تھا۔ کیونکہ میرا میٹر گھوما ہوا تھا۔"""" اسکے عام سے لہجے پر ابراہیم کو شرمندگی نے آن گھیرا۔ وہ کیسے اپنی ماں کی تربیت پر حرف آنے دے سکتا تھا۔ اس لیے ناچاہتے ہوئے بھی تفصیلی وضاحت دے گیا۔ یہ سچ تھا کہ تب اسکے پاس نوکری نہیں تھی،، مگر اب اسے ایک اکیڈمی میں چھوٹی موٹی نوکری مل گئی تھی۔

""""ارے جناب ہم تو ایسے ہی کہہ رہے تھے۔ آپ سیریئس ہی ہو گئے۔

آپ بولو یا تم۔ ہمارے لیے اتنا کافی ہے کہ مابدولت کو مخاطب کیا گیا ہے۔"""" آنکھیں اسکے خوبصورت چہرے پر گاڑے وہ نئے انداز میں بولی تھی جو ابراہیم کو سخت ناگوار گزرا۔

جس کا اندازہ اسکے ماتھے پر ابھرتی سلوٹوں سے بخوبی ہو گیا تھا۔

""کچھ چاہیے؟""لب بھینچے پوچھا۔

""چاہیے تو بہت کچھ۔"" معنی خیزی سے کہا۔ ابراہیم کچھ سمجھتے پہلی بار بری طرح ٹھٹکا۔ حیرت سے سامنے بیٹھی اس خوبصورت، دھان پان سی لڑکی کو دیکھا جو انتہائی غلط راستے پر نکل پڑی تھی۔

""ایک بات بتانی ہے تمہیں۔"" وہ کچھ نہیں بولا تھا۔ زمر ایک نظر دکان کے داخلی راستے کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے قریب پہنچی۔

""مجھے لگتا ہے مجھے تم اچھے لگتے ہو۔

محبت ہو گئی تم سے""نہایت معصومیت سے کہا تھا جیسے کوئی چھوٹی سی معمولی سی بات ہو۔

ابراہیم گیلانی کا پورا وجود جھٹکوں کی زد میں تھا۔

""پاگل ہیں آپ؟ ""صدمے کے مارے صرف اتنا کہا تھا۔ اندازہ تو ہو گیا تھا مگر اس کا اظہارِ محبت اتنا بے ساختہ تھا کہ سے کچھ سمجھ ہی نہ آئی کہ کیا کہے اور کیا نہیں۔

""پیارے لگتے ہو تم مجھے۔""اسکے لہجے کو نظرانداز کرتی وہ اپنی ہی دھن میں تھی۔ چہرے سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔ اسکی آنکھیں ابراہیم کے چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھیں یوں جیسے آنکھوں کے راستے اسے دل میں اتارنے کا ارادہ ہو۔

""اووو جو پیارا لگے گا اس سے یہ بکواس کریں گیں آپ؟ "" اسکے لہجے میں طنز اور استہزاء کی جھلک تھی۔

""مجھے دنیا میں صرف تین مرد پیارے لگے ہیں۔ میرا بھائی، میرا ماموں اور ایک تم۔

زمر ابصار کی نگاہیں اتنی بے خود بھی نہیں کہ ہر کسی سے متاثر ہو جائیں۔ """ ابراہیم نے آنکھیں بند کر کے کھولیں جیسے خود کو کچھ غلط کہنے سے باز رکھا ہو۔

""""لڑکیوں کی عزت بہت نازک ہوتی ہے بڑی جلدی ٹوٹ جاتی ہے۔ آپ خود کو میرے سامنے بے وقعت کر رہی ہیں۔ خاردار راستے کی مسافر بن گئی ہیں آپ،،، لوٹ جائیں زمر ابصار۔

زندگی بڑی تلخ ہے۔ """"زمر کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ وہ کس قدر ضبط سے اسکے ساتھ آرام سے بات کر رہا تھا اسکے چہرے میں گھلی سرخی واضح کر رہی تھی۔

""""بیچ راستے سے مڑ جانا زمر ابصار کو گوارا نہیں۔ اب چاہیں کانٹے ہوں،، یا پھول اسی راستے پر چلوں گیں۔

چاہے تم جو بھی کہو۔ زمر ابصار مر کر بھی اس راستے سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ """""اسکے لہجے میں جنون تھا، ابراہیم کو اس لڑکی کی ہٹ دھرمی اور ضد طیش دلا گئی۔

کتنے آرام سے وہ اسے سمجا رہا تھا مگر نہیں اسے تو اپنی اس وقتی کشش کو محبت ثابت کرنے اور پانے کا جنون چڑھا تھا۔

""""چھوٹے۔ زراد کان کا دھیان رکھنا۔ رفیق چاچا آتے ہی ہوں گیں۔ انہیں کہنا کام سے جا رہا ہوں۔۔ """ آگے بڑھ کر زمر کا بازو پکڑا۔

سختی کی بجائے مجبوری تھی۔ وہ چاہتی تو نہایت آرام سے چھڑوا لیتی کیونکہ مقابل اسکی کلائی کو سختی سے تھامنے سے گریزاں تھا۔

لیکن وہ چھڑوانے کی بجائے خاموشی سے چل پڑی۔

"""آپ کی محبت کا بھوت ابھی اتر جائے گا۔""" وہ تلخی سے کہہ رکشہ دیکھنے لگا۔ اسکی بات کو نظرانداز کرتی ویسپا کی جانب بڑھی۔

"""میری گاڑی پر چلیں۔ سچی بہت اچھی سپیڈ ہے۔ وہ کیا ہے نا میں اپنی پہلی ڈیٹ پر رکشہ والے جو برداشت نہیں کر سکتی۔""" آخری بات پر نظریں بچا کر انکھ ونک کی۔ ابراہیم کا منہ کھل گیا۔ اس لڑکی سے اتنی بے حیائی اور بے باکی کی امید قطعی نہ تھی۔ ناگواری کی ایک لہر اسکے بدن میں سرائیت کر گئی۔

""" Shame on you """

تاسف سے سر ہلایا تھا۔ مارڈن ہونے کے چکر میں لڑکی اپنی حدود و قیود کیسے بھول سکتی ہیں؟

ابراہیم کو اس سر پھری لڑکی سے چڑ کے ساتھ ساتھ نفرت محسوس ہونے لگی۔

"""آجاؤ یار۔ کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی جاننے والا پوچھے تو کہہ دینا منگیتر ہے میری۔ ہماری شادی ہونے والی ہے تو شاپنگ کروانے کا رہا ہوں۔""" ویسپا کے تالے کھولتے ہوئے ازلی لاپرواہ لہجے میں کہا۔ تب تک کوئی رکشہ آکر رکا۔

ابراہیم نے اسکی بات پر ضبط کرتے،، بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلاتی ویسپا پر بیٹھ چکی تھی۔ اسکی حرکت پر اس نے بمشکل اشتعال دبایا۔ اور رکشے میں بیٹھ گیا۔ زمر جو سوچ رہی تھی کہ وہ اسکی ضد کے آگے ہار مان کر اسکے ساتھ آئے گا، اسکی حرکت پر منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ جلدی سے ویسپا سٹارٹ کرتی اس رکشے کے پیچھے پیچھے چلانے لگی،، مبادا وہ یہیں نہ چھوڑ جائے۔

****

وہ آج تیسری دفعہ باغِ حسن آیا تھا،،، ہر دفعہ وجہ صرف ایک ہی وجود تھا۔ اور وہ تھا آنِ عالم کا وجود۔

اسے دیکھ کر بھگدڑ مچ گئی۔ آج بھی سفید لباس میں ملبوس تھا۔

وہ صرف دو رنگ کے لباس پہننے کا عادی تھا۔ ایک سفید اور دوسرا کالا۔

""""سیٹھ صاحب آپ نے پتا لگا لیا؟"""" حسن آراء کو اسکی آمد کی صرف یہی وجہ سمجھ آئی تھی اسلیے پوچھ بیٹھی۔ مگر جلد ہی اپنی غلطی کا اندازہ ہوتے بے ساختہ پیچھے ہٹی۔ کیونکہ سامنے کھڑے عالم کے تاثرات خطرناک ہو چکے تھے۔

""""بھول جاؤ انہیں۔ اور ڈھونڈنے کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اگر تم نے انہیں ڈھونڈا تو میں تمہیں ایسی جگہ پھینکوا دوں گا جہاں خود کو ڈھونڈتی رہ جاؤ گی۔"""" ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔ حسن آراء نے پتھرائی نظروں سے اسے دیکھا۔ اسکا کروڑوں کا نقصان ہوا تھا اور وہ بے حس انسان کوئی بھی قدم اٹھانے سے منع کر رہا تھا۔

""""سس،، سیٹھ """"

""""آنِ عالم کو بلاؤ"""" اسکا جملہ سختی سے کاٹتے حکم جاری کیا۔ پاس کھڑی رقاصہ جلدی سے اوپر بھاگی۔ تھوڑی ہی دیر میں آن سہمی سی اسکی تقلید میں چلتی نیچے آ رہی تھی۔

عالم اسے دیکھ کر اپنی پیچھے آنے کا اشارہ کرتا باہر نکل گیا۔ باغِ حسن میں سناٹا چھا گیا۔ سب کی حیرت بھری نگاہیں ان کے وجود پر اٹک گئیں۔

آن سب کی سوالیہ نگاہوں سے نظریں چراتی اپنے پیچھے کھڑی نوال کو دیکھ کر باہر نکل گئ۔

دل الگ خوف سے دھڑک رہا تھا نجانے وہ اسکے ساتھ کیا کرتا۔ انکار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کچھ بعید نہ تھا وہ اٹھا کر لے جاتا۔

جل تو جلال تو کا ورد کرتی وہ مرے مرے قدموں سے گیٹ سے باہر نکلی۔

باہر کالے رنگ کی بڑی سی گاڑی کھڑی تھی،، جس میں بیٹھا وہ شاید نہیں یقیناً اسکا منتظر تھا۔ وہ خاموشی سے پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئ۔

عالم جو یہ سوچ رہا تھا کہ وہ آگے بیٹھے گی تو اسے بے عزت کرے گا اسکی حرکت پر آنکھیں گھما کر رہ گیا۔

پہلا منصوبہ وہ بڑی عقلمندی سے ناکام بنا چکی تھی۔

کچھ بھی کہے بغیر اس نے گاڑی سٹارٹ کی،، پیچھے وہ خاموشی سے بیٹھی باہر دیکھنے لگی۔ سوال کی نہ جرآت تھی نہ ہی اجازت۔

اسلیے سوال کیا بھی نہیں۔

""گن چلا لیتی ہو؟"" اسکی گھمبیر آواز نے خاموشی کے طویل دورانیہ کو توڑا۔ آن نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا۔ اسکے دیکھنے پر عالم نے بیک مرر سے سوالیہ نگاہیں اس پر ڈالیں۔

وہ خاموشی سے نفی میں سر ہلا گئی۔

""مارشل آرٹس جانتی ہو؟"" گاڑی موڑتے ہوئے پوچھا۔

اب کی بار آن کو اسکی دماغی حالت پر شک ہوا۔

بھلا وہ ایک رقاصہ جس کی ساری زندگی باغِ حسن کی چار دیواری میں رقص کرتے کرتے گزری تھی وہ بندوق کیسے چلا سکتی تھا یا مارشل آرٹس کیسے سیکھ سکتی تھی۔

""نہیں۔"" عالم نے جھٹکے سے گاڑی رکی اور پیچھے مڑ کر اسے دیکھا کہ وہ غیر ارادی طور پر شیشے کے ساتھ جا لگی۔

""میں کون ہوں؟"" عجیب و غریب سوال تھا۔ اسے سمجھ نہ آیا کہ اس قدر غیر متوقع سوال کا کیا جواب دے۔

""سیٹھ عالم۔ ایک مشہور غنڈہ"" جواب تو دینا تھا۔ سو دے دیا۔

عالم کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی جو وہ جلد ہی چھپا گیا۔

""بلکل۔

میں کوئی بزنس ٹائیکون نہیں ہوں جو تمہیں پرسنل سیکرٹری کے طور پر رکھ لوں گا۔

میری ٹیم میں شامل ہونا ہے تو یہ سب تو کرنا پڑے گا۔"" بے تاثر لہجے میں جتایا تھا۔

""تو سیکھ لیں گی ہم۔

پیدائشی تھوڑی کوئی پرفیکٹ ہوتا ہے۔"" اسکی زبان پھسلی تھی جس کا اندازہ ہوتے اس نے لب دانتوں تلے دبائے۔ عالم نے گہری نگاہ اس پر ڈالتے واپس گاڑی سٹارٹ کی۔ البتہ نگاہیں بھٹک کر اسکے خوبصورت چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

""جان پیاری ہے؟"" نیا سوال آیا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر گاڑی کی رفتار آہستہ کر ڈالی۔

""جان تو سب کو پیاری ہوتی ہے۔"" عالم نے محض سر ہلایا۔ وہ کم بولتی تھی مگر کمال بولتی تھی۔

مقابل کو لاجواب کرنے کا ہنر اچھے سے آتا تھا اسے۔

گاڑی کسی ویران جگہ پر رکی جہاں اکا دکا گھر نظر آ رہے تھے۔

""باہر آؤ"" وہ خاموشی سے باہر آ گئی اور اسکی تقلید میں چلتی ایک گھر کے سامنے آ رکی۔

""سر آپ یہاں؟"" دروازہ کھلنے پر لگ بھگ تیس برس کا کوئی شخص نکلا،، وہ اس شخص کو پہچان گئی تھی،، یہ وہی تھا جو عالم کے ساتھ اس دن آیا تھا جب آگ والے معاملے کی تحقیق کرنی تھی۔

"""ہاں کام تھا۔

اندر آؤ"""اسے جواب دے کر اپنے پیچھے کھڑی آن کو حکم دیا تھا۔

وہ مختلف راہداریوں سے گزرتا ایک کمرے کے سامنے رکا۔ شاید وہ یہاں کے چپے چپے سے واقف تھا۔

اندر مختلف قسم کی بندوقیں اور چاقو پڑے تھے جو خوفناک منظر پیش کر رہے تھے۔ آن نے جھرجھری لی۔

"""بیٹھو۔"""کرسی کی طرف اشارہ کیا اور اسکے سامنے ایک چاقو رکھا۔ وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی،، گویا پوچھنا چاہا ہو کہ وہ اسکا کیا کرے۔

مگر جب عالم نے چاقو اسکے ہاتھ میں تھمایا تو کوئی انہونی محسوس کرتے دل تیزی سے سکڑ کر پھیلا۔

"""کیا کریں ہم اسکا؟"""حلق تر کرتے پوچھا۔ چاقو کی دھاڑ کافی تیز تھی۔

"""اپنے بازو پر کٹ لگاؤ۔ """

اطمینان سے کرسی پر جھولتے ہوئے سیگریٹ سلگانے لگا۔

سیگریٹ دیکھتے ہی وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔

کہنا چاہتی تھی کہ مت پیؤ مجھے الرجی ہے مگر کہنے کی ہمت ہوتی تو نا!

"""ہری اپ!"""اس نے خاموشی سے سر ہلایا اور آنکھیں بند کر لیں۔

کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا۔

سرعام نیم برہنہ لباس میں ناچنا

حسن آراء کی غلیظ باتیں

لوگوں کی گھٹیا نگاہیں

آدھی رات کو مردوں کا کمرے میں گھسنا

خود کا ڈر کر بھاگنا

اپنی عزت بچانے کیلیئے جھوٹے دوروں کا سہارا لینا

گردن پر بنے نشانات جو بھاری زیورات پہن پہن کر بنے

لوگوں کا اسے بہانے بہانے سے چھونا

اسے اندازہ بھی نہ ہوا کہ کب کٹ لگا، کب خون فوارے کی مانند بہنے لگا،، درد محسوس ہی نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ باقی درد اس درد سے کئی زیادہ تکلیف دہ تھے۔

ہوش تو تب آیا جب کسی کا لمس اپنے بازو پر محسوس ہوا۔ وہ بے تاثر نگاہیں اسکی کلائی پر جمائے روئی سے خون روک رہا تھا۔ اس کی حرکت پر دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔

آن اسکی نیلی آنکھوں کو قریب سے دیکھتے ہلکا سا پیچھے کھسکی۔

نگاہیں نیچے گرے خون پر گئیں تو وحشت ہوئی۔

پانچ منٹ بعد خون رکا تو وہ خاموشی سے دوائی لگا کر پٹی کرنے لگا۔

آنِ عالم حیرت سے اسکی کرم نوازی دیکھنے لگی۔

""کافی بے رحم ہو۔ متاثر ہوا ہوں میں تم سے۔

مجھے لگتا ہے باقی کام بھی جلد ہی سیکھ جاؤ گی۔"" ہاتھ دھو کر وہ واپس بھی آ چکا تھا مگر آن اپنی کلائی پر نظریں جمائے بیٹھی تھی جہاں اس بے رحم شخص نے نہایت نرمی سے مسیحائی کے ثبوت چھوڑے تھے۔

اسکے آنے پر اسے دیکھا جو کرسی پر بیٹھا ہاتھ میں پکڑی سیگریٹ سلگا رہا تھا۔ آن اسکے جملے کو بھول کر سیگریٹ کو دیکھنے لگی۔

""یہ مت پیئں پلیز"" اسکے تاثرات فوراً بدلے تھے۔ اپنے کام میں دخل اندازی پسند نہیں آئی تھی۔ منہ کو جاتا سیگریٹ روکا اور اسکی جانب دیکھا۔

""کیوں؟"" انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہا ہو تمہیں کیا تکلیف ہے؟

آن نے تھوک نگلا۔

""صحت کیلیئے اچھی نہیں ______

نہیں ہمارا مطلب ہے ہمیں الرجی ہے،، گھٹن ہوتی ہے۔"" اسکی گھوری پر فوراً جملے کی تصیح کی۔

عالم کچھ دیر اسکے جھکے چہرے کو دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ کر ٹیبل پر سیگریٹ بجھا دی۔

آن کے چہرے پر مسکراہٹ آٹھہری۔ وہ ایک لمحے کیلیئے اسکی مسکراہٹ میں کھویا مگر مسکراہٹ کا دورانیہ نہایت مختصر تھا۔ جس نے عالم کا سکتہ توڑا۔

""کل آزادی مل جائے گی تمہیں۔

ابھی میرا بندہ چھوڑ دے گا تمہیں باغِ حسن تک ""

اسکے چہرے سے نظریں ہٹائے اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا اور اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

""سنیں"" اس نے جلدی سے پیچھے سے پکارا۔

""سنائیں"" عالم کی زبان بے ساختہ پھسلی۔ مگر مقابل کا دھیان کہیں اور تھا۔ ورنہ اسکے انداز پر بے ہوش ضرور ہو جاتی۔

""""وہ نوال بھی آسکتی ہے ہمارے ساتھ ؟"""" انگلیاں مڑوڑتے وہ اضطراب کا شکار تھی۔

جتنی نوال نے اسے سنائیں تھیں اسے یقین تھا کہ وہ انکار کردے گا۔ اور ایسا ہی ہوا تھا

""""نہیں"""" مقابل نے ایک لمحے سے بھی کم وقت میں انکار کیا تھا۔

""""پلیز"""" انداز میں بھی منت سماجت کی جھلک تھی۔ اسکے معصومیت سے کہنے پر عالم کو زندگی میں پہلی بار انکار کرنا مشکل لگا تھا۔

""""اسے بولنا خود آکر کہے مجھ سے،، شاید کردوں مدد اسکی"""" اس نے انکار نہیں کیا تھا،، مگر جو کہا تھا اسے اور آن دونوں کو یقین تھا کہ نوال ایسا ہر گز نہیں کرے گی۔

آن مزید کچھ کہنے کی بجائے خاموشی سے سر ہلا گئی۔

وہ جا چکا تھا، کچھ دیر بعد جوئٹ آدمی آیا تھا اور اسے ساتھ چلنے کو کہا۔

وہ آرام سے چل پڑی۔

چہرے پر آزادی ملنے کی خوشی میں اطمینان اور سکون تھا،، اسے امید تھی کہ

باغِ حسن میں داخل ہونا اسکے لیے زیادہ مشکل نہ تھا۔ عالم اسے نقشہ پہلے ہی بھیج چکا تھا، اسلیے وہ بچتا بچاتا،، ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے مخصوص کمرے کی کھڑکی کے پاس جا رکا۔ دوسرے ہاتھ میں کوئی کالے رنگ کا شاپر موجود تھا۔

بڑی مشکل سے اوپر چڑھ کر ایک نظر اندر کا جائزہ لیا۔ کمرہ خالی تھا۔ معظم نے پرسوچ انداز میں آنکھیں گھمائیں، اگلے ہی لمحے وہ چھلانگ لگا کر اندر داخل ہو چکا تھا۔ ایک نظر کمرے کا جائزہ لیا،، اور اسکو ڈھونڈنا چاہا جسے سیٹھ عالم سمجھتا تھا۔

وہ ابھی کھڑا ہی تھا کہ واشروم کا دروازہ کھلا۔ وہ نم چہرے کے ساتھ باہر آئی۔ اسے دیکھ کر معظم کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ دوڑ گئی۔

""""کون ہو تم؟"""" وہ جو سمجھ رہا تھا کہ یہ لڑکی خوفزدہ ہو کر چلائے گی،، اسکے اتنے آرام سے پوچھنے پر حیرت سے بے ہوش ہوتے ہوتے بچا۔

""""ایس پی معظم ابصار لیکن فلحال تمہاری موت کا فرشتہ۔ """" چہرے پر ڈرانے والے تاثرات لاتے اسے کہا تھا۔ مقابل کے چہرے کے تاثرات بگڑے کیونکہ وہ اسے پہچان گئی تھی۔

""""اووو تم اس سیٹھ کے ساتھی ہو۔ شرم آنی چاہیے اپنے عہدے کے ساتھ ناانصافی کرکے دو نمبر کام کرتے ہوئے۔

خیر نکلو یہاں سے دو منٹ میں۔ چلو شاباش """"

اسے حیرت کا دوسرا جھٹکا لگا۔ یہ تو عالم سے بھی دو ہاتھ آگے تھی۔

اس سے بدلہ لینا تو عالم سے بدلہ لینے سے بھی زیادہ مشکل لگ رہا تھا۔

""""ایسے کیسے چھوٹے پیکٹ۔

زرا اپنا کام تو کرنے دو۔"""" ہاتھ میں پکڑا کالا شاپر زرا سا آگے ہو کر اس پر الٹ دیا۔

موٹے موٹے کاکروچ اس پر گر گئے۔ اگلے ہی لمحے اسکی زوردار چیخ اور معظم کا زوردار قہقہہ فضا میں گونجا۔

وہ اپنے کپڑے جھاڑتی اس اچانک افتاد پر حواس باختہ سی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔

معظم نے فون نکال کر تصویر بنانی چاہیے جب کوئی چیز اسکے کندھے پر زور سے آلگی۔ گلدان تھا جو اب نیچے گر کر ٹوٹ چکا تھا۔

کا کروچ نیچے پھیلے ہوئے تھے اور وہ سرخ چہرہ لیے آپے سے باہر ہو رہی تھی۔

معظم نے درد کی شدت سے نچلا لب سختی سے دانتوں تلے دبایا۔

ابھی وہ پہلے وار سے سنبھلا ہی نہیں تھا کہ لکڑی کا بنا شو پیس اسکے سر پر آ لگا۔ وہ غصے سے بپھرے شیر کی مانند اس پر لپکا،، سارا لحاظ اور تمیز بھول کر اسے پیچھے دھکا دیا۔ مگر وہ خوفزدہ ہونے کی بجائے استہزایہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

""تمیز نہیں ہے تم میں؟"" درد اور غصے سے اسکا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو رہا تھا۔

""پیچھے ہٹو"" اسکی بات کا نظرانداز کرتے انگلی دکھائی۔ وہ غصے میں اسکے کچھ زیادہ ہی قریب پہنچ چکا تھا۔

""نہیں ہوتا۔ یہ لو۔"" غصے سے تمتماتا چہرہ لیے اس نے فاصلہ مزید کم کیا۔ اب کی بار بھڑکنے کی باری نوال کی تھی۔

پوری قوت سے اسے پیچھے دھکیلا کہ وہ گرتے گرتے بچا۔

اسی غصے سے اس نے پلٹ کر اسے دھکا دیا کہ وہ دیوار سے جا لگی۔

دونوں غصے سے پاگل ہوتے ایک دوسرے سے جانوروں سے بھی بدتر سلوک کر رہے تھے۔ تہذیب اور لحاظ نجانے کہاں جا سویا تھا۔

""کمینے انسان۔ یہی تمیز ہے تم میں۔

یہی پڑھا ہے تم نے کہ عورت کو جوتے کی نوک پر رکھو۔ تمہیں زرا شرم نہیں آئی مجھ پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے۔ طوائف بھی انسان ہی ہوتی ہے جاہلو کب سمجھ آئے گی تم لوگوں کو۔"" وہ پھٹ پڑی تھی۔ معظم نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا اور زرا سا پیچھے ہو کر گہری سانسیں لیں۔ گویا خود پر قابو پانے کی سعی کی تھی۔

""ماموں سے بدتمیزی کیوں کی تم نے؟"" وہ بڑی مشکل سے اپنے جنونی غصے کو قابو پا رہا تھا۔ نوال نے تاسف سے سر ہلایا۔ سانولی رنگت میں سرخی گھلنے لگی تھی۔

""کیونکہ قتل نہیں کر سکتی تھی۔"" دوبدو تڑخ کر جواب دیا تھا ن معظم نے غصے سے اسکی طرف قدم بڑھائے مگر کچھ سوچتے مٹھیاں بھینچ کر رک گیا۔

""لیکن میں کر سکتا ہوں تمہارا قتل۔

آئندہ ان کے سامنے اپنی زبان چلانے اور بدتمیزی کرنے سے پہلے سو بار سوچنا۔"" سختی سے دانت پر دانت جمائے اسے تنبیہہ کی تھی۔ بھینچے جبڑے ضبط کی گواہی دے رہے تھے۔

بظاہر رف اینڈ ٹف نظر آنے والا یہ شخص غصے میں عالم سے بھی دو ہاتھ آگے تھا۔

ان دونوں کی محبت اور نرمی شاید آپس تک ہی محدود تھی،، وگرنہ انکا غصہ، انکا جنون، انکی وحشت باہر والوں کیلیئے بہت خطرناک تھی۔

""میں کروں گی

بار بار کروں گی۔

سو بار کروں گی۔

ہزار بار کروں گی

جب جب موقع ملا تب تب کروں گی۔

کر لو جو کرنا ہے۔ ""

وہ اسکے رعب اور غصے کو سرے سے نظرانداز کرتی اپنے ازلی بے خوف اور نڈر لہجے میں بولی۔

""میں بار بار اسکا بدلہ لوں گا۔

سو بار لوں گا۔

ہزار بار لوں گا۔

جب جب موقع ملا تب تب لوں گا۔

تم وہ کرو جو تم چاہتی ہو،، میں بھی وہ کروں گا جو میں چاہوں گا۔""اسی کے انداز میں اس سے زیادہ غصے اور تیز آواز میں بولا تھا۔

زمریا عالم اسکا یہ روپ دیکھ کر ضرور غش کھا جاتے۔

وہ صرف اسے ہلکا سا ڈرا کر تصویر کھینچنا چاہتا تھا تاکہ عالم کو مطمئن کر سکے۔ اس سے زیادہ وہ اسے کچھ بھی نہیں کہنے والا تھا۔ کیونکہ عورتوں کے ساتھ بدتمیزی کرنا اسے پسند نہیں تھا۔ مگر اس لڑکی نے اسکی غیرت کو للکارا تھا۔ اس لڑکی نے اسے انسان سے حیوان بننے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس نے جیب سے فون نکالا اور اسے کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر تصویر کھینچ لی۔

کلک کی آواز پر وہ ہوش میں آتی اس پر لپکی۔ معظم نے اسکا ارداہ بھانپتے ایک ہاتھ سے اسے سختی سے پکڑا اور فون اونچا کر کے تصویر کسی کو بھیجنے لگا۔ نوال اپنا آپ اس سے چھڑواتی،، بڑی مشکل سے فون چھیننے میں کامیاب ہوئی اور اگلے ہی لمحے پوری قوت سے سامنے دیوار پر فون دے مارا۔

شور کی آواز سے رانی دروازہ بجانے لگی۔ نوال نے سختی سے اسے جھڑک کر واپس بھیج دیا۔

اسکی فون چھین کر پھینکنے والی حرکت پر معظم نے آپے سے باہر ہوتے اسکی کلائی موڑ کر پیچھے لگائی۔

""" مجھے پر کاٹنے کا بہت شوق ہے۔ یہ نہ ہو کہ میر ااگلا شکار تم بن جاؤ۔ اس لیے بچ کر رہنا""" زرا سا آگے جھک کر کان کے پاس سرگوشی نما انداز میں کہا اور جھٹکے سے کلائی چھوڑ کر مڑا۔ ٹوٹے ہوئے فون سے اپنے سم کارڈ اور میموری کارڈ نکالے اور کھڑکی کے ذریعے باہر نکلتا چلا گیا۔

پیچھے وہ اسے بے شمار گالیوں سے نوازتی آخر میں بے بسی سے سر ہاتھوں میں گرا گئی۔ زندگی میں مشکلات میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ درد محسوس ہونے پر اس نے اپنی کلائی پر نظر ڈالی جو بری طرح سرخ ہو چکی تھی۔ انگلیوں کے نشانات واضح تھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے انگلیاں اندر دھنس گئی ہوں۔

""" آہہہہہہ """ اس نے بے بسی سے اپنے بال نوچ ڈالے۔ بھلا بحر ظلمات کا سفر بھی کبھی آسان ہوا ہے۔ انسان جتنا بھی ثابت قدم اور بہادر رہو،، بحرِ ظلمات کے باسی اسے نوچ ڈالتے ہیں۔

****

رکشہ ایک چھوٹے سے محلے میں رکا تو زمر کو ساری بات سمجھ میں آگئی۔ وہ اسے روکنے کیلئے حقیقت کا آئینہ دکھانا چاہتا تھا۔ یہ جانے بغیر کہ وہ تو پہلے سے ہی حقیقت جانتی ہے۔ ظاہری سی بات ہے جوتوں کی دکان پر کام کرنے والا کوئی لینڈ لارڈ تھوڑی ہو سکتا تھا۔

""" تمہیں لگتا ہے کہ میں اس طرح پیچھے ہٹ جاؤں گی""" وہ رکشے والے کو پیسے دے کر اس کے پاس آیا۔ لوگ گھروں سے جھانک کر دیکھنے لگا۔ عورتیں زمر کا ویسا چلانا بے حیائی میں شمار کرتے توبہ توبہ کرنے لگیں۔ ابراہیم ان سب کو نظر انداز کرتا اسے اندر آنے کا اشارہ کرنے لگا۔

دس مرلے پر محیط یہ چھوٹا سا صاف ستھرا گھر تھا جہاں بے شمار پودے اور پرندے رکھے گئے تھے۔ زمر دوپٹہ گھماتی اسکے ساتھ چل پڑی۔

""""شادی سے پہلے سسرال جانا خاصا معیوب سمجھا جاتا ہے۔"""" اسکی زبان میں کھجلی ہوئی تھی۔ ابراہیم نے اسکی بات سن کر ان سنی کر دی۔

""""دیکھ لی میری اوقات آپ نے۔

اب خدا کا واسطہ ہے میرا پیچھا چھوڑ دیں۔ یہ کہانی یا فلم نہیں جہاں شادی ہوئی تو فلم ختم۔ اصل زندگی میں فلم شادی کے بعد شروع ہوتی ہے۔

میری زندگی بہت بے زار اور کٹھن ہے۔ آپ اپنی زندگی وقتی کشش کے ہاتھوں برباد نہ کریں۔"""" وہ پھر سے اسے سمجھانے کی اپنی سی کوشش کرنے لگا مگر وہ اسکی باتوں کو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکالتی, طوطے میں مگن تھی۔

اسکے ضبط کا بندھن ٹوٹنے لگا۔

""""میری پڑھائی ختم ہونے میں ایک سال ہے۔ تب تک نکاح کر لیتے ہیں۔ کیسا؟"""" پرجوشی سے کہا تھا۔

ابراہیم ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگا۔

""""گھر جائیں اپنے۔ دوبارہ مت آیئے گا۔"""" اس نے آنکھیں سختی سے بند کر کے کھولیں۔ گویا ضبط کی انتہاؤں پر تھا۔

""""یونیورسٹی جاؤں گی۔ بنک کر کے آئی ہوں صرف تمہارے لیے۔ اگر میرے اس سڑیل بھائی کو پتا لگ گیا نا ایویں گینگسٹر بن جائے گا۔"""" دوپٹہ واپس اتارتے ہوئے اسے بے ترتیبی سے تہہ کرنے لگی۔

""""اسے واپس لیں"""" وہ ٹھٹھکی۔ آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا جیسے کچھ غلط سن لینے کا اندیشہ ہوا ہو .

""""ہیں؟"""" نا سمجھی سے اسے اور دوپٹے کو باری باری دیکھا۔ ابراہیم کو اپنی جلد بازی کا احساس ہوا۔

"""کچھ نہیں""" سر ہلاتے دوسری طرف رخ کر کے کھڑا ہو گیا۔

"""کھڑوس دوبارہ کہہ دو گے کہ 'زمر ابصار دوپٹہ لے لیں۔' تو تمہارا ابل آجائے گا کیا؟""" دوپٹہ واپس کندھوں پر پھیلاتے مصنوعی رعب اور خفگی سے کہا۔ اس نے خاموش رہنا مناسب سمجھا۔

"""بائے بائے۔""" اسکی آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلاتی وہ باہر بڑھ گئی۔ ابراہیم نے اسکے جاتے ہی گہری سانس کھینچی اور ماتھا مسلنے لگا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

یہ لڑکی دن بدن اسے زچ کرتے کرتے حواسوں پر سوار ہو رہی تھی۔

مگر یہ غلط تھا۔ زندگی تھی کوئی کھیل تھوڑی۔

وہ ایک حقیقت پسند انسان تھا جو برابری کا قائل تھا۔

زات اور حیثیت کا بے تحاشا فرق اس لڑکی کی محبت کے سامنے ایک اونچی دیوار بن چکا تھا۔

****

عالم کا بندہ اسے گیٹ تک چھوڑ گیا۔ وہ واپس آئی تب بھی باغِ حسن کی ساری عوام اسکی منتظر تھی۔ جن نگاہوں سے وہ اسے دیکھ رہے تھے اسکا دل چاہا شرم سے ڈوب مرے۔ اس نے پٹی والا ہاتھ دوپٹے میں چھپایا مبادا کوئی نئ بات نہ مل جائے ان کو۔

انکی نظروں کو نظر انداز کرتے وہ کمرے کی جانب بڑھنے لگی جب حسن آراء کے جملے نے اسکے پاؤں جکڑ لیے۔

""""ہمیں پہلے بتا دیتی کہ تم لوگوں کے گھروں میں جا کر سروس دو گی تو ہم اسکا بندوبست کر لیتے۔ ستی ساوتری بننے کی کیا ضرورت تھی؟ """"" اپنی ذات پر الزام برداشت نہ کرتے آنکھیں خطرناک حد تک پھیلائے،، لال بھبوکا چہرہ لیے وہ جھٹکے سے مڑی۔

""""ہماری ذات پر کیچڑ مت اچھالیں۔

ہم جا رہے ہیں کل یہاں سے۔ پھر چلاتی رہیے گا یہ دھندا۔""""آج پہلی بار وہ اتنی بے خوفی سے بولی تھی۔ وجہ عالم کا کیا گیا آزادی کا وعدہ تھا جس کے بل بوتے پر وہ تنک کر بول رہی تھی۔ اسکے انداز اور اسکی بات پر حسن آراء ساکت رہ گئی، اس سے پہلے وہ کچھ کہنے کی حالت میں آتی، آن تیز تیز قدم اٹھاتی اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ کر چیخ پڑی۔ ٹوٹی پھوٹی چیزیں اور کئی کاکروچ نیچے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

وہ تیزی سے بھاگ کر بیڈ پر چڑھ گئی۔ اسکی چیخ سے نوال ہوش میں آئی اور نیچے دیکھنے لگی۔ اس مخلوق کو تو وہ بھول ہی گئی تھی۔

""""آن پھو پھو۔

کتنے چھوٹے ہیں یہ آپ سے۔ اور آپ ان سے ڈر رہی ہیں۔""""وہ جبرا مسکرائی اور دروازہ کھول دیا تاکہ انہیں باہر جانے کا راستہ ملے۔

""""یہ،، کہ کہاں سے آئے اتنے سارے؟""""خوف کے مارے الفاظ منہ سے نکلنے سے انکاری تھے۔

""""وہ مشہورِ زمانہ غنڈہ،، جس سے آپ نے مدد مانگی تھی،، اس نے اپنی مردانگی دکھانے کیلئے اپنے دو نمبر اور بے ایمان پولیس والے بھانجے کو بھیجا تھا یہاں، تاکہ میری زبان بند کروا سکے۔
مگر شاید جانتا نہیں ہے کہ یہ زبان تو مر کر ہی بند ہو گی۔ میں بولوں گی،، چیخوں گی،، چلاؤں گی جب تک میرا دل چاہے گا۔
دیکھتی ہوں میں کس مائی کے لال میں ہمت ہے کہ مجھے روکے۔""""

تھوڑی دیر پہلے والا واقعہ ذہن میں پھر سے تازہ ہو کر اسے سلگا گیا۔ اور وہ آن کے سامنے اپنی بھڑاس نکالنے لگی۔

""""یہ سیٹھ عالم نے کروایا ہے؟""""آن کے لہجے میں حیرانی تھی جو نوال کو پسند نہیں آئی۔

"""میں جھوٹ بول رہی ہوں ؟"""خفگی سے سوال پر سوال کیا تھا۔ آنِ عالم نے آہستہ سے دائیں بائیں سر ہلایا۔ وہ جو سوچ رہی تھی کہ اسے منا لے گی اب لگ رہا تھا کے ناممکن ہے۔

"""نوال!"""آہستہ سے نیچے بیٹھتے ہوئے اسے پکارا جو سپاٹ چہرے کے ساتھ بیڈ کے کونے پر بیٹھی کاکروچوں پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔

"""وہ سیٹھ عالم نے ہمیں آزادی دلوانے کی حامی بھر لی ہے۔"""نوال کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ جھٹکے سے پلٹ کر اسے دیکھا جو ہاتھوں پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔

"""آپ کیسے جاسکتی ہیں پھوپھو وہ بھی اس شخص کے ساتھ جو قاتل ہے، غنڈہ ہے۔

اووو میرے خدا"""کچھ لمحوں کے توقف کے بعد وہ بولی اور آخر میں بے بسی سے ہاتھوں میں سر گرا گئی۔

"""ہم اکیلے نہیں جا رہے،، آپ بھی جائیں گیں ہمارے ساتھ۔"""اس نے آگے بڑھ کر نوال کے ہاتھ تھامے۔ جس سے کلائی پر بندھی پٹی پر نوال کی نظر پڑی۔

"""یہ کیا ہوا ہے؟"""خون سے سرخ ہوتی پٹی کو دیکھتے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا۔

آن کو بے ساختہ اس سنگدل کی رحمدلی یاد آئی۔

"""بس ہلکی سی چوٹ لگی تھی۔

اسے چھوڑیں اور اس پر دھیان دیں جو ہم کہہ رہے ہیں۔ ہم کل جا رہے ہیں یہاں سے۔ آپ ابھی اس سے کہیں وہ آپ کی مدد بھی کرے گا۔ ہمیں یقین ہے۔"""نوال نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"""پھوپھو آپ کیسے اس شخص پر بھروسہ کرسکتی ہیں؟

وہ اصول بھول گئیں کیا،، جس کے مطابق ہمیں بحرِ ظلمات میں کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرنا۔

میں اس شخص کے ساتھ کبھی بھی نہ جاؤں، کجا کہ اس سے مدد مانگنا۔""" وہ دوٹوک انداز میں کہتی اسکے پاس سے اٹھ گئی۔ آنِ عالم ساکت سی بیٹھی اسکا نڈر اور دوٹوک انداز دیکھنے لگی۔ اسکی ہٹ دھرمی پر دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

"""تو آپ نہیں جائیں گیں؟"""سوال نہیں تھا یہ۔ نوال اچھے سے جانتی تھی

اس نے آنکھیں بند کر کے خود کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا۔

"""نہیں۔"""لہجہ بے لچک تھا۔

"""تو آپ چاہتی ہیں کہ ہم ساری زندگی باغِ حسن میں جانوروں سے بدتر زندگی گزارتے رہیں۔

لوگوں کی غلیظ نظریں خود پر برداشت کرتے رہیں۔ اپنی عزت ہتھیلی پر لیے بیٹھے رہیں۔

یہ چاہتی ہیں آپ؟"""نوال نے نفی میں سر ہلایا۔

"""میں آپکو تھوڑی روک رہی ہوں۔ آپ جائیں،، جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا پورا پورا حق ہے آپکے پاس۔

لیکن میں نہیں جاسکتی۔ اس شخص کے ذریعے تو بلکل بھی نہیں، چاہے اس سب میں ساری زندگی گزر جائے۔

جاؤں گی تو اپنے بل بوتے پر """آن کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی اور ساتھ ہی واضح کر دیا کہ اس شخص کے ذریعے وہ ہرگز یہاں سے نہیں نکلے گی۔

"""ٹھیک ہے پھر ہم بھی نہیں جائیں گیں۔"""آن اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔ لیکن نوال نے فورآ واپس بٹھایا۔

"""آپ پچھلے دس سالوں سے یہاں سے نکلنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور جب موقع مل رہا ہے تو آپ میری وجہ سے ضائع مت کریں۔

ویسے بھی منہ بولے رشتوں کی خاطر اتنی قربانیاں """ _________آن کے تھپڑ نے اسکا جملہ بیچ میں ہی روک دیا تھا۔

"""آپ کی زبان کافی چلنے لگی ہے۔ دوبارہ یہ لفظ نہ سنیں ہم۔

ایک ماہ ہے آپ کے پاس۔ صرف ایک ماہ۔

اگر اس میں آپ اپنے بل بوتے پر نکلنے میں کامیاب ہو گئیں تو ٹھیک ورنہ آپ کی کوئی ضد نہیں مانی جائے گی۔ اور آپکو ہمارے ساتھ جانا پڑے گا۔ """

اسکو کچھ بھی کہنے یا اعتراض اٹھانے کا موقع دیئے بغیر وہ اٹھ کر ضروری سامان رکھنے لگی۔

نوال غائب دماغی سے اسے دیکھنے لگی۔ پچھلے انیس سال سے اس کمرے میں اسکے ساتھ رہنے کی عادی وہ لڑکی اسکے دور جانے کا سوچ کر خوفزدہ تھی۔ دل چیخ چیخ کر اسکے ساتھ جانے کو کہہ رہا تھا مگر دماغ۔ وہ باز رکھ رہا تھا۔

اور نوال حیدر دل کی نہیں دماغ کی سنتی تھی۔

آنسوؤں کو باہر آنے سے بڑی مشکل سے روکا اور اٹھ کر مصنوعی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اسکے ساتھ مدد کرنے لگی۔

کمرے سے اور اس باغِ حسن سے ابھی سے وحشت ہو رہی تھی۔

ایک ماہ کیسے گزرے گا، اسے بلکل اندازہ نہیں تھا۔ لیکن اتنا تو طے تھا کہ یہ دن گزارنے سخت مشکل تھا۔

یہ آن کی یہاں آخری رات تھی،، اور وہ آن سے ڈھیروں باتیں کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

****

عالم چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے ٹی وی کے سامنے بیٹھا تھا جب کوئی تصویر موصول ہوئی۔

جس میں موجود لڑکی چلا رہی تھی،، اور اوپر کا کروچ گرے ہوئے تھے۔ کسی نے زور سے اسکا بازو تھاما ہوا تھا۔

بلاشبہ وہ لڑکی نوال حیدر رہی تھی۔

عالم نے فون کو دیکھ کر دانت پیسے۔ ساتھ ہی ہاتھ کی گرفت فون پر مضبوط ہوئی۔

""معظم۔

معظم۔""

اسکی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی۔ معظم رف سے حلیے میں سیڑھیاں اترتا نیچے آیا اور نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

عالم نے زوردار مکہ اسکے کندھے پر مارا۔ مکہ لگنے سے وہ درد کی شدت سے بلبلا اٹھا۔

""تصویر کہاں ہے ثبوت کے طور پر؟"" غصے سے پوچھا تھا۔

بھیجی تو تھیں________آہ ماموں یار میرا کندھا توڑ دیں گیں آپ"" جملہ بیچ میں چھوڑتے وہ کراہا کیونکہ عالم کا مکہ اس دفعہ ٹھیک اس جگہ پر پڑا تھا جہاں گلدان لگا تھا۔

""الو بناتے ہو مجھے؟_یہ کالا بھدا اور موٹا ہاتھ تمہارا ہے؟

ایڈیٹنگ کرتے ہوئے تھوڑی سی عقل بھی استعمال کر لیتے۔

مجھے تو لگتا ہے تم گئے ہی نہیں وہاں۔"" غصے سے کہتے آخر میں اسے شاکی نظروں سے گھورا۔ معظم نے تڑپ کر اسے دیکھا۔

وہ اتنی مار کھا کر آیا تھا اوپر سے اتنی بے عزتی بھی برداشت کی تھی،، اور صاحب بہادر کہہ رہے تھے وہ گیا ہی نہیں۔

وہ کچھ بولتا کہ زمر گنگناتی ہوئی اپنی ہی دنیا میں گم اندر داخل ہوئی۔

""""ہیلو"""" سامنے کا منظر دیکھ کر ہونٹوں کی مسکراہٹ ایک پل کیلئے سمٹی اگلے ہی لمحے وہ ہنس ہنس کر بے حال ہو رہی تھی۔ عالم نے اسکا کالر چھوڑا اور پیچھے ہٹا۔

""""ستائیس سال کا ہوں۔ اب تھوڑا لحاظ کر لیا کریں یار۔ مجھے تو لگتا ہے آپ نے میرے بچوں کے سامنے بھی میرے ساتھ یہی سلوک کرنا ہے۔"""" وہ بڑبڑاتا ہوا اوپر بڑھ گیا۔ یہ تو طے تھا کہ زمر کی وجہ سے اسکی گلو خلاصی ہو گئی تھی ورنہ عالم نجانے اسے مزید کتنے مکوں سے نوازتا۔

پیچھے عالم غصے سے اسکی پشت کو گھورتا زمر کی طرف متوجہ ہو گیا۔ البتہ دل میں معظم کی مزید کلاس لینے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔

****

معظم اسے یہاں سے لینے آیا تھا۔ کسی میں اتنی ہمت نہ تھی آن کو روکنے کی کیونکہ عالم کا قہر برداشت کرنا آسان تھوڑی تھا۔

کچھ رقاصاؤں کی نظروں میں رشک تھا کیونکہ اسے آزادی مل گئی تھی،، کچھ کی نگاہوں میں خوشی کیونکہ اسکے بعد انکے حسن کا سکہ چلنا تھا باغِ حسن پر۔

حسن آراء تو پے در پے نقصان پر ہوش میں ہی نہیں تھی۔

ایک نوال تھی جو بس رو دینے کو تھی۔ وہ تو دو گھنٹے بھی کبھی الگ نہیں ہوئے تھے،، اب نجانے کتنے دنوں کی جدائی تھی۔

اسکا سامان گاڑی میں رکھوا دیا گیا تھا۔

آن رانی سے مل کر نوال کی طرف بڑھی،،اور اسے گلے لگا یا۔ کئی آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔

""""ہم انتظار کریں گیں آپ کے آنے کا۔

جلدی آیئے گا۔""""آن نے گویا اسے باور کرایا تھا کہ وہ ایک ماہ سے پہلے بھی اپنا فیصلہ بدل سکتی ہے۔

وہ خاموشی سے سر ہلاتی اسکے پیچھے گیٹ کی جانب بڑھی۔

معظم جو آن کا منتظر تھا نوال کی نم آنکھوں کو دیکھ کر ہونٹوں پر استہزایہ مسکان پھیل گئی۔ نوال کی اس پر نظر پڑی تو اس نے حقارت سے منہ پھیر لیا۔

""""چلیں۔"""" جان بوجھ کر آن کے پاس آیا اور بہانے سے اسکی طرف جھکتے آنکھ ونک کی، جیسے اسے چڑانا چاہا ہو۔ وہ سختی سے ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی رہی۔

آن الوداعی نگاہ اس گناہوں کی وادی،، باغِ حسن،،، پر ڈالتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

سب کچھ پیچھے رہ گیا تھا۔

ازیت

دکھ

کرب

بے بسی

فحاشی

ذلت

ہتک

اور نوال بھی، جس کا غم اسکا دل کاٹ رہا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد گاڑی فلیٹس کے سامنے رکی۔ معظم اسے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔ وہ ایک لڑکی کی تقلید میں اوپر بڑھی۔

ایک فلیٹ کے سامنے وہ رکے،، لڑکی نے کوئی پاسورڈ ڈالا تو دروازہ کلک کی آواز کے ساتھ کھلا۔

یہ چھوٹا سا فلیٹ تھا جہاں تین سے چار لڑکیاں اور دو لڑکے موجود تھے۔ سامنے نظر پڑنے پر چونکی۔ عالم ٹانگ پر ٹانگ جمائے سیگریٹ پی رہا تھا۔ وہ شاید اسکی موجودگی کی توقع نہیں کر رہی تھی۔

آن کو دیکھتے ہی عالم نے بے ساختہ سیگریٹ بجھا دی۔ اسکی حرکت پر نا چاہتے ہوئے بھی وہ مسکرا دی۔ وہاں موجود ہر شخص اسکی بے پناہ خوبصورتی میں کھویا ہوا تھا سوائے عالم کے جس نے ایک سرسری سی نگاہ ڈالی تھی۔

""آزادی مبارک ہو۔"" سٹائلش سی پینٹ شرٹ میں کوئی لڑکی اسکے خوبصورت سے چہرے کو دیکھتے خوشدلی سے ملی۔ آن نے محض مسکرانے پر اکتفا کیا۔

""ہماری ٹیم میں شمولیت پر خوش آمدید۔

یہ رمشا ہے ہماری انچارج۔"" عالم نے اسے خوش آمدید کہتے اس لڑکی کا تعارف کروایا تھا،، جس پر رمشا مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔

آن سر ہلاتی وہیں کھڑی رہی۔

""بیٹھ جائیں آنِ عالم"" اس لڑکی نے نرمی سے کہا تھا۔ آن کو اسکے سامنے اپنے مکمل نام پر شرمندگی سی ہوئی۔

آنِ عالم،،، جانِ عالم،، حیرت انگیز مماثلت تھی دونوں کے ناموں میں۔

دوسری جانب رمشا نامی اس لڑکی کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی بہت خاص بندی ہے۔

"""رمشا تمہاری گرومنگ کردے گی۔ تمہیں تبدیل کرے گی۔

مثلاً تمہارے بولنے کا انداز،، کپڑے پہننے کا انداز،، یعنی یہ ڈریسنگ نہیں ہو گی۔ """

اسکے سفید فراک میں موجود سراپے پر گہری نظر ڈالتے کہا تھا۔

"""جی؟"""آن نے کپڑوں والی بات پر نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"""ظاہر ہے یہ تو بدلنا پڑے گا۔ اب لہنگہ،، ساڑھی یا شرارہ پہن کر تو تم مارشل آرٹس یا شوٹنگ سیکھنے سے رہی۔

"""رمشا کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ اسے لڑکیوں کے کپڑوں کا اتنا اندازہ ہو گا،، اسے ہر گز اندازہ نا تھا۔ عالم کی گھوری پر وہ شرافت کا مظاہرہ کرتی خاموش ہو گئی۔

"""اگر کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے کہہ سکتی ہو۔ یا رمشا کو کہہ دینا۔

امید ہے جلد سب سیکھ جاؤ گی۔"""وہ سیگریٹ کی ڈبی میز سے اٹھا کر خود بھی اٹھ گیا۔

"""سنیں """ پیچھے سے آتی اسکی آواز پر عالم کے قدم بے اختیار رکے۔ وہاں موجود لوگ خوفزدہ ہو گئے۔

کیونکہ عالم کو پیچھے سے پکارنے والی عادت سخت زہر لگتی تھی۔

"""سنائیں"""اسکے نرمی سے پکارنے پر ایک بار پھر اسکے منہ سے بے ساختہ پھسلا۔ رمشا سمیت سب کے حیرت سے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔

جبکہ آن اسکے دلفریب انداز پر سب کی موجودگی میں نا چاہتے ہوئے بھی نظریں جھکا گئی۔

"""سنیں """ پیچھے سے آتی اسکی آواز پر عالم کے قدم بے اختیار رکے۔ وہاں موجود لوگ خوفزدہ ہو گئے۔

کیونکہ عالم کو پیچھے سے پکارنے والی عادت سخت زہر لگتی تھی۔

""""سنائیں"""" اسکے نرمی سے پکارنے پر ایک بار پھر اسکے منہ سے بے ساختہ پھسلا۔ رمشا سمیت سب کے حیرت سے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔

جبکہ آن اسکے دلفریب انداز پر سب کی موجودگی میں ناچاہتے ہوئے بھی نظریں جھکا گئی۔ وہ سب کبھی عالم کو دیکھتے اور کبھی اسے۔ خفت سے اس نے نچلا ہونٹ سختی سے دانتوں تلے دبایا۔

""""میں انتظار کر رہا ہوں۔"""" اس خاموش دیکھ کر جتایا۔ آن نے نفی میں سر ہلایا۔

""""کچھ نہیں۔"""" وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی مگر ان کی حیران کن نگاہیں خود پر گڑی دیکھ کر احساس ہوا کہ وہ نہیں کر پائے گی۔ اسلیے انکار کر دیا۔

""""کچھ تو ہے۔"""" اس کا ارادہ اسے مزید تنگ کرنے کا تھا۔ مگر سب کے کھلے منہ دیکھ کر اسکی جان بخشتا،، ہلکا سا مسکرا کر باہر چلا گیا۔ آن کی سانس میں سانس آئ۔

اس سے پہلے کوئ کچھ کہتا، رمشا اسے کمرے میں لے گئی، جو آنِ عالم کیلئے غنیمت تھا۔

****

نوال تکیے پر سر گرائے سوچوں میں گم تھی۔ خالی کمرہ کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔ آن کی کمی بری طرح محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اسکی بری طرح عادی ہو چکی تھی،، اس لیے پہلی رات ہی محال لگ رہی تھی۔ وقت بھی جیسے اسے زچ کرتا آہستہ آہستہ گزر رہا تھا۔ اسے لگا کہ وہ جلد ہی ہار مان کر اس کے پاس چلی جائے گی۔

کچھ سوچ کر وہ فوراً سے اٹھی۔

فون سے عالم کا نمبر نکالا جو اس نے آن کے فون سے چرایا تھا۔ بالوں کو پونی میں باندھ کر اپنا لیپ ٹاپ کھولا۔ اس نمبر کی معلومات نکالنی چاہی مگر یہ کیا؟

اس فون نمبر سے صرف ایک کال کی گئی تھی وہ بھی صرف آن کو۔۔

اس نے غصے سے لیپ ٹاپ اٹھا کر مارا۔ وہ شخص اسکی سوچوں سے بھی زیادہ چالاک تھا۔ سر کو ہاتھوں میں گرائے وہ واپس لیٹ گئی۔ اسے عالم سے کوئی سروکار نہیں تھا،، وہ جائز کام کرے یا ناجائز، لیکن بقول نوال کے اسنے آن کو اپنے جال میں پھنسا کر اچھا نہیں کیا تھا۔

کل وہ آن سے ملنے جانا چاہتی تھی۔ اسکے بغیر رہنا نا ممکن تھا۔

یہاں سے جانا ہے یا نہیں، اسکے بارے میں نہ اس نے ابھی سوچا تھا نہ ہی سوچنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

****

وہ زندگی میں پہلی بار پر سکون نیند لے کر بیدار ہوئی تھی۔ اٹھتے ہی نوال کو تلاشنا چاہا مگر وہ وہاں ہوتی تو نا۔

سکون سیکنڈ سے بھی کم وقت میں غارت ہوا تھا۔ اس سے پہلے وہ سوچوں میں جاتی رمشا کالے رنگ کی جینز کے ساتھ سفید ٹاپ پہنے اندر آئی۔

""چلو پیاری لڑکی۔

تمہاری کلاس آج سے شروع ہوگی۔"" پردے ہٹاتے کہا تھا۔ آن نوال کو سوچتی آہستگی سے سر ہلاتی اٹھ گئی۔ مگر واشروم میں موجود کپڑوں کو دیکھ کر سپرنگ کی طرح اچھل کر باہر آئی۔

""ہمارے کپڑے کہاں ہیں؟"" کچن میں اسے کھڑا دیکھ کر پوچھا۔

""شاید تم بھول گئی ہو پیاری لڑکی کہ سیٹھ عالم نے کہا تھا کہ تمہاری ڈریسنگ چینج کرنی ہے۔ اسلیے تم وہی پہن کر باہر آؤ گی۔"" آن منہ کھولے کئی لمحے اسے دیکھتی رہی۔ اس نے آج تک لہنگا یا شلوار قمیض ہی پہنی تھی۔ اور اب

جینز شرٹ پہنتے ہوئے جھجک آڑے آرہی تھی۔ لب کچلتی وہ واپس آئی۔ ہلکے نیلے رنگ کی جینز کے ساتھ لڑکوں کی طرح کف اور کالر والی شرٹ دیکھ کر وہ منہ کے عجیب و غریب زاویے بناتی رہی۔

مرتا کیا نا کرتا کے مصداق پہن کر باہر آئی۔ جسم کی تمام تر رعنائیاں واضح ہوئی تھیں۔ شیشے کے سامنے خود کو دیکھ کر وہ کئی لمحے وہ خود کو پہچان ہی نہ پائی۔ سنہرے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔ یہ نیا حلیہ اس پر کافی جچا تھا۔ خود کو دیکھتے وہ بے ساختہ مسکرا دی۔

ہنسی کھلکھلاہٹ میں کب بدلی اسے اندازہ ہی نہ ہوا۔ لیکن کھلکھلاہٹ کو بریک تب لگا جب کسی ملازمہ کے ساتھ رمشا اندر آئی۔

""اومائی گاڈ،، یو آر لکنگ ہاٹ۔"" اسکے بے باکی سے کہنے پر وہ بے ساختہ جھنیپ گئی۔ چہرے پر بکھری لالی بتا رہی تھی کہ اسے خود بھی اپنا نیا حلیہ خاصا پسند آیا ہے۔

""ناشتہ کرو پھر تمہارا تھوڑا حلیہ بدلوانا ہے۔ ورنہ سیٹھ صاحب نے مجھے اوپر پہنچا دینا ہے۔"" ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے کہا تو آن ہنس دی۔ آن کو رمشا نامی یہ لڑکی کافی اچھی لگی تھی۔ زندگی کے رنگوں سے بھرپور۔

ایک طرف خطرناک۔

تو دوسری طرف بے تحاشہ نرم۔

اس سے بات کر کے آن کو کافی اچھا لگا تھا۔ ناشتے کے بعد اسے نے اسے بہت سے انگلش کے الفاظ سکھائے اور آن لحاظ کے مارے یہ بھی نہ کہہ سکی کہ وہ پرائیوٹ طور پر انگلش میں ماسٹر کر چکی ہے۔

ہاں یہ الگ بات ہے کہ اسکے بدلے اسے رقص زیادہ کرنا پڑا تھا۔ وہ رقص کی پیشکش کر کے حسن آراء سے اپنی ہر بات منوانے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

اسکے چھوٹے چھوٹے الفاظ پر آن بمشکل اپنی مسکراہٹ قابو پائے ہوئے تھی۔ ضبط کے باعث سفید رنگت میں سرخی گھلنے لگی تھی۔

""""آج کیلئے اتنا کافی ہے۔

ابھی تھوڑی دیر تک شوٹنگ کی پریکٹس کرتے ہیں۔ آج نشانہ لگانا سکھاؤں گی۔""" وہ نہایت نرمی سے اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہی تھی۔

""""ہم کپڑے بدل لیں؟"""" خود کو دیکھ کر جھجھکتے ہوئے کہا۔

""""مرضی ہے تمہاری پیاری لڑکی۔ ویسے سب ایسے کپڑے ہی ہیں۔ اور تمہارے پرانے کپڑے تو پھینک دیئے۔""" ہنستے ہوئے کہہ کر وہ کمرے میں چلی گئی۔ آن منہ بسور کر رہ گئی اور بے زاری کرسی پر بیٹھ نوال کو فون ملانے لگی۔

""""کیسی ہیں آن پھوپھو؟ ٹھیک تو ہیں نا؟

کچھ ہوا تو نہیں؟ اس کمینے سیٹھ عالم فاضل نے کوئی بے ہودگی تو نہیں دکھائی؟

آپ فکر نہ کریں میں آ رہی ہوں .

بتاتی ہوں میں اسے۔ لاوارث سمجھا ہوا ہے اس نے۔ """

وہ بولنے پر آئی تو نان سٹاپ بولتی چلی گئی۔ آن اسکی حد درجہ فکر پر ہنس دی۔

""""نوال۔ نوال۔ نوال۔

بریک پر پاؤں رکھیں۔ اور باری باری سوال کریں۔

ٹھیک ہیں ہم،،،

کچھ بھی نہیں ہوا۔

اس کمینے سیٹھ عالم فاضل نے کچھ بھی نہیں کہا۔

اور نہ ہی کوئی بے ہودگی کی ہے۔

اب بتائیں آپ کیسی ہیں؟""""" آزادی کا پروانہ ملتے ہی اسکی زبان خاصی چلنے لگی تھی۔

عالم جو رمشا سے بات کرنے آیا تھا،، اپنے بارے میں تعریفی کلمات سن کرنا چاہتے ہوئے بھی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ نظریں مغربی طرز کے لباس میں ملبوس آن پر گاڑے وہ مٹھیاں بھینچے اسکے جوابات سن رہا تھے۔

نیلی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں۔ جیسے ان میں وحشت کا جہاں اتر آیا ہو۔

یہ لڑکی اتنی معصوم تھی نہیں جتنی شکل سے لگتی تھی۔

دوسری جانب نوال نے اسکی مطمئن آواز پر سکھ کا سانس لیا۔ کوئی رکشہ پاس آکر رکا تو اسے ایڈریس تھما کر دوبارہ فون کی طرف متوجہ ہوئی۔

""""۔ کہاں ہے وہ کمینہ؟ ویسے اتنا اچھا ہو نہیں سکتا وہ۔ کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوگا۔ """" اسکا غصہ کسی صورت نیچے نہیں آرہا تھا۔

""""نوال بار بار گالی تو مت دیں۔ """" اسکی نرم طبیعت کو شاید ناگوار گزرا تھا۔ دوسری طرف عالم کے تاثرات ذرا سے ڈھیلے پڑے اور آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا جو پہلے اسے لفظ کمینے سے نواز چکی تھی۔ دل چاہ رہا تھا کے فون کے دوسری طرف موجود لڑکی کی گردن مروڑ دے۔ مگر نا جانے کیوں ایسا کرنے سے گریز برت رہا تھا۔

""""آپ آرہی ہیں نا؟"""" پندرہ منٹ باتیں کرنے کے بعد آخر میں پوچھا۔ ان پندرہ منٹوں میں موضوع گفتگو صرف ایک شخص تھا،، اور وہ تھا جانِ عالم۔

اور اس سب کے دوران عالم نے کیسے ضبط کیا تھا خود پر، یہ اسکی آنکھیں اور بند مٹھیاں بخوبی واضح کر رہی تھیں۔

فون بند کر کے وہ واپس پلٹی تو عالم کو کھڑا دیکھ کر دل خراش چیخ کے ساتھ واپس مڑ گئی۔ اسکے سامنے یہ حلیہ خجل کر گیا تھا۔ اوپر سے وہ جو گوہر افشانیاں کر چکی تھی،، اسکے انجام کا خوف پیدا ہونے لگا۔

جبکہ عالم اسی زاویے میں کھڑا رہا۔

""""آپ نے ساری باتیں سن لیں؟""""آنکھیں سختی سے بند کیے پوچھا۔ دعا کی تھی کہ وہ انکار کر دے مگر ہر دعا قبول تھوڑی ہوتی ہے۔

""""نہیں کچھ سینسر کر دی تھیں۔""""لب بھینچے اس نے جواب دیا تھا۔ آن نے دل میں نوال کو کوسا۔

""""کیا کیا سنا؟""""پوچھ کر خود ہی پچھتائی۔ وہ اب اسکے سامنے آ کھڑا تھا۔ کالے رنگ کی جینز پر کالے ہی رنگ کی ہڈی پہنے وہ حقیقتاً شہزادہ لگ رہا تھا۔ وہ ایک لمحے کیلئے اسکی نیلی آنکھوں کو دیکھ کر مبہوت ہوئی پر اگلے ہی لمحے نظریں ہٹا گئی۔

""""تم نے مجھے کمینا سیٹھ عالم فاضل کہا؟""""گلاس میں پانی ڈال کر وہ اسکے قریب آیا۔ وہ بے جان ٹانگوں کے ساتھ نچلا لب سختی سے دانتوں تلے دبائے بمشکل کھڑی تھی۔

""""نہیں
ہاں۔________

ہاں کہا تھا۔""""اسکی ایک ہی خطرناک گھوری اسے لائن پر لے آئی تھی۔

""""بے ہودہ انسان؟""""وہ پھر تصدیق چاہ رہا تھا۔ آن نے دل میں اس لمحے کو کوسا جب نوال کو کال ملائی تھی۔

""چھپ چھپ کر باتیں سننا اخلاقیات کے خلاف ہے۔ پرائیویسی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔"" وہ اسکی بات پر حیرانی سے اسے دیکھنے لگا،،، اگلے ہی لمحے مونچھوں تلے موجود عنابی لب مسکرائے تھے۔ مسکراہٹ چھپانے کی اس نے ہر گز زحمت نہیں کی تھی۔

""اووو تو مس آنِ عالم تم مجھے اخلاقیات سکھاؤ گی؟ چلو سکھاؤ۔ کیونکہ مجھ میں اخلاقیات نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

رہی بات پرائویسی کی تو یاد رکھنا کہ تمہارا فون میرے کنٹرول میں ہے۔ ایک ایک بات سات سمندر پار بیٹھ کر بھی سن سکتا ہوں۔

صرف تم نہیں،، ٹیم میں موجود ہر شخص کا فون ہیک کیا ہوا ہے میں نے۔"" شروع میں اس پر طنز کرتے آخر میں وہ اسکے چودہ طبق روشن کر گیا۔ یعنی نوال سے بات کرنا اب خطرے سے خالی نہیں تھا۔

""یہ غلط ہے۔"" اس نے معصوم سا احتجاج کیا تھا۔

""میں غلط کام ہی کرتا ہوں۔"" سختی سے کہتے اسے آنکھیں دکھائیں۔ وہ دانت پیس کر رہ گئی۔

""نوال بھی ہیکر ہے۔ ہم اسے بتائیں گیں۔"" نجانے اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی۔ دوسری طرف عالم ٹھٹکا۔ یعنی آن کا فون جو پہلے سے ہیک تھا وہ نوال نے کیا تھا۔

سامنے کھڑی بے وقوف لڑکی نہیں جانتی تھی کہ وہ اسے بتا کر کتنی بڑی بے وقوفی کر گئی ہے۔

""سنو۔ ""

وہ چونکی۔ اسکا لہجہ،، ہاں اسکا لہجہ

تو جانا پہچانا تھا۔

اسے فوراً یاد آیا تھا،، وہ دو بار اسے اسی انداز میں 'سنیں' کہہ کر پکار چکی تھی۔ تو کیا وہ اسی کا انداز اپنا رہا تھا۔ آن کو حیرت ہوئی۔

اسے سوچوں میں گھرا دیکھ کر عالم زرا سا آگے جھکا۔

""بتانے کا شکریہ۔"""آن کی آنکھیں غلطی کا احساس ہوتے ہی پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کچھ کہنا چاہا مگر الفاظ ہونٹوں پر آ کر دم توڑ گئے۔

""رمشا!"""اسکی ایک پکار پر رمشا بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئی۔

""میں نے تمہیں اسکی گرومنگ کا کہا تھا"""اسکا اشارہ سمجھتے رمشا کا حلق سوکھ گیا۔ آن کو حیرت ہوئی بھلا ایک عام سے سوال سے اسکی رنگت کیوں اڑ گئ۔ نہیں جانتی تھی کہ بحر ظلمات کے بادشاہ کی ایک نظر ہی مقابل کا خون سکھا دیتی ہے۔ آنِ عالم نے اسے کچھ زیادہ ہی ہلکا لے لیا تھا۔

""سیٹھ عالم وہ __________""رمشا کے الفاظ کھو سے گئے تھے،، وسرنڈر کرتی سر جھکا گئی۔

""کیٹ واک نہیں کروانی ان سے۔ جو کمر تک بال رکھے ہوئے ہیں۔

اپنے جتنے بال کرو۔"""آن کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے باہر آنے کو تھیں۔ منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

رخ موڑ کر پشت پر بکھرے اپنے سنہرے بالوں کو دیکھا اور ایک نظر رمشا کے بمشکل کندھوں تک آتے بالوں کو دیکھا۔

قدم خود بخود پیچھے کی طرف جانے لگے۔

""""نہیں"""" وہ بے آواز بولی تھی۔ لیکن وہ تو حکم نامہ دے کر آگے بڑھ گیا تھا۔ رمشا نے بے بسی سے اس حسینہ کے حسین لمبے بالوں کو دیکھا جو اسکے چہرے کر گرد بکھرے خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔ اسکا یہ حلیہ کسی کو بھی اپنے عشق میں گرفتار کر سکتا تھا۔

""""سوری پیاری لڑکی """" اس نے بے بسی سے کندھے اچکائے جیسے وہ خود مجبور ہو۔

لفظ "پیاری لڑکی" پر عالم بے ساختہ مڑا۔ سفید شرٹ، نیلی جینز کے ساتھ جو گرز پہنے،،، بالوں کو لاپرواہی سے کھلا چھوڑے وہ واقعی "پیاری لڑکی" لگ رہی تھی۔ اتنی کہ کسی کا بھی ایمان ڈگمگا جاتا۔

لیکن وہ 'کسی' نہیں تھا۔ سیٹھ عالم تھا اسلیے سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔

رمشا دو منٹوں میں اسکے لمبے بالوں کو زمین کی زینت بنا چکی تھی۔ وہ رو پڑی۔ اپنے بالوں کو دیکھ کر اسکا دل چاہا اس سیٹھ عالم نامی بلا کو جھنجھوڑ ڈالے۔

شیشے میں خود کو دیکھنے کی زحمت کیے بغیر وہ رخ موڑ کر بیٹھ گئ۔

اب وہ مکمل طور پر بدل گئ تھی۔ وہ کوئ رقاصہ یا طوائف نہیں لگ رہی تھی،،، بلکہ صرف آنِ عالم لگ رہی تھی۔

""""مجھ سے تو مت ناراض ہو پیاری لڑکی۔ سیٹھ عالم کا حکم ماننا ضروری تھا۔""""

رمشا نے اسکے پاس گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے کہا۔ اسے یہ لڑکی نجانے کیوں مگر اچھی لگی تھی۔ ایک رقاصہ ہو کر اتنی معصوم۔ اسے حیرت ہوئی تھی۔ وگرنہ عموماً طوائفوں اور رقاصاؤں کے بارے میں گمان کیا جاتا تھا کہ وہ چالاک اور حسن کی اداؤں میں لوگوں کو پھنسانے والی ہوتی ہیں۔ لیکن یہ تو الٹ تھی۔

""""ہمیں یہ بہت اچھے لگتے تھے۔"""" گال سختی سے رگڑتے،، نم آنکھوں سے اس جگہ کو دیکھا جہاں پہلے اسکے بال گرے تھے،، مگر اب ملازمہ وہ جگہ صاف کر چکی تھی۔

"""اب بھی تم پیاری لگ رہی ہو۔ بلکہ ہالی ووڈ کی ہیروئن لگ رہی ہو۔""" آنکھ دباتے اسے چھیڑا۔ مقصد موڈ بحال کرنا تھا۔ اور ایسا ہی ہوا وہ روتے روتے ہنس دی تھی۔

"""اچھا دیکھو تو صحیح خود کو۔ بلکہ رکو میں تمہاری تصویر بناتی ہوں۔""" وہ فون نکالنے لگی جب آن نے ٹوکا۔

"""وہ جو تمہارے سیٹھ صاحب ہیں نا انہوں نے سب کے فون ہیک کیئے ہوئے ہیں۔ یہ نہ ہو تصویریں انکے پاس چلی جائیں۔""" اس نے جل کر اپنا خدشہ ظاہر کیا۔ جو ٹھیک بھی تھا مگر رمشا کو پھر بھی ہنسی ضبط کرنا مشکل لگا تھا۔

"""ایسا ہے کیا؟""" اسکی گھمبیر آواز پر وہ فوراً پلٹی۔ کندھے پر بکھرے سٹائل سے کٹے بال اڑ کر منہ پر آئے تھے۔ آن کو اسکا یوں اچانک سے آنا سخت برا لگا تھا۔

"""چلو اب دیکھتا ہوں مجھے کون روکتا ہے۔""" کہتے ہی فون نکال کر وہ کئی تصویریں کھینچ چکا تھا۔ جن میں آن کے تاثرات حیرت سے بھرپور تھے۔

"""یہ کیا کیا آپ نے؟""" وہ فوراً سے اٹھ کر اسکے پاس گئی۔

"""جوابدہ نہیں ہوں۔

رمشا نیچے لاؤ اسے،،، میری آنکھوں کے سامنے آج اسکی پہلی کلاس ہو گی شوٹنگ کی۔ """

اسکی حیرت سے کھلی آنکھوں کو نظرانداز کرتے ازلی سرد لہجے میں رمشا کو حکم دیا اور خود شان سے چلتا نیچے بڑھ گیا۔

وہ اسکی تصویریں کھینچنے والی حرکت پر اپنی جگہ جم سی گئی تھی۔ وہ ڈنکے کی چوٹ پر دن دہاڑے اسکی تصویریں کھینچ سکتا تھا اور نجانے کیا کیا کر سکتا تھا۔

آنِ عالم کو پہلی دفعہ خوف محسوس ہوا تھا۔ خاموشی سے بنا چوں چراں کیے وہ رمشا کی تقلید میں چلنے لگی۔

****

معظم ابھی تھانے پہنچا ہی تھا کہ ایک بری خبر اسکی منتظر تھی۔ اسے تین ماہ کیلئے سسپینڈ کر دیا گیا تھا۔ وجہ وہ اچھے سے جانتا تھا۔ اس نے عالم کے خلاف کیس لڑنے کا آغاز کیا تھا،،، مگر شاید اسکا یہ دیانتداری والا کام افسران بالا کو ہمیشہ کی طرح اس بار بھی پسند نہیں آیا تھا۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی،،، ہر دفعہ ایسا ہی ہوتا تھا۔ تبھی تو وہ ایس پی کی پوسٹ سے آگے بڑھ ہی نہیں پا رہا تھا۔

عالم کا ساتھ دینا اسکی رضا نہیں مجبوری تھی۔

وہ ایک دیانتدار بندہ تھا، جسے ایماندار پولیس افسر کے روپ میں دیکھنا اسکی مرحوم ماں کا خواب تھا۔

لیکن ایماندار شخص کو آج کے دور میں پوچھتا کون ہے بھلا؟

وہ ضبط کرتا الٹے قدموں واپس مڑ گیا۔ ارادہ فلیٹ پر جانے کا تھا جہاں اسے یقین تھا کہ عالم موجود ہو گا۔ کیونکہ دن کے وقت وہ عموماً وہیں ہوتا تھا۔

****

عالم نیچے آیا تو سامنے ہی وہ ادھر ادھر دیکھتی اندر آ رہی تھی۔ اسکی یہاں موجودگی عالم کو سخت ناگوار گزری۔

""""یہ تمہاری خالا جی کا گھر نہیں ہے جو منہ اٹھا کر چلی آئی ہو۔"""" اسے دیکھتے ہی چوٹ کی تھی۔

""""تم سے مطلب""""! کاٹ دار لہجہ عالم کو سلگا گیا۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا نوال کی نظر آن پر پڑی۔ مغربی طرز کے لباس میں وہ کوئی حسینہ ہی لگ رہی تھی۔ وہ منہ کھولے کتنی ہی دیر اسے دیکھتی مبہوت ہو گئی تھی۔۔ اسکے بالوں کو دیکھ کر جھٹکا لگا۔

"""کس نے کیا یہ؟ """سپاٹ لہجے میں پوچھا تھا۔ جانتی تھی کہ ایک تو وہ بے حد خوبصورت ہے، دوسرا اسکا نیا روپ اتنا توبہ شکن اور جان لیوا تھا کہ نوال حیدر کو ڈر تھا کہ کہیں یہ روپ اسکے لیے مشکل نہ کھڑی کر دے۔ عالم اسکی نگاہوں کا مرکز دیکھ کر آنکھیں گھما گیا۔

"""غلطی ہو گئی آنِ عالم۔ تمہارے شوہر سے پوچھنا بھول گئے۔ """عالم نے جل کر طنز کیا تھا،، رمشا نے مسکراہٹ چھپائی جبکہ نوال سلگ اٹھی۔

"""یہ کیا بے حیائی ہے؟ """اسکا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑے شخص کا خوبصورت چہرہ بگاڑ دے جانے اسکی پھوپھو کا حلیہ بگاڑ دیا تھا۔

"""باغِ حسن والی بے حیائی سے تو یہ بے حیائی لاکھ گنا اچھی ہے۔ """عالم کے بولنے سے پہلے آن خود ہی بول پڑی۔ جہاں نوال کو اسکے نئے انداز نے دھچکا دیا تھا وہیں عالم کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"""پھوپھو! """صدمے سے پکارا۔ ایک دن میں انسان اتنا کیسے بدل سکتا تھا۔

"""پتا نہیں کہاں سے اٹھ کر آ جاتے ہیں فضول لوگ؟ رمشا جلدی آؤ ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔ """ وہ گھڑی پر نظر ڈالتا آگے بڑھ گیا۔

آن بے بسی سے نوال کے حیران چہرے کو دیکھتی چارو ناچار اسکے پیچھے گئی۔

نوال وہیں کھڑی خود پر ضبط کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

"""آہہہہہہ """بینچ کو ٹھوکر ماری نتیجتاً اپنے پاؤں پر ہی چوٹ لگ گئی۔ پاس سے اٹھتے قہقہے پر اس نے رخ موڑ کر دیکھا تو پولیس وردی میں ملبوس معظم اس پر ہنس رہا تھا۔

تضحیک کے احساس سے وہ سرخ پڑ گئی۔

""""کمینا۔"""" زیر لب بڑبڑاتے وہ وہاں مڑ گئی جہاں سے ابھی آن اور عالم گئے تھے۔ معظم بھی کچھ سوچتے ہوئے اسکے پیچھے چل دیا۔

آن اپنے کھلے بالوں کو کیچر میں باندھ کر گن چلانا سیکھ رہی تھی۔

سامنے ایک تھیلا نما چیز ٹنگی ہوئی تھی جہاں نشانہ لگانا تھا۔ گولی چلانا اتنا مشکل کام نہیں تھا،، مشکل تو نشانہ لگانا تھا۔ کئ دفعہ کوشش کے باجود بھی وہ ناکام رہی تھی۔ عالم اب حقیقتاً زچ ہو چکا تھا،، جبکہ نوال بے زاری سے کھڑی اپنی معصوم پھوپھو کو بدلتا دیکھ رہی تھی۔ غصہ سوا نیزے پر تھا۔

رہا معظم تو وہ عالم کو دیکھ کر معنی خیزی سے مسکرا رہا تھا،، جس پر عالم اسے کئی گھوریوں سے بھی نواز چکا تھا۔

""""مس آن۔ ٹارگٹ ہر ہٹ کرو۔ مجھے لگتا ہے تم مجرم کو مارنے کی بجائے آس پاس کے لوگوں کو مارتی پھرو گی"""" عاجز آتے وہ پیچھا ہٹا۔ کتنی بلٹس ضائع ہو چکی تھیں،، مگر وہ نشانے پر تو کیا،، نشانے کے اس پاس بھی نہیں مار رہی تھی۔ عالم کی نظر کونے میں کھڑی نوال پر پڑی تو وہ معنی خیزی سے مسکرایا۔

""""رمشا!"""" اسے جس انداز میں اس نے پکارا تھا،، وہ لمحے سے پہلے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے اسکی بات سمجھ چکی تھی۔

""""سیٹھ عالم لیکن ______"""" اعتراض اٹھانے کی جرات تو کی مگر لمحے میں بدلتا اسکی آنکھوں کا رنگ رمشا کو خوفزدہ کر گیا۔

لمحوں کی بات تھی،، نوال اس تھیلے کے بلکل ساتھ رمشا کی مضبوط گرفت میں بری طرح پھڑپھڑا رہی تھی۔

""""عالم"""" آن نے صدمے سے اسے دیکھا۔ اسکا عالم کہنا غضب تھا،، اتنا کہ وہ اسے دیکھتا رہ گیا۔ پہلی دفعہ اسے کسی نے صرف عالم کہا تھا،، اور اس لفظ کا حق ادا کر دیا تھا۔

""""شوٹ""" اسکے سحر سے نکلتے آہستہ سے کہا۔ وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

""""معظم دوسری طرف آؤ""" اب منظر یہ تھا کہ ایک طرف رمشا کی گرفت میں چلاتی،، اسے کوستی نوال تھی،، دوسری طرف مطمئن سا کھڑا معظم جو نوال کی چیخوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اور درمیان وہ تھیلا نما چیز۔ آن کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ اتنی عجب صورتحال تھی۔ نشانہ ہلکا سا بھی چوکتا تو دونوں میں سے کوئی ایک جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔

""""چلاؤ گولی""" عالم نے سختی سے کہا تھا۔ اسکے خوف سے زرد پڑتے چہرے پر پسینے کے قطرے ابھرنے لگے۔

""" I said fire Aan e Alam """

وہ چلایا تو آن نے سختی سے آنکھیں میچی۔ گن پر گرفت مضبوط ہوئی تھی

""" I said fire , Aan e Alam """

وہ چلایا تو آن نے سختی سے آنکھیں میچی۔ گن پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔ نوال کا وجود ساکت رہ گیا۔ جبکہ معظم کے چہرے کے تاثرات عام تھے۔ جیسے وہ جانتا ہو کہ عالم کا یہ طریقہ رائیگاں نہیں جائے گا۔

""""ہم سے نہیں ہو گا""" ٹریگر دباتے دباتے وہ رکی اور رحم طلب نگاہوں سے اسے دیکھا۔ لیکن مقابل شاید بے حس تھا۔ دونوں کے درمیان موجود چند فیٹ کا فاصلہ ختم کرتے اس نے اسکے ہاتھ میں پکڑی گن ٹھیک کی۔

""""شوٹ""" بے تاثر چہرے سے حکم دیا۔ رحم کی اپیل مسترد ہوتے دیکھ کر وہ بے بسی سے نوال کو دیکھنے لگی۔ اگلے ہی لمحے ٹھاہ کی آواز سے گولی چلی تھی،،، نوال اور معظم کی سانسیں ایک لمحے کیلئے تھم سی گئیں۔ گولی چلاتے ہی آن نے سختی سے آنکھیں میچ لیں جیسے یقین ہو کہ کوئی ایک دارِ فانی سے کوچ کر چکا ہو گا۔

لیکن یہ کیا،،دونوں کے درمیان موجود تھیلا زمین پر پڑا تھا۔

نشانہ اپنی جگہ پر جا کر لگا تھا۔عالم اپنے پلان کی کامیابی پر دلفریب سا مسکرا دیا۔آن نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر دیکھا تو دونوں صحیح سلامت کھڑے تھے اور وہ تھیلا نما چیز زمین پر پڑی تھی۔

اتنی عجیب صورتحال تھی کہ وہ خوشی کے مارے ہنس بھی نہ سکی۔

""سوری!""نوال کو دیکھتے وہ بے آواز بولی تھی۔رمشا کی گرفت سے خود کو آزاد کرواتے وہ آن کے پاس آئی۔

""پھوپھو، بات کرنی ہے آپ سے""عالم کو دیکھ نہیں رہی تھی،، لیکن انداز اجازت طلب ہی تھا۔

""ہاں ہاں کرلو۔""وہ آہستہ سے چلتا ان دونوں کے پاس جا کھڑا ہوا۔اسکی حرکت نوال کو طیش دلا گئی۔

""ایسے کیسے بات کر سکتے ہیں ہم؟

پرائیویسی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔""آن منمنائی۔نوال کو آن کا اسکے سامنے ڈرنا سخت ناگوار گزرا تھا۔

""رہنے دیں پھوپھو۔اس شخص کو کیا پتا اخلاقیات کسے کہتے ہیں۔

اسے تو بس لوگوں کو مارنا آتا ہے،،، قتل کرنا آتا ہے،، غنڈہ گردی کرنی آتی ہے۔

میں بھی دیکھتی ہوں کب تک اسکی غنڈہ گردی چلتی ہے۔

آیا بڑا سیٹھ عالم۔ہنہہہ""جو اس نے تھوڑی دیر پہلے اس کے ساتھ کیا تھا،، نوال اسکا غصہ اچھے سے اتار چکی تھی۔

وہ خود تو اب پر سکون ہو گئی تھی مگر عالم کا سکون غارت ہو چکا تھا۔

"""بیٹا نکلو یہاں سے۔ شاباش دو منٹ سے پہلے نو دو گیارہ ہو جاؤ۔ اس سے پہلے میں تمہیں اوپر پہنچا دوں وہ بھی بغیر ٹکٹ کے۔""" اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے باہر کی جانب اشارہ کیا۔ سب کے سامنے خاص طور پر اس دن والے لڑکے کے سامم اتنی بے پر عزتی پر نوال کا چہرے لہو چھلکانے لگا۔

"""""مر جاؤ تم،،، کیڑے پڑیں تمہیں۔ ظالم عالم،، خود غرض عالم،،، بے حس عالم""" جاتے جاتے اسکے پاؤں پر زور سے پاؤں مارنا نہیں بھولی تھی۔ اسکی یہ حرکت جہاں عالم کا میٹر گھما گئی وہیں آن کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گئی۔

اسکی مسکراہٹ عالم کی خونخوار گھوری پر فوراً سمٹی۔

"""کل اگر نشانہ ہلکا سا بھی خراب ہوا تو پھر تمہیں بتاؤں گا۔""" انگلی دکھا کر کہتا وہ اسے سہا گیا۔

اسکے جاتے ہی آن نے کب سے اٹکی سانس بحال کی۔

بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو قابو کرنا چاہا،، مگر احساس ہوا کہ اسکے کمر تک آتے سنہرے بال اب شہادت پا چکے ہیں۔

غصے سے پیر پٹختی وہ اوپر بڑھ گئی۔ یہ شخص دن بدن اپنی حرکتوں سے زہر لگنے لگا تھا۔

****

گاڑی بلیک ہاؤس کے پورچ میں آکر رکی۔ معظم سارے راستے وقفے وقفے سے عالم کو دیکھتا مسکراتا رہا تھا۔ عالم نظر انداز کرتا ڈرائیونگ کرتا رہا۔

"""اترو!""" سختی سے کہا تھا۔ معظم ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ سے اسے چڑانے لگا۔

""""ممانی""""ایک زوردار قہقہہ لگاتا وہ اسکے سنبھلنے یا سمجھنے سے پہلے ہی گاڑی سے نیچے تھا۔ اسکی طرف دیکھے بغیر اندر کی طرف دوڑ لگا گیا۔ عالم منہ کھولے نجانے کتنی ہی دیر بیٹھا رہا۔

سمجھ آنے پر گاڑی سے نکل کر زور سے دروازہ بند کیا اور اندر بڑھ گیا۔

""""ممانی""""جونہی اندر داخل ہوا دروازے کے پیچھے سے معظم نے اسکے کان میں سرگوشی کی اور پھر سے بھاگ گیا۔ عالم نے ہاتھ میں پکڑا فون اسے مارنا چاہا مگر دانت پیس کر رہ گیا۔

معظم کا ایک جاندار قہقہہ عالم کو مزید بھڑکا گیا۔

""""ممانی۔ کہاں ہیں آپ؟

ممانی۔ جلدی آئیں""""ہونٹوں کے گرد ہاتھ رکھتے وہ چلانے کے سے انداز میں کہنے لگا۔ دونوں کے درمیان موجود صوفے بارڈر کا کردار ادا کر رہے تھے۔

وہ لہک لہک کر اب ممانی ممانی کر رہا تھا۔

عالم سختی سے ہونٹ آپس میں پیوست کیے سلگتی نگاہوں سے اسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

""""زمر زمر

سنو یار ممانی آنے والی ہیں۔""""اپنی بات سے محفوظ ہوتا وہ خود ہی قہقہہ لگا گیا۔ اسکی بات پر جس سپیڈ سے زمر نیچے آئی تھی اور عالم کو جس طرح بے یقینی سے دیکھا تھا،، وہ خوامخواہ شرمندہ ہو گیا۔

""""کہاں ہیں ممانی؟

آپ نے لڑکی ڈھونڈ لی۔

واؤ۔ماموں آپ بہت اچھے ہیں """زمر بے یقینی سے اچھل پڑی۔ معظم ہنس ہنس کر بے حال ہوتا پیٹ پکڑ کر صوفے پر گرا ہوا تھا۔

""""اسکا دماغ ہل گیا ہے۔ کمینے کو تین ماہ کیلیئے سسپینڈ جو کر دیا ہے پولیس والوں نے۔

بیٹا تم پہلی فرصت میں نکلو میرے گھر سے۔ تمہاری جو حرکتیں ہیں نا میں برداشت نہیں کر سکتا۔

اس سے پہلے تمہیں ممانی دیکھنے سے پہلے حوریں دیکھنی پڑ جائیں،، اپنا بوریا بستر سمیٹو اور نکلو یہاں سے۔"""" معظم ہنسنا بھول کر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا۔ وہ کہیں سے اسکا سگا ماموں نہیں لگ رہا تھا۔

""""ہاہائے۔

ممانی بولنے پر اتنی بڑی سزا۔"""" عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھے شکوہ کیا۔

""""معظم میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا۔ دو دن کیلیئے یہاں نظر نہ آنا مجھے۔"""" عالم کا بس نہیں چل رہا تھا اس کی گردن مروڑ دے۔ لفظ ممانی کتنا چڑانے والا تھا کوئی عالم سے پوچھتا۔

""""ہاااا۔ مطلب کوئی ممانی والا سین نہیں ہے۔"""" زمر نے نروٹھے پن سے کہا،، معظم جاتے جاتے پلٹا اور گلا پھاڑ کر ہنسنے لگا۔ لیکن اگلے ہی لمحے عالم کے دیکھنے پر شرافت کی اعلیٰ مثال بنا باہر نکل گیا۔ دو دن اب اسے فلیٹ پر ہی گزارنے تھے۔ عالم کا کہنا حرف آخر جو تھا۔

""""ممانی کو تو چھوڑو۔ تم یہ بتاؤ ابراہیم نامی شخص کے پیچھے کیوں پھر رہی ہو؟"""" اسکا لہجہ نارمل تھا مگر زمر کو لگا اسکا بھانڈا بیچ بازار میں پھوٹ گیا۔

""""آپ کو کس نے بتایا؟"""" انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ عالم کو جھوٹ سے نفرت تھی۔

"""یہ جواب نہیں ہے میرے سوال کا۔""" اسے صوفے پر بیٹھنے کا کہا اور خود دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ خاموشی سے سر جھکائے لب کاٹتی رہی۔ ساری بہادری اور بولڈنس عالم کے سامنے اڑ گئی تھی۔ اسکی آنکھیں ہاں اسکی نیلی آنکھیں انسان کو پاگل کرنے کیلیئے کافی تھیں۔

"" Do You love Ibrahim Gillani ? ""

بلیک ہاؤس کی چھت زمر کے سر پر آن گری۔

یہ بے باکی نہیں تھی،، اس نے ٹھیک کیا تھا دوٹوک پوچھ کر۔

اگر یہ صرف ٹائم پاس تھا تو وہ زمر پر سختی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ورنہ دوسری صورت میں اسے کچھ اور سوچنا تھا۔

لیکن اس سے پہلے زمر سے جاننا ضروری تھا۔

"""آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں ماموں؟""" شرمندگی سے وہ نظریں چرا گئی۔

"""جواب دے دینا مجھے ایک ہفتے تک۔ ورنہ دوبارہ اسکے پاس یا اسکے ارد گرد نظر نہیں آنا مجھے زمر ابصار۔ آزادی اپنی جگہ لیکن یہ سب نہیں چلے گا۔

ایک دوست سمجھ کر تم مجھے سوچ سمجھ کر بتا دینا۔""" اسکے سر پر بوسہ دیتا وہ دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اوپر بڑھ گیا۔

زمر نے اسکے جاتے ہی کب سے رکی سانسیں بحال کیں۔ وہ جادوگر تھا،، سامنے والے پر ایسا جادو کرتا تھا کہ مقابل ہوش و حواس کھو بیٹھتا۔

"""کیسے بتاؤں آپ کو۔ پہلے وہ ابراہیم تو مان جائے۔""" ناخن چباتی وہ بری طرح ٹہلنے لگی۔ عالم نے ایک ہفتے کا وقت دیا تھا اور اس ایک ہفتے میں اسے ابراہیم گیلانی کو فتح کرنا تھا۔

بظاہر تو مشکل لگ رہا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ وہ کر لے گی۔

****

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔۔۔

اس ایک ہفتے میں وہ شوٹنگ اچھے سے سیکھ چکی تھی۔ رمشا نے اس پر کافی محنت کی تھی جو رائیگاں نہیں گئی تھی۔ عالم دوبارہ نہیں آیا تھا ہاں البتہ نوال دو بار ضرور آئی تھی۔ حسن آراء کو شک ہو گیا تھا اس لیے آن نے اسے دوبارہ آنے سے سختی سے منع کیا تھا۔

آن کے کہنے کے باوجود بھی وہ عالم کی مدد لے کر وہاں سے نکلنے کیلئے تیار نہ تھی۔

دوسری طرف عالم کو ایک ہسپتال میں نومولود بچے غائب کروانے کے حوالے سے کیس ملا تھا،، جس میں اسے اصل مجرم کو پکڑنے کے پیسے ملے تھے۔ کام اتنے شاطر انداز میں کیا جا رہا تھا کہ پولیس بھی سراغ لگانے سے قاصر تھی۔ اس کیس کے ذریعے وہ آن کا بحرِ ظلمات میں ڈیبیو کروانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اسی لیے اب فلیٹس کے باہر کھڑا وہ اسکا منتظر تھا۔

فون کی رنگ ٹون نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

""""سر جی اسلام علیکم"""" کسی انسپیکٹر کی کال تھی جو پرجوش انداز میں اسے سلام کر رہا تھا۔

""""سیٹھ عالم،، صرف سیٹھ عالم"""" اسکا لہجہ مقابل کے جسم میں سنسنی دوڑا گیا۔

""""جی سیٹھ صاحب۔"""" سارا جوش ہوا ہوا تھا۔

""""وہ جی ایک لڑکی آئی ہے اپنا نام نوال حیدر بتا رہی ہے۔ کہتی آپ کے خلاف ایف آئی آر کٹوانی ہے۔ کیا کروں صاحب؟"""" عالم کے ہونٹ اور آنکھیں دونوں مسکرائے۔ کل کی وہ بچی اس سے پنگوں میں اتنا آگے بڑھ گئی تھی کہ ایف آئی آر کٹوانے بھی انکے پاس گئی تھی جو ایف آئی آر کاٹنے سے پہلے اس سے اجازت کے طلبگار تھے۔

""""بچی کو خوش کر دو۔ جتنی دفعہ کہتی ہے اتنی دفعہ ایف آئی آر کاٹو۔

جو جو الزام لگاتی ہے لگانے دو۔"""" مسکرا کر کہتا وہ اسکی حیرت کو نظر انداز کرتا فون پیچھے سیٹ پر پھینک چکا تھا۔ ان چند دنوں میں وہ اتنا تو جان گیا تھا کہ اسے عالم سے کوئی ذاتی خار نہیں ہے۔ اسے بس آن کی زندگی میں عالم کی مداخلت پسند نہیں آئی تھی۔ شاید انیس سالوں میں وہ آن کو اپنی ملکیت سمجھنے لگی تھی۔ اسلئے وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اور آن کے ارد گرد بھی نظر آئے۔

اسلیے وہ عالم کو زچ کرنے کا ہر حربہ استعمال کر چکی تھی،، لیکن شاید وہ ڈھیٹ ثابت ہوا تھا۔ اس پر رتی برابر اثر نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ فوراً حساب بے باک کر دیتا تھا۔

اسکی ایف آئی آر کٹوانے والی بچگانہ حرکت عالم کو مزہ دے گئی۔ اسلئے اسے وہ کرنے دیا جو وہ کرنا چاہتی تھی۔

گاڑی کا دروازہ بجنے کی آواز سے وہ چونکا۔

گہرے سبز رنگ کی ٹراؤزر نما پینٹ اور شرٹ پہنے بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ چونکہ سردیوں کا آغاز تھا تو ہلکا سا گھٹنوں تک آتا کالا کوٹ کندھے پر رکھا تھا۔

اسکو دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرایا۔ شاید نہیں یقیناً وہ غضب لگ رہی تھی۔ یا یوں کہنا زیادہ مناسب تھا کہ ہاٹ لگ رہی تھی۔

اتنی کمال ڈریسنگ سینس رمشا کی ہی ہو سکتی تھی۔ اس نے رمشا کو کہا تھا کہ آن کو بدل دے،،،، رمشا نے ایسا بدلا تھا کہ اب پرانی آن کی ایک جھلک بھی باقی نہیں رہی تھی۔

ایک چیز جو عالم نے دیکھی تھی،، وہ اعتماد تھا جو اس ایک ہفتے میں اس میں آیا تھا۔ وہ رمشا سے خوش ہوا تھا جس نے اسکے کہے کے عین مطابق ایک رقاصہ کو ایک عام اور مضبوط لڑکی بنا دیا تھا۔ جو سیٹھ عالم کے ساتھ کام کرنے کی اہل تھی۔

اس نے بٹن دبا کر گاڑی کو ان لاک کرتے اسکا انتظار تمام کیا۔ وہ خاموشی سے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

""""بات سنیں زرا۔

ہمیں تنخواہ کب ملے گی؟"""" کتنی دیر بعد خاموشی کو اسکی نرم آواز نے توڑا۔ اسکے پوچھنے کے انداز پر عالم نے بمشکل قہقہہ روکا۔

""""جواب سنو زرا۔ گورنمنٹ ٹیچر تھوڑی رکھا ہے میں نے تمہیں۔ جو ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو تنخواہ تمہارے ہاتھ پر رکھ دوں گا۔"""" اسی کے انداز میں کہا تھا۔ اسکے طنزیہ کہنے پر وہ برا مان گئی، جس کا اندازہ عالم کو شیشے سے پیچھے دیکھتے ہوئے بخوبی ہو گیا تھا۔

""""تو ہم کیا بغیر معاوضے کے آپ کے ساتھ کام کریں گیں؟"""" صدمے سے چور لہجے میں پوچھا تھا۔

""""آنِ عالم صاحبہ آپ کون سا کام کر رہی ہیں ہمارے لیے جس کے عوض آپ کو معاوضہ چاہے۔ یہ کپڑے جوتے کھانا پینا،، یہ سب تو ہم دے رہے ہیں تمہیں حالانکہ اب تک کوئی کام نہیں کیا تم نے۔ پھر بھی معاوضے کی فکر ہے۔ واہ بھئی"""" بار بار لفظ کام پر زور دیتے وہ طنزیہ بولا، تو آن نے اسکی بات سن کر دانت کچکچائے۔ دل چاہا تھا اس شخص کو چلتی گاڑی سے دھکہ دے دے۔

""""ہاں تو ہم اسی لئے معاوضہ ماگ رہے ہیں تاکہ بعد میں کوئی ہمیں طعنہ نہ مارے۔"""" عالم نے تیوریاں چڑھا کر اسے گھورا اور ساتھ ہی گاڑی جھٹکے سے رکی۔۔ وہ طنز کے بدلے طنز کر گئی تھی جس کا اسے فوراً احساس ہوا تھا۔

لب بے آواز سوری کے انداز میں ہلے تھے۔

""ہم کہہ رہے تھے کہ آج کے دور میں بھلا مفت میں کام کون کرتا ہے،، ابھی ہم نے بھی کام شروع کر دیا ہے تو آپ بتا دیں کتنا معاوضہ ملے گا؟"" آہستہ سے وضاحت دیتے وہ گھوم پھر کر وہیں آن ٹھہری جہاں سے شروع ہوئی تھی۔

عالم نے سر جھٹک کر دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی۔

""دس ہزار ""

""کیا؟"" وہ چیخنے کے ساتھ باقاعدہ ٹیک چھوڑ کر آگے کو ہوئی اور فرنٹ سیٹوں کے درمیان موجود جگہ سے چہرہ نکال کر اسکے چہرے کے تاثرات دیکھنا چاہے۔ مگر ہائے رے قسمت کہ اسکا کندھا بری طرح عالم سے ٹکرایا۔ عالم تیزی سے پیچھے ہٹتا دروازے کی طرف کھسکا۔ معاً اپنی جگہ اور حرکت کا خیال کرتے وہ بھی بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹی اور سر جھکائے خوامخواہ کندھے پر پڑا کوٹ ٹھیک کرنے لگی۔۔ جیسے کچھ دیر پہلے والے واقعے کا اثر زائل کر رہی ہو۔

یہ ایک غیر ارادی عمل تھا،، بلکہ عالم کی ہی دس ہزار والی بات کا رد عمل تھا۔ اسکی حرکت پر کتنا برا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا،، یہ تو عالم ہی جانتا تھا۔

""یہ حرکت دوبارہ نہ ہو۔"" سختی سے اسے آنکھیں دکھاتے تنبیہہ کی۔ وہ میکانکی انداز میں سر ہلاتی شرم سے جھکا سر مزید جھکا گئی تھی۔۔ دس ہزار معاوضے کا غم دل میں رکھنا پڑا کیونکہ اب بحث کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

الفاظ اسکے سامنے کھو سے گئے تھے۔

"""اترو۔""" گاڑی ایک ہسپتال کے سامنے روکی تھی۔ اسے ہنوز ساکت بیٹھا دیکھ کر کہا۔ وہ خاموشی سے نیچے اتر گئی۔

"""تم میری گرل فرینڈ ہو """ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکے سر پر دھماکہ کیا تھا۔ قدم زمین پر جم سے گئے اور وہ آنکھیں خطرناک حد تک پھیلائے اسکی سنجیدگی سے بھرپور نیلی آنکھوں میں مزاق کی رمق تلاش کرنے لگی۔

"""امریکہ سے پڑھ کر آئی ہو""" اسکے ہاتھ پر زور ڈالتے اپنی طرف کھینچا۔ وہ ہوش میں آتی پانی پانی ہو گئی۔ یعنی وہ اسے پلان بتا رہا تھا اور وہ کیا سمجھی۔ اسے ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا۔ نچلا لب سختی سے دانتوں تلے دبائے وہ اسکے ساتھ قدم سے قدم ملانے لگی۔ وہ کالی پینٹ شرٹ میں کف فولڈ کیے بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔ چہرہ کالے رنگ کے ماسک سے چھپا تھا،، جس سے صرف نیلی آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں۔

"""امریکہ میں دو سال گائناکالوجسٹ رہ چکی ہو۔""" وہ اسے مزید معلومات دے رہا تھا۔

"""یہ مشکل ہو گا۔""" وہ کہنا چاہتی تھی کہ آغاز ہی اتنا مشکل کیوں ہے؟ لیکن کہہ نہ پائی۔

ایم اے انگلش میں ماسٹر کرنے والا انسان،، جس نے سائنس پڑھی تک نہ ہو وہ ایک گائناکالوجسٹ سپیشلسٹ کا کردار کیسے نبھا سکتا تھا۔

"""ناممکن نہیں"""لب بھینچے دو لفظی مگر تنبیہی جواب آیا تھا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے کے آگے رکے۔ آن نے شیشے میں خود کو دیکھا،، اور غیر ارادی طور پر کوٹ اور بال ٹھیک کیے۔ یہ حرکت عالم کی نظروں سے چھپی نہ تھی۔ خود پر کسی کی نگاہیں محسوس کرتے اس نے نگاہوں کا رخ موڑا تو دونوں کی نگاہیں ملی،،، دونوں ہنس دیے تھے۔

اور ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

"""ایک دوسرے کو دیکھ کر ایسے ہی بار بار ہنسنا ہے تاکہ گرلفرینڈ بوائے فرینڈ والی فیلنگ آئے۔ کس وغیرہ بھی چلے گی،، کیونکہ تم امریکہ سے آئی ہو۔ وہاں تو سب چلتا ہے نا""" سنجیدہ لہجے میں کہتا وہ اسکی ساری خوش فہمی پر پانی پھیر گیا۔۔ آن نے غصے سے اسے گھورا۔ مگر وہ اسکی طرف متوجہ نہ تھا۔

"""کچھ زیادہ نہیں ہو گیا یہ""" شرم اور غصے کے ملے جلے جذبات لیے جل کر کہا تھا۔ عالم نے اسکی ہمت پر محض آنکھیں گھمانے پر اکتفاء کیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

دروازہ ہلکے سے بجا کر اندر داخل ہوئے تو ہسپتال کا مالک سامنے موجود تھا۔

"""ارے سیٹھ عالم۔ آیئے آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا۔""" اسکے ماسک میں چھپے چہرے کو رشک بھری نگاہوں سے دیکھا۔ نجانے کتنے ہی لوگوں کی خواہش تھی کہ کم از کم وہ ایک بار اس نیلی آنکھوں والے شہزادے نما غنڈے کو دیکھیں،، مگر یہ خواہش ہمیشہ کی طرح آج بھی ادھوری ہی رہی تھی۔

"""یہ کرسٹیانا ہیں۔ دوست ہے میری۔ اسی کے متعلق بات کی تھی نا۔

"""وہ چاہ کر بھی اسکے سامنے آن کو اپنی گرلفرینڈ نہ کہہ سکا۔ آن نے چونک کر اسے دیکھا،، پھر نظریں سامنے مرکوز کر گئی۔

"""اووو سیٹھ صاحب یعنی یہ رکھیل ہیں آپ کی""" کمینی ہنسی ہنستا وہ آن عالم کو ساکت کر گیا تھا۔ اس لفظ سے بچنے کیلیئے اس نے۔ باغِ حسن میں نجانے کتنی مشکلات سہی تھیں۔ کتنی دفعہ حسن آراء کہ مار کھائی تھی۔ کتنی دفعہ اپنی عزت کی رکھوالی کرنے کی خاطر جان لیوا سفوف کھایا تھا۔

""" Shut your mouth Bloody Bastard """

وہ پوری دہشت سے دھاڑا تھا اور سامنے پڑے میز پر موجود چیزیں ہاتھ مار کر زمین پر پھینکی تھیں کہ عجیب وہ غریب شور برپا ہو گیا۔ وہ آگے کو ہوتا ٹائی سمیت اس ہسپتال کے مالک کو اپنی طرف کھینچ چکا تھا کہ مقابل دم گھٹنے پر بری طرح کھانسنے لگا۔

اگلے ہی لمحے عالم نے شدید اشتعال کے عالم میں ایک زوردار مکہ اسکے منہ پر مارا۔

آنِ عالم اسکی سرد پڑتی آنکھیں دیکھ کر اپنی جگہ ساکت رہ گئ۔

""""اٹھو یہاں سے """ ہسپتال کے مالک کو اچھی طرح رکھیل کا مطلب سمجھا کر ساکت بیٹھی بیٹھی آن کو مخاطب کیا۔ وہ اسکی سرد آواز پر ہڑ بڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ کندھے پر پڑا کوٹ ٹھیک کرنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی عالم اسکا بازو پکڑ کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔ ایک کونے میں جا کر اسکا بازو جھٹکے سے چھوڑا۔

""""منہ کھولو! """"حکمیہ انداز تھا۔ اسکی عجیب و غریب ڈیمانڈ پر اسکا منہ واقعی کھل گیا۔

""""ہاں؟"""" آنکھیں سکیڑ کر بے یقینی سے اسے دیکھا۔

""""زبان ہے تو اسے چلایا کیوں نہیں وہاں؟"""" منمناتی ہوئی عورتیں اسے سخت زہر لگتی تھیں۔

""""آپکے ہاتھ چل رہے تھے،، اسلیے مجھے لگا میری زبان کی ضرورت نہیں رہی"""" آہستہ سے کہتی وہ اسے چند لمحوں کیلیئے جواب ڈھونڈنے پر مجبور کر گئی۔

""""اپنی اس بھتیجی کا نمبر ملاؤ"""" بمشکل اپنا اشتعال دباتے دھیمے لہجے میں کہا تھا، اور اپنے قدم باہر کی طرف بڑھا دیئے۔

""""نوال کو؟"""" اسکے ساتھ بمشکل قدم سے قدم ملاتے بے یقینی سے پوچھا۔ اسے بھلا نوال سے کیا کام ہو سکتا تھا۔ اسکے پوچھنے پر عالم نے تیوریاں چڑھا کر اسے دیکھا۔

""""ظاہر ہے وہی ایک (نمونہ نما) بھتیجی ہے تمہاری۔"""" دل میں اسے لقب سے نوازتے ازلی سرد لہجے میں کہا تھا ۔ وہ کوٹ کی جیب سے فون نکال کر نمبر ملانے لگی۔ لیکن کچھ سوچ کر رک گئ۔

"""" کہنا کیا ہے؟"""" عالم کے پلٹ کر دیکھنے پر وہ ہڑبڑا کر رہ گئی۔ حالانکہ اسکے بقول کوئی غلط سوال تھوڑی پوچھا تھا اس نے۔

"""" اسے بولو تم اس سے ملنا چاہتی ہو۔"""" گاڑی کا لاک کھولتے جواب دیا۔ اس سے پہلے وہ پیچھے بیٹھتی عالم اسکا ہاتھ پکڑ کر فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر زور سے دروازہ بند کر چکا تھا۔ اس اچانک افتاد پر وہ منہ کھولے ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ گہری سانسیں کھینچ کر بگڑا تنفس ٹھیک کیا اور نوال کو کال ملائی۔ تب تک وہ بھی دوسری طرف سے آ کر بیٹھ چکا تھا۔

"""" کیسی ہیں نوال؟"""" فون اٹینڈ ہوتے ہی نارمل انداز میں کہا تھا۔ عالم نے لب بھینچ کر اسے دیکھا جو حال احوال کے چکر میں اسکا وقت ضائع کرنے پر تلی ہوئی تھی۔

"""" یہ میلوڈرامہ بعد میں کرنا۔ ابھی جو کہا ہے وہ کرو"""" فون اسکے ہاتھ سے پکڑ کر سپیکر پر ہاتھ رکھا اور دبے دبے لہجے میں غرایا۔ فون سپیکر پر ڈال کر واپس دیا۔ وہ منہ کے زاویے بگاڑتی فون واپس پکڑ گئی۔

"""" ہاں وہ سگنل کا مسئلہ تھا۔ نوال آپ ہم سے آج ملنے آسکتی ہیں؟"""" بات کو سنبھالتے ہوئے اصل مدعے پر آئی۔

"""" اگر وہ دو نمبر سیٹھ یا دو نمبر پولیس والا وہاں ہوا تو میں بلکل نہیں آؤں گی آن پھوپھو"""" سپیکر سے ابھرتی آواز سن کر آن نے ہڑبڑا کر سپیکر بند کرنا چاہا مگر عالم نے ایسا ہونے نہیں دیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ اسکی بات پر عالم کی غصے سے رگیں تن گئیں۔

"""نہیں کوئی نہیں ہو گا۔ آپ آج آجاؤ۔ بلکہ ابھی۔ پھر بات کرتے ہیں، ابھی کام ہے ہمیں۔""" جلدی سے کہہ کر اسکی مزید گوہر افشانیوں سے بچنے کیلیئے فون بند کر دیا۔ چور نگاہ عالم پر ڈالی جو دانت پر سختی سے دانت جمائے تیز رفتار میں گاڑی چلا رہا تھا۔ منہ پر ماسک نہیں تھا۔ جس سے چہرے پر چھائے کرخت تاثرات واضح تھے۔

آن کی اسکو مخاطب کرنے کی ہمت ہی نہ ہوئی تھی۔ اسلیے خاموشی سے موبائل پر بے وجہ انگلیاں پھیرتی رہی۔

****

پورا ایک ہفتہ وہ اسے ہزاروں کالز کر چکی تھی۔ لیکن نمبر مقابل جان بوجھ کر نہیں اٹھا رہا تھا۔ وہ گھر پر بھی گئی تھی لیکن باہر تالا لگا ہوتا تھا۔ دکان پر جانے سے پتا چلا کہ وہ چھٹی پر ہے۔ وہ سیلز مین کو اپنا نمبر دے آئی تھی اور خاص تاکید کی تھی کہ جیسے ہی وہ واپس آئے اسے ضرور فون کیا جائے۔ ہر طرف سے بند دروازہ دیکھ کر زمر ابصار کو لگا کہ وہ پاگل ہو جائے گی۔ ہر کوشش ناکام ہوتی جا رہی تھی۔

وہ چلا گیا تھا اسے محبت میں باندھ کر۔

اپنے سحر میں جکڑ کر۔

اس ایک ہفتے میں وہ کتنا روئی تھی،،، اسکے چہرے پر پڑے حلقوں سے بخوبی اندازہ ہو گیا تھا۔ عالم اسے جان بوجھ کر نظر انداز کر رہا تھا،، کیونکہ دیے گئے وقت سے پہلے کچھ بھی پوچھ کر وہ زمر کو پریشان یا تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جبکہ معظم کام کے سلسلے میں گھر نہیں آیا تھا، ورنہ وہ زمر سے بات اگلوانے کا ہنر اچھے سے جانتا تھا۔

دن کے بارہ بج رہے تھے اور وہ ابھی بھی بستر پر پڑی تھی کیونکہ رات اس سے رابطہ کرنے کی کوشش میں بہت لیٹ سوئی تھی۔۔ فون کی چبھتی آواز نے اسکے آرام میں خلل ڈالا۔ اس نے نظر انداز کرنا چاہا مگر شاید مقابل ڈھیٹ ثابت ہوا تھا۔ وہ بگڑے تاثرات سے بنا دیکھے فون کان کو لگا گئی۔

""""کیا مصیبت ہے؟ جب ایک بندہ فون نہیں اٹھا رہا تو اسکا کیا مطلب ہے؟ اسکا مطلب یے وہ بات نہیں کرنا چاہتا۔"""فون اٹھاتے ہی وہ مقابل کو اچھی جھاڑ پلا چکی تھی۔

""""پر میڈم آپ نے کہا تھا جیسے ہی ابراہیم____"""ابراہیم کے نام پر اسکی سستی،، کاہلی،، بے زاری،، مایوسی،، نیند سب بھک سے اڑی۔

""""وہ آگیا؟""" لہجے میں بے تابی تھی۔ دل کی دھڑکنوں نے رفتار پکڑی۔

""""ہاں جی یہی تو بتانا """ _______بات بیچ میں ہی تھی لیکن زمر فون کاٹ کر وارڈروب کی جانب بڑھی۔ سفید رنگ کا سادہ سا لباس نکال کر واشروم میں گھس گئی۔ پندرہ منٹ بعد وہ تیار ہو کر گاڑی میں تھی۔ آج ویسپا پر جانے کا ارادہ نہیں تھا،، نہ ہی ہمت تھی۔

گاڑی کو تیز رفتاری سے چلاتی وہ پینتالیس منٹ کا راستہ پچیس منٹ میں طے کر چکی تھی۔ گاڑی دکان کے سامنے رکی اور وہ آگ کا بھڑکتا شعلہ بنی اندر داخل ہوئی۔ اسے اپنے ہم رنگ لباس میں ملبوس،، ایک ہفتے کے طویل انتظار کے بعد دیکھ کر جلتے سینے کو سکون ملا تھا۔

دھڑکنوں کا شور کانوں تک سنائی دے رہا تھا۔ اسکے نقوش میں بری طرح کھوئی وہ ارد گرد سے بے پرواہ کھڑی تھی۔

""""تم،، میرا مطلب ہے آپ!""" نظروں کی تپش محسوس کرتے ابراہیم نے چونک کر اسے دیکھا جہاں وہ ارد گرد سے بے نیاز اپنی آنکھوں کی پیاس بجھانے میں مصروف تھی۔

""""کہاں تھے تم؟""" اسکا بدلہ انداز دیکھ کر ابراہیم کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی۔ شک وہ شبہات کی تصدیق اس وقت ہوئی جب اس نے کاؤنٹر پر پڑا رجسٹر اسے مارا تھا۔

ابراہیم اگر اسے بروقت کیچ نہ کرتا تو یقیناً وہ اسے لگ کر شہید ہو چکا ہوتا۔

""" دیکھیں آپ آرام سے بات کریں۔ یہ دکان ہے، لوگ آ جا رہے ہیں۔""" وہ سنبھل کر گویا ہوا۔

لیکن زمر نے ان سنی کرتے جوتوں کا ڈبہ پوری قوت سے اسے مارا،، جو اسکے چوڑے سینے پر لگ کر زمین پر گر گیا۔

""" مجھے پاگل سمجھا ہے؟

ایک ہفتے سے بے وقوفوں کہ طرح جگہ جگہ ابراہیم ابراہیم کرتی پھر رہی ہوں""" وہ ہاتھ میں آتی ہر چیز اسے مارتی دکان کا حشر بگاڑ چکی تھی۔ شاپنگ کیلئے آتے لوگ اس بد دماغ لڑکی کو دیکھ کر توبہ توبہ کرتے آگے بڑھ جاتے۔ وہاں موجود ایک شخص جو اسے بغور دیکھ رہا تھا اسکے حسین سراپے کو غلیظ نظروں سے دیکھتے نسوار منہ میں رکھنے لگا۔

""" دیکھیں آپ حد سے بڑھ رہی ہیں؟""" وہ لب بھینچے بمشکل اسکی بدتمیزی برداشت کر رہا تھا۔

""" حد! کونسی حد؟ کیسی حد؟

محبت کی ہے بے وقوف انسان تم سے،، بے حد محبت!

لا محدود محبت! اور تم مجھے میری حد یاد دلا رہے ہو۔

تمہارا اسٹیٹس دیکھ کر بھی پیچھے نہیں ہٹی،، کیونکہ مجھے ابراہیم گیلانی ویسا ہی چاہیے جیسا وہ ہے،،، اور تم کہہ رہے ہو میں حد سے بڑھ رہی ہوں۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ پاگل ہوں میں تمہارے پیچھے،، محبت کرتی ہوں تم سے، تم غائب ہو گئے۔ میری ہزاروں کالز تم نے اگنور کیں۔

کیوں؟ جواب دو مجھے؟""" وہ اب جوتوں کے ڈبے اٹھا اٹھا کر اسے مار رہی تھی۔

سامنے بیٹھا شخص آنکھیں پھیلائے ڈرامے میں آیا ٹوسٹ دیکھنے لگا۔

""""آپ غلط کر رہی ہیں میڈم،، خود کے ساتھ۔"""" باہر کھڑی اسکی بڑی سی گاڑی اسکی امارات کی واضح مثال تھی۔

وہ امیر نہیں بلکہ امیر ترین لڑکی تھی،، جو ایک معمولی سے سیلز مین کے پیچھے پاگل ہو رہی تھی۔

شاید یہی محبت تھی،، جو عقل و شعور،، سمجھ بوجھ،، ہوش و حواس سب سلب کر دیتی ہے۔

""""خود کے ساتھ کر رہی ہوں نا؟ کرنے دو۔ اپنی انا مار دی میں نے،، اپنی نسوانیت،، اپنی اکڑ،، اپنا غرور،، اپنا گھمنڈ،، سب چھوڑا صرف تمہارے لیے۔

اب واپسی کا راستہ نہیں بچا ابراہیم گیلانی،، زمر ابصار بہت آگے نکل آئی ہے۔ اس ایک ہفتے میں اتنا سفر طے کر لیا ہے کہ ساری زندگی بھی لگ جائے تب بھی واپس نہیں جا پاؤں گی۔"""" ابراہیم کو اسکی آنکھوں کے گرد حلقے دیکھ کر دکھ ہوا تھا۔ یہ معصوم اور پیاری سی لڑکی بہت اچھا ہمسفر ڈیزرو کرتی تھی۔ جو کہ ابراہیم تو بلکل بھی نہیں تھا۔

""""نہیں تم بتاؤ کس چیز کی کمی ہے مجھ میں؟ خوبصورت نہیں ہوں کیا؟ جاہل ہوں؟ بے حیا ہوں؟ پہلے تھوڑے ویسے کپڑے پہنتی تھی،، لیکن اب دیکھو دوپٹہ بھی لے سکتی ہوں۔"""" اسکا لہجہ آخر میں لڑکھڑایا اور ہلکا سا نم ہوا تھا۔ وہ یقیناً ایک مضبوط اعصاب کی مالکن تھی،، وگرنہ رو پڑتی۔ جیسے عموماً لڑکیاں ایسے موقعوں پر کرتی ہیں۔

ابراہیم جانتا تھا کہ وہ اپنے دل کا درد تیز آواز میں چھپا رہی ہے۔

""""مجھے شرمندہ مت کریں پلیز"""" وہ اسکے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑ گیا تھا۔

""""تم مجھے درد دل مت دو پلیز"""" وہ دوبدو بولی تھی۔

""""آپ گھر جائیں پلیز،، میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔"""دکان کے باہر جمع ہوتا رش دیکھ کر وہ کمال ضبط سے بولا تھا۔ وگرنہ کوئی عام مرد ہوتا تو شاید اسکی تھوڑی دیر پہلے چیزیں مارنے والی حرکت پر اپنی مردانگی دکھاتا اسکی اوقات دو کوڑی کی کر سکتا تھا۔

اسکے اظہارِ محبت کو بنیاد بنا کر اسکی ذات کو بے وقعت کر سکتا تھا۔

اسکی توہین کر سکتا تھا۔

اسکو دھکے دے کر نکال سکتا تھا۔

لیکن وہ ابراہیم گیلانی تھا جو خود پر قابو پائے معاملے کو سنجیدگی سے سلجھا رہا تھا۔ تاکہ نہ زمر کی عزت پر حرف آئے نہ اسکی اپنی عزت پر۔ اس نے جان بوجھ کر ایک سیلز مین سے محبت تھوڑی کی تھی،، اگر اسکے بس میں ہوتا تو وہ شاید کبھی بھی ابراہیم گیلانی سے محبت نہ کرتی،، مگر محبت پر کسی کا بس تھوڑی چلتا ہے۔ یہ تو بس ہو جاتی ہے،، کبھی بھی،، کسی سے بھی۔

جیسے سونے کا چمچ لے کر پیدا ہوئی زمر ابصار کو ہوئی تھی ایک معمولی انسان ابراہیم گیلانی سے۔

""""کیسے بھروسہ کروں تم پر؟ پہلے بھی پورا ایک ہفتہ تم میری کالز اور میسجز جان بوجھ کر اگنور کر چکے ہو"""" سامنے بیٹھے شخص کی ہوس بھری نگاہیں دیکھ کر اس نے نامحسوس انداز میں دوپٹہ سینے پر پھیلایا۔ ابراہیم کے لب ہلکا سا مسکائے۔

""""محبت ہے پر بھروسہ نہیں؟""""اسکی بات زمر ابصار کو تیز کہ طرح چبھی تھی۔

"""تم میری محبت کو امید کی ڈوری تھماؤ،، میں بھروسہ بھی کروں گی اور انتظار بھی۔ چاہو تو آزما لو۔ """ چیخ چیخ کر اسکا گلا بیٹھ چکا تھا۔ وہ آہستہ سے سرگوشی نما انداز میں بولی تھی۔ یوں جیسے ہار گئی ہو،، اور ہار تو اس لمحے اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ابراہیم گیلانی بھی گیا تھا اسکی محبت کے سامنے۔

"""امید کی ڈوری کس شکل میں چاہتی ہیں؟""" اسکا سوال نہیں تھا یہ ایک خوشگوار جھونکا تھا جو زمر ابصار کے پورے وجود کو معطر کر گیا تھا۔ ارد گرد جیسے بہار لوٹ آئی تھی۔ سختی سے بھینچے ہونٹ ڈھیلے پڑے۔ ماتھے پر موجود شکنوں کا جال ہٹا اور وہ کھل کر مسکرائی تھی۔

خوشی سے،، فتح یابی سے۔

اسکا انتظار لاحاصل نہیں ٹھہرا تھا۔ محبت جوگ نہیں بنی تھی،، بلکہ منزل کی امید نظر آئی تھی۔

"""امید کی مضبوط دوڑی ایک مضبوط رشتے کی شکل کی میں چاہتی ہوں۔""" وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں بہت کچھ باور کروا گئی تھی۔

اسکا جملہ بتا گیا تھا کہ عالم نے اسکی بہترین تربیت کی تھی۔ اگر محبت جیسے جرم میں گرفتار ہو گئی تھی،، تو اسکا اعتراف کیا تھا۔ بنا ڈرے،، ڈنکے کی چوٹ پر۔

اور اس محبت کو گناہ بنانے کی بجائے وہ ایک خوبصورت تقاضا کر گئی تھی،،، شاید ابراہیم گیلانی اس سے زیادہ مضبوط ڈور اسکے ہاتھ میں نہیں تھما سکتا تھا۔

وہ پھر سے مسکرایا تھا۔ اور سر ہلکے سے اثبات میں ہلا دیا۔

سامنے کھڑی لڑکی لب کاٹتی خوشی سے بے حال ہو رہی تھی۔ ایک آنسو آنکھ سے نکلتا رخسار پر پھیلا اور ٹھوڑی پر آ ٹکا،، اور وہاں سے پھسلتا اسکے پیروں پر جا گرا تھا۔

اس نے گہری سانسیں لیں،، جیسے ایک مسافر کو طویل مسافت کے بعد آخر کار منزل مل گئی ہو۔

اس نے ہوش میں آتے ارد گرد دیکھا تو لوگوں کو متوجہ دیکھ کر جی بھر کر خجل ہوئی۔

نظریں بھٹک کر دکان کا جائزہ لینے لگیں تو بے خودی میں کی گئی اپنی حرکتوں پر مزید شرمندگی نے آن گھیرا۔

دکان کی حالت ایسی تھی جیسے جنگ عظیم لڑی گئی ہو۔

""""سوری""""لب دباتے کہہ کر وہ چیزیں اٹھانے لگی۔ یوں کہنا زیادہ مناسب تھا اپنی کی گئی حرکتوں کا ازالہ کرنے لگی۔

""""گھر جانا چاہیے آپ کو۔ یہ کرلوں گا میں """"اسے فوراً ٹوکا تھا۔ مقابل شاید ہوش و حواس میں نہ تھی۔ بلکہ خوشگوار بے یقینی میں گھری تھی۔

""""بائے """"اسکے کہنے کی دیر تھی کہ وہ تیزی سے کہتی لوگوں کا ہجوم چیرتی گاڑی سٹارٹ کر کے لے گئی تھی۔

""""اوئے پیارے کون تھا یہ پیس۔ بڑا مست تھا۔ اچھا کیا تو نے منع نہیں کیا۔ خوب دل بہلا لینا اور ساتھ ہی اپنے مالک کو بھی تھوڑا سا مزہ لینے دینا۔ آخر احسانات کیے ہیں میں نے تجھ پر۔"""" یہ دکان کا پچاس فیصد سرمایہ کار تھا۔ یعنی آدھا مالک تھا یہ۔ نہایت ہی اوباش طبیعت کا مالک یہ شخص ابراہیم کو ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ اسکی بات پر ابراہیم کا چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا۔ کسی بھی لڑکی کے متعلق یہ بکواس ایک غیرت مند شخص کیلئے باعث شرم تھی۔ لڑکی بھی وہ جس کا حوالہ وہ شخص خود ہو۔

اسی دن کیلئے وہ اسے منع کرتا چلا آیا تھا۔

""""چاچا میرا حساب کر دیں۔ اب میں نہیں کام کروں گا یہاں"""" سختی سے مٹھیاں بھینچے کہا تھا۔ نرم طبیعت کے باعث غصہ بھی نارمل انداز لگا تھا۔

""""کیوں تو وزیرا عظم لگ گیا ہے کیا؟ """"اس نے تمسخرانہ انداز میں کہتے نسوار منہ میں رکھی۔

"""" یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔""""وہ سختی سے کہتا چیزیں اکٹھی کرنے لگا۔ مالک نے سر جھٹک کر اسے دیکھا،، اور اس لڑکی کے بارے میں سوچنے لگا۔

****

عالم رمشا کے ساتھ لیپ ٹاپ پر کچھ دیکھ رہا تھا۔ فلیٹ تک اس کے اور آن کے درمیان کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی۔ اب بھی وہ مکمل انجان بنا لیپ ٹاپ پر مگن تھا۔ پاس ہی قاسم کھڑا کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔

آن ان سے کچھ فاصلے پر بیٹھی،۔ کوٹ ہاتھ میں پکڑے ان کو دیکھ رہی تھی۔ ساتھ ساتھ یہ بھی سوچنے میں مصروف تھی کہ عالم نے نوال کو کیوں بلوایا۔

دروازہ پر ہلچل محسوس کرتے وہ چونکی۔ نوال کو دیکھ کر ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے۔ اسے لیے وہ اندر کی طرف بڑھی،، جیسے ہی نوال کی نظر عالم پر پڑی وہ نخوت سے اسے دیکھتی الٹے قدموں واپس مڑنے لگی۔

عالم اپنی کھلی تضحیک پر پہلو بدل کر رہ گیا۔ ورنہ دل چاہا تھا کہ کل کی اس بچی کو کھڑے کھڑے اسکی اوقات یاد دلا دے۔

""""نوال سنیں۔ بات کرنی ہے۔ مت جائیں۔""""اسے پلٹتا دیکھ کر آن نے التجائیہ لہجہ اپنایا۔ وہ آنکھیں بڑی کرتی صوفے پر شان سے بیٹھے عالم کو گھورنے لگی جیسے نگلنے کا ارادہ ہو۔ اسکا غرور نوال حیدر کو زہر لگتا تھا،، حالانکہ یہی غرور تو جچتا تھا اس پر۔

"""" یہ یہاں ہو گا تو میں نہیں رکوں گی۔""""اسکا دو ٹوک انداز عالم کو مزید سلگا گیا۔ اسکا سرخ پڑتا چہرہ آن کی نظروں سے اوجھل نہیں تھا۔

""""کام ہے تم سے،، منہ بند کر کے بیٹھ جاؤ"""" عالم نے مٹھیاں بھینچ کر ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔ چاہ کر بھی اس لڑکی کے ساتھ نرمی نہیں برت سکتا تھا۔ آن دونوں کے بیچ بری طرح پھنس گئی تھی۔

""""ارے واہ۔ سیٹھ عالم فاضل صاحب کو ایک چھوٹی سی بچی سے کام پڑ گیا ہے جس کیلیئے خاص بلاوا بھجوایا ہے۔

""""نوال حیدر پہلی بار اسکی موجودگی میں کھل کر مسکرائی تھی۔ اس شخص کو نیچا دکھانے کا موقع جو میسر آیا تھا۔

""""سیٹھ عالم۔ صرف سیٹھ عالم۔ مجھے فضول ناموں سے مت پکارا کرو۔"""" وہ غصے سے اپنی جگہ چھوڑ کر دونوں کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ آن نے نوال کا ہاتھ دبا کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں کے درمیان کوئی بدمزگی نہیں چاہتی تھی کیونکہ دونوں سر پھرے تھے۔

""""اچھا تو کیا کر لوگے ؟

بولوں گی سیٹھ فاضل،، دو نمبر عالم۔"""" اسکے باقی کے الفاظ آن اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر دبا چکی تھی۔ نوال اب کی بار چاہ کر بھی کچھ نہ بول پائی۔ سامنے کھڑے شخص کی ہتھیلیاں سختی سے بند ہونے کی وجہ سے سرخ پڑ چکی تھیں،، جبکہ نیلی آنکھیں وحشت ناک منظر پیش کر رہی تھیں۔

""""خاموشی سے بات سن لو"""" عالم کے بگڑے تاثرات دیکھ کر آن نے اسے سختی سے کہا۔ وہ بڑبڑاتی ہوئی،، پیر پٹخ کر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔

""""جلدی بولو۔ وقت نہیں ہے میرے پاس"""" عالم کو کچھ کہنے کیلیئے منہ کھولتا دیکھ کر جان بوجھ کر ٹوکا۔ انداز ایسا تھا جیسے سامنے بیٹھا شخص اسکا ملازم ہو۔ اس تضحیک پر عالم نے آن کو دیکھا،، جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ اب جو میں کروں گا اس پر شکایت مت کرنا۔

""""مجھ سے بات کرو۔ ادھر کیوں گھور رہے ہو۔ حلیہ ہی بگاڑ کر رکھ دیا ہے میری معصوم پھوپھو کا۔ جتنا واہیات خود ہو اتنے ہی واہیات کپڑے پہنا دیے ہیں میری پھوپھو کو۔"""" وہ اسے زچ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی, اور عالم کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سو فیصد کامیاب ہو رہی ہے۔

""""شٹ اپ۔ جسٹ شٹ اپ۔"""" وہ دھاڑا تو آن نے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔ نوال کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

""""گالی مجھے بھی آتی ہے۔ اس لیے سوچ سمجھ کر۔"""" کھلی دھمکی تھی۔ عالم سامنے پڑے میز کو ٹھوکر مار کر اٹھ کھڑا ہوا۔

""""اب اگر تمہاری آواز آئی نا تو آئی سوئیر نوال حیدر بہت برا پیش آؤں گا۔"""" نوال کچھ سوچتے خاموش ہو گئی۔ لیکن اسے چڑانے کی غرض سے ٹانگیں جوتے سمیت سامنے پڑے میز پر رکھ دیں۔ عالم نے بمشکل ضبط کیا۔ گہری سانس فضا کے گرد سپرد کرتے اسے اس کیس کے متعلق چیدہ چیدہ نکات بتانے لگا۔

""""تمہیں یہاں اس لیے بلایا ہے کہ اگر تم چاہو تو آن کے """" ____________

""""آنِ عالم نام ہے انکا،، آن صرف میں بول سکتی ہوں"""" وہ جو کب کی خاموش بیٹھی تھی،، اسکے آن بولنے پر جل گئی،، اور فوراً اسکی بات کاٹ کر تصحیح کی۔ اسکی حرکت پر عالم نے لب بھینچے،، جبکہ آن ہونقوں کی طرح دونوں کو دیکھنے لگی۔

ایک وہ تھی جو انیس سال سے ساتھ تھی۔

دوسرا وہ تھا جس نے جہنم سے رہائی دلوائی تھی۔

اور ان دونوں کے بیچ وہ پس گئی تھی۔

"""مس آنِ عالم،، اب خوش""" وہ دانت پیستا غرایا۔ نوال نے شرافت سے سر ہلایا،، اسکا معصومانہ انداز بھی عالم کو تپا گیا۔

"""اگر تم مس آنِ عالم کا ساتھ دینا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے۔ حسن آراء سے نبٹنا میرا مسئلہ ہے۔ ماننا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ جا سکتی ہو""" آن کے لب پہلی بار مسکرائے تھے۔ سامنے کھڑا بد دماغ اور بد لحاظ شخص اتنا برا بھی نہیں تھا۔

"""مجھے اسکے بدلے کیا ملے گا؟ یعنی معاوضہ؟""" عالم نے بے ساختہ آن کو دیکھا جو اسکی بات پر ہڑ بڑا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

یقین ہو چلا تھا کہ سامنے بیٹھی دونوں لڑکیاں ایک جیسا دماغ رکھتی تھیں۔

"""ایک ٹکہ بھی نہیں ملے گا۔""" سلگتی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے جواب آیا تھا۔

"""پھر یہ خوش فہمی کیونکر لاحق ہو گئی کہ میں تمہاری بات مان لوں گی۔""" اسی کا انداز اپنایا تھا۔ آن ماتھا پیٹتی اٹھ کر سامنے پڑی پانی کی بوتل منہ کو لگا گئی۔ گویا سامنے چلتی غیر اعلانیہ جنگ سے چھٹکارا پانا چکا ہو۔

"""نا نا نو۔ میں کونسا منتیں کر رہا ہوں۔ آن تو یہ کیس ہر حال میں کرے گی،، کیونکہ سیٹھ عالم ایک بار جو کام کسی کو دے دے تو واپس نہیں لیتا۔

تمہیں اس لئے آفر کی تا کہ بعد میں رونا نہ ڈالو کہ مجھے بتایا کیوں نہیں۔ اب تو نہ صرف بتا رہا ہوں بلکہ ایک معقول آفر بھی دی ہے۔

روٹی، کپڑا میں دوں گا۔ کیا یاد کرو گی۔""" آخر میں سخاوت کا مظاہرہ کرتے وہ اسے سر تا پیر سلگا گیا۔ آن ان دونوں کو نظر انداز کرتی ہاتھ میں پہنی انگوٹھی سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگی۔

"""رمشا۔ وہ ایگریمنٹ لے کر آؤ۔""" تھوڑی دیر بعد رمشا خاکی لفافہ اور پین لے کر آئی۔

""""اس ایگریمنٹ کے مطابق آن میرا ہر حکم ماننے کی پابند ہو گی۔ کسی پولیس مقابلے،، کسی مخبری،، کسی کیس کے دوران اگر جان چلی جائے تو اس کی زمہ داری مجھ پر عائد نہیں ہو گی۔ اسے حادثاتی موت تصور کیا جائے گا۔ معاوضے کا فیصلہ کام کو دیکھ کر سیٹھ عالم یعنی میں کروں گا۔ اور اس پر سائن کرنے کے بعد وہ افیشلی میرے ساتھ منسلک ہو جائے گی۔""" چیدہ چیدہ نکات باآواز سناتے وہ نوال کو خوفزدہ کر گیا۔ جبکہ آن کے تاثرات میں کوئ فرق نہ آیا۔ کیونکہ یہ تو رمشا اسے پہلے ہی بتا چکی تھی۔

""""سائن کرو۔"""" آن نے ایک نظر نوال کو دیکھا اور قلم کو مخصوص انداز میں ہلاتے اپنی جان اسکے حوالے کر گئی تھی،، جو بے دردی سے جان نکالنے کا عادی تھا۔

""""پھوپھو!"""" وہ صدمے کے مارے بولی۔

""""ایک طرح سے تمہیں اسکی سیکرٹری رکھ رہا ہوں۔ اب اگر تم آنا چاہتی ہو تو دروازے کھلے ہیں، ورنہ دو منٹ کے اندر یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ۔"""" وہ اس کے سارے وار ایک ہی جملے میں اس پر پلٹ چکا تھا۔

""""برباد ہو جاؤ گے میرے ہاتھوں۔"""" کرسی سے اٹھ کر وہ اسکے روبرو جا کھڑی ہوئی۔ عالم نے حیرت سے اپنے سینے تک آتی اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو دیکھا اور پھر دلکشی سے ہنس دیا۔

""""منتظر ہوں۔"""" دائیں آنکھ دباتے ان کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔ اور مزید سائن کروانے لگا۔

وہ دوسری طرف رخ کیے کھڑی آنکھیں سختی سے بند کئے سوچ میں مصروف تھی۔

""""دوسروں کی مجبوریوں سے کھیل کر اچھا نہیں کر رہے تم۔ رشتوں کے ذریعے کمزور کرنا چاہ رہے ہو مجھے۔ کوشش اچھی تھی،، پر میں ثابت کر کے دکھاؤں گی کہ رشتے کمزوری نہیں طاقت ہوتے ہیں۔"""" اسے ایک لمحہ لگا تھا فیصلہ کرنے میں۔

ویسے بھی آن کے بغیر وہ نہیں رہنا چاہتی تھی, اوپر سے وہ باغ حسن سے بھی نجات چاہیے تھی،، اپنی انا اور خودداری سلامت رکھ کر یہ دونوں کام کرنے کا اس سے اچھا موقع نوال حیدر کو شاید کبھی نہ ملتا۔

آن کی حفاظت اسکی زندگی کا مقصد العین تھا، لہذا سامنے بیٹھے شخص کی آفر قبول کرنے میں چند لمحے لگائے تھے۔

""""پھوپھو کہاں ہیں آپ کا کمرہ؟ بلکہ میں خود ہی دیکھ لیتی ہوں۔"""" کاٹ دار نگاہ اس پر ڈال کر وہ گردن اکڑائے مالکن کی طرح اندر بڑھ گئی،، جبکہ اسکا انداز عالم کو سوچنے پر مجبور کر گیا کہ کہیں اس لڑکی کو رکھ کر اس نے غلطی تو نہیں کر دی تھی۔

جو بھی تھا وہ اپنے فیصلوں سے پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا اسلیے سر جھٹک گیا۔

آن اسکے پیچھے بھاگنے کو تھی جب عالم نے اسے روک دیا۔

""""مس آنِ عالم کان کون کرے گا؟ یہ کیس کیا جن آکر حل کرے گا """"

""""آپ اسکے ساتھ اچھا نہیں کرتے"""" وہ واپس بیٹھتے ہوئے ناچاہتے ہوئے ں ث شکوہ کر گئی۔ عالم کے لیپ ٹاپ پر چلتے ہاتھ رکے۔ اس نے مڑ کر اسے گھورا تو وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتی زبردستی مسکرائی۔

""""ہمارا مطلب ہے کہ آپ کا اور اسکا مسئلہ ہے،، ہمیں کیا"""" اسکی نیلی آنکھیں فورا لائن پر لے آتی تھیں۔

""""ایک تو اسکا 'ہم'۔ بندہ گھنٹہ سوچتا رہے کہ یہ اپنی بات کر رہی ہے یا پوری کائنات کی۔"""" رمشا کو بلاتے وہ بڑبڑایا تھا۔

""""ہم سے کچھ کہا"""" آن نے چونک کر پوچھا۔ لیکن وہ جواب دینے کی بجائے کام میں مشغول ہو گیا۔ آن بھی سر جھٹکتی ان کی باتوں کو غور سے سننے لگی۔ چور نگاہیں اپنے کمرے کے دروازے پر ٹکی تھیں،، جہاں نوال موجود تھی۔

دل میں خوشی سے لڈو پھوٹ رہے تھے کہ نوال اس کے پاس آگئی ہے۔ لیکن اس نیلی آنکھوں والے جن کی موجودگی میں وہ صحیح سے خوش بھی نہیں ہو پائی تھی۔

ات کی تاریکی پر پھیلائے ہوئے تھی۔ نوال حیدر اس نئی جگہ پر خاموشی سے موجود تھی۔ آن سے اسکی ملاقات ابھی تک نہیں ہوئی تھی،، کیونکہ عالم کے جانے کے بعد رمشا اسے اپنے ساتھ لیے نجانے کیا کر رہی تھی۔ اسے صرف اتنا پتا تھا کہ وہ یہاں اپنی زندگی کے اکلوتے رشتے کی حفاظت کی غرض سے موجود ہے۔ وہ آزاد ہو گئی تھی،، طوائف نام کی بیڑیوں سے،، لیکن اسکا دل خالی خالی لگ رہا تھا۔ خوشی کا لفظ کیا ہوتا ہے،، اسے نہیں پتا تھا۔ ہاں البتہ دکھ، کرب، ہتک، اذیت، ان سب کے معنی سے وہ اچھی طرح آشنا تھی۔

پیاس محسوس ہوئی تو اٹھ کر باہر آئی۔ ٹرپل سٹوری پر مشتمل یہ عمارت جس میں مختلف فلیٹس بنے تھے،، پوری کی پوری عالم کی تھی۔ جہاں اسکے ساتھ کام کرنے والے لوگ رہائش پذیر تھے۔ اندازاً ایک راہداری سے گزرتی وہ کچن ڈھونڈنے لگی۔ تھوڑی ہی کوشش کے بعد وہ کچن ڈھونڈنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

سامنے ہی کافی کے مگ ہاتھ میں پکڑے معظم اور رمشا باتوں میں مگن تھے۔

""""تم پھر سسپینڈ ہو گئے۔ معظم مجھے لگتا ہے تم ساری زندگی ایس پی کی پوسٹ پر ہی سڑتے رہو گے۔"""" رمشا کی قہقہہ لگا کر کہی گئی بات پر اس نے نخوت سے سر ہلایا۔

""""اس جیسے دو نمبر اور بے ایمان پولیس والوں کا یہی حال ہوتا ہے۔"""" جلے دل سے وہ خود سے مخاطب تھی۔

انکے سامنے پڑے میز سے گلاس اٹھا کر فریج سے پانی کی بوتل نکالی۔ اسے دیکھ کر معظم نے حیرت سے آنکھیں جھپک کر اسے دیکھا گویا یقین کرنا چاہا ہو کہ وہ واقعی یہاں ہے یا یہ کوئی خواب ہے۔

""""تمہیں کچھ چاہیے تھا نوال؟"""" رمشا اپنے مخصوص نرم لہجے میں بولی۔

"""میں خود لے سکتی ہوں۔ شکریہ۔""" وہ پانی گلاس میں ڈالتی ہلکا سا مسکرائی۔ رمشا اگر اس سے اچھے سے پیش آ رہی تھی تو اسے کونسا کوئی ذہنی بیماری تھی جو وہ اس سے بدتمیزی کرتی۔

"""تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ کس کی اجازت سے آئی ہو؟""" اسکی موجودگی کا یقین کرتے معظم مگ میز پر رکھتا فورآ اٹھا۔

وہ اسے مکمل طور پر نظرانداز کرتی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی اور پانی پینے لگی۔

"""میں تم سے بات کر رہا ہوں۔""" میز پر ہاتھ مارتے اسے متوجہ کیا،، اسکی حرکت پر پانی کی بوتل چھلک پڑی،، نتیجتاً چند چھینٹیے نوال پر جا پڑے۔

"""میں جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔""" خاموشی سے کہتے پانی کا گلاس پھر سے منہ کو لگا لیا۔ دل تو چاہ رہا تھا اسکو ابھی اوقات یاد دلا دے،، لیکن اتنی جلدی نہیں تھی اسے۔ وہ آہستہ آہستہ سارا بکھیرا سمیٹنا چاہتی تھی۔

""" یہاں کیا کر رہی ہو؟""" معظم نے اسکے سوال کو نظرانداز کرتے پوچھا۔

"""میں تمہیں بے وقوف نظر آ رہا ہوں جو تم مجھے جواب نہیں دے رہی؟""" اسکا ایٹیٹیوڈ معظم ابصار کو زرا برداشت نہ ہوا۔

"""میری شکل پر تمہیں بے وقوف لکھا نظر آ رہا ہے جو میں بغیر وجہ کے تمہارے اس ماموں کی پناہ گاہ میں رہوں گی؟""" اس سے زیادہ تلخ لہجے میں سوال داغا۔ اور واپس مڑ گئی۔

"""لکھا بھی ہو تو نظر تھوڑی آئے گا تمہارے چاند سے چہرے پر""" قہقہے اور طنز کی ملی جلی آمیزش لے کر کہے گئے اسکے الفاظ پر نوال کے قدموں کو زمین نے جیسے جکڑ لیا تھا۔ چہرے پر بے یقینی کے تاثرات لیے پیچھے مڑی۔

اسکی ذات کی تضحیک کرتے کرتے وہ شخص اب اسکی رنگت پر وار کرنے لگا تھا۔ نفرت اور ناپسندیدگی میں وہ شخص کیا لحاظ، تمیز سب بھول چکا تھا۔

""""معظم!"""" رمشا کی تنبیہی آواز پر اسے فوراً احساس ہوا تھا۔ نظر سامنے اسکی سرخ پڑتی نظروں پر گئیں تو شدت سے تھوڑی دیر پہلے اپنی کی گئی غلطی کا اندازہ ہوا۔

""""میں یہ کہنا نہیں چاہتا تھا۔ غلطی سے ہوا۔ سوری۔"""" وہ فوراً سے اس سے معافی مانگنے لگا۔ نوال کے چہرے پر کرب سے بھرپور مسکراہٹ ابھری۔

""""تمہارا قصور نہیں ہے،، تمہاری تربیت ہی ایسی ہے۔"""" سر نفی میں ہلاتے وہ پھنکاری۔

""""میں معافی مانگ چکا ہوں تو فضول میں بات بڑھانے کا کیا مقصد ہے؟ مت بھولو کون ہو تم!"""" تربیت پر حرف آیا تو بدک اٹھا۔ تربیت پر حرف آنے کا مطلب عالم پر حرف آنا،، جو معظم ابصار کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

""""مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کون ہوں میں؟ ڈنکے کی چوٹ پر کہہ سکتی ہوں کہ میں ایک طوائف زادی ہوں۔ تم کرواسکتے ہو اپنا تعارف ڈنکے کی چوٹ پر۔ نہیں نا؟ کیونکہ تعارف کروانے کیلیئے ہمت چاہیئے جو تم جیسے تیچ،، پیسے اور طاقت کے نشے میں دھت لوگوں کے پاس نہیں ہے۔"""" دونوں آتش فشاں بنے پھٹ رہے تھے۔

شور کی آواز سن کر آن بھاگی بھاگی آئی۔ رمشا سے اشارے سے معاملہ پوچھا مگر وہ تاسف سے کندھے اچکا گئی۔

""""تم میں یہ اکڑ کس چیز کی ہے؟ ہو کیا تم؟"""" معظم دانت پیستا بولا۔ آن نے حیرت سے اسے دیکھا جس کی تعریف میں یہاں کے لوگوں کی زبان نہیں تھکتی تھی۔

""""معظم!"""" آن نے تاسف سے اسے پکارا۔ وہ اسکا تھوڑا سا لحاظ کرتا رخ موڑ گیا۔

""""سیدھا بولو تم لوگوں کو اپنے سامنے بے زبان، دم ہلانے والے کتے چاہیے،، میری زبان تمہیں اور اس سیٹھ کو کھٹک رہی ہے۔"""" وہ استہزایہ بولی تھی۔ وہ غصے سے اسکی جانب بڑھا مگر اس سے پہلے ہی آن اسے پرے دھکیل چکی تھی۔

""""یہ کیا بدتمیزی ہے؟"""" آن غصے سے بولی تھی۔ نوال نے سر جھٹکا۔ ان سے تمیز کی توقع رکھنا سراسر بے وقوفی تھی۔

""""میں آپکی عزت کرتا ہوں۔ لیکن پلیز اسے سمجھالیں زبان مت چلایا کرے۔"""" معظم نے لہجے کی تلخی پر قابو پاتے کہا تھا۔ خونخوار نگاہیں اسکے پیچھے کھڑی نوال پر مرکوز تھیں۔

""""ہمیں نہیں چاہیے ایسی عزت۔"""" آن دوٹوک لہجے میں بولتی وہ پہلی بار رمشا کو حیران کر گئی تھی۔ یہ نرم گو لڑکی تو نہیں تھی،، یہ تو کوئی اور ہی تھی۔

عالم نے کبھی نوال ذات کی،، اسکے ماضی کی،، اسکے اصل کی،، اسکی رنگت کی تضحیک نہیں کی تھی۔ وہ زیادہ تر ضبط کر جاتا تھا،، یا طنز کے مقابلے میں طنز کرتا تھا،، طنز میں تضحیک نہیں ہوتی تھی۔ جبھی آن کی کوشش ہوتی کہ معاملہ سنبھالا جائے۔

مگر یہ شخص حد سے بڑھ رہا تھا۔

""""چلیں!"""" خاموش کھڑی نوال کو مخاطب کرتے وہ معظم پر تاسف بھری نگاہ ڈال کر واپس مڑ گئی۔

""""یہ غلط تھا معظم"""" رمشا نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

""پلیز مشی،، لیکچر نہیں چاہیے۔ میں گھر جارہا ہوں۔ خدا حافظ"" ایک تھکی نگاہ اس جگہ ڈالتے جہاں سے وہ غائب ہوئی تھیں،، معظم تیز تیز قدم اٹھاتا واپس مڑ گیا۔

****

""ابھی تھوڑی دیر پہلے جو کچھ ہوا اسکے لیے ہم معذرت خواہ ہیں۔"" اسے خاموش بیٹھا دیکھ کر آن اسکے پاس گئی۔ وہ خالی خالی نظروں سے آن کو دیکھنے لگی۔ پھر گہری سانس لیتی مسکرا دی۔

""اسکی بلکل بھی ضرورت نہیں۔

ہمیں عادت ہے۔ یوں سمجھ لیں ہم ایک جہنم سے نکل کر دوسری جہنم میں آ گئے ہیں۔ تضحیک ہمارا مقدر بن چکی ہے۔

آپکو پتا ہے اب مجھے تھکن محسوس ہوتی ہے۔ لوگوں کو جواب دیتے دیتے،، انکا منہ توڑتے توڑتے مجھے لگتا ہے کہ میں تھک جاؤں گی۔"" آہستہ سے سر اسکی گود میں رکھتے وہ سرگوشی نما انداز میں بولی۔ آن جانتی تھی کہ ناامیدی ایک وقتی کیفیت ہے،، تھوڑی دیر تک وہ اپنے دماغ میں سے سب نوچ کر نکال چکی ہو گی۔

اسلیے وہ خاموشی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

""اللہ سے صرف ایک شکوہ ہے مجھے۔ اگر ہمارا نصیب کوٹھا تھا تو ہمیں وہاں سے نکالا کیوں؟ ہمارا مرنا بھی وہیں ہونا چاہیے تھا۔ تاکہ ذلت کم محسوس ہوتی۔"" وہ جلتی آنکھیں سختی سے بند کیے،، ہتھیلیاں بھینچے،، آہستہ سے بول رہی تھی۔

""ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے نوال۔"" اپنے بالوں میں چلتی آن کی انگلیاں اسے پرسکون کر رہی تھیں۔ وہ اب آنکھیں موند رہی تھی۔

""""منتظر ہوں اس دن کی جب وہ مصلحت میرے سامنے آئے۔ """"آواز مدھم پڑ رہی تھی۔ آن کو اندازہ ہو گیا کہ وہ سو رہی ہے۔

""""وہ دن شاید زیادہ دور نہیں۔""""آن کی پر سکون آواز پر وہ نیند سے بوجھل ہوتی آنکھیں کھول کر زبردستی مسکرائی۔

"""" """"لکھا بھی ہو تو نظر تھوڑی آئے گا تمہارے چاند سے چہرے پر""""اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ایک دم ماحول میں گھٹن بڑھنے لگی تھی۔

""""میں یہ کہنا نہیں چاہتا تھا۔ غلطی سے ہوا۔ سوری۔""""وہ دانتوں تلے سختی سے لب دبائے آنکھیں بند کر گئی۔

""""آن پھوپھو!""""نیند سے مخمور آنکھیں کھول کر زرا سا سر اُٹھایا اور ساتھ پڑے تکیے پر رکھ دیا۔

""""سانولی رنگت میں کیا برائی ہے؟""""وہ پہلی بار احساس کمتری کا شکار ہو رہی تھی،، ایسا آن کو لگا۔

""""سو جائیں نوال۔ ورنہ مار کھا لیں گیں آپ""""آن اسے آنکھیں دکھاتی بولی۔

""""اس لیے پوچھ رہی ہوں تاکہ پتا لگ سکے کے اگر کوئی برائی نہیں ہے تو اگلا بندہ گھاؤ لگاتے لگاتے اس حد تک کیوں چلا جاتا ہے کہ اگلے کی ذات کے پرخچے اڑا دے۔ رنگت کو مسئلہ بنا کر تضحیک کرنا گھٹیا پن کا کونسا لیول ہے۔ یہ جاننا چاہتی ہوں۔""""وہ ہنستے ہوئے بولی۔ چہرے پر مایوسی یاد کھ نہیں تھا۔ آنکھوں میں شرارت کے ساتھ ایک انجانی سی چمک تھی۔ ایک آگ تھی،، بحرِ ظلمات میں سب کچھ بھسم کر دینے والی۔

""""سو جائیں،، صبح دو نمبر عالم کے بقول آپ کو دو نمبر ڈاکٹر اور مجھے دو نمبر اسسٹنٹ بننا ہے۔""""آن کو حیران بیٹھا دیکھ کر وہ ہنستے ہوئے چادر سر تک تان گئی۔ آن نے ہلکی سی چپیت اسکے سر پر رسید کی۔ نوال تو آن کی گود میں سر رکھ کر دل کا بوجھ ہلکا کر چکی تھی،، لیکن آن کے دل پر بوجھ بڑھ چکا تھا۔

اس معصوم لڑکی کی تضحیک وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ کل کا وہ لڑکا کیسے اسکے ساتھ بدتمیزی کر سکتا تھا۔ جو بھی تھا لیکن معظم ابصار،، آنِ عالم کی نظروں میں اپنا تاثر خراب کر چکا تھا۔ انسان خود پر تو سب برداشت کر سکتا تھا،، لیکن اپنے سے جڑے رشتوں پر ایک حرف بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے وہ سوئی ہوئی نوال کو دیکھتی جانے کن سوچوں میں گم تھی۔

****

ڈائننگ ہال میں چمچوں کانٹوں کی آواز کے علاوہ کوئی آواز نہیں گونج رہی تھی۔ سربراہی کرسی پر عالم،، جبکہ اسکے دائیں بائیں معظم اور زمر براجمان تھے۔

""""تمہارا سسپینشن پیریڈ جیسے ہی ختم ہوگا،، میں کسی سے کہہ کر تمہارا یہاں سے تبادلہ کروادوں گا۔""""

خاموشی کو عالم کی آواز نے توڑا۔ معظم چونکا۔

""""لیکن آپ تو چاہتے ہی نہیں تھے کے میں آپ لوگوں سے دور جاؤں۔ اس لیے آپ میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود لاہور، پتوکی اور ارد گرد کی جگہوں پر ہی میرا تبادلہ کروادیتے تھے۔"""" پلیٹ میں چمچ ہلاتے باور کروایا۔

""""اب بھی میں ہی کروا رہا ہوں۔"""" سلاد اٹھاتے ہوئے بے لچک انداز میں جواب دیا تھا۔

""""لیکن اب میں نہیں جانا چاہتا۔"""" دونوں کہنیاں ٹیبل پر ٹکائے صاف انکار کیا تھا۔ عالم نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔ دونوں کی بحث میں زمر کھانا چھوڑ کر فکرمندی سے انہیں دیکھنے لگی۔

"""" یہاں رہے تو ہر دوسرے دن سسپینڈ ہوتے رہو گے۔ کیونکہ تمہاری روح کو سکون نہیں ملے گا میرے خلاف کیس کیے بغیر،، نتیجتاً سسپینڈ ہوتے رہو گے۔

چور اور سپاہی ایک ہی جگہ نہیں رہ سکتے۔ یہ بات مجھے اب سمجھ آچکی ہے۔ اس لئے فیصلہ کر چکا ہوں میں۔""" عالم نے بھی اسی کے انداز میں پلیٹ پرے کرتے دونوں کہنیاں میز پر ٹکائیں۔ آج وہ کچھ زیادہ غصے میں لگ رہا تھا۔

""ہمم"""اس وقت بحث کرنا معظم نے مناسب نہیں سمجھا تھا۔

""فلیٹس میں نہیں جاؤ گے تم،، میرے کام سے اور مجھ سے منسلک لوگوں سے دور رہو گے۔""" معظم کا منہ کو جاتا کھانے کا چمچ ہوا میں معلق رہ گیا۔ سارا معاملہ سمجھ آچکا تھا۔

""مشی نے بتایا آپ کو؟""" سپاٹ لہجے میں استفسار کیا۔

""رمشا نام ہے اسکا!""" عالم نے اسکی تصحیح کرتے پانی کا گلاس منہ کو لگایا۔ معظم نے ہونقوں کی طرح اس دھوپ چھاؤں سے شخص کو دیکھا۔

""میرے سٹاف سے بدتمیزی دوبارہ نہیں ہونی چاہیے معظم ابصار۔ ورنہ اچھے سے جانتے ہو مجھے۔""" ہاتھ صاف کرتے باور کروایا۔ اسے دیکھنے سے گریزاں تھا۔

""ماموں شاید آپ بھول رہے ہیں کہ اکلوتا بھانجا ہوں میں آپکا،، اور اس لڑکی کی خاطر آپ مجھے نہ صرف یہاں سے بھجوا رہے ہیں بلکہ اتنا روڈ بھی ہو رہے ہیں۔""" معظم کا لہجہ تیز ہوا۔ لیکن احساس ہوتے وہ فوراً مٹھیاں بھینچ کر لہجہ ہلکا کر گیا۔

""بھانجے تم صرف بلیک ہاؤس تک ہو۔

کیا یہ کافی نہیں ہے کہ یہ جانتے بوجھتے کہ تم ہر وقت میرے خلاف ثبوت ڈھونڈنے کی تگ و دو میں ہو،، میں پھر بھی تمہیں اپنے ہر کام کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں۔ فلیٹس پر جانے پر بھی پابندی نہیں لگائی کبھی۔

لیکن اسکا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تم میرا نام استعمال کرتے ہوئے کسی کو بھی دو ٹکے کا کر کے رکھ دو۔"""وہ غصے سے میز پر ہاتھ مارتا بولا تھا۔ معظم سہم کر پیچھے ہٹا۔ زمر بھی ساکت نگاہوں سے دیکھتی رہی۔

""""آپ کو اس لڑکی کی چرب زبانی نظر کیوں نہیں آتی؟"""غصہ ضبط کرتے اس نے دانت پیس کر کہا۔

""""تو وہ میرے انڈر کام کرتی ہے،،، یہ دیکھنے کیلیئے میں کافی ہوں۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں انکا باس ہوں،، انکے ساتھ جیسا بھی سلوک کروں۔ یہ میری مرضی اور میرا مسئلہ ہے۔

لیکن کسی ایرے غیرے کو اجازت نہیں ہے ہیرو گری دکھانے کی۔ """ دو ٹوک انداز پر معظم نے مٹھیاں بھینچ کر پہلو بدلا۔

""""جی بہتر"""اتنا کہہ کر وہ اٹھ گیا۔ بد تمیزی یا بحث کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں تھا۔

""""تم بیٹھو"""زمر کو بھی اسکے پیچھے اٹھتا دیکھ کر عالم نے کہا۔ وہ اسی طرح واپس بیٹھ گئی۔

""""ایک ہفتہ ختم ہونے میں دو گھنٹے دس منٹ باقی ہیں۔ کیا ابھی بتانا چاہتی ہو یا دو گھنٹے دس منٹ بعد بتاؤ گی؟"""اسکے حساب پر زمر کی نگاہیں دیوار پر لگے کلاک پر گئیں۔ جہاں نو بج کر پچاس منٹ ہو رہے تھے۔

""""وہ ماموں۔۔۔۔ بات یہ ہے کہ۔۔"""اسے سمجھ نہ آیا کہ کیا کہے اور کیسے کہے۔ جو بھی تھا ایک فطری جھجھک جو ان دونوں کے مابین موجود رشتے کی وجہ سے تھی،، وہ آڑے آ رہی تھی۔

""""ویسے اگر میں تم سے کہوں کہ وہ تمہارے لیے رائٹ چوائس نہیں ہے تو؟"""اسکی مشکل آسان کرتے اسے دوبارہ مشکل میں ڈال دیا۔

""""پھر آپ سے ایک موقع مانگوں گی،، یہ ثابت کرنے کیلیئے کہ وہ رائٹ چوائس ہے۔"""عالم نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا۔

""دعا ہے یہ رائٹ چوائس ہی ہو۔"" عالم نے اسکا گال تھپتھپاتے پیار سے کہا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے جو انداز معظم کے ساتھ برتا تھا،، وہ اب غائب تھا۔

""ویسے میرا خیال ہے نکاح کر لیتے ہیں،، شادی تمہاری پڑھائی کے بعد۔ کیسا؟"" زمر ہلکا سا مسکرا کر سر ہلا گئی۔ اسے لگا کہ عالم بغیر جانے جان گیا ہے،، لیکن شاید وہ اس بات سے انجان تھی کہ دوپہر میں دوکان پر جو واقعہ ہو تھا،، وہ عالم کے علم میں تھا۔

اس نے زمر کی مشکل آسان کرتے،، اسکی خواہش کو اپنے فیصلے میں لپیٹ کر پیش کیا تھا،، تاکہ سامنے بیٹھی اس چھوٹی سی لڑکی کا پردہ نہ ٹوٹے۔ اسکا ماموں پر مان بھی قائم رہے،، خواہش بھی پوری ہو جائے،، اور اسے خود سے کہنا بھی نہ پڑے۔

وہ واقعی جادو گر تھا۔

""بھائی کو دیکھ لوں میں؟"" عالم کی نگاہیں خود پر ٹکی دیکھ کر وہ اٹھنے کی غرض سے بہانہ کرتی بولی۔ عالم نے سر کو ہلکے سے اثبات میں جنبش دی۔ وہ موقع ملتے ہی اوپر بھاگی۔

ڈائننگ ہال کے دروازے پر رک کر ایک نظر پیچھے دیکھا۔

"" I love you Jan e zimar ""

عالم نے گردن گھما کر دیکھا تو وہ بھاگ کر جا چکی تھی۔ اسکے جملے پر لب بے ساختہ مسکرائے تھے۔

وہ کتنی ہی دیر زمر کے جملے کو سوچتا ہنستا رہا۔

****

یہ لاہور کا مشہور ہسپتال تھا جہاں گاڑی آ کر رکی۔ ڈرائیور نے دروازہ کھولا تو کالے رنگ کی جینز کے ساتھ ہلکے گلابی ٹاپ کے اوپر اوور آل پہنے آن نکلی۔ دوسری طرف اپنے مخصوص حلیے جینز اور لمبے کرتے میں ملبوس نوال باہر نکلی۔

""""ڈاکٹر کرسٹیانا۔۔ چلیں۔"""" نوال نے مسکراہٹ دبائے پوچھا۔ اسکی شرارت پر آن نے اسے گھورا۔ صبح جب وہ اٹھی تھی تو رات والے واقع کا شائبہ تک نہ تھا،، جس پر رمشا کافی حیران ہوئی تھی۔

اب بھی وہ نارمل انداز اپنائے ہوئے تھی۔

""""ہمیں تو گائناکالوجسٹ کے سپیلنگ بھی صحیح سے نہیں آتے ہوں گیں۔"""" آن نے عجیب نظروں سے اپنا اوور آل دیکھا اور پھر سامنے ہسپتال کو دیکھا۔

""""پھوپھو آپ نے ایم اے انگلش کیا ہے،، پھر بھی سپیلنگ نہیں آتے؟ """" نوال نے صدمے سے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri
ابھی ای میل کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

""""بدھو ہم نے ایک بات کی ہے کہ ہمیں کیا پتا سائنس کا۔ اور نقلی گائناکالوجسٹ بن کر دو نمبر لوگوں کو ڈھونڈنے کی بجائے ہم خود ہی دو نمبر کام کریں گیں۔ یہ نہ ہو کوئی بیچاری عورت مجھے باہر کا بڑا ڈاکٹر سمجھ کر آئے اور میں کچھ الٹا سیدھا علاج کر دوں۔

وہ بیچاری تو گئی نا۔ """"آن نے افسوس سے کہا تھا۔ نوال نے مسکراہٹ چھپاتے رخ موڑا۔

""""اتنا مشکل کام بھی نہیں ہے ویسے """" بالوں کی لٹ کو انگلی کے گرد لپیٹتے شرارت سے کہا تھا۔ آن نے اسے گھور کر دکھا تو وہ سنجیدہ شکل بناتی سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔

"""" چلیں۔ """"آن آنکھیں گھما کر ارد گرد دیکھتی اندر کی طرف بڑھنے لگی۔ پیچھے نوال اسکی اسسٹنٹ کے طور پر چلنے لگی۔

"" Dr. Christiana . Gynaecologist from America.""

ہسپتال کے انچارج کے سامنے اپنا جھوٹا تعارف کرواتے اسے کتنی شرمندگی ہوئی تھی،، وہ بتانے سے قاصر تھی۔

نوال نے مسکراہٹ چھپانے کی غرض سے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"" Is she your Assistant ?""

نوال کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"" Yeah , she is Aleena ""

اسکے ہاتھ میں بندھی گھڑی پر لگی ٹریکنگ ڈیوائس کے ذریعے،، ہسپتال میں ہی کھڑے ہو کر اسے سنتے عالم بے ساختہ مسکرایا۔ اسے لگا تھا کہ وہ نوال کا اصل نام بتادے گی کیونکہ اسکے بارے میں عالم نے کوئی ہدایت نہیں دی تھی۔

لیکن آن نے عقل کا استعمال کر کے اچھا کام کیا تھا۔

"" Ok . Follow me Ladies ""

وہ اب اسے کمرہ دکھانے لے کر جارہا تھا۔ نوال بھی انکے پیچھے بھاگی۔

کمرہ میں پہنچنے کے بعد نوال اور وہ گھوم گھوم کر کمرہ دیکھنے لگیں۔ جگہ جگہ حاملہ عورتوں کیلیئے ہدایات درج تھیں،، اور بچوں کی نشو نما سے متعلق چند چارٹ بھی آویزاں تھے۔

پریگنینسی پیریڈ کے حوالے سے ہدایات ک بھی چارٹ لٹکا تھا۔

بچوں کی تصویروں سے بھری دیواریں دیکھ کر آن کا سر چکرا گیا۔

"""یا تو ہم اوپر جائیں گیں،، یا کوئی معصوم جان ہمارے ہاتھوں اوپر جائے گا۔""" میز پر پڑے سہٹتھو سکوپ کو عجیب نظروں سے دیکھتے آن روہانسے انداز میں بولی۔

پرائیوٹ ایف اے اور ایم اے انگلش کرنے والا بندہ کیا جانے ان چیزوں کے بارے میں۔

""""اس دونمبر سیٹھ نے لگتا ہے جان بوجھ کر آپکے ساتھ یہ کیا ہے۔""""نوال پیارے پیارے بچوں کی تصویروں کو دیکھتی بولی۔

""""میں آتی ہوں ایک چکر لگا کر۔زرا پتا لگاؤں کہ یہاں ہو کیا رہا ہے.""""آن کو ایک نظر دیکھتی وہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔

""""آن میڈم۔بچوں کی تصویریں دیکھنے کیلیئے یہاں تھوڑی بھیجا ہے تمہیں۔""""اپنے عقب میں عالم کی آواز پر وہ اچھل پڑی۔

""""آپ !

آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔بھول گئے کہ ہم ایک مشن پر ہیں۔ویسے بھی اگر کوئی گڑبڑ ہوئ تو الزام ہم ہر آئے گا ،،حالانکہ ہمارا کوئی قصور بھی نہیں،،ہمیں کیا پتا سائنس کا۔""""اسکے انداز پر جہاں عالم مسکرایا تھا وہیں آخری جملے پر صدمہ لگا۔

""""واٹ ! تمہیں سائنس نہیں آتی؟""""اس نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔آن کا منہ اسکے ذومعنی سوال پر کھلا تھا۔

""""بے ہودہ انسان"""" وہ دل ہی دل میں بڑبڑائی۔یہ الگ بات تھی کہ اسکے سوال پر شرمندگی سے نظریں اٹھانا مشکل لگ رہا تھا۔

""""ہمارا مطلب ہے کہ ہم نے ایف اے کیا تھا۔""""دانت پیستے اسکے علم میں اضافہ کیا۔

"""پھر تو تمہیں ان انسٹورمنٹس کے نام بھی نہیں آتے ہوں گیں۔"""میز پر پڑے مختلف آلہ جات کو دیکھتے صدمے سے پوچھا۔ وہ شرمندگی سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"""او و گاڈ۔ پہلے کیوں نہیں بتایا لڑکی"""اس نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔

"""ہم نے کہا تھا کہ یہ مشکل ہے۔ آپ نے کہا نا ممکن نہیں۔

اب ہماری کیا غلطی ہے؟"""وہ نروٹھے انداز میں بولی تھی۔ مطلب حد تھی، ایک تو اسکی بات نہیں سنی تھی اب اسے سنا بھی رہا تھا۔

"""ویسے وہ کوٹھا تھا کوئی آکسفورڈ یونیورسٹی تھوڑی،، جو ہم ہر طرح کے علم پر عبور حاصل کر لیتے۔"""وہ نظریں جھکائے منمنائی۔ عالم کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ کھیل گئی۔ جسے وہ جلدی سے چھپا گیا۔

"""موبائل کھولو اور سرچ کرو جلدی سے """

"""کیا!!!"""وہ چیخی تھی۔ اور کئی قدم پیچھے ہٹائے۔ عالم نے حیرت سے اسکا ردعمل دیکھا،، اور پھر وجہ سمجھ آتے اسکا چہرہ شرم سے سرخ پڑا تھا۔

"""سٹوپڈ گرل۔

ان آلات کے نام سرچ کرو۔ """جواباً وہ بھی چیخا۔ اس لڑکی میں عقل نام کی تو کوئی چیز ہی نہیں تھی۔

آن کو لگا وہ شرمندگی کے مارے زمین میں دھنس جائے گی۔ پتا نہیں مقابل کیا سوچتا ہوگا کہ وہ کیسی سوچ رکھتی ہے۔

دوسری طرف عالم سرخ چہرہ لیے اس سے نظریں چرائے بات کر رہا تھا۔

""""فون نہیں ہے ہمارے پاس"""" اسکی آواز بمشکل عالم کی سماعتوں تک پہنچی۔ عالم نے گہری سانس لے گو گل نکال کر فون اسکے حوالے کیا۔ اور خود سوفٹ دور جا کر بیٹھا۔ کوئی بعید نہ تھا کہ یہ لڑکی مزید کوئی گل کھلا دیتی۔

آن میز کے پاس رکھی کرسی پر جا بیٹھی۔ ایک چور نگاہ چہرہ موڑ کر بیٹھے عالم کو دیکھا،، اور سرچ کرنے لگی۔

سب سے پہلے ہارٹ بیٹ چیک کرنے والے آلے (سٹیتھو سکوپ) کا نام ڈھونڈا۔ اور پھر اسے بولنے کا طریقہ بھی سیکھا۔ اس طرح تین سے چار آلات کے نام سیکھنے کے بعد اسے فون واپس کرنا چاہا،، مگر کچھ سوچ کر رک گئی۔

ایک نظر اسے دیکھا جو کان میں لگے بلوٹوتھ ڈیوائس سے کسی سے بات کر رہا تھا،، اور پھر لب کاٹتی گیلری کھولنے لگی۔

ارداہ ان تصویروں کو ڈیلیٹ کرنے کا تھا جو اس نے کچھ دنوں پہلے کھینچی تھیں۔

مگر یہ کیا سامنے سیکورٹی لاک اسکا منہ چڑا رہا تھا۔ آن فون کو گھورتی مختلف پاسورڈ لگا کر دیکھنے لگی۔

""""ساری زندگی بھی لگی رہو گی تب بھی یہ نہیں کھلے گا۔"""" عالم نے اسکے ہاتھ سے فون چھینا تو وہ چوری پکڑے جانے کی وجہ سے ڈر کر کبوتر کی طرح آنکھیں میچ گئی۔

""""ویسے کیا دیکھنا چاہ رہی تھی؟"""" فون بند کر کے جیب میں ڈالتے استفسار کیا۔

""""ہماری تصویریں ڈیلیٹ کریں"""" آنکھیں بند کیے بولا۔

""""ہماری کونسی تصویریں ہیں؟"""" وہ حقیقتاً حیران ہوا تھا۔ بھلا انہوں نے کب فوٹو شوٹ کروایا تھا۔

""""ہمارا مطلب ہے ہماری وہ تصویریں ڈیلیٹ کریں جو آپ نے اس دن بنا ہماری اجازت کے کھینچی تھیں۔""""

عالم نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔ جیسے اسکی ہمت کو داد دی تھی۔

وہ تصویریں تو وہ گھر جاتے ہی ڈیلیٹ کر چکا تھا کیونکہ اسے کسی کی تصویریں رکھنے کا کوئی خاص شوق نہ تھا۔

""مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوبارہ یہ حرکت نہ ہو"" سچ بتانے کی بجائے سختی سے اسے کہا تو وہ منہ بنا کر رہ گئی۔

""نیلی آنکھوں والا جن"" کالے رنگ کی جینز پر کالی ہڈی اور کالا ہی ماسک پہنے وہ اسے جن ہی لگا تھا۔ لیکن بدصورت نہیں پرکشش جن۔

اسے اپنی سوچ پر خود ہی ہنسی آئی تھی۔

عالم نے اسکے سامنے چٹکی بجا کر ہوش میں لانا چاہا۔ تبھی نوال اندر داخل ہوئی۔ اور آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

""سنبھال لینا سب۔ گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے۔

ساری حسیات صرف اور صرف یہاں متوجہ ہونی چاہیے۔"" دونوں کو ایک نظر دیکھ کر وہ باہر نکل گیا۔ نوال نے اسکی پشت کو دیکھتے زبان نکالی۔ حکم دیتا وہ سخت زہر لگا تھا اسے۔

آن بھی سر جھٹک کر کرسی پر جا بیٹھی۔

عالم ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھا ابراہیم کا منتظر تھا۔ حلیہ ایک نارمل انسان والا تھا۔ سفید رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس بار بار گھڑی دیکھتا وہ سخت بے زار تھا۔ اسے انتظار کرنا سخت ناپسند تھا،، لیکن ابراہیم اسے انتظار کی سولی پر لٹکا چکا تھا۔

""یہ شخص اگر اگلے دس منٹ میں نہ آیا تو اسکا علاج میں اپنے طریقے سے کروں گا۔"" میز پر مکہ مارتے بڑبڑایا۔

کسی چنگھاڑتی آواز پر اس نے سامنے لگی ٹی وی اسکرینز کی طرف دیکھا جہاں اینکر چیخ چیخ کر بول رہی تھی۔

"""ناظرین بریکنگ نیوز سے آپکو آگاہ کریں کہ سی سی پی اولاہور نے لاہور نے تھوڑی دیر پہلے کی جانے والی میڈیا ٹاک میں لاہور، بلکہ پنجاب کے مشہور ڈاکو اور غنڈے سیٹھ عالم کو پکڑنے پر دو کروڑ روپے انعام مقرر کیا ہے۔

اور جو مستند معلومات فراہم کرے گا اسے پچاس لاکھ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

یاد رہے یہ قاتل غنڈہ پچھلے دس سالوں سے خون کی ندیاں بہاتا آزاد پھر رہا ہے پولیس اس کو پکڑنے میں ناکام ہو رہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق کچھ دنوں پہلے ایک انیس سالا لڑکی نے سیٹھ عالم کے خلاف سی سی پی اولاہور کے دورے کے دوران ایف آئی آر درج کروائی جس پر سی سی پی اولاہور نے سخت ایکشن کا حکم دیا ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ اسے آج تک کسی نے نہیں دیکھا،، اسے صرف کالے رنگ کے لباس میں دیکھا گیا ہے۔ اب اسے کیسے ڈھونڈا جائے گا یہ بھی ایک سوالیہ نشان ہے۔ پولیس تابڑتوڑ کوششیں کرنے کے باجود اسے پکڑنے میں ناکام رہی ہے۔ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ اس پر انعام مقرر کیا گیا ہے بلکہ پہلے بھی دو بار ایک ایک کروڑ روپے کا انعام مقرر کیا جا چکا ہے۔

اب دیکھتے کہ کیا پولیس اور دیگر فورسز اسے پکڑنے میں کامیاب ہو پاتی ہیں یا نہیں؟

ہمارے ساتھ سی سی پی اولاہور بذات خود موجود ہیں، ان سے زرا اس معاملے کے بارے میں تفصیلی بات کرتے ہیں۔ بہت شکریہ سر آپکی آمد کا۔ """ اینکر کی مبالغہ آرائی پر عالم جس کے چہرے پر پہلے ہی انتظار کے باعث بے زاری تھی،، اب دنیا جہاں کی سختی در آئی تھی۔ شعلہ برساتی نگاہوں سے وہ ہوٹل میں نسب بڑی سکرین پر چلتی خبر دیکھ رہا تھا جہاں اسے نجانے کن کن ناموں سے پکارا جا رہا تھا۔ یہ ایف آئی آر نوال حیدر نے درج کروائی تھی، لیکن اس وقت سی سی پی اولاہور بھی وہاں موجود ہو گا اسے اندازہ نہیں تھا۔ پچھلی دفعہ کے برعکس اس دفعہ معاملہ زرا سنجیدہ لگ رہا تھا۔ سکرین پر بار بار موسٹ وانٹڈ کریمنل کی پٹی اسکے نام کے ساتھ بار بار چل رہی تھی۔

وہ غصے سے لال پیلا ہوتا اٹھنے کو تھا کہ سامنے سے آتے شخص سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔

""آپ عالم ہیں؟"" اپنے نام کی پکار پر وہ حیران ہوتا پلٹا۔ سامنے ابراہیم کھڑا تھا۔ عالم نے جلتی آنکھیں بند کر کے کھولیں،، چند لمحوں کیلیئے سارا معاملہ پس پشت ڈالا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے اثبات میں سر ہلایا۔

""ابراہیم گیلانی"" گرمجوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے اس نے اپنا تعارف بھی کروا ڈالا۔

""جی پہچان گیا میں۔"" وہ جبرا مسکرایا اسکی مسکراہٹ خالی تھی کیونکہ اندر ابال اٹھ رہے تھے۔

""آپ ٹی وی میں کافی مگن تھے۔ ویسے یہ تو روز کا کام ہے،، دو دن میں معاملہ خود ہی ٹھنڈا ہو جائے گا۔""

ابراہیم نے گردن موڑ کر ٹی وی سکرین کو دیکھتے سر جھٹکا۔ سامنے چلتی خبر سے نجانے کیوں اسکے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ دوڑی تھی۔ عالم نے کھوجتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور ادھر ادھر دیکھ کر کسی کو تلاش کرنا چاہا۔

""ویٹر۔"" ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو بلایا۔ وہ سر خم کرتا آرڈر لینے کیلیئے ڈائری نکال کر کھڑا ہو گیا۔

""دو منٹ کے اندر اندر ٹی وی بند کر دو سارے"" اسکے حکمیہ انداز پر ابراہیم حیران ہوا۔ حیرانی تو ویٹر کے چہرے پر بھی پھیلی تھی۔

""سوری سر لیکن یہ بند نہیں ہو""

""تیس سیکنڈ ختم ہو چکے ہیں۔"" سرد آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تو ویٹر ہڑ بڑا کر کنٹرول روم کی طرف بھاگا۔

ابراہیم کو اسکی آنکھوں سے خوف محسوس ہوا۔

""ویسے اگر میں کہوں کہ موسٹ وانٹڈ کرمنل میں ہوں تو؟"" عالم نے ابراہیم کو دیکھتے پوچھا تو اس کا چہرہ پھیکا پڑا۔ وہ آنکھیں پھاڑے عالم کو دیکھنے لگا اور ساتھ ہی رخ موڑ کر سکرین پر نظر ڈالی،، اگلے ہی لمحے ساری سکرینیں

کالی ہو چکی تھیں۔ اسکے چہرے کا بدلتا رنگ اور آنکھوں میں بڑھتی عجیب سی نفرت عالم کی نظروں سے اوجھل نہ تھی۔ اسکے لب زرا سا مسکرائے تھے۔

""""مزاق کر رہا تھا۔ نام دیکھو کتنی مطابقت رکھتا ہے۔ ہیں نا؟"""" عالم نے مصنوعی قہقہہ لگایا۔ اسکے قہقہے کا کھوکھلا پن ابراہیم ضرور محسوس کرتا اگر اسکی پچھلی بات کے زیر اثر نہ ہوتا۔ اسکی بات پر وہ مسکرا بھی نہ سکا۔

""""خیر بتاؤ کچھ اپنے بارے میں۔"""" اسے ریلیکس کرنے کیلیئے اب وہ نارمل انداز میں بات کر رہا تھا۔ جبکہ اسکا دماغ تیزی سے موجودہ حالات سے نبٹنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔

""""نام تو پتا ہی ہے آپکو۔ اکلوتا بیٹا ہوں۔ والد کی کچھ عرصہ پہلے وفات ہو چکی ہے۔"""" وہ لمحے بھر کو رکا۔ چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

""""انجیرنگ کی ہے۔ لیکن رشوت اور سفارش کے اس دور میں نوکری ملنا ناممکن ہے۔ اسلیے ایکڈمی میں پڑھاتا ہوں اور پارٹ ٹائم ایک اور نوکری بھی کرتا ہوں۔"""" گہری سانس لیتے اس نے دوبارہ سے کلام کا سلسلہ وہیں سے جوڑا۔

عالم نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا۔

اسکی نازوں پلی بھانجی جس نے کبھی پانی بھی عام کمپنی کا نہیں پیا تھا وہ اسکے ساتھ کیسے رہ سکتی تھی۔ عالم کو زمر پر شدید غصہ آیا تھا۔ جو بہت غلط جگہ دل لگا چکی تھی۔

""""کتنا کما لیتے ہو؟"""" عالم نے اسکے وجیہہ چہرے کو دیکھتے پر سوچ انداز میں پوچھا۔ وہ بلاشبہ حسن کی دولت سے مالامال تھا۔ اگر وہ امیر ہوتا تو لڑکیوں کی ایک لائن لگ جاتی اس کیلیئے۔ ہمارا المیہ ہے کہ ہر چیز کو پیسے سے جوڑ دیتے ہیں۔ جب تک پیسے کا رنگ نہ چڑھے،، قیمتی چیز بھی قیمتی نہیں لگتی۔

سامنے بیٹھا شخص عام سے شلوار قمیض میں بھی وہ کسی ہیرو سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

""""چالیس سے پچاس ہزار۔"""" عالم بے ساختہ مسکرایا۔ اتنا تو شاید زمر ایک جوڑا خریدنے پر لگا دیتی۔ اسکا کانفیڈنس عالم کو خاصا بھایا تھا۔

""""تمہیں نہیں لگتا کہ پہلے تمہیں اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہیے پھر شادی کا سوچنا چاہیے؟"""" سیگریٹ نکال کر سلگاتے ہوئے اس سے پوچھا۔ عالم کی نظر شیشے کے میز پر چسپاں کاغذ پر گئی جہاں سموکنگ کرنے کی ممانعت کی گئی تھی۔ وہ مسکرا کر گہرہ کش اس جگہ پر چھوڑ گیا،، کہ اسکے عمل سے وہ جگہ دھندلی ہو گئی۔

دوسری طرف اسکے سوال پر ابراہیم کی رنگت پھیکی پڑی۔ مٹھیاں بھینچ کر بمشکل قابو کیا۔ یہ جملہ تو سننے کو ملنا ہی تھا، جلد یا بدیر۔

""""مجھے لگتا ہے کوئی بھی اندھا تو ہو گا نہیں جو مجھ سے ایسے ہی شادی کر لے گا۔ ظاہر ہے سب کچھ جان کر ہی کرے گا۔ تو اس لئے میں جیسا ہوں ویسا ہی رہوں گا۔ ہاں جب بھی آگے بڑھنے کا موقع ملا تو ضرور آگے بڑھوں گا لیکن سفارش سے نہیں۔ تب تک میرے ساتھ میری جیب کے مطابق گزارا کرنا پڑے گا۔"""" اسکے انداز پر عالم آہستہ سے مسکرایا۔ یقیناً اگر وہ اسے جانتا ہوتا تو اس طرح نڈر ہو کر بات تو بلکل نہ کر رہا ہوتا۔ ویٹر انکے سامنے جوس رکھ کر جا چکا تھا۔ عالم زرا سا آگے ہو کر گفتگو کا سلسلہ وہیں سے جوڑنے لگا۔

""""گھر میں کون کون ہے؟"""" اگلا سوال آیا تھا۔

""""والدہ ہیں بس۔"""" جواب حاضر تھا۔

""""گھر اپنا ہے؟"""" عالم نے جانتے بوجھتے پوچھا۔ جیسے دیکھنا چاہ رہا ہو کہ وہ جھوٹ بولتا ہے یا سچ۔

""""نہیں""""اس نے میز پر انگلی پھیرتے اطمینان سے جواب دیا۔ عالم نے سر ہلایا۔ انداز تاسف سے بھرپور تھا۔ اپنی بھانجی کی عقل پر ماتم کرنے کا دل چاہ رہا تھا۔

""""زمر پائلٹ بن رہی ہے۔ اسکی پڑھائی اگلے سال مکمل ہو جائے گی۔ تب شادی کا سوچا جائے گا۔ لیکن تب تک منگنی جیسے ناپائیدار رشتے کی بجائے مجھے لگتا ہے نکاح کر لینا چاہیے۔

کوئی اعتراض؟""""ابراہیم سٹپٹا گیا۔ یہ کیسا رواج تھا۔ اسکے ہاں تو ایسے معاملات لڑکے والے طے کرتے تھے۔ لیکن یہاں وہ لڑکی والا ہو کر سیدھا شادی کی بات کر رہا تھا۔ ہائے امیر لوگوں کے انداز۔ اس نے بے اختیار آہ بھری۔

""""جی ایک دو دن تک بتا دوں گا۔""""عاجزی سے جواب دیا۔ عالم نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

""""مجھے جانا ہو گا۔ اس کے بعد اکیڈمی جانا ہے۔""""وہ جیب سے پیسے نکال کر مینیو کارڈ میں رکھتا ہوا بولا۔ ہزار ہزار کے کئی نوٹ تھے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جتنا مہنگا یہ ریسٹورنٹ ہے،، اتنا مہنگا ہی یہاں کا معمولی سا جوس ہو گا۔ عالم سے الوداعی کلمات کہتا وہ واپس چلا گیا۔

اسکے جاتے ہی عالم نے نوٹ ہاتھ میں پکڑے۔ پانچ ہزار روپے تھے۔ وہ مسکرایا تھا اسکی خودداری پر۔ اسکا عمل کافی بھایا تھا۔

""""امیر یسو!""""نوٹ واپس رکھتے ویٹر کو بلا کر کارڈ پکڑایا۔ سوچوں کا رخ ایک بار پھر تھوڑی دیر پہلے والے واقع کی طرف گیا تو اس نے اسی انسپکٹر کو کال ملائی جس نے ایف آئی آر کاٹی تھی۔

""""جس وقت وہ لڑکی ایف آئی آر کٹوانے آئی تھی اس وقت سی سی پی او لاہور دورے پر تھا۔

ہاں یا ناں؟""""ہوٹل سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بولا۔ اسکے لہجے کی سختی پر مقابل نے تھوک نگلا۔

""""سیٹھ عالم وہ """ _____

""""ہاں یا ناں ؟"""وہ چیخا تو لوگوں نے مڑ کر اسے دیکھا۔ اس نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر پیشانی پر ماری۔ اور خود پر قابو پایا۔

""""جی سر """فوراً جواب آیا تھا۔

""""الو کے پٹھے بتاتے ہوئے موت آتی تھی تجھے ؟ """وہ اب بھی سخت لہجے میں بولا تھا۔ لیکن آواز آہستہ تھی۔

""""وہ سیٹھ عالم آپ سے پوچھا تھا۔ آپ نے کہا تھا جو وہ کہتی ہے وہ سب لکھتے جاؤ۔ آپ کو بتانا چاہا تھا کہ سی سی پی او صاحب آئے ہیں لیکن آپ نے فون کاٹ دیا۔"""دوسری طرف سے کانپتی آواز سن کر عالم نے گاڑی کو زوردار لات ماری۔ سیکورٹی الارم بجنے لگا تو اس نے بےزاری سے ریموٹ کنڑول کے ذریعے کا بند کیا۔

""""دو مہینوں کیلئے خرچہ پانی بند سمجھو """دوسری طرف سے منتوں کو نظرانداز کرتے دھمکی آمیز لہجے میں کہتے فون بند کیا اور گاڑی میں بیٹھ کر اتنی زور سے دروازہ بند کیا کہ ٹوٹنے کی کسر رہ گئی تھی۔

اگلے ہی لمحے گاڑی خطرناک حد تک تیز رفتار میں دوڑتی ڈی ایچ اے لاہور کی کھلی سڑکوں پر بل کھاتی جا رہی تھی۔

****

آج ہسپتال انتظامیہ کی نظر میں باقاعدہ اس کی نوکری کا آغاز ہوا تھا۔ وہ سامنے پڑی فائل کو دیکھ رہی تھی،، جس میں اسے صرف اتنی سمجھ آئی تھی کہ جمعرات یعنی دو دن بعد دو ڈیلیوری کیس اس نے اور ایک اور ڈاکٹر نے کرنے تھے۔ اسے تو سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ وہ بیٹھے بٹھائے کس مصیبت میں پھنس گئی ہے۔

ریسیپشن پر بیٹھے شخص نے دس لوگ پورے ہونے پر آن کو آکر اطلاع دی۔ اسکے تو ہاتھ پیر ہی پھول گئے۔ اسکے ہاتھ میں دس نہیں بیس زندگیاں تھیں۔ ماتھا مسلتے ہوئے اس نے بیس منٹ بعد بھیجنے کا کہا اور عالم کو کال ملائی۔

""""عالم وہ """" __________

""""سیٹھ عالم"""" وہ جو پہلے ہی بھڑکا ہوا تھا،، صرف عالم سن کر اسکا میٹر گھوم گیا۔ سختی سے جملہ کاٹتے تصحیح کی۔

آن اس قدر سبکی پر لب بھینچ گئی۔

دوسری طرف سے خاموشی محسوس کرتے اس نے بے زاری سے فون کان سے ہٹایا۔ آنِ عالم لکھا دیکھ کر سختی سے آنکھیں بند کیں۔

""""اب بولو گی یا فون بند کردوں؟"""" وہ چاہ کر بھی لہجہ نرم نہیں کر پایا۔ آن نے اسے صلواتوں سے نوازتے گہری سانس بھری۔ یہ الگ بات تھی کہ اسکی صلواتیں بھی اسکی طرح نہایت ہی معصومانہ تھیں۔

""""اب تم چھوٹی چھوٹی باتوں کیلئے مجھے فون کروگی۔ میں اتنا ہی فارغ ہوں جو تمہیں ایک ایک بات بتاؤں گا۔ کچھ اپنے سے بھی کرلو۔"""" گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کرتے اس نے غصے سے کہا تھا۔ آن نے مزید برداشت نہ کرتے لب بھینچتے فون کاٹ دیا۔

عالم اسکی جرآت پر دنگ رہ گیا۔ یہ حرکت آج تک اسکے ساتھ کسی نے نہیں کی تھی۔ ماتھے پر بل ڈالے اسے کال ملائی۔

""""آپ کا مطلوبہ نمبر اس وقت بند ہے۔ برائے مہربانی کچھ دیر بعد کوشش کریں۔"""" عالم نے پچھلی سیٹ پر فون پھینکا۔ یہ حرکت اسے سب سے زہر لگتی تھی۔ اسکا پہلے سے گھوما میٹر مزید گھوم گیا تھا۔

پہلے اسے دوسرا معاملہ دیکھنا تھا پھر آن کو اچھے سے دیکھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

دوسری طرف وہ بڑبڑاتے ہوئے ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی۔ نوال باہر کھوج لگانے گئی تھی۔ دروازہ کھلا تو اسے لگا کہ پیشنٹ آ گئی ہے۔ لیکن نوال کو دیکھ کر سانس میں سانس آئی۔

""نوال بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہے۔ دس پیشنٹ باہر انتظار کر رہے ہیں۔

اب میں کیا کروں۔"" وہ پریشانی سے بولی۔ اس دوران عالم کے ہاتھوں ہوئی سسکی پس پشت رہ گئی تھی۔

""پھوپھو آرام سے۔

کیا ہو گیا ہے۔ بس آپ تھوڑا سا انگریزی سٹائل میں ٹوٹی پھوٹی اردو بولنا۔ یعنی لفظ کاٹ کاٹ کر۔ زیادہ انگلش میں بولنا۔ باقی میں سنبھال لوں گی۔ ""

وہ سر ہلاتی ریوالونگ چیئر پر جا بیٹھی۔

""یس"" پی اے نے ایک کم عمر لڑکی کو اندر بھیجا۔ آن نے بیچاری نگاہوں سے اس عورت کو دیکھا۔

""اسلام علیکم۔"" عورت نے آتے ہی سلام کیا۔ وہ بس منہ ہی منہ میں جواب دے پائی۔ نوال کے ہلانے پر ماتھا مسلتی خواہ مخواہ سامنے پڑے کاغذ پر کچھ لکھنے لگی۔

""فارم"" اس کے ہاتھوں سے میڈیسن فارم پکڑا۔

""منتھلی چیک اپ کروانا ہے۔ اور میرے خیال میں میڈیسنز بھی چینج ہوں گیں۔"" عورت شاید کچھ زیادہ ہی ڈاکٹر بننے کی کوشش کر رہی تھی۔ نوال نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا۔

"" Which month is going on ? ""

ماہرانہ انداز میں پوچھا تھا۔

"" 4th ""

جواباً وہ بھی منہ کے زاویے بگاڑتی انگریزی میں بولی.

"""" شوخی """" نوال نے اسے منہ بگاڑ کر دیکھا اور فون میں کچھ کرنے لگی۔

"""" پہلے کونسی میڈیسنز لے رہی ہیں؟ """" آن بات بڑھانے کی غرض سے بولی۔ جواباً وہ اسے دوائیوں کے نام بتانے لگی جو اسکے سر کے اوپر سے گزر رہی تھیں۔ اسے تو پیناڈول کے علاوہ شاید ہی کوئی نام آتا تھا۔

"""" آپ کو نہیں لگتا ڈاکٹر کرسٹینا کہ انہیں میڈیسنز کی بجائے فروٹس اور ڈائیٹ کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ ملٹی وٹامنز کی ابھی اتنی ضرورت نہیں ہے۔ """" نوال ایک ادا سے بولی تھی۔ آن نے الجھ کر اسے دیکھا۔ جس پر اس نے سر کو ہلکی سی جنبش دی۔

"""" جی جی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔

مسز جبار آپکو فروٹس زیادہ سے زیادہ لینے چاہیے۔ فریش جوس پیئں. سپائسی چیزیں کھانے سے گریز کریں۔ کوئی بھی شیک لے لیں دن میں۔ اور اپنی ڈائٹ بہتر کریں۔ میڈیسنز کی ضرورت نہیں ہے۔ خود کو ٹینشن اور سٹریس سے دور رکھیں اور اپنا خیال رکھیں۔ """" وہ جبرا مسکراتی ہوئی پروفیشنل انداز میں بولی۔

"""" ملٹی وٹامنز یا کوئی اینٹاسڈ نہیں دیں گیں آپ؟ """" اس نے تعجب سے پوچھا تھا۔

"""" نہیں ابھی بس آپ ڈائٹ کا خیال رکھیں۔ خوامخواہ دوائیاں کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نیکسٹ منتھ دوبارہ چیک اپ کروالیں۔ """" جواب نوال کی طرف سے آیا تھا۔ آن نے شدت سے اللہ سے دعا کی تھی کہ سامنے بیٹھی عورت کو اسکی وجہ سے کوئی پریشانی یا مسئلہ نہ ہو۔ وہ عورت مسکراتی ہوئی جا چکی تھی۔

"""" نوال آپ کیا گائنا کالوجسٹ ہیں جو اتنے وثوق سے بول رہی تھیں؟ """" آن نے غصے سے اسے گھورا۔

""""ارے پھوپھو،،رات کو کافی زیادہ ریسرچ کی تھی۔ گوگل بھی کیا ہے میں نے۔ اس سٹیج میں ضرورت نہیں ہے فضول دوائیوں کی۔ اچھی ڈائٹ اور سٹریس فری ماحول ہو تو دوائی کی ضرورت نہیں۔ جب تک کوئی سیریس مسئلہ نہ ہو۔ """"اس نے لاپرواہی سے کہا۔ آن کا دل چاہا کھینچ کر اسے لگائے جو اماں بننے کی کوشش میں تھی۔

""""تمہیں بڑا پتا ہے۔""""آنکھیں گھماتے کہا تھا۔

""""کیا ہو گیا ہے یار پھوپھو،،مستند سائٹس سے ہی معلومات لی ہیں میں نے۔ آپ تو شک ہی کرنا شروع ہو گئی ہیں مجھ پر"""" وہ ناراضگی سے بولی تھی۔ حد ہو گئی تھی ایک تو وہ اسکی مدد کر رہی تھی اوپر سے اسکی پھوپھو کو اس پر بھروسہ ہی نہیں تھا۔

دروازہ بجا تو ایک اور پیشنٹ اندر آئی۔ آن نے ماتھا مسلا۔ دل چاہ رہا تھا یہاں سے فوراً غائب ہو جائے۔ لیکن دل کی پہلے کوئی بات پوری ہوئی تھی جو اب پوری ہوتی۔

****

زمر ٹیرس پر کھڑی ایک ہاتھ میں فون پکڑے ہوئے تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑا ہوا تھا۔

""""تمہیں کافی پسند ہے ؟"""" وہ کافی کو دیکھتے چہک کر بولی۔

""""نہیں۔""""اس نے مختصر سا جواب دیا۔ ساتھ ساتھ وہ ٹیسٹ چیک کر رہا تھا۔ اسکے سوال پر وہ اسے کہنا چاہتا تھا کہ یہ امیر لوگوں کے چونچلے ہیں،، غریب لوگ چائے کے نشئی ہوتے ہیں۔ چائے بھی وہ جس میں دودھ کم اور پانی زیادہ ہو۔ لیکن یہ کہہ کر وہ اسکا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

""""چائے پسند ہے کیا؟"""" نیا سوال آیا تھا۔ ابراہیم نے بے بسی سے فون کو دیکھا اور ایک نظر پیپروں کے انبار کو۔ جو اسے آج ہی چیک کرنے تھے۔

""جی۔ تھوڑی بہت۔"""زمر نے سر ہلایا اور کافی کا گھونٹ بھرا۔ نجانے کیوں کافی بدذائقہ لگنے لگی تھی۔

اس نے مڑ کر کافی کا مگ میز پر رکھ دیا۔ اور واپس گرل پر کہنیاں ٹکا کر کھڑی ہو گئی۔

""ابراہیم!"""وہ کچھ یاد آنے پر اسے پکار بیٹھی۔ اس نے محض ہنکارا ابھرا۔ یہ الگ بات ہے اسکا ابراہیم کہنا ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔

""تمہاری امی کو میں کیسی لگی؟

افوہ۔ انہوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تو کیسے پتا ہوگا انہیں"""اشتیاق سے پوچھتے آخر میں خود ہی جواب دیتی مایوسی سے بولی۔

""اچھی لگی ہو"""اس نے ہمیشہ کی طرح مختصراً بات کی۔

""بلکہ بہت پیاری"""بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے اس نے ماتھے پر بال پین ماری۔ ذہن میں اسکا خوبصورت چہرہ ابھرا تھا۔

دوسری طرف وہ مسکرائی تھی۔

""ہیں ایسے کیسے؟ انہوں نے کب مجھے دیکھا؟"""کچھ یاد آنے پر اسکی مسکراہٹ فوراً سمٹی۔ اور شاکی انداز میں پوچھا۔

""مس زمر ابصار۔ آپکے واٹس ایپ کی پروفائل فوٹو پر آپکی تصویر لگی ہوئی ہے۔ تو وہی دکھائی تھی انہیں"""ابراہیم نے اسکے لہجے میں چھپی شک کی رمک محسوس ہوتے جواب دیا۔

"""ہاااا۔ اس میں تو میں اتنی بچی کے رہی ہوں""" اسکے تاثرات جو اسکی بات پر تھوڑے بہت سیدھے ہوئے تھے، اپنی پروفائل فوٹو یاد آنے پر اسے نئی فکر لاحق ہوئی۔ ابراہیم نے حیرت سے فون کو دیکھا۔ وہ واقعی پاگل تھی یا اسکو بنا رہی تھی۔

"""توبہ وہ کیا سوچتی ہوں گی کہ بچی سے شادی کر رہا ہے میرا بیٹا۔""" اسکا صدمہ ابھی بھی کم نہیں ہوا تھا۔

دوسری طرف ابراہیم کو بھی صدمہ لگ گیا۔

"""میری عمر اتنی بھی نہیں ہے۔""" زمل لب دانتوں تلے دبا گئی۔

"""آپ کو سو جانا چاہیئے""" اس نے ایک نظر دوبارہ پیپرز پر ڈالی اور دوسری نظر گھڑی پر ڈالی۔

"""ابھی تو اٹھی تھی میں""" مطلب صاف تھا وہ اسکے ساتھ مزید بات کرنا چاہتی تھی۔ ابراہیم کو تو صدمہ ہی لگ گیا۔ رات کا ایک بجنے کو تھا اور وہ کہہ رہی تھی کہ ابھی تو اٹھی ہوں۔

انکے ہاں تو مغرب کے بعد سونا نحوست تصور کیا جاتا تھا۔

زندگی بڑی مشکل تھی۔ جبکہ وہ لڑکی سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھی۔ لیکن اب اگر وہ سمجھ بھی جاتی تو ابراہیم اسے ایسا ہرگز نہ کرنے دیتا کیونکہ کہیں نہ کہیں وہ بھی اسے پسند کرنے لگا تھا۔ اس پر اپنا حق سمجھنے لگا تھا۔

یہ محبت تھی یا کیا،، لیکن اب زمر ابصار کو وہ کسی قیمت پر پیچھے ہٹنے نہیں دے سکتا تھا۔

"""مجھے نیند آرہی ہے""" اس نے بڑی مشکل سے جھوٹ بولا۔ شرمندگی کے مارے آنکھیں میچ لیں۔ جیسے وہ سامنے ہو۔

"""چلو سو جاؤ پھر۔ گڈ نائٹ۔ سویٹ ڈریمز""" وہ اسکا خیال کرتی مزید باتوں کے آگے ناچاہتے ہوئے بھی بند باندھ گئی۔

"""زمر بات سنیں """ ! اس سے پہلے وہ فون بند کرتی ابراہیم ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہو بیٹھا اور گلا کھنکھارا۔

"""جی """اس نے میٹھی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے دائیں گال کے نیچے ہاتھ رکھا۔ اور نظر آسمان پر چمکتے چاند تاروں پر ڈال دی۔

"""اگر آپ مناسب سمجھیں تو پروفائل پر لگی تصویر ہٹادیں۔ """اپنی بات کہتے اس نے جلدی سے فون بند کر دیا۔ جیسے نجانے کتنی بڑی غلطی کر دی ہو۔

زمر فون کان سے ہٹا کر حیرت سے اسکی بات سوچنے لگی۔ اگلے ہی لمحے دل کھول کر مسکرائی تھی۔

گوگل سے اچھی سی نیچر کی تصویر نکال کر پروفائل پر لگائی۔ ہونٹوں پر شرمگیں مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا

""" I liked It """

خود سے کہتی وہ جان لیوا انگڑائی لیتی آسمان کو دیکھنے لگی۔

دوسری طرف ابراہیم کافی دیر خود کو کوستا رہا کہ کہا کیوں. اگر وہ نہ ہٹاتی تو اسکی بات تو بے وقعت ہو جاتی ناں۔

ناچاہتے ہوئے بھی واٹس ایپ کھول کر اسکا نمبر نکالا۔ جہاں لگی سمندر کی خوبصورت تصویر اس بات کی گواہ تھی کہ اس لڑکی نے اسکی بات کا مان رکھا تھا۔ ابراہیم گیلانی کھل کر مسکرایا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے والی ٹینشن اڑن چھو ہوئی۔

""" تھینکس """سٹیکر ایموجی بھیج کر فون بند کر کے رکھ دیا۔ اور خود نیند سے بوجھل ہوتی آنکھیں مسلتا پیپر چیک کرنے لگا۔

چائے پینے کی شدید طلب محسوس ہو رہی تھی، لیکن اس وقت اپنی ماں کو نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔

بے اختیار اسے زمر کا خیال آیا تھا۔ کیا وہ اسکیلے چائے بنائے گی کبھی؟

اسے اپنی سوچ پر خود ہی ہنسی آئی۔ بھلا نازوں پلی وہ لڑکی کہاں یہ کام کر سکتی تھی۔

زندگی آسان تو ہرگز نہیں تھی۔

وہ سوچوں کو جھٹک کر کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔

****

""""وہ کہاں ہے ؟"""" معظم نے آن والے فلیٹ میں داخل ہوتے ہی رمشا سے پوچھا۔ عالم نے اسے معافی مانگنے کا کہا تھا اور وہ جلتا کڑھتا یہاں آیا تھا۔

اسے اپنے ماموں کی سمجھ نہیں آتی تھی،، پہلے خود نوال کو ڈرانے کا کہا اور اب اس نے دو جملے کیا کہہ دیے تھے،، کہ وہ اسے ایک عام سی طوائف سے معافی مانگنے کو کہہ رہا تھا۔

لیکن وہ دو جملے تو نہ تھے۔ اس نے تو ذات کے پرخچے اڑائے تھے۔ دل سے آتا جواب اسے مزید سلگا گیا۔ اسلئے سرد انداز میں رمشا سے پوچھا تھا۔

""""کون ؟"""" اس نے حیرت سے سوال پر سوال کیا۔

""""بھولی مت بنو مش___رمشا۔ اسی کا پوچھ رہا ہوں جس کی ہمدرد بنتے تم نے ماموں کو ساری باتیں بتائیں تھیں۔"""" عالم کا حکم یاد کرتے اسے نام سے پکارا تھا۔ رمشا کے لب اوو کے انداز میں پھیلے۔

""""سیٹھ عالم نے معافی مانگنے کا کہا ہے ؟"""" وہ اسے جانتی تھی کہ وہ ایسا ہی فیصلہ کرے گا۔ اسلیے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

اسکی مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔ معظم نے بمشکل ضبط کیا۔

"""جو پوچھا ہے وہ بتاؤ""" اسکے غصے سے خائف ہوتے رمشا نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بنا کچھ سنے وہاں بڑھ گیا۔

دروازہ کھلا تھا اور وہ کرسی پر بے غیر آرام دہ حالت میں بیٹھی تھی۔ گود میں لیپ ٹاپ پڑا تھا۔ معظم نے غور سے اسکا سپاٹ چہرہ دیکھا۔

اسکی رنگت ہلکی سی سانولی تھی،، جس پر غصے میں وہ نا چاہتے ہوئے بھی چوٹ پر گیا تھا۔ جو وہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

سامنے بیٹھی وہ لڑکی اتنی پر کشش ضرور تھی کہ انسان اسے دوبارہ دیکھنا چاہتا۔

کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوتے نوال نے سر اٹھایا۔ اسے دیکھ کر ناگواری کی ایک لہر اسکے وجود میں دوڑ گئی۔ سپاٹ چہرے پر ناگواری کے تاثرات پھیلے۔

""""ماموں نے بھیجا ہے اور کہا ہے محترمہ سے معافی مانگی جائے"""" اس وقت وہ کس قدر ضبط کیے کھڑا تھا، اسکی رنگت میں گھلتی سرخی واضح کر رہی تھی۔

زمر کے چہرے پر دل جلانے والی مسکراہٹ ابھری۔ معظم کو مزید سبکی کا احساس ہوا۔ زندگی میں پہلی بار عالم سے شدید ناراضگی کا احساس پیدا ہوا۔

""""اچھاااا"""" اس نے اچھا کو لمبا کھینچا، گویا اسکا مذاق اڑایا تھا۔ اور لیپ ٹاپ کرسی پر رکھ کر اسکے پاس گئی۔

""""مانگو؟"""" دونوں ہاتھ سینے پر باندھے جیسے حکم دیا تھا۔ معظم نے مٹھیاں بھینچیں،، جیسے یہ اسکے ضبط کی آخری حد ہو۔

""""سوری"""" بے تاثر لہجے میں آنکھیں سختی سے بند کیے کہا تھا۔ مقابل کے چہرے پر فاتح مسکراہٹ کھیل گئی۔

""""ہو گیا؟"""" وہ مزید سلگا تھا۔

""" تممم_____ """کچھ کہنا چاہا تھا،، لیکن پھر سختی سے لب بھینچ گیا۔ مبادا معاملہ مزید نہ بگڑ جائے۔

"""ویسے ایک راز کی بات بتاؤں""" وہ زرا سا آگے ہوتی رازداری سے بولتی معظم کو فلاپ ایکٹریس لگی تھی۔

""" کبھی اپنی شکل دیکھی ہے؟""" وہ اس دن کا بدلہ لے رہی تھی۔ یا یوں کہنا مناسب تھا کہ اس دن ہر حساب بے باک کرنے کے بعد اب زیادتی کر رہی تھی۔ معظم شعلہ برساتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

"""میں بتاؤں کیسے لگتے ہو؟

یوں جیسے کسی نے میدے کی تھیلی تم پر گرا دی ہو۔ """اپنی بات سے محفوظ ہوتی وہ جاندار قہقہہ لگا گئی۔ اہانت کے احساس سے معظم کے چہرے نے لہو چھلکایا۔

"""ویسے تمہارا یہ چار لفظی حرف کبھی بھی ان الفاظ کا مداوا نہیں کر سکتا۔""" یہ شکوہ نہیں تھا،، لیکن معظم کو نجانے کیوں شکوہ لگا۔ چہرے پر شرمندگی کی رمق ابھری۔ اسکو ماضی کا طعنہ دینا،، ماضی بھی وہ جس میں اسکا کوئی عمل دخل یا مرضی نہیں تھی،، ایک غلط حرکت تھی، اوپر سے اسکی رنگت پر چوٹ کرنا اس سے بھی گری ہوئی حرکت تھی۔ جس کا معظم کو شدت سے احساس تھا۔

"""معافی مانگنے کا شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو""" سپاٹ لہجے میں باہر کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"""معافی بھی ہر کوئی نہیں مانگتا نوال حیدر۔

یہ ظرف بھی کسی کسی میں ہوتا ہے """ اسے جیسے جتایا تھا۔ نوال نے سر ہلایا جیسے پوری طرح اسکی بات سے متفق ہو۔

"""تم کتنے اعلیٰ ظرف ہو، مجھے اچھے سے پتا ہے۔

دوبارہ میرے کمرے میں نے آنا،، تمہارے نزدیک تو طوائف کی کوئی عزت نہیں ہو گی لیکن مجھے اپنی عزت بہت پیاری ہے۔""" دوٹوک انداز میں کہتے وہ واپس مڑ گئی۔ معظم نے اتنی سختی سے لب بھینچے تھے،، کہ ماتھے کی رگیں ابھر گئیں۔

ایک نظر اس پر ڈال کر وہ واپس مڑ گیا۔

اسکے جاتے ہی نوال نے دروازے کو دیکھا۔

""""سوری"""" نخوت سے اس لفظ کو ادا کیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

زہر سے بھی برا لگتا تھا اسے یہ لفظ،، جس کی ادائیگی کر کے انسان سمجھتا تھا جیسے ہر غلطی کا مداوا ہو گیا ہو۔

گہری سانس فضا کے سپرد کرتی وہ لیپ ٹاپ واپس لے کر بیٹھ گئی۔

""""معافی بھی ہر کوئی نہیں مانگتا نوال حیدر۔

یہ ظرف بھی کسی کسی میں ہوتا ہے"""" اسکی انگلیاں تھمی تھیں۔ چہرے پر دنیا جہاں کی سختی در آئی۔

""""ہنہہہ"""" اس نے ہر طرح کی سوچوں سے خود کو آزاد کرتے سر جھٹکا۔

اسے ابھی عالم نے ابراہیم کے بارے میں بتایا تو وہ سلگ اٹھا۔ بات نکاح تک پہنچ چکی تھی،، اور وہ بے خبر تھا۔ نکاح بھی اسکی اکلوتی بہن کا۔

اوپر سے جو مالی حیثیت ابراہیم کی بتائی تھی،، معظم کو تو عالم اور زمر دونوں کی عقل پر ماتم کرنے کا چاہا۔

عالم کے سامنے تو وہ خاموشی سے سر جھکائے جلتا کڑھتا،، سلگتا بیٹھا رہا لیکن وہاں سے اٹھ کر سیدھا زمر کے کمرے کی طرف بڑھا۔ عالم سے تو کچھ بھی توقع کیا جا سکتا تھا،، لیکن زمر،، وہ کیسے اسے لاعلم رکھ سکتی تھی۔

""""یہاں نکاح رچائے جا رہے ہیں اور بھائی کو خبر ہی نہیں۔ واہ بھئی واہ"""" دونوں ہاتھوں کو تالی کے انداز میں بجاتے وہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا تھا۔ زمر جو لیپ ٹاپ پر کچھ کر رہی تھی اسکی بات پر ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا۔

""""کونسا ہو گیا ہے؟"""" حلق تر کرتے شان بے نیازی سے کہا۔

معظم نے کشن اٹھا کر اسکی طرف اچھالا۔

""""معظم کے بچے جسمانی تشدد مت کرو۔ زبان سے بات کرو"""" وہ اپنا کندھا سہلاتی اس پر چڑھ دوڑی۔

شرمندگی تھی کہ اسے کیوں نہیں بتایا،، لیکن اسکا اقرار کرنا مشکل تھا وہ بھی معظم ابصار کے سامنے۔

""""تم نا بات ہی مت کرو مجھ سے۔"""" غصے سے مٹھیاں بھینچتا وہ باہر کی طرف مڑنے لگا۔ جب زمر بھاگ کر اسکے سامنے آئی۔

""""کیا ہے؟"""" اسے معصومیت سے خود کو تکتا پا کر غصے سے پوچھا تھا۔

""""تم بھی مجھے مت بتانا اپنی بیوی کے بارے میں۔ شادی سے کچھ عرصہ پہلے بتا دینا۔ حساب برابر ہو جائے گا۔

""""آنکھیں ٹپٹپا کر کہتی وہ اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔ لیکن وہ جلد ہی مسکراہٹ چھپا گیا۔ کیونکہ اتنی جلدی معاف کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

""""اب ہٹو"""" وہ شاید نخرے دکھانے کے موڈ میں تھا۔

""""یار یہ ناراضگی چھوڑو،،،

یہ بتاؤ تم نے اسے دیکھا؟ کیسا لگا وہ تمہیں؟"""" وہ اب ایکسائیٹڈ سی اس سے پوچھنے لگی۔ عالم سے تو کہہ نہیں پائی تھی، ہاں البتہ بھائی اور دوست سے تو شئیر کر سکتی تھی نا۔

""""زمر تم نے اسکی مالی حیثیت دیکھی ہے نا؟ پھر بھی تم اس سے شادی کرنا چاہتی ہو؟"""" وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر پوچھتا اب سنجیدہ ہوا تھا۔ زمر کے چہرے کی رنگت پھیکی پڑی۔

وہ بھی عالم کی طرح کامیاب زندگی اور کامیاب شادی کیلیئے، اس کے لیے امیر آدمی کے ساتھ کا خواہاں تھا۔

""""کیا پیسہ خوشیوں کی ضمانت ہوتا ہے؟"""" اسکی آنکھوں میں دیکھتے سوال کرتی وہ اسے لاجواب کر گئی۔ معظم کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔ وہ مسکرائی تھی۔

""""لیکن زمر______"""" وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن زمر اسکا بازو کھینچ کر صوفے کے پاس لے گئی۔

""""آؤ تمہیں دکھاتی ہوں اسکی تصویر"""" وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے پیسوں یا دولت سے فرق نہیں پڑتا تھا،، اور نہ ہی وہ کچھ سمجھنے والی تھی۔

"""" ہے تو ہینڈسم!"""" اسکی تصویر دیکھتے اس نے دل سے کہا تھا۔

""""ہاں پر تم سے تھوڑا کم"""" اسکے کندھے پر سر ٹکاتی وہ شرارت سے بولی۔ معظم مسکراتا ہوا اسکے گرد بازو کا حصار باندھ گیا۔ زمر کی باتوں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو چکا تھا جس میں معظم اور عالم کے ساتھ ساتھ ابراہیم گیلانی نے بھی اپنی جگہ بنالی تھی۔ معظم اسکو سن کم دیکھ زیادہ رہا تھا جس کے چہرے پر خوشی کا بسیرا تھا۔ دل نے شدت سے اس کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

****

سارا دن اسکا شدید غصے کی نظر ہوا تھا۔ خبروں کا مرکز صرف اسکی ذات تھی۔ اسے ڈر نہیں تھا اپنے پکڑے جانے کا،، کیونکہ اسے یقین تھا کہ اسے پکڑنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا۔

اسے غصہ تھا،، اس بات کا کہ ایف آئی آر کیوں کاٹی گئی۔ اگر ایف آئی آر نہ ہوتی تو یا سارا کچرا ابھی نہ پھیلتا۔

زیادہ غصہ تو اس بات کا تھا کہ ایف آئی آر کی اجازت بھی اس نے خود دی تھی،، اور خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے سر درد مول لے لیا تھا۔

اوپر سے آن کا فون کاٹنا جلتی پر تیل ڈالنے کے مترادف تھا۔

غصے سے سلگتا وہ فلیٹس کے سامنے آ رکا۔ ارادہ اسے اسکی حرکت کا اچھے سے جواب دینے کا تھا۔

وہ جونہی آن اور نوال کے زیر استعمال فلیٹ میں داخل ہوا وہ سامنے ہی صوفے پر فون رکھے کوئی گانا سن رہی تھی۔ ہاتھ میں کوئی میگزین پکڑے وہ اسکی آمد سے بے خبر تھی۔

وہ رک کر اسے دیکھنے لگا۔ وہ ٹراؤزر شرٹ پہنے کندھے پر شال ڈالے دونوں ٹانگیں صوفے پر رکھے بیٹھی تھی۔

عالم اگلے ہی لمحے اس سے چند انچ کے فاصلے پر تھا۔

""""آپ!"""" اسے دیکھتے وہ فوراً اٹھی،، ہاتھ میں پکڑا میگزین نیچے گرا، لیکن وہ اسے نظر انداز کرتی لاشعوری طور پر شال کندھے پر ٹھیک کرنے لگی۔

""""فون کیسے کاٹا میرا؟"""" اسکی گھبراہٹ کو نظر انداز کرتے وہ غرایا۔ آن ہلکا سا پیچھے ہوتی حلق تر کرنے لگی۔ گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

""""کاٹا تو نہیں تھا ہم نے،،، وہ تو______"""" اس سے پہلے کے وہ کوئی بہانہ بناتی وہ انگلی اٹھا کر اسکے لفظوں کے آگے بند باندھ گیا۔

""""جھوٹ سخت ناپسند ہے مجھے"""" آن نے آنکھیں گھما کر کسی کو تلاشنا چاہا مگر نظریں ناکام لوٹیں۔ یعنی وہ شیر کے پنجرے میں اکیلی پھنس گئی تھی وہ بھی اپنی غلطی کی وجہ سے۔

""""آپ نے جس طرح بات کی،، ہمیں غصہ آگیا تھا تو_____"""" بولتے بولتے وہ رکی جیسے احساس ہوا تھا کہ کس کے سامنے اور کیا بول رہی تھی۔ اسکا جملہ سامنے والے کے ماتھے پر بے شمار بل ڈال گیا تھا۔ عالم نے مٹھیاں بھینچیں۔

""""آج تک میرا فون کاٹنے کی جرآت کسی نے نہیں کی۔ اور تم کہہ رہی ہو تمہیں غصہ آگیا۔

غصہ؟

وہ بھی سیٹھ عالم پر؟"""اسکی سرخ ہوتی آنکھیں اور حد درجہ سرد لہجہ آن کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پھیلا گیا۔

وہ ساکت سی کھڑی اسکے اندر کے لاوہ پھٹنے کا انتظار کرنے لگی تھی۔ جانتی تھی کہ اسکا غصہ اسی پر اترے گا۔ اس کے لئے خود کو تیار بھی کر لیا تھا۔

فون پر ابھی بھی کوئی گانا لگا ہوا تھا۔ عالم نے ناگواری سے فون کو دیکھا۔ ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور پوری قوت سے دیوار پر دے مارا کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

شور کی آواز پر نوال بھاگ کر باہر آئی جہاں عالم کا غصے سے بھرا چہرہ، آن کا ساکت اور بے یقینی میں گھرا وجود اور زمین پر پڑے فون کے ٹکڑے ساری کہانی سنا گئے تھے۔

"""یہ کیا کیا تم نے؟""" وہ آگے بڑھتی چیخی۔

"""منہ بند کر کے وہیں کھڑی رہو نوال حیدر۔""" وہ اسکی طرف دیکھے بغیر دھاڑا تھا۔ اسکے لہجے میں نجانے کیا تھا کہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی رک گئی۔

"""نہ فون ہوگا اور نہ ہی تم یہ جرات کرو گی۔

خس کم جہاں پاک""" جاتے جاتے فون کو پاؤں سے روندتے وہ آن کے تن بدن میں آگ لگا گیا۔

"""ٹھیک کہتی ہیں آپ نوال،،، ایک نمبر کا پاگل شخص ہے یہ،، خود کو انڈرورلڈ کا ڈان سمجھتا ہے۔ ہنہہہ""" وہ غصے سے ادھر ادھر ٹہلتی اپنے اندر اٹھتے وبال وہ دبانے لگی۔ یہ شخص دن بدن پاگل کر رہا تھا۔

"""ہمارا فون توڑ کر رکھ دیا۔ ایک روپیہ تک نہیں ہے ہمارے پاس۔ کہاں سے لیں گیں ہم؟""" وہ اب روہانسے انداز میں کہتی ٹوٹے فون کے اندر سے سم نکالنے لگی۔

نوال جبڑا بھینچے اس جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ گیا تھا۔

""مر جائے اللہ کرے یہ""نوال غصے سے پیر پٹختی صوفے پر جا بیٹھی۔ سم نکالتی آن کے ہاتھوں کی حرکت اسکے جملے پر تھمی۔

""بدعائیں مت دیں۔""اس سے نظریں ملائے بغیر کہتی وہ نوال کو حیران کر گئی۔ نوال کھوجتی نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھنے لگی،، پھر سر جھٹک گئی۔

""یہ ہے ہی اسی قابل"" نفرت سے کہتی وہ صوفے پر نیم دراز ہو گئ۔ اب کی بار آن نے جواب نہیں دیا تھا،، کیونکہ وہ واقعی تھا تو اسی قابل۔ ٹوٹا فون دیکھتے اسے پھر سے رونا آنے لگا۔

****

نیچے گاڑی کے پاس پہنچ کر وہ ہاتھ سے بال پیچھے کرتا خود کو قابو کرنے لگا۔ تھوڑی دیر پہلے وہ اوپر کچھ زیادہ ہی سختی کر گیا تھا۔

لیکن غلطی سراسر اسی کی تھی۔ نہ وہ یہ جرات کرتی،، نا عالم اس پر غصہ کرتا۔ ویسے بھی جب سے وہ آئ تھی، عالم نے اگر اسکے ساتھ اچھائ نہیں برتی تھی تو اپنا جلالی روپ بھی نہیں دکھایا تھا۔

""آپ نے جس طرح بات کی،، ہمیں غصہ آگیا تھا تو"" ____

اسکا جملہ ارد گرد گونجا تھا۔ عالم نے گاڑی سٹارٹ کرتے رفتار تیز کر دی۔

""ہمت کیسے ہوئی اسکی؟""غصہ نئے سرے سے ابھرنے لگا۔ گاڑی خطرناک حد تک تیز سپیڈ سے دوڑ رہی تھی۔ فون کی آواز پر اس نے اچانک بریک لگائی۔ اسکے عمل سے فضا میں عجیب و غریب سی آواز گونجی تھی۔ پیچھے سے آتی گاڑیاں ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

عالم نے ماتھا مسل کر فون کی طرف نظر دوڑائی۔ ایونٹ آرگنائزر کا فون تھا۔ وہ سیٹ سے ٹیک لگا گیا۔ جیسے تھک گیا ہو۔

ایک طرف اسکی گرفتاری کے اشتہارات،، دوسری طرف دو ہفتوں میں ہسپتال کا کیس نبٹانے کا ٹاسک اور تیسری طرف ہفتے کے اندر اندر طے پایا گیا زمر کا نکاح نکاح۔

اس تکون میں وہ چکرا کر رہ گیا تھا۔

""بولو"" بے لچک لہجہ تھا۔

""سر وہ آپ سے کچھ ڈیزائن کنفرم کروانے تھے۔"" مقابل نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔

""اپنی بیسٹ سروس دو۔ اب کونسا ڈیزائن کرنا ہے یہ تم لوگوں کا مسئلہ ہے میرا نہیں"" فون کھٹاک سے بند کیا تھا۔

آنکھیں موند کر خود کو سکون پہنچانے کی کوشش کی تو آن کا ٹوٹے ہوئے فون کو حیرت بھری نگاہوں سے دیکھنا یاد آیا۔

اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔

"" Damn!!!!!!!!! ""

سٹئیرنگ پر زور سے مکہ مارا۔

کچھ سوچ کر قاسم کو فون ملایا۔

""""سنو یار کوئی لیٹسٹ ماڈل کا فون چاہیے مجھے۔ کل صبح فلیٹ پر دے دینا مجھے۔"""" قاسم کو حکم دینے کے بعد وہ لاشعوری طور پر گاڑی نارمل انداز میں چلانے لگا۔ نجانے کیوں اس عمل سے تنے تاثرات ڈھیلے پڑے تھے۔ وہ کچھ بھی سوچنے کی بجائے سیگریٹ سلگانے لگا۔

فلحال گھر جا کر ایک بھرپور نیند کی ضرورت تھی،، سوچوں کو وہ کل پر ادھار رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

****

""""کہاں جا رہے ہو تم؟"""" معظم کو یونیفارم میں تیار دیکھ کر عالم نے حیرت سے پوچھا۔ ابھی تو بمشکل ایک ماہ ہی ہوا تھا اسے سسپینڈ ہوئے۔

اب کہاں جا رہا تھا وہ؟

""""بلا لیا ہے واپس ارجنٹ نوٹس پر۔"""" جوتوں کے تسمے باندھتے ہوئے مختصر سا جواب دیا۔

چہرے پر واضح ناراضگی تھی۔

عالم نے گہری سانس کھینچی۔

""""چہرے پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں؟"""" چائے کا گھونٹ بھرتے پوچھا۔ معظم نے نروٹھے پن سے اسے دیکھا،، مطلب وہ ناراض تھا اور مقابل کو فکر ہی نہیں تھی۔

""""میری شکل ہی ایسی ہی ہے۔"""" جلے دل سے کہتے وہ پسٹل چیک کرنے لگا۔

""""ہاں وہ تو ہے"""" وہ مسکراہٹ چھپاتا کپ منہ کو لگا گیا۔ معظم ہنہہ کہتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔ اس دفعہ وہ شاید زیادہ ہی ناراض ہو گیا تھا۔ عالم نے گھڑی پر وقت دیکھا اور جیکٹ پکڑ کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

سیدھا فلیٹ پر جانے کا ارادہ تھا۔ وہ کل بھی جانا چاہتا تھا مگر ضروری کام کی وجہ سے نہیں جا پایا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ فلیٹ پر موجود تھا۔ قاسم نے اسے موبائل پکڑایا،، وہ اسے شکریہ کہتا آن کو ڈھونڈنے لگا۔

زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی تھی کیونکہ وہ ہاسپٹل کیلیئے تیار باہر کی طرف آرہی تھی۔

""""رکو"""" وہ جو اسے دیکھ کر نظرانداز کرتی جانے کو تھی،، اسکے کہنے پر بناچوں چراں کے اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

""""اس دن جو ہوا،، وہ بلکل ٹھیک تھا۔"""" اسے لگا وہ معذرت کرے گا،، مگر اسکا اگلا جملہ آگ لگا گیا۔ وہ دانت پیس کر رہ گئی تھی،، اس سے زیادہ کر بھی کیا سکتی تھی۔

""""آئیندہ ایسی حرکت بلکل نہیں ہونی چاہیے"""" وہ فون کے ڈبے کو ہاتھ میں گھماتا ازلی سرد اور سپاٹ لہجے میں بولا۔

""""ہمارا بس چلے تو ہم آپ کو کال ہی نہ کریں۔ ہنہہ"""" اسے دیکھتی وہ صرف سوچ ہی سکی تھی۔ چونکہ جان پیاری تھی اسلیے کہنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

""""تمہیں غصہ آرہا ہے؟"""" اسے دیکھتے آنکھیں گھماتا بولا۔

وہ زبردستی مسکراہٹ سجاتی انکار کرگئی۔ البتہ اسکا روٹھا روٹھا اور تپا تپا انداز عالم کی نظروں سے اوجھل نہ تھا۔

یہ لو""" وہ جو اسے دل ہی دل میں کوسنے میں مگن تھی کہ اس نے خوبصورت ڈبے میں بند بیش قیمت فون اسکی طرف بڑھایا تھا۔ اس نے بنا دیکھے انکار کیا۔

جس طرح اس نے روٹھی محبوبہ کی طرح بنا دیکھے انکار کیا تھا،، پہلے سے پریشان عالم کا دل چاہا کہ یا اپنا،، یا اسکا کچھ کر ڈالے، لیکن سختی سے لب پیوست کیے بڑے ضبط سے پرسوں ہوئے نقصان کا مداوا کررہا تھا۔ یہ نظر کرم شاید نہیں یقیناً وہ صرف آنِ عالم پر کر رہا تھا۔

عالم نے ہاتھ واپس نہ کھینچا تو وہ پلکوں کی باڑ اٹھا کر دیکھنے لگی۔ سامنے ہی خوبصورت ساڈبہ پیک فون تھا جو بلاشبہ اسکے پرانے فون سے زیادہ قیمتی تھا۔ آنکھوں میں ستائش ابھری۔

"""ہمیں نہیں چاہیے""" کیا وہ مداوا کر رہا تھا؟

اگر ہاں تو اسکے مداوا کرنے کے انداز پر اسکے دل میں گدگدی سی ہوئی تھی لیکن عزت نفس بھی کوئی چیز تھی اسلئے انکار کر دیا۔ پر شاید یہ بھول گئ تھی کہ سامنے کھڑا شخص نخروں کا عادی نہیں ہے۔

"""افففف یار،، اسکا 'ہم' کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔""" دل میں سوچتے اسے دیکھا جو خوبصورت سی جینز شرٹ کے اوپر سردی سے بچنے کیلیئے جیکٹ پہنے ہاسپٹل جانے کیلیئے تیار تپی تپی کھڑی تھی۔

' """ہم' نہیں 'میں' بولا کرو خود کو۔ اگلے بندے کو پاگل کر کے رکھ دیتی ہو اس 'ہم' کے چکر میں""" وہ حقیقتاً جھنجھلاہٹ کا شکار تھا اسلیے ماتھے پر بل ڈالے رعب سے بولا۔ یہ سچ تھا کہ اسے جواب دینے سے پہلے سو بار اسکا جملہ زیر لب دہرا کر سمجھنا پڑتا تھا۔

"""ہم بکری نہیں ہیں جو 'میں 'کریں۔""" اسکے رعب سے خائف ہوتے،، شان بے نیازی سے کہتی وہ اسے دنگ کر گئی۔ یا تو وہ اس سے ڈرنا چھوڑ چکی تھی،، یا نوال اور رمشا کی صحبت میں کچھ زیادہ ہی نڈر ہو گئ تھی۔ اسکے جواب پر وہ کئی لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"""خیر!""" گہری سانس بھر کر سر جھٹکا۔

"""یہ فون رکھ لو""" دو انگلیوں سے دکھتے سر کو دبا کر آرام دیتے،، فون دوبارہ اسکی طرف بڑھایا تھا۔

""""ہم نے کہا نا ہمیں کسی کا احسان نہیں چاہیے۔ ہمیں جب تنخواہ ملے گی ہم اس سے زیادہ اچھا فون خرید لیں گیں۔"""" قطعیت سے کہتی وہ ڈھائی لاکھ کے اس فون کو دو کوڑی کا کر گئی۔ لہجہ ذرا سا تیز ہوا تھا جو عالم کو ناگوار گزرا۔

اتنے نخرے تو عالم نے کبھی زمریا معظم کے نہیں اٹھائے تھے تو یہ کونسا ملکہ الزبتھ تھی۔

""""آنِ عالم یہ فون چاہیے یا نہیں؟ """" جواباً اس نے بھی غصے دانت پیس کر ایک ایک لفظ چبایا۔ اسکے دو ٹوک انداز پر آن للچائی نگاہوں سے اس فون کو دیکھتی دل پر بھاری پتھر رکھ کر آہستہ سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"""" Fine! """"

اس نے سر ہلا کر ادھر ادھر دیکھا۔

""""مونا،، بات سنو"""" ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو تھوڑے سے فیصلے پر مونا صفائی کر رہی تھی۔

آن حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ جھٹکا تو تب لگا جب وہ بیش قیمت فون اسے دے گیا۔ آن آنکھیں پھاڑے کئی لمحے اسے دیکھے گئی۔

""""یہ میری طرف سے گفٹ!"""" وہ مسکرا کر بولا تھا۔ آن کو ملازمہ کے ساتھ اسکا اتنا اچھا انداز جیسے ہضم ہی نہیں ہوا تھا اسلیے کھوجتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

""""نہیں تو نا صحیح۔

سر پھرا آدمی ہوں،، یہ نخرے برداشت نہیں ہوتے مجھ سے۔ اب انتظار کرو جب تنخواہ ملے گی تب اس سے اچھا فون لے لینا۔

گڈ بائے! """"ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتا وہ چمکتی نیلی آنکھوں کو کالے گوگلز میں چھپا کر مڑ گیا۔ آن منہ بنا کر ملازمہ کو دیکھنے لگی جو اتنا اچھا تحفہ ملنے پر خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔

""""سنو"""" کچھ سوچتے وہ اچانک پلٹا۔

""""سنائیں"""" اسکی زبان پھسلی تھی۔ طنزیہ انداز میں اسکے کہنے پر عالم نے سر تا پیر اسے گھورا۔ لبوں کے کناروں پر مسکراہٹ مچلی تھی اسکے 'سنائیں' پر۔

وہ زبردستی مسکرا کر اپنے طنز کا اثر زائل کرنے لگی۔

""""ڈھائی لاکھ کا فون تھا یہ۔ اب چونکہ تم اس سے اچھا فون لو گی تو کم سے کم تین لاکھ کا لینا۔

جہاں تک بات ہے تمہاری تنخواہ کی،، تو اگر دس ہزار ماہانہ تمہیں ملیں تو تم پورے ڈھائی سال بعد فون خریدنے میں کامیاب ہو جاؤ گی۔"""" مسکرا کر کہتا وہ اسے جھٹکوں کی زد میں چھوڑ گیا۔ یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ دس ہزار ملنے والی تنخواہ سے فون کیسے خریدے گی۔ چور نگاہوں سے تھوڑی دور کام کرتی ملازمہ کو دیکھا،، اسے رونا آنے لگا تھا۔

پر اب کیا ہو سکتا تھا۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ جا کر اس سے فون چھین لے، مگر پھر اپنی سوچ پر خود کو کوسنے لگی۔ اب کیا وہ ملازمہ سے فون چھینے گی۔

اسکا دل چاہ رہا تھا سامنے کھڑے شخص کے خوبصورت چہرے سے جان لیوا مسکراہٹ نوچ لے مگر یہ چاہ، چاہ ہی رہی۔

""""لگی رہو آنِ عالم۔ انشاللہ ایک دن تم فون خریدنے میں ضرور کامیاب ہو جاؤ گی۔"""" وہ اسکا روہانسا چہرہ دیکھ کر مسکرایا تھا۔

وہ منہ کے عجیب وغریب زاویے بناتی خود کو کوسنے میں مگن تھی۔ ساتھ ہی ہاتھوں کی انگلیاں بھی مڑوڑ رہی تھی۔

عالم اسے دیکھ کر واپس مڑ گیا۔

پیچھے وہ پیر پٹختی نوال کے پاس چلی گئی۔ اپنی کم عقلی اور بے وقوفی پر ماتم کا دل چاہ رہا تھا۔ ایک تو وہ اس پر اپنی جلالی طبیعت کے برعکس عنایت کر رہا تھا،، اوپر سے وہ اسے نخرے دکھا کر اچھا خاصا مہنگا فون گنوا چکی تھی۔

****

وہ بگڑے موڈ کے ساتھ ہسپتال پہنچی تو چند لمحوں کیلیئے فون کا غم سائیڈ پر رکھ دیا،، کیونکہ کام زیادہ ضروری تھا۔ صرف اس لیے نہیں کہ عالم کا حکم تھا، بلکہ اس لیے بھی کیونکہ یہ ایک گھناؤنا فعل تھا۔ نومولود بچوں کو مردہ قرار دے کر نجانے ان کے ساتھ کیا کیا جاتا تھا،، کہاں بیچا جاتا تھا۔ چونکہ اس ہسپتال میں غرباء کا علاج مفت تھا لہذا مجبور لوگوں کو یہاں کا رخ کرنا پڑتا۔ اسکے پیچھے کون تھا،، اسی بات کا پتا لگانا تھا، اور پھر سزا سیٹھ عالم کے قانون کے مطابق ملنی تھی۔

اور اسکی سزا نہایت آسان تھی،، اور وہ تھی موت۔

ہاں وہ شہ رگ کاٹ کر اس دھرتی سے اس وجود کا نام ونشان مٹا دیتا تھا جس وجود کو مارنے کیلیئے اسے کہا جاتا۔

بقول اسکے یہ ایک آسان موت تھی۔

آج دو ڈیلوری کیسز تھے جنہیں دوسری ڈاکٹر نے آپریشن کا سجیسٹ کیا تھا۔ آن کو تو کوئی اندازہ نہیں تھا کہ آپریشن ضروری ہے یا نہیں، اسلیے وہ خاموش رہی۔

ریسیپشن پر جا کر ان عورتوں کا پوچھا جن کے آج آپریشن ہونے والے تھے۔

مطلقہ وارڈ کے سامنے کھڑے ہو کر ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا۔

""""اسلام علیکم! کیسی ہیں آپ؟""""اس عورت کو دیکھ کر پروفیشنل انداز میں مسکرائی۔ اور فائل دیکھنے لگی۔ یہ الگ بات ہے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

""""ڈریں نہیں۔ اللہ بہتر کرے گا سب""""اسے دعا دی تھی،، جعلی ڈاکٹر کے طور پر نہیں، بلکہ ایک عورت ہونے کے ناطے۔

""""ڈاکٹر صاحبہ۔ ہمارے شہر کی ڈاکٹرنی تو کہہ رہی تھی کہ آپریشن نہیں ہوگا۔ تو آپ لوگ کیوں کر رہے ہیں؟

""""عورت ڈرتے ڈرتے بولی تھی۔ آن کے چہرے کا رنگ اڑا۔

""""یہ کس نے کہا آپ کو؟""""خشک ہونٹوں پر زبردستی مسکراہٹ سجائے پوچھا۔

""""ڈاکٹر صاحبہ۔ وہ پیسے زیادہ لیتی ہے ورنہ اسی کے پاس جانا تھا ہم نے۔

یہ فری ہے اسلیئے یہاں آگئے،، لیکن یہ آپریشن کیوں کر رہے ہیں۔ اس نے تو کہا تھا آپریشن بلکل نہیں ہوگا،، بلکہ نارمل ڈیلیوری ہوگی۔""""آن غائب دماغی سے اسکی بات سننے لگی۔

""""آپ فکر مت کریں۔ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ ساری ٹینشن نکال کر بس دعا کریں۔ ٹھیک ہے""""اسے تو تسلی دے دی تھی،، لیکن خود وہ بری طرح پریشان ہوگئی تھی۔

گھنٹے بعد آپریشن تھیٹر کے اندر گئی تو اسے دیکھ کر وہاں پہلے سے موجود عملہ خاموش ہوگیا۔ آن مشکوک انداز میں انہیں دیکھتی گلووز پہننے لگی۔ انداز ماہرانہ تھا البتہ دل دھک دھک کر رہا تھا۔ انکا انداز اور اس عورت کی باتیں عالم کی بات پر یقین کی مہر لگا رہی تھیں۔

""""ڈاکٹر کرسٹیانا،، باہر پیشنٹ آئے ہیں آپ زرا ان کو دیکھ لیں۔ یہ کیس میں دیکھ لوں گی۔""""ساتھی گائناکالوجسٹ مسکرا کر بولی تھی۔

آن اسے دیکھ کر باہر نکل گئ۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ جس دن آپریشن ڈے ہوتا ہے اس دن چیک اپ نہیں ہوتا۔

"""" کہاں جا رہی ہیں؟"""" باہر بیٹھی نوال اسکی طرف بھاگی۔

"""" سنیں نوال،، ہم آپکو ہی ڈھونڈ رہے تھے۔ وہ ٹھیک کہتے ہیں یہاں بہت بڑی گڑ بڑ ہے۔ آپ کو پتا ہے جھوٹ بول کر ہمیں باہر بھیجا ہے ڈاکٹر ماریہ نے۔ اور انکا انداز بھی خاصا مشکوک تھا۔ """"نوال پریشانی سے اسے دیکھنے لگی جو بری طرح ٹہل رہی تھی۔

آن کی نظر اس عورت کے ساتھ آئے اسکے گھر والوں پر گی تو بے تحاشا ہمدردی محسوس ہوئی۔

"""" فون بھی نہیں ہے جو انہیں کال کر سکیں۔"""" عالم کو کال کرنا چاہی مگر یاد آیا کہ فون تو تھا ہی نہیں۔ اور نوال کے فون میں اسکا نمبر نہیں تھا۔

"""" ہمارے پاس ایک آئیڈیا ہے۔

آپ آپریشن تھیٹر کی پچھلی جگی چلی جائیں جہاں سے نومولود بچوں کی وارڈ کو راستہ جاتا ہے۔ ظاہر ہے جو بھی بچہ لے کر جائے گا وہیں سے جائے گا۔""""نوال ہلکا سا مسکرائی۔

"""" انٹیلیجنٹ۔"""" وہ کہتے ہی بھاگی تھی۔ آن بھی فورآ اندر کی طرف بڑھ گئی۔

اسے واپس دیکھ کر پھر سے انکا رنگ اڑا۔ ایک لیڈی ڈاکٹر اور چار نرسوں پر مشتمل یہ عملہ پچھلے چھ ماہ سے ہر ڈیلیوری کیس خود کرتا تھا۔

وہ خاموشی سے جا کر کھڑی ہو گئی۔ سٹریچر پر پڑا وجود بے ہوش پڑا تھا،، یہ جانے بغیر کہ اس کیلئے ایک قیامت منتظر ہے۔ مسیحا کے روپ میں بھیڑیے کیسے ایک ماں کو نو ماہ کی اذیتوں کے بعد رونے سسکنے کیلئے چھوڑ سکتے تھے۔ اسے حیرت ہوئی۔

""ہم یہیں رکیں گیں۔ لیکن ڈیلوری کیس صرف آپ ہی کریں گیں۔

کوئی اعتراض؟

اگر ہے بھی تو اپنے تک محدود رکھیں،، ہمیں زرا فرق نہیں پڑتا۔"" وہ درشتگی سے کہتی ایک نظر سب پر ڈال کر پیچھے ہو گئی۔

وہ کونے میں جا بیٹھی۔ اور آنکھیں موند لیں۔ اس گھناونے دھندے کے بارے میں جتنا سوچتی اتنا ہی دکھ ہوتا۔ سر درد سے پھٹنے کو قریب تھا۔ سماعتیں چند قدموں کے فاصلے پر موجود عملے پر ٹکی تھیں۔

""ڈاکٹر کرسٹیانا، آپ باہر ان کی فیملی سے یہ پیپر سائن کروالیں۔ کچھ پیچیدگیوں کی وجہ سے ہم کسی ایک جان کو بچا سکتے ہیں۔ زرا جلدی کر دیں پیشنٹ کی بلیڈنگ کافی زیادہ ہو رہی ہے۔"" اُن نے سرخ آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔ نظریں موڑ کر کچھ فاصلے پر ہوتا ظلم و ستم دیکھنے لگی۔

بحرِ ظلمات میں کیا کیا ہوتا تھا،، وہ تو صرف کوٹھے تک محدود اسے ہی بحر ظلمات سمجھتی تھی۔

مگر اب سمجھ آیا تھا کہ اندھیرے اور ظلم میں ڈوبی یہ پوری دنیا ہی فریب کے خوبصورت پردے کے پیچھے چھپی ایک اندھیر نگری ہے۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی باہر نکلی جہاں اسے دیکھتے ہی اسکے گھر والے چہرے پر ڈھیروں سوال لیے اسکی طرف بڑھے۔ وہ نم آنکھیں جھپکتی پیپر سائن کروانے لگی۔ ایک عورت جو غالباً اسکی ماں تھی،، وہ رونے پیٹنے لگی جبکہ اس کے ساتھ آیا مرد عورت کو بچانے کی حامی بھر چکا تھا۔

وہ مردہ قدموں سے اندر آئی تو پیروں تلے سے زمین کھسکی۔ بقول ڈاکٹر اور نرس کے بچہ مر چکا تھا۔ آن گر جاتی اگر بروقت دیوار کا سہارا نا لیتی۔ نظر اس عورت کی طرف گئی تو دل میں درد کی لہر اٹھنے لگی۔ اسکا پریشان چہرہ آنکھوں کے پردے پر ابھرا۔ کچھ دیر پہلے ہی تو ممتا کا نور دیکھا تھا اسکے چہرے پر، اب وہ زرد چہرے کے ساتھ دوائیوں کے زیر اثر ساکت پڑی تھی۔

وہ نرم دل لڑکی اس قدر ظلم دیکھ کر بنا کچھ کہے گلووز اور سرجیکل گاؤن اتار کر باہر نکل گئی۔ یعنی اسے باہر بھیجنا محض ایک چال تھی،، اور وہ بے وقوف انکی چال میں آگئی۔

اسے دیکھتے ہی عورت کے رشتے دار اسکی طرف بڑھے۔ لیکن وہ آگے بڑھنے لگی،، کیونکہ پیچھے ڈاکٹر ماریہ بھی نکل آئی تھیں۔

وہ نجانے کیا کیا وضاحتیں دے رہی تھی،، آن اس عورت کے گھر والوں کا رونا پیٹنا برداشت نہ کرتے تیز تیز قدم اٹھاتی باہر نکل گئی۔ اپنے سابقہ دکھ اس عورت کے غم کے آگے کم لگنے لگے۔ نجانے اس گھناونے دھندے میں کتنی عورتوں کی ممتا کو کچلا جا چکا ہو گا۔ وہ تیز تیز چلتی ہسپتال سے نکل آئی۔

اسے اندازہ ہی نہ ہوا وہ کہاں جا رہی ہے۔

""""آن پھوپھو!"""" نوال بھاگتی بھاگتی اسکے پاس آئی۔

""کہاں جا رہی ہیں آپ؟""اسکی نم آنکھیں صاف کرتے پوچھا۔ وہ خالی ذہن سے ادھر ادھر دیکھنے لگی،، اسے تو خود اندازہ نہیں تھا وہ کہاں جا رہی ہے۔

""یہ دیکھیں""اسکے سامنے فون کرتے ویڈیو دکھائی جہاں نرس آپریشن تھیٹر کے پیچھے بنی ویران جگہ پر ہسپتال کے کمبل میں لپٹا بچہ کسی کے حوالے کر رہی تھی۔

""آپ نے کیوں نہیں روکا اسے؟""وہ صدمے کے مارے بمشکل بولی۔

""کیونکہ یہ ہمارے بس میں نہیں ہے۔ یہ وہی کرے گا جو کر سکتا ہے۔""لاکھ اختلافات کے باوجود وہ جانتی تھی کہ یہ کام سیٹھ عالم کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔

کالے رنگ کی گاڑی جھٹکے سے انکے پاس رکی۔ اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتیں عالم باہر نکلا۔ آن رخ موڑ کر اپنا چہرہ صاف کرنے لگی۔ اسے دیکھتے عالم نوال کی طرف متوجہ ہوا۔

""لگتا ہے کچھ پتا چلا ہے؟""نوال اثبات میں سر ہلاتی فون اسے پکڑا گئی۔

عالم وہ ویڈیو اپنے نمبر پر بھیج کر وہاں سے ڈیلیٹ کر گیا۔ اسکی حرکت پر نوال نے فون واپس چھینا۔

""یہ کیا حرکت تھی؟""عالم نے غصے سے چند قدم اسکی طرف بڑھائے۔

""بچوں کے کام کی چیز نہیں ہے یہ،،

دوسرا آپریشن بھی ہونے والا ہوگا،، تم دوبارہ چھپ کر ویڈیو بناؤ گی۔ کوشش کرنا شکلیں اچھے سے واضح ہوں۔

""نوال کبھی بھی اسکا حکم نہ مانتی اگر معاملہ انسانیت کا نہ ہوتا۔ بے شک عالم یہ کام پیسوں کیلئے کر رہا تھا لیکن نوال اور آن یہ کام انسانیت کے ناطے کر رہی تھیں۔ اسکے حکم سے زیادہ انسانیت کا دکھ انہیں یہ کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔

""چلیں پھوپھو""اسے گھورتی وہ آن کو دیکھے بغیر بولی۔

"""اسے میں فلیٹ چھوڑ دوں گا،، میرا نہیں خیال اسکا اب کوئی کام ہے وہاں، اور شاید یہ خود بھی نہ جانا چاہے۔

"""آن کو بغور دیکھتے انکار کیا۔

"""کیوں اب سیٹھ صاحب نے غنڈہ گردی چھوڑ کر ڈرائیوری شروع کر دی ہے؟"""طنزیہ لہجے میں کہتے آن کا ہاتھ پکڑا۔ جیسے ڈر ہو وہ لے ہی نہ جائے۔

"""بچوں کو بڑوں کے معاملے میں ٹانگ نہیں اڑانی چاہیے،، جتنا کہا ہے اتنا کرو۔"""ماتھے پر شکنیں لیے اسے دیکھا۔

اس سے پہلے وہ جلا سا جواب دیتی وہ گم صم سی کھڑی آن کو بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا۔ وہ اس گھٹن زدہ ماحول سے نکلنے چاہتی تھی اس لیے آرام سے پیچھے بیٹھ گئ۔ اسکی پیچھے بیٹھنے والی حرکت پر عالم نے بمشکل ضبط کیا۔

نوال نے اسے روکا نہیں کیونکہ اسکے چہرے سے اندازہ ہو رہا تھا وہ تکلیف میں ہے۔

"""سیٹھ چاچا،، زرا دھیان سے لے کر جانا۔ اور سیدھا فلیٹ پر ہی چھوڑنا۔ اور ہاں میری پھوپھو سے زرا دور رہنا،، میں کافی خطرناک اور بدلحاظ لڑکی ہوں۔ """دو انگلیاں آنکھوں پر رکھتے اسکی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا۔

"""میرا ارادہ اسے ڈیٹ ہر لے کر جانے کا ہے۔ وہ کیا ہے نا اداس لڑکیاں مجھے بلکل نہیں پسند۔ تو جب تک میری گرل فرینڈ دبئ سے واپس نہیں آتی تب تک کسی کے ساتھ تو ٹائم پاس کرنا ہے۔ اب وہ کسی تمہاری پیاری آن پھوپھو ہی سہی۔ """اسکی کے انداز میں کہتے وہ آخر میں آنکھ ونک کر گیا۔ نوال نے مٹھیاں بھینچ کر اسکی واہیات بات اور حرکت پر ضبط کیا۔

"""عالم فاضل مجھے ایزی مت لو۔ مت بھولو کہ آج کل تم ویسے ہی بڑے خطرے میں ہو۔"""اسکے انداز میں واضح دھمکی تھی۔

""""ایزی تو میں نے خود کو کبھی نہیں لیا۔ تو تمہیں کیا خاک ایزی لوں گا۔

رہی بات خطرے کی،، تو میں خود خطرہ ہوں۔ خطرے کو بھی بھلا کبھی خطرہ ہوا ہے۔

تم اپنے چھوٹے دماغ پر زیادہ زور مت دو،، کریک ہو جائے گا۔ """" آنکھوں پر چمشہ چڑھاتے اسے سر تا پیر سلگا گیا۔

وہ پیر پٹختی اسے صلواتوں سے نوازتی واپس مڑ گئ۔ اس شخص کے منہ لگنے سے بہتر تھا جلدی سے کام نبٹا کر واپس جاتی۔

عالم اسکی پشت کو دیکھتا سر جھٹک گیا۔ اور کسی کو کال ملانے لگا۔ پانچ منٹ بعد فون بند کیا تو اسکا خیال آیا۔

پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے آگے بیٹھنے کا حکم دینا چاہا تھا مگر جو نہی دروازہ کھلا اسے دیکھ کر ٹھٹھکا۔ دونوں ہاتھ خود کے گرد لپیٹے وہ سیٹ سے ٹیک لگائے سو رہی تھی۔ عالم نے سردی میں بھی اے سی چکار کھا تھا،، شاید تبھی وہ اس طرح سکڑی سمٹی پڑی تھی۔ آج والے واقعے کو خود پر حد سے زیادہ سوار کر لیا تھا۔

حیرت سے اسے دیکھتے وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔ سنہرے بال منہ پر بکھرے قیامت خیز منظر پیش کر رہے تھے۔ اس نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا گو یا اسکی بے پناہ خوبصورتی کو سراہا تھا۔ یقیناً اگر اسکی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس قدر زاہد شکن منظر دیکھ کر بہک جاتا۔

وہ مسکراتی نگاہ اسکے پر سکون چہرے پر ڈالتا آہستہ سے دروازہ بند کر کے ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا۔ پہلی فرصت میں اے سی بند کر کے ہیٹر چلایا۔ اپنی جیکٹ اتار دی۔ کیونکہ اب اسے گرمی لگنی تھی۔ ہیٹر سے اسے گھٹن ہوتی تھی۔ اور سردی تو شاید اسے لگتی ہی نہیں تھی۔ جس کا اندازہ اسکی سلیولیس ہلکی سی جیکٹ سے ہو رہا تھا۔

نارمل سپیڈ پر بلاوجہ گاڑی چلاتا وہ اسکے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا۔ ایک نظر پیچھے دیکھا جہاں ہیٹر کی وجہ سے اسکے چہرے پر سکون پھیلا تھا۔

عالم نے بمشکل ہیٹر کی گرمی برداشت کرتے شرٹ کے اوپری چند بٹن کھول دیئے۔ لاہور کی سڑکوں پر سوچوں میں گم وہ بلاوجہ چکر کاٹنے لگا۔

گھٹن کے احساس سے وہ کسمسائی۔ ہائی نیک سٹائل ٹاپ کے ساتھ جیکٹ،، اوپر سے ہیٹر کی وجہ سے اب گرمی لگنے لگی تھی۔

دکھتے سر کو تھامے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو خود کو گاڑی میں اکیلا پا کر دل دھک سے رہ گیا۔ آتی جاتی گاڑیوں کی چلتی لائٹیں بتا رہی تھیں کہ رات ڈھل چکی ہے۔ خوف کے احساس سے وہ خود میں سمٹنے لگی۔ سر کا درد جیسے دور کہیں جا سویا تھا۔ اس سے پہلے وہ رو پڑتی اسکی سائیڈ سے دروازہ کھلا۔

وہ جو دروازے کے ساتھ لگی بیٹھی تھی،، گرتے گرتے بچی۔ سامنے عالم کو کھڑا دیکھ کر رگ و پے میں سکون سرائیت کر گیا۔ خوف زائل ہونے لگا تھا۔ وہ جو اسکی نیند کے خیال سے قاسم کو کال کرنے کیلیئے باہر نکل گیا تھا، اسے جاگا ہوا دیکھ کر فون بند کرتا دروازہ کھول کر اسکے پاس آیا۔

""""نیند پوری ہو گئی ملکہ عالیہ؟"""" یہ جانے بغیر وہ طنز کر رہا تھا آن ہلکا سا مسکرا کر سر ہلا گئی۔ اسکی حرکت پر عالم ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

""""اترو!"""" دروازہ پوری طرح کھولا۔ اسکے انداز پر ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ مچلی۔

""""کہاں جا رہے ہیں ہم؟ """" اسکے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا تھا۔

""""زندگی کے چند پلوں کو امر کرنے!"""جس قدر دلکشی سے پوچھا گیا تھا اسی قدر دلکشی سے کہا گیا تھا۔

""""پھول کیسے لگتے ہیں تمہیں؟"""چلتے ہوئے گلاب کا پودا نظر آیا تو عالم نے ہاتھ بڑھا کر پھول توڑا تھا۔

""""پھول دینے والا اگر آپ جیسا ہو تو پھول کیا کانٹے بھی اچھے لگتے ہیں۔"""وہ آہستگی سے اسکے شانے پر سر ٹکا گئی۔ عالم پہلے حیران ہوا پھر ہنس دیا۔

""""تم فلرٹ کر رہی ہو؟"""وہ آہستہ سے چلتا پوچھنے لگا۔

""""استغفرُللہ"""آن اس الزام پر تڑپ کر فوراً پیچھے ہوئی اور اونچی آواز میں بولی۔

""""واٹ،،،اس میں استغفرُللہ کی کیا بات ہے۔ نیچے اترو کام ہے تم سے""""اسکے انتظار میں کھڑا عالم بے زاری سے بولا۔

""""ہیں؟

کام؟

پھول کہاں ہیں؟ """وہ خالی خالی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی پھول تلاشنے لگی۔ حبس اور اوپر سے گہری نیند سے جاگنے کی وجہ سے پسینہ میں شرابور تھی۔

""""اوو گاڈ۔ جاگ جاؤ۔ پچھلے چار گھنٹوں سے پاگلوں کی طرح گاڑی چلا رہا ہوں۔ اب محترمہ کیا چاہتی ہیں کہ انکے اٹھنے پر پھولوں کا گلدستہ ان کی شان میں پیش کروں؟ """

وہ جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔ یعنی وہ جو تھوڑی دیر پہلے سوچ رہی تھی وہ محض خیال تھا۔ اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

اس قدر واہیات خیال پر کانوں سے دھواں اٹھتا محسوس ہوا۔ گال تپتا اٹھے۔ شرمندگی سے اسکی طرف دیکھنا تک محال ہو رہا تھا۔

""""اللہ جی ہمیں معاف کر دیں۔ یہ بے وقت سونے کا نتیجہ ہے جو اتنے بے شرم خیال آ رہے ہیں ہمیں۔"""" وہ وہیں بیٹھی بیٹھی بڑبڑانے لگی۔ عالم کا میٹر شوٹ ہوا تھا۔ اگلے ہی لمحے بازو سے پکڑ کو وہ اسے اپنے روبرو کھڑا کر چکا تھا اور ہاتھ بڑھا کر ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کیا۔ وہ اچھل کر پیچھے ہوئی۔ عالم نظرانداز کرتا اسکا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگا۔

""""کہاں جا رہے ہیں ہم؟ """" وہ سوال پوچھ کر خود ہی خوفزدہ ہوئی تھی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے خیال میں بھی تو اسی سوال کی وجہ سے معاملہ گڑبڑ ہو گیا تھا۔

""""یہاں سے تھوڑی دور قاسم کا گھر ہے وہیں جا رہے ہیں"""" وہ توقع کے برعکس آرام سے جواب دے گیا۔

ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اسکو چھو کر گزرا تو وہ بے اختیار خود میں سمٹی۔ نظر اٹھا کر اپنے ساتھ چلتے عالم کو دیکھا تو صرف شرٹ میں اسے دیکھ کر جھرجھری لی۔

""""گاڑی میں کیوں نہیں جا رہے؟"""" وہ تھکن محسوس کرتی پوچھنے لگی۔ ایک تو اسے اتنا چلنے کی عادت نہ تھی اور اوپر سے وہ اتنا تیز چل رہا تھا کہ قدم ملانا مشکل ہو گیا۔

""""پیٹرول ختم ہے۔ تمہارے جاگنے کے انتظار میں چار گھنٹے خاک چھانی ہے میں نے۔

اور بل گیٹس تو ہوں نہیں میں جو میری ایک کال پر ہزاروں گاڑیاں آ کر کھڑی ہو جائیں گیں۔"""" اسکی پہلی بات پر جہاں خفت سے وہ سرخ ہوئی تھی وہیں دوسری بات پر آنکھیں گھما کر رہ گئی۔

""""تو اٹھا دیتے"""" کیا شان بے نیازی تھی۔ اب وہ اس محترمہ کو کیا بتاتا گاڑی میں چلتا میوزک بھی اسکی نیند میں خلل نہیں ڈال پایا تھا۔

وہ بنا جواب دیے اپنے قدموں کی رفتار تیز کر گیا۔ آن اسے کوستی بھاگنے کے انداز میں چلنے لگی۔ اسکے سپاٹ تاثرات دیکھ کر وہ باقی راستہ کچھ نہیں بولی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ قاسم کے گھر کے سامنے موجود تھے۔

""""گاڑی وہاں کیوں چھوڑی آپ نے؟"""" اسے دیکھتے ہی قاسم نے پوچھا۔ عالم اسے گھورتا آن کی طرف متوجہ ہوا۔

""""ایک پینڈو لڑکی بن کر آؤ۔ سارا سامان اس کمرے میں موجود ہے۔ وہ جو عورتیں چہرہ چھپاتی ہیں،، جس سے بس آنکھیں نظر آتی ہیں وہ بھی کر لینا دوپٹے سے۔"""" اسے ایک کمرے میں لا کر کھڑا کیا۔ اور بیڈ پر پڑے سامان کی طرف اشارہ کیا۔ اسکے آخری جملے پر ناچاہتے ہوئے دل نے خوش فہمیاں پالی تھیں۔ وہ گیا تو آن سامان کی طرف متوجہ ہوئی۔

""""مجھے لگتا ہے معظم میرا پیچھا کر رہا ہے۔ یہ کمینا مجھے مروائے گا۔ اسکے اندر کا ایماندار آدمی بڑا کمینا ہے۔ اسی لیے اسے چکمہ دیا ہے۔ گاڑی وہاں چھوڑ کر اسے الو بنانے کی غرض سے پہلے کسی اور جگہ گیا۔ پھر واپس آکر اسے لیا۔"""" باہر آکر قاسم کو گاڑی نہ لانے کی وجہ بتائی۔

""""آپ اتنی دور پیدل آئے ہیں۔ مجھے بتا دیتے۔"""" قاسم اسکا خیال کرتے بولا تھا۔

""""بات تو ایک ہی تھی۔ میں نہیں چاہتا اسے تمہارے ٹھکانے کا پتا چلے۔

کچھ معاملوں پر مجھے خود پر بھروسہ نہیں ہے کسی اور پر کیا ہو گا۔"""وہ اٹھ کر دوسرے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

قاسم چائے بنانے لگا۔ جانتا تھا کہ یہ شخص اسکے ہاتھ کی چائے پیے بغیر نہیں جائے گا۔

****

رات کے سات بج رہے تھے اور آن کا اتا پتا نہیں تھا۔ نوال کے دل میں خدشات ابھرنے لگے۔ اسکے پاس تو فون بھی نہیں تھا کہ بندہ رابطہ ہی کر لے۔ اور عالم کا نمبر وہ اپنی نفرت کی بنا پر خود ہی ڈیلیٹ کر چکی تھی۔

""""میرا ارادہ اسے ڈیٹ پر لے کر جانے کا ہے۔ وہ کیا ہے نا اداس لڑکیاں مجھے بلکل نہیں پسند۔ تو جب تک میری گرل فرینڈ دبئی سے واپس نہیں آتی تب تک کسی کے ساتھ تو ٹائم پاس کرنا ہے۔ اب وہ کسی تمہاری پیاری آن پھوپھو ہی سہی۔""""

اسکا جملہ کانوں میں گونجا تو ٹہلنے کی رفتار میں اضافہ ہوا۔ اس شخص پر قطعی بھروسہ نہیں تھا۔ خوف کے مارے اب اسکے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔ اسے گئے پانچ گھنٹے ہونے والے تھے۔ جیسے جیسے گھڑی کی سوئیاں آگے بڑھ رہی تھیں نوال کی گھبراہٹ میں اضافہ ہونے لگا تھا۔

اتنا تو وہ بھی جان گئی تھی کہ زبان چلانے کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتی۔ یہ شخص اسکو چٹکیوں میں مسلنے کی طاقت رکھتا تھا۔ اسکی طاقت اور اسکے اسر ورسوخ کا اندازہ تو اسے اس کی گرفتاری پر لگائی گئی انعامی رقم سے ہی ہو گیا تھا۔

کچھ سوچ کر وہ بالوں کو جوڑے میں باندھ کر دوپٹہ کندھے پر پھیلائے باہر نکلی،، سامنے ہی رمشا کافی پی رہی تھی۔ اسکے سامنے لیپ ٹاپ پڑا تھا جہاں وہ کسی جگہ کا نقشہ دیکھ رہی تھی۔ ساتھ ساتھ وہ پاس پڑے کاغذ پر خود نقشہ بنا رہی تھی،، گویا مطلقہ جگہ پر پہنچنے کا آسان ترین راستہ تلاش کر رہی تھی۔

""""مشی"""" اسکے قریب جا کر پکارا۔ لہجہ کو حتی الامکان نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی۔

""""کیا کر رہی ہو؟"""" وہ اپنے ہاتھوں سے وقت پھسلتا دیکھ کر بڑی مشکل سے اس سے معمول کے مطابق کام کر رہی تھی۔

""""کچھ خاص نہیں۔ تمہیں کچھ چاہیے"""" وہ لیپ ٹاپ بند کرتی پوچھنے لگی۔

""""نہیں ویسے ہی میں بور ہو رہی تھی تو سوچا باتیں کر لیتے ہیں ہم"""" نوال ہتھیلیاں مسلتی زبردستی مسکرائی۔

""""ویسے یہ جو تمہارا سیٹھ عالم فاضل ہے، اسکا کوئی گھر وغیرہ بھی ہے یا ایسے ہی آوارہ پھرتا ہے۔"""" اسکے منہ بنا کر کہنے پر رمشا کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

""""گھر !

محل بولو۔ بلکہ اس سے بھی آگے کی چیز۔ سارا دن بھی لگا دو گی نا تو دیکھ نہیں پاؤ گی پورا گھر۔

پورے لاہور میں کمازکم اس سے اچھا گھر تمہیں نہیں ملے گا۔"""" اسکی آنکھوں میں ستائش تھی،، جسے دیکھ کر نوال نے سر جھٹکا۔ حرام مال سے بننے والی چیز نجانے کیوں مگر پرکشش ہی لگتی ہے۔ اس نے بے اختیار سوچا تھا۔

""""اوو اچھا"""" اس نے بمشکل حیرت کا اظہار کیا۔

""""ہاں نا۔ ویسے ہمیں وہاں جانے کا شرف صرف سال میں ایک دفعہ حاصل ہوتا ہے وہ بھی زمر کی برتھڈے پر۔"""" اسکے لہجے میں افسوس تھا جو نوال نے بخوبی محسوس کیا۔

"""""ویسے کہاں ہے اسکا گھر؟ """" کان کھجاتے عام سے لہجے میں پوچھا۔

""""تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"""" جواباً اس نے شاکی نظروں سے گھورا۔ نوال گڑبڑا کر رہ گئی۔

""""میں تو ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔ ورنہ مجھے کیا وہ سڑک پر رہے،، محل میں یا جہنم میں۔"""" اس نے سر جھٹکا تھا۔

یہ الگ بات تھی کہ رمشا پر شدید غصہ آیا تھا۔ جو اہم بات بتانے کی بجائے ساری فضول معلومات دے چکی تھی۔

"""ارے مزاق کر رہی ہوں۔ بلیک ہاؤس نام ہے اسکے گھر کا۔ ڈی ایچ اے میں ہے۔

مزے کی بات تو یہ ہے کہ کسی سے بھی پوچھو نہ اگر کہ بلیک ہاؤس کہاں ہے تو وہ بتا دے گا۔ کیونکہ اپنے نام کی طرح یہ گھر بھی منفرد ہے پورے کا پورا کالا۔ کسی اندھیر نگری کی طرح۔""" وہ پر جوش انداز میں کہتے آخر میں کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔

"""بلیک ہاؤس۔

ڈی ایچ اے""" نوال نے زیر لب دہرایا۔ اسکا کام ہو چکا تھا۔

"""مشی وہ مجھے کچھ ضروری چیزیں چاہیے تھیں،، کچھ پیسے ادھار دے سکتی ہو۔ میں جلد ہی لوٹا دوں گی۔""" انا کا گلا گھونٹتے وہ بمشکل بولی تھی۔ اس وقت صرف اور صرف آن کی فکر تھی جو ہر احساس پر حاوی تھی۔

"""اسکی ضرورت نہیں ہے۔ تم جتنے چاہو لے سکتی ہو۔

ویسے بھی میں عالم کے گینگ کی بینک مینیجر ہوں۔""" شرارت سے کہتی وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔ نوال مسکرا بھی نہ پائی۔

دیوار پر لٹکی گھڑی سات بج کر تیس منٹ کا وقت بتا رہی تھی۔

****

شیشوں اور ستاروں سے بنیخو بصورت مگر پرانے فیشن کی گلابی رنگ کی شلوار قمیض میں خود کو دیکھ کر اسے ایک لمحے کیلیئے ہنسی آئی۔ گلابی رنگ میں وہ کوئی گڑیا ہی معلوم ہو رہی تھی بیڈ پر پراندہ پڑا تھا،، جو اسے باندھنا آتا تھا، کیونکہ باغِ حسن میں اکثر رقص کے دوران پہنا کرتی تھی۔ لیکن تب بال لمبے ہوتے تھے، اور اب۔____

اس نے بے ساختہ اپنے کندھوں تک جھولتے سنہری بالوں کو چھو کر انکی نرماہٹ کو محسوس کیا۔

اسے پہننے کا ارادہ ترک کرتی وہ دوپٹہ سر پر ڈالنے لگی۔ سر پر ڈالنے کے بعد دوپٹے کا کونا پکڑ کے چہرے کے آگے کیا ،، کہ ایسا کرنے سے صرف آنکھیں نظر آنے لگیں۔ پاوں میں تلے والا کھسہ پہن کر وہ باہر نکلی تو قاسم کے ساتھ کوئی بیٹھا تھا۔ چونکہ اسکی طرف اس شخص کی پشت تھی اسلیے وہ تیل میں لت پت بالوں اور شلوار قمیض میں ملبوس شخص کو دیکھ نہ پائی۔ دوسری طرف خالص جاہل اور گنوار نمبردار کا حلیہ اپنائے عالم چائے کا کپ رکھ کر واپس مڑا تو اسے شلوار قمیض میں دوپٹہ چہرے پر ڈالے دیکھ کر مسکرائے بغیر رہ نہ سکا۔ اس کھڑوس کو یوں مسکراتا دیکھ کر قاسم کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا۔

دوسری طرف آن تو آنکھیں پھاڑے ساکت سی اس نفیس شخص کو اس قدر گندے حلیے میں دیکھنے لگی۔

منہ میں گٹکا ڈالے وہ دوسرے ہاتھ میں نسوار کا پیکٹ اچھال رہا تھا۔ خوبصورت بال جو پہلے جیل سے سیٹ ہوتے تھے اب تیل سے بھرے ہوئے بے پرواہ سے بکھرے تھے۔

"""" آنکھوں میں بھر بھر کر سرمہ ڈالو۔ """" اسے خود کو ہونقوں کی طرح دیکھتا پا کر وہ بولا تھا۔ حیرت کا طویل دورانیہ ختم ہوا تو اسکی جگہ مسکراہٹ نے لے لی۔

اس ڈیشنگ اور مسٹر پرفیکٹ کو اس طرح دیکھ کر دل چاہ رہا تھا جی بھر کر قہقہے لگائے۔

"""" کچھ کہا ہے میں نے تم سے ؟"""" اسکی مسکراتی آنکھیں دیکھ کر وہ ماتھے پر بل ڈالے رعب سے بولا۔ وہ سر ہلاتی مڑ گئی۔

"""" چل لگا یہ داڑھی """" آن رک کر مڑی تھی۔ وہ ہاتھ میں نقلی داڑھی پکڑے قاسم سے مخاطب تھا۔

"""" دیکھ اگر یہ اتری نا تو خدا کی قسم سیٹھ عالم کے قہر سے تجھے کوئی نہیں بچا پائے گا۔ """" اسکے چہرے کے تاثرات دیکھتے آن مسکرائی تھی۔ یہ بندہ کیا تھا،، اسے لگا کہ وہ ساری زندگی بھی لگی رہی تو بھی نہیں سمجھ پائے گی۔

""یہ گلو کافی اچھی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو ایلفی سے لگا دیتا ہوں۔"" قاسم اسکی گھوری پر منمنا کر رہا گیا۔ آن مسکراہٹ چھپاتی اسی کمرے میں بند ہو گئی جہاں سے نکلی تھی۔

پیچھے عالم شرٹ کے اوپر بٹن کھول کر گلے میں چین ڈالنے لگا۔ یہ الگ بات ہے اس زنانہ زیور سے گھٹن ہونے لگی تھی۔ آنکھوں کے گرد سرمے کی لکیر کھینچ کر خود کو دیکھا تو دانت پیس کر رہ گیا۔

وہ نفاست پسند انسان کیا بن کر رہ گیا تھا۔

پانچ منٹ بعد وہ بھی آنکھوں کو سرمے میں ڈبوئے واپس آئ تو وہاں کوئی نہ تھا۔ وہ اندازے سے چلتی باہر گئ جہاں تین سال پرانے ماڈل کی کرولا کھڑی تھی۔ اور عالم گاڑی میں بیٹھا قاسم کو اپنے پیچھے آنے کی ہدایت دے رہا تھا۔

اس نے ایک بار بھی نہیں پوچھا تھا کہ وہ اسے یہ سب کیوں کرنے کا کہہ رہا ہے،، کیونکہ اسے اتنا تو یقین تھا کہ یہ شخص کبھی بھی اسکے ساتھ غلط نہیں کر سکتا۔

اسکا ساتھ تحفظ دیتا تھا۔

وہ خاموشی سے پیچھے بیٹھنے لگی جب اسکی گھوری پر اسی خاموشی سے آگے بیٹھ گئی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اسے نجانے کہاں لایا تھا۔ آن نے آنکھیں گھما کر دیکھا تو سامنے بڑی سی عمارت پر یتیم خانہ لکھا دیکھ کر حیرت سے عالم کو دیکھا جو شیشے میں دیکھتا اپنے بال ماتھے پر بری بکھیر رہا تھا۔

""ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"" وہ اسکے ساتھ اندر جاتی پوچھ بیٹھی۔

""بچہ گود لینے"" آن کو لگا شاید اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ وہ رک کر اسکے دیکھنے لگی۔ عالم نے آنکھ کے اشارے سے اس سے رکنے کی وجہ پوچھی۔

""ہم کیوں بچہ گود لیں گیں؟"" وہ ناگواری سے بولی۔ اسکی بات ہی اتنی غیر متوقع تھی۔

""کیونکہ میرا دل کر رہا ہے۔""قطعیت سے کہتا بنا اسے کچھ کہنے کا موقع دیئے وہ آفس میں داخل ہوا۔ بدتہذیبی کی حد کرتے وہ بنا دروازہ بجائے اندر داخل ہوا۔ آن اسے روک بھی نہ سکی۔

""یہ کیا بدتمیزی ہے؟ میںرز نہیں ہیں؟""اور فینیج کی مالکن انکا حلیہ دیکھ کر نخوت سے بولی۔ آن شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

""نہیں میڈم میز تو بہت ہیں ہمارے گھر""آن نے چونک کر اسے دیکھا جو گنواروں کی طرح بات کر رہا تھا۔

""اوو گاڈ""سامنے بیٹھی وہ عورت مینرز کو میز بنانے پر تپ گئی۔ اتنا تو جان گئی تھی کہ اگر اسکی بات نہ سنی تو سر کھاتا رہے گا۔

""کیا مسئلہ ہے آپکے ساتھ؟""عالم ضبط کرتا بعد میں بدلہ لینے کا ارادہ کرتا آن کو لے کر اسکے سامنے پڑے صوفوں پر جا بیٹھا۔

""وہ جی شادی کو دس سال ہو گئے ہیں پر اولاد نہیں ہوئی۔ میری عورت بڑی پریشان رہتی ہے کیونکہ میری اماں میرا دوسرا بیاہ رچانا چاہتی ہے۔ اسلئے ہم یہاں آئے ہیں۔""نسوار منہ میں رکھتے آن کا ہاتھ دبایا جو خطرناک حد تک آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔ اسکے اشارے پر آن سامنے دیکھنے لگی البتہ نسوار سے کراہیت محسوس ہو رہی تھی۔ نجانے وہ شخص کیسے مزے سے منہ میں بیڑی بنا کر رکھ رہا تھا۔ اب وہ کتنے مزے سے کھا رہا تھا یہ تو عالم ہی جانتا تھا۔

وہ عورت بمشکل اشتعال دبائے بیٹھی تھی۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ گارڈز کو بلوائے اور اسے دھکے مار کر نکال دے۔ اور اگلے پانچ منٹ میں وہ یقیناً ایسا کرنے والی تھی۔

""دیکھیں"" ____________

""""نہیں جی میں بس اپنی عورت کو دیکھتا ہوں۔ کیوں شکیلہ؟"""" وہ جذب کے عالم میں اسے دیکھتا بولا تھا۔

""""شکیلہ؟"""" آن زیر لب بڑبڑائی۔ یہ شخص کیسا نام دے رہا تھا اسے۔ اسکا دل چاہا کسی دیوار پر ٹکر مارلے۔

""""نام پڑھا ہے باہر آپ نے؟ لاہور کا کیا پورے پنجاب کا سب سے بڑا یتیم گھر ہے یہ۔

ہزاروں کے حساب سے لوگ آتے ہیں یہاں۔

مفت میں بچے نہیں بانٹ رہے ہم۔ پیسہ لیتے ہیں وہ بھی ڈھیر سارا۔"""" وہ انکے حلیے سے کوئی جاہل گنوار اور پینڈو سمجھ کر نفرت سے بولی تھی۔

""""کتنے پیسے چاہیئے؟

پچاس لاکھ؟

ایک کروڑ؟

ڈیڑھ کروڑ؟

یا دو کروڑ؟"""" وہ نسوار منہ میں ڈالتا بولا۔ آن لب سیے بیٹھی رہی۔

دوسری طرف وہ عورت توقع سے بڑھ کر معاوضے پر حیران رہ گئی۔

""""دیکھیں بھائی صاحب۔ مزاق نہیں ہے۔ میرا وقت مت ضائع کریں۔"""" وہ دانت پیستی بولی۔

""""لے شک ہے تمہیں ہم پر۔

ارے میں نمبردار ہوں اپنے گاؤں کا۔ پچاس بھینسیں ہیں میری،، آٹے کی دو چکیاں،، گندم کے پانچ کھیت،،، پانچ مربے زمین،، ایک مرغی خانہ ہے میرا۔

تھو!""""اپنی ساری آمدن بتاتا وہ منہ موڑ کر نسوار تھوکنے لگا۔ آن اسکی حرکت پر اپنی جگہ سے اچھلی،، مگر وہ دانت پیستا اسے واپس اپنے پہلو میں بٹھا گیا۔

""""شکیلہ کیوں ناراض ہوتی ہے،، خیر ہے انہیں بتانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ کونسا نیب والے ہیں۔ """"لہجہ فکرمند تھا مگر اسکی سرمے میں لپٹی نیلی آنکھوں کی وارننگ سے وہ تلملا کر رہ گئی۔

""""لڑکا چاہیے تو دو کروڑ،، لڑکی چاہیے تو ڈیڑھ کروڑ""""سامنے بیٹھی حرص کی ماری عورت آنکھوں میں لالچ سموئے بولی۔ مقابل کو بے وقوف سمجھ کر لمبا ہاتھ مارنا چاہا تھا۔ عالم نے اسے دیکھتے آنکھیں گھمائیں۔ اتنا تو طے تھا کہ سیٹھ عالم کا اگلا شکار یہی تھی۔

""""نا بھئی ہمیں لڑکی چاہیے۔ روتی نہ ہو زیادہ""""اس نے سائیڈ سے اترتی نقلی داڑھی کو ہڑبڑا کر ٹھیک کیا۔ انداز ایسا تھا جیسے داڑھی پر ہاتھ پھیر رہا ہو۔

""""رنگ بلکل شکیلہ جیسا ہو""""آن نے باقاعدہ سر ہاتھوں میں گرالیا۔ وہ میچنگ دوپٹہ لینے آیا تھا یا بچہ؟

""""تین چار ماہ کی ہو بس"""" لگے ہاتھوں وہ ایک کے بعد ایک ڈیمانڈ بتا رہا تھا جیسے بچہ آرڈر پر تیار کروانا ہو۔

""""میں قانونی کاروائی اور چند کاغذات کا کہہ دیتی ہوں۔ آپ دونوں شناختی کارڈ دیں۔ """"وہ عورت یہ موقع ہرگز نہیں گنوانا چاہتی تھی اسلیئے جلدی سے بولی۔ اسے لگا تھا زیادہ سے زیادہ دس بیس لاکھ دے گا یہ،، لیکن وہ تو ڈیڑھ کروڑ پر راضی تھا۔

""""بے وقوف"""" وہ اسے دیکھتے بڑبڑائی۔

""""وہ تو نہیں ہے میڈم۔ """"عالم سر کھجاتا چہرے پر دنیا جہاں کی پریشانی سموئے بولا۔ آن کا تو دل چاہ رہا تھا یہاں سے غائب ہو جائے مگر اپنے ہاتھ پر دھرا اسکا مضبوط ہاتھ رکاوٹ بنا ہوا تھا۔

""""چلیں میں کچھ کرتی ہوں۔ """"وہ باہر نکل گئی تو عالم نسوار کھانے کی وجہ سے واشروم میں جا کر تھوکنے لگا۔ کلی کرنے کے باوجود نسوار کی مخصوص بدبو منہ سے نہ گئی۔

""""یہ پیسہ بھی بڑی کت***چیز ہے""""اسکی بڑبڑاٹ سن کر آن نے سر جھٹکا۔

کافی دیر بعد باہر نکلا تو آن اسے گھور رہی تھی۔ اسکے آنکھیں دکھانے پر وہ نظریں جھکا گئی۔ اس سے پہلے وہ اسے کچھ کہتا وہی عورت واپس آئی۔ اور انہیں ساتھ لے کر بچوں کی نرسری کی جانب لے جانے لگی۔

""""ویسے میڈم،، کہاں سے لاتے ہو بچے؟""""نسوار کو کراہیت بھری نظروں سے دیکھتے بمشکل منہ میں رکھا۔ آن اسے یوں نسوار کو گھورتے دیکھ کر جتاتے انداز میں مسکرائی۔

وہ اسے گھور کر رہ گیا۔

""""آپ کو تو پتا ہے کچھ لوگ بچے نہیں چاہتے۔ تو یہاں چھوڑ جاتے ہیں،، اور کچھ حالات کے ہاتھوں مجبور ہو کر۔ پھر آپ جیسے لوگ یہاں سے بچے اڈاپٹ کر لیتے ہیں۔ """"دونوں نے رک کر بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا۔

عالم کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی جبکہ وہ پیر پٹختی آگے بڑھ گئی۔

نرسری میں پہنچ کر دیکھا تو کئی بچے موجود تھے۔ ساتھ کیئر ٹیکرز بھی موجود تھیں۔

اس عورت کے اشارے پر ایک کیئر ٹیکر کمبل میں لپٹی تین سے چار ماہ کی بچی لے کر انکی طرف آئی۔

اسے آن کی طرف بڑھایا مگر وہ بدک کر کئی قدم پیچھے ہوئی،، عالم نے دانت پیستے اسکے گرد بازو ڈال کر واپس کھینچا۔

""""پکڑ لے شکیلہ،، اب سے یہ تیری بیٹی ہے۔ """"کمر پر اسکی سخت گرفت اشارہ تھی کہ کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے۔ آن کو رونا آنے لگا تھا بیٹھے بٹھائے کس مصیبت میں پھنسا رہا تھا یہ شخص۔

""" جھجھک رہی ہے۔ ہی ہی ہی """ بالوں میں گنواروں کی طرح ہاتھ مارتا دانت نکال کر بولا۔ بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے دو لگا دے جو ڈرامہ کر رہی تھی۔

""" پکڑو آن ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔ """ نظر بچا کر وہ غرایا۔ وہ مرتا کیا نا کرتا کے مصداق ہاتھ آگے بڑھا گئ۔ بچی کسمسائی تو اسکے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اس سے پہلے وہ اسے گراتی وہ عورت کیئر ٹیکر کو واپس پکڑاتے تیار کر کے لانے کا کہنے لگی۔ آن کی اٹکی سانسیں بحال ہوئیں۔

""""آئیں قانونی کاروائی کر لیتے ہیں۔ """وہ عورت ڈیڑھ کڑوڑ کے نشے میں دھت جلدی سے بولی تھی۔ عالم آن کو لیے واپس اسی آفس میں آگیا۔

قانونی کاروائی کیا تھی،، بس ایک فارمیلٹی تھی جو اس نے جھٹ پٹ پوری کر دی۔ شناختی کارڈ اور مکمل قانونی کاروائی کے بغیر وہ بچی انکے حوالے کر رہی تھی۔ پیسے کا اثر تھا جس نے سوجھ بوجھ ختم کر ڈالی تھی۔

""""مبارک ہو شکیلہ """اسکی طرف جھکتے ہوئے بولا تو وہ نسوار کی بو سے بے ساختہ پیچھے ہٹی۔

عالم نے آدھی رقم کا چیک دیا اور باقی آدھی رقم ایسے ہی انکے حوالے کی۔

یہ سارا کام وہ کر ہی رہے تھے کہ ڈاکٹر ماریہ اندر داخل ہوئی۔ اسے دیکھ کر آن ساکت رہ گئ۔ بے ساختہ نقاب ٹھیک کیا تھا۔

اسے اب سمجھ آئ تھی کہ عالم نے چہرہ ڈھانپنے کا کیوں کہا۔

اور وہ نجانے کیا گمان کر بیٹھی تھی۔ دل میں ڈھیروں شرمندگی محسوس ہوئی۔

دوسری طرف ماریہ کو یہاں دیکھ کر اس پر بیک وقت افسوس،، غصہ،، دکھ اور نفرت طاری ہونے لگی۔ وہ نخوت سے رخ پھیر گئی۔ اسے دیکھ کر عالم کے تاثرات بگڑے تھے۔

کاغذات لے کر وہ باہر بڑھنے لگا تو گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے چند ضروری سامان کے ساتھ بچی انکے حوالے کی گئی۔ اسے اٹھانا ایک محاذ تھا جسے اس نے دانت پر سختی سے دانت جمائے سر کیا۔ صد شکر تھا کہ بچی سو رہی تھی ورنہ شاید آن اسکا رونا برداشت نہ کرتے اپنا کچھ کر ڈالتی۔

وہ گاڑی میں بیٹھ کر تیزی سے آگے بڑھا گیا۔ آن غصے سے تپی ہوئی بیٹھی تھی۔

""""ہیٹر چلا دیں۔ """" ٹھنڈ محسوس کرتے وہ منمنائی۔ اسے مخاطب کرنے کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا مگر کرنا پڑا۔ عالم نے خاموشی سے ہیٹر چلا دیا۔

آن کبھی گود میں پڑی بچی کو دیکھتی کبھی اسے،، عالم جانتے بوجھتے بھی انجان بنا تیز رفتار میں گاڑی چلا رہا تھا۔

""""جاؤ"""" وہ چونکی۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو فلیٹس سامنے تھے۔ اسے سکون کی سانس آئی۔

""""مجھے کیوں پکڑا رہی ہو؟ """" بچی اسکی طرف بڑھائی تو عالم فوراً سے پیچھے ہوتا بولا۔

""""کیونکہ آپ نے اسے گود لیا ہے"""" وہ کسی خدشے کے تحت سرگوشی نما انداز میں بولی۔

""""اسکی ماں کون ہے؟"""" وہ ہونٹوں پر پراسرار مسکراہٹ سجائے بولا۔

""""پتا نہیں______"""" وہ شان بے نیازی سے بولی۔

""""ہم تو نقلی ماں تھے وہاں۔"""" اسکی گھوریوں سے خائف ہوتے وہ جلدی سے بولی۔

""""ماں ماں ہوتی ہے۔ اصلی نقلی کچھ نہیں ہوتا۔"""" وہ لب دبائے بولا تھا۔ آن کو رونا آنے لگا۔ آج سے انیس سال پہلے نوال کو گود میں لیا تھا وہ بھی تب جب وہ خود پانچ سال کی تھی۔ تب تو نا سمجھی میں اسکے ساتھ رہنے کے چاہ میں اسکی زمہ داری لی تھی،، لیکن اب احساس ہوا تھا کہ ایک لڑکی کی زمہ داری لینا کتنی بڑی بات ہے۔ بے

شک نوال نے بڑی ہو کر بچپن میں خود پر ہوئے سارے احسانات اتار دیے تھے اور اب وہ خود اسکی حفاظت کرتی تھی لیکن پھر بھی وہ جانتی تھی کہ نوال اسکی زمہ داری ہے۔ اور یہی حقیقت تھی۔

اب یہ شخص اس پر ایک اور زمہ داری ڈال رہا تھا۔ اسکا دل چاہا ساتھ بیٹھے شخص کو جان سے مار ڈالے۔ لیکن ہمیشہ کی طرح یہ چاہ، چاہ ہی رہی۔

""پھر تو آپ اسکے باپ ہوئے"" کچھ سوچ کر وہ گہرا مسکراتے ہوئے بولی۔ اور بچی دوبارہ اسکی طرف بڑھائی۔

""کیا میں تمہارا شوہر ہوں؟ یا کیا تم میری بیوی ہو؟"" اسکے سوال پر وہ سٹپٹا کر پیچھے ہوئی اور بچی بھی واپس اپنی گود میں ڈال لی۔ سر اتنی زور سے نفی میں ہلایا کے عالم نے ہاتھ بڑھا کر اسکے سر پر رکھ کر روکا۔

""پھر میں اسکا باپ کیسے ہوا؟"" مسکرا کر معنی خیزی سے کہتا وہ لفظوں کی کمال ہیرا پھیری کر گیا تھا۔ اسکی قربت اور اسکے سابقہ سوال نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفلوج کر دی تھیں۔

وہ کوئی مزید اعتراض اٹھا ہی نہیں پائی تھی۔ اسکے تھوڑی دیر پہلے کیے جانے والے میسج پر رمشا نیچے آچکی تھی۔ اسکی حالت دیکھ کر وہ حیران نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ پہلے سے جانتی تھی سارا پلان۔

رمشا پچھلی سیٹ سے سامان اٹھانے لگی اور آن مرے مرے قدموں کے ساتھ باہر نکلی۔

اسکے نکلتے ہی عالم نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

""گڈ نائٹ مس آنِ عالم"" دو انگلیاں ماتھے پر رکھ رکھ کہتا وہ اسے چڑا کر اگلے ہی لمحے گاڑی دوڑا کر لے گیا۔

آن اسے گالیوں سے نوازتی منہ بسور کر اوپر بڑھ گئی۔ نجانے وہ اب کیا گل کھلانے والا تھا۔

****

ٹیکسی اس عظیم الشان بنگلے کے سامنے آر کی۔ کالے رنگ کا یہ وسیع و عریض رقبے پر بنا گھر لائٹیں چلنے کے باعث دل موہ لینے والا منظر پیش کر رہا تھا۔

وہ سانس روکے باہر سے ہی گھر دیکھنے لگی،، جو گھر نہیں واقعی کوئی محل لگ رہا تھا۔ رمشا ٹھیک کہہ رہی تھی کہ پورے لاہور میں اس جیسا گھر نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ یہاں آتو گئی تھی لیکن اب سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اندر کیسے جائے۔ دروازے پر کوئی گارڈ وغیرہ نہیں تھا،، اسے حیرت ہوئی۔

""شاید اندر موجود ہوں۔""اس نے سوچا۔

وہ اس وقت کھدر کے سوٹ میں کسی بھی سویٹر یا جرسی کے بغیر موجود تھی۔ اب ٹھنڈ لگنے لگی تھی مگر اسے آن کی فکر میں یہ سب بے معنی سا لگنے لگا۔

وہ آگے بڑھ کر دورازے میں موجود لائنوں سے اندر جھانک کر نادر دیکھا مگر اسے کوئی گارڈ نظر نہ آیا۔

""ہنہہ خود غنڈہ ہے اسے کیا ضرورت ہے گارڈ کی"" وہ انگلیاں چٹخاتی سر اٹھا کر سیکیورٹی کیمرے ڈھونڈنے لگی۔ جگہ جگہ کئی کیمرے لگے تھے۔

وہ منہ بسور کر وہیں نیچے بیٹھ گئی۔ اور کوئی راہ بھی تو نہیں تھی۔ اسے نجانے کیوں رونا آنے لگا تھا۔ چہرہ صاف کرتے وہ لب بھینچے بیٹھی رہی۔

گاڑی کی تیز لائٹ آنکھوں پر پڑی تو وہ بے ساختہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔

معظم اپنے ہی دھیان میں گاڑی سے اتر کر دروازہ کھولنے لگا۔ وہ موقع ملتے ہی اندر بھاگی تھی۔ معظم چونک گیا۔ جیب سے گن نکال کر اسکی طرف فائر کیا۔ گولی اسکے پاس سے گزر کر نکل گئی اور سامنے لگا شیشہ چکنا چور ہوا تھا۔ وہ خوف سے سپید پڑتی اپنی جگہ منجمند ہو گئی۔

معظم اپنا پلان کامیاب ہوتا دیکھ کر مسکرایا۔ گن ہاتھ میں پکڑے وہ بھاگ کر اسکے پاس پہنچا۔

""""کون ہو تم اور یہاں__________؟"""" اسکا رخ موڑ کر اپنی طرف کیا تو اسکا زرد چہرہ دیکھ کر ساکت رہ گیا۔ بقیہ الفاظ لبوں پر آکر دم توڑ گئے۔

""""کون ہو تم اور یہاں__________؟"""" اسکا رخ موڑ کر اپنی طرف کیا تو اسکا زرد چہرہ دیکھ کر ساکت رہ گیا۔ بقیہ الفاظ لبوں پر آکر دم توڑ گئے۔

""""تم"""" وہ بے یقینی سے بولا تھا۔ اسکی یہاں موجودگی لاشعوری طور پر لبوں پر تبسم بکھیر گئی جس سے وہ خود بھی انجان تھا۔

""""ہاں میں،، کیوں جھٹکا لگا؟

لگنا بھی چاہیے۔

خیر میں تمہارے میدے سے لپٹے منہ نہیں لگنے آئی،، کہاں ہے سیٹھ عالم؟"""" وہ اپنے بچ جانے کی یقین دہانی کرتی خوف بھول کر اونچی آواز میں بولی۔

""""میں انکا سیکرٹری نہیں ہوں"""" اسکی بدتمیزی پر وہ بھی لحاظ بالائے طاق رکھتا بولا۔ بقول اسکے یہ لڑکی عزت کے قابل ہی نہیں تھی۔

""""دیکھو!"""" اس نے سختی سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ گویا خود کو کسی بھی قسم کی بدتمیزی سے باز رکھا تھا۔

""""دکھاؤ!""""اسکے برجستگی سے کہنے پر نوال نے دانت کچکچائے۔

""""آرام سے بتادو کہاں ہے سیٹھ عالم؟

میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں،، بحث نہیں کرنا چاہتی۔""""وہ توقع کے برعکس آرام سے بولی تھی۔ معظم بغور اسے دیکھنا لگا،، اس دن کی طرح آج بھی غور سے دیکھنے پر اسے اسکا چہرہ پرکشش لگا تھا۔

""""گھر نہیں آئے وہ ابھی۔""""وہ اسکی بات پر ماتھا مسلتی گھاس پر جا بیٹھی۔ اس بے وقوف لڑکی کو دسمبر کے اوائل دنوں میں بغیر جرسی سویٹر کے اس طرح کھلے آسمان تلے بیٹھا دیکھ کر معظم نے حیرت سے اسے دیکھا۔ جو بڑبڑاتی ہوئی گھاس نوچ رہی تھی۔

یقیناً اگر وہ پریشان نہ ہوتی تو معظم کی گن چلانے والی حرکت پر کافی ہنگامہ کر چکی ہوتی۔

اسے بیٹھا دیکھ کر وہ کندھے اچکا کر گاڑی لینے باہر نکل گیا۔

گاڑی پورچ میں پارک کرکے وہ گیٹ لاک کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔ نوال اسی خاموشی سے بیٹھی تھی۔ سر درد کی شدت سے پھٹنے کو تھا۔

اس وقت اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ سیٹھ عالم نامی بلا کو قتل کر ڈالے۔

""""چائے پیوگی۔""""وہ ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے یونیفارم بدل کر واپس آچکا تھا۔

نوال ناگوار نظروں سے اسے دیکھتی رخ موڑ گئی۔ اسکے ایٹیٹیوڈ پر معظم نے دانت پیسے۔

""""تم میں اتنی اکڑ کیوں ہے؟""""اسے بے دردی سے گھاس نوچتے دیکھ کر معظم نے جھرجھری لی۔ اسکی بات کو ان سنی کرتے وہ بغیر آواز کے بڑبڑاتی اپنا کام جاری رکھے ہوئے تھی۔

""""جواب دو""""وہ اب کی بار زرا غصے سے بولا تھا۔

""""تم تھوڑی دیر اپنی چونچ بند رکھ سکتے ہو؟ """وہ غصے اور بے بسی کے ملے جلے جذبات لیے بولی۔ معظم کی چائے کے مگ پر گرفت مضبوط ہوئی۔

اسے خونخوار نظروں سے دیکھتے وہ اس سے فاصلہ بنا کر بیٹھ گیا۔

""""ایک بات نوٹ کی ہے میں نے۔

تم بالکل بھی ترس یا ہمدردی کے قابل نہیں ہو۔"""چائے کا گھونٹ بھرتے وہ اسے سر تا پیر سلگا گیا۔

"""" تمہیں کس الو نے کہا ہے مجھ پر ترس کھانے کو؟"""اسے ہمدردیاں بٹورنا سخت ناگوار لگتا تھا۔ اس لیے غصے سے بولی تھی۔ اسے اپنی ٹیون میں لوٹتا دیکھ کر معظم کے ہونٹ مسکرائے۔

دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔ دورانیہ بڑھتا گیا۔

""""ایک بات بتاؤں تمہیں؟""""خاموشی کے بڑھتے دورانیے کو ختم کرنے کی غرض سے وہ بولا۔

شاید وہ اسے سننا چاہتا تھا۔

لیکن کیوں؟

دل سے آتا سوال اسے لاجواب کر گیا۔ کیونکہ اس 'کیوں' کا جواب تو تھا ہی نہیں۔

""""فرماؤ""""وہ جانتی تھی کہ یہ دو نمبر پولیس والا اسکی جان نہیں چھوڑے گا۔ یہاں بیٹھنا مجبوری تھی،، ابھی یہاں سے اٹھ کر کہاں جاتی؟ کہاں ڈھونڈتی آن کو؟

عالم کا انتظار کرنا اسکی مجبوری بن گیا تھا۔

یہ شخص اسکی مجبوری کا پورا پورا فائدہ اٹھا رہا تھا۔

"""سردی لگ رہی ہے مجھے""" اسکی بے تکی بات پر نوال نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا۔ وہ جیکٹ کے نیچے ہائی نیک پہنے تھا۔ ساتھ ساتھ گرما گرم چائے سے بھی لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"""میں ہیٹر ہوں جو میرے پاس تشریف کا ٹوکرا لے آئے ہو۔ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔""" وہ حلق کے بل چلائی۔ معظم نے اسکی تیز آواز پر کانوں پر ہاتھ رکھ دیے۔

"""شریف لڑکیاں اتنی اونچی آواز میں بولتی بلکل اچھی نہیں لگتی ہیں۔""" وہ اسے تنگ کرنے کی غرض سے مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔

"""تمہیں کس نے کہا میں شریف ہوں۔

میں ایک آوارہ، بد چلن اور بے شرم لڑکی ہوں،، کیونکہ میں ایک طوائف زادی ہوں""" اسکی مزاق میں کہی گئ بات کو حد درجہ سنجیدہ لیتے وہ تلخی سے بولی تھی۔ معظم کی مسکراہٹ سمٹی۔

اسے احساس ہوا تھا کہ ہمارے الفاظ دوسروں پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں۔ الفاظ کے تیر کتنے نوکدار ہوتے ہیں، اسے اندازہ ہو گیا تھا۔

وہ لب بھینچے چائے کے مگ پر نظریں ٹکا گیا۔

خاموشی کی مضبوط دیوار پھر سے دونوں کے درمیان حائل ہو گئی۔ جس سے نوال پر سکون ہوئ تھی مگر وہ اس ایک لمحے میں بے سکون ہو گیا تھا۔

وقت تیزی سے سرک رہا تھا۔ ساتھ ساتھ ٹھنڈ کا احساس بھی بڑھنے لگا تھا۔ وہ گھٹنوں کے گرد بازو حائل کر کے سر گھٹنوں پر ٹکا گئی۔

ایک نظر فون پر ڈالی جہاں گیارہ بجے کا وقت اس سے نظریں چراتا محسوس ہوا۔ اسے بے اختیار رونا آنے لگا تھا۔ شاید رو بھی دیتی اگر کچھ فاصلے پر وہ بد تمیز شخص نہ بیٹھا ہوتا۔

""چائے پیئو گی؟"" وہ اپنی انا کو مار کر پھر سے پوچھا تھا۔ ساتھ بیٹھی لڑکی کیلیئے نرم احساس جاگا تھا دل میں۔ وہ جلد بازی میں بغیر شال اور سویٹر کے نکلی تھی۔ دسمبر کے اوائل دن،، اور لاہور شہر کی ٹھنڈ،، رگوں میں خون منجمد کرنے کیلیئے کافی تھی۔ مگر وہ نجانے کس مٹی کی بنی تھی؟

""نہیں"" اسکی آواز بھاری ہو رہی تھی۔ اسکے انکار پر معظم نے تاسف سے سر ہلایا۔ اب تو وہ صرف عالم کے آنے کی دعا ہی کر سکتا تھا ورنہ کچھ بعید نہ تھا کہ یہ لڑکی یونہی بیٹھی بیٹھی قلفی بن جاتی۔ اپنے خیال پر وہ مبہم سا ہنس دیا۔

گیٹ کھلنے کی آواز پر وہ دونوں چونکے۔ سامنے ہی ڈریس پینٹ کے اوپر سفید شرٹ کی آستینیں کہنیوں تک موڑے عالم دروازہ کھول کر اب گاڑی اندر لانے کیلیئے باہر جا رہا تھا۔ شاید اس نے ان دونوں کو نہیں دیکھا تھا۔ گاڑی ڈرائیووے پر پھسلتی پورچ میں جا رکی۔ وہ آہستہ سے چلتا ان دونوں کے پاس آیا۔ شاید یہ انکی غلط فہمی تھی کہ عالم نے انہیں دیکھا نہیں تھا۔

""کافی اچھی میٹنگ چل رہی تھی۔ میں نے ڈسٹرب تو نہیں کر دیا؟ "" معظم کو گھورتے اس نے طنز کیا تھا۔ معظم تو اس سے پہلے ہی ناراض تھا اسلیے منہ پھلائے رخ موڑ گیا۔

""آن پھوپھو کہاں ہیں؟"" وہ اسکے سر پر چڑھتے چلائی۔ عالم نے ابرو اچکا کر اسکی حرکت پر ناگواری سے گھورا۔

""تم اس لیے یہاں آئی ہو؟

خیر تمہاری ہمت اور معظم کی بے وقوفی کو داد دینی پڑے گی۔"""" آخر میں اس نے معظم کو غصے سے دیکھا،، کیونکہ نوال حیدر خود تو اندر آنے سے رہیں۔

"""" جو پوچھا ہے وہ بتاؤ"""" اسکی فضول بات کو نظر انداز کرتی وہ چلائی۔ پچھلے کئ گھنٹوں سے اسکی جان سولی پر اٹکی تھی،، اور یہ شخص پر سکون ہو کر کھڑا تھا۔

"""" وہ بخیر و عافیت فلیٹ پہنچ چکی ہے۔ بلکہ اب تک تو اپنے شاہی بستر پر آرام فرما رہی ہو گی۔"""" گھڑی پر ایک نظر ڈالتے وہ بولا تو نوال کی اٹکی سانسیں بحال ہوئیں۔

"""" آئیندہ اتنی دیر تک اگر انہیں اپنے ساتھ رکھا تو میں بتا رہی ہوں اچھا نہیں ہو گا؟"""" وہ اسے انگلی دکھاتی باہر کی طرف بڑھنے لگی۔

"""" میرے اچھائ سے کچھ خاص تعلقات نہیں ہیں۔ اسلیے خیر ہے۔"""" وہ آرام سے بولا۔ نوال نخوت سے اسے دیکھ کر واپس مڑ گئی۔

"""" کہاں جا رہی ہو؟"""""" عالم نے فوراً اسے پکارا۔

"""" جہنم میں۔ آپ آنا چاہیں گیں؟"""" وہ رک کر دونوں بازو سینے پر باندھے تمسخر سے بولی۔ معظم نے بمشکل اپنا امڈتا قہقہہ روکا۔

"""" اس وقت ٹیکسی پر جاؤ گی؟"""" اسکے پچھلے جملے کو نظر انداز کرتے وہ فکر سے بولا تھا۔ انداز کسی بڑے بھائی کا سا تھا۔

"""" نہیں اپنے پرائیوٹ طیارے پر"""" اب کی بار معظم نے قہقہہ روکنے کی زحمت ہر گز نہیں کی تھی۔ رات کی خاموشی میں اسکا قہقہہ انتشار پیدا کر گیا۔

عالم نے اسکی بدتمیزی پر گھورا۔ جس کا اس پر قطعی اثر نہ ہوا۔

""""معظم چھوڑ دے گا تمہیں"""" انداز حکمیہ تھا جو نوال حیدر کو سخت ناگوار گزرا تھا۔

""""کیوں یہ میرا ڈرائیور ہے؟ """" وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولی۔ وہ اذیت میں گزرے پچھلے چند گھنٹوں کا حساب عالم کا ضبط آزما کر اچھے سے لے رہی تھی۔۔

""""ایک دفعہ کی بات سمجھ نہیں آتی تمہیں؟"""" وہ غصے سے پھنکارا۔ پہلے کم میٹر آؤٹ تھا جو یہ لڑکی مزید غصے کا گراف بڑھا رہی تھی۔

""""میں جس طرح آئی تھی ویسے ہی چلی جاؤں گی۔ یہ عنایات کسی اور پر کرو"""" قطعیت سے کہتے وہ گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ مگر یہ کیا وہ تو لاک تھا۔

وہ تپ کر واپس پلٹی،، عالم فاتح نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

""""چلو"""" وہ غصے سے معظم کو دیکھتی حکمیہ انداز میں بولی تھی۔ معظم نے تڑپ کر عالم کو دیکھا،، جو اسے نوکر بنا رہا تھا۔

وہ دل ہی دل میں عالم سے بدلہ لینے کا سوچتا گاڑی نکالنے لگا۔ عالم انہیں نکلتا دیکھ کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا گیٹ بند کر کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

اسکا ارادہ آرام سے بیٹھ کر تھوڑی دیر ہوئے واقع کی ویڈیو دیکھنے کا تھا جو اس نے اپنے گلے میں پہنے لاکٹ میں چھپے کیمرے سے بنائی تھی۔

****

وہ انگلیاں چٹخاتی غصے سے اسکے ساتھ بیٹھی تھی۔ ٹھنڈ کی وجہ سے اسے ہلکا ہلکا فلو ہونے لگا تھا۔ وہ سامنے پڑے ٹشو باکس سے ٹشو نکال نکال کر ان پر اپنا غصہ اتار رہی تھی۔ معظم اندھا گونگا بہرا بنا گاڑی چلا رہا تھا۔

""""ہنہہہ۔ غصہ پتا نہیں کس چیز کا ہے لیڈی ڈیانا کو۔ نوکر تو مجھے بنا دیا ہے۔ اب ایس پی معظم ابصار کو یہ دن بھی دیکھنے تھے۔"""" انگوٹھے سے اپنی شیو سہلاتا وہ ہنہہ کرتا سر جھٹک گیا۔

""""اس کمینے عالم فاضل کو تو چھوڑوں گی نہیں میں۔ سمجھتا کیا ہے خود کو،، حکم دے رہا تھا۔ وہ بھی مجھے یعنی نوال حیدر کو""""ٹشو کے ٹکڑے ٹکڑے کرتی وہ غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی۔

""""ایک بات بتاؤں تمہیں؟""""نوال سوچیں جھٹکتی اس انوکھی مخلوق کی طرف متوجہ ہوئی جو بظاہر ڈرائیونگ کی طرف متوجہ تھا مگر دھیان سارا کا سارا اسی کی طرف تھا۔

""""اگر میں کہوں کہ نہیں تو کیا تم نہیں بتاؤ گے؟""""۔ ایک ایک لفظ یوں چبایا جیسے دانتوں تلے معظم کی گردن ہو۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

""""میری زبان،، میری مرضی۔

اسلیئے تمہارے منع کرنے کے باوجود بتاؤں گا۔""""وہ کندھے اچکاتا اسے سلگا گیا۔

""""تو اجازت لینے کی تکلیف کیوں کی؟""""وہ مٹھیاں بھینچ کر غرائی۔

""""محض ایک رسم نبھائی ہے اجازت کے نام پر""""اسکو ایک نظر دیکھ کر وہ باہر کی طرف رخ موڑ گئی اور دوڑتی گاڑیوں کو دیکھنے لگی۔

""""تمہاری پھوپھو کافی خوبصورت______""""اسکا جملہ پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ اس نے پلٹ کر معظم کا گریبان پکڑا۔ گاڑی ڈسبیلنس ہوئی تو معظم نے بمشکل سنبھالتے سائیڈ پر روکی۔

""""سب کچھ اپنی جگہ لیکن یہاں تک پہنچنے کی دوبارہ جرات مت کرنا لڑکی""""وہ اسکے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹاتا سختی سے بولا۔

"""میں کروں گی بار بار کروں گی،، تمہاری جرآت بھی کیسے ہوئی میری پھوپھو کے بارے میں ایسا کہنے کی؟""" فلو کی وجہ سے اسکا لہجہ بھاری ہو رہا تھا لیکن وہ بے پرواہ بنی چلا رہی تھی۔

"""پہلے پوری بات سن لو،، پھر میلوڈرامہ کرنا""" وہ ذرا تیز آواز میں بولا۔ نوال نے مکہ شیشے پر مار کر اپنا غصہ نکالا۔

"""ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمہاری پھوپھو بے حد حسین ہیں""" نوال نے سرخ آنکھوں سے اسے گھورا،، معظم نے تھوک نگلی۔ اس لڑکی سے کچھ بعید نہ تھا کہ کچھ بھی کر ڈالے۔

"""میرے ماموں کو تو تم جانتی ہو دو نمبر کام کرتے ہیں وہ۔ """

"""تم کونسا وطن عزیز کی خاطر اپنی جان کی قربانی دے چکے ہو""" اسکا جملہ کاٹتی وہ تڑخ کر بولی۔ معظم اسے گھور کر رہ گیا۔ پھر وہیں سے کلام کا سلسلہ جوڑنے لگا۔

"""خوبصورتی کسے متوجہ نہیں کرتی۔

ظاہر ہے میرے ماموں بھی انسان ہیں،، اوپر سے دو نمبر کام کرنے والے غنڈے۔""" وہ رک کر گلا کھنکھارنے لگا۔ چور نظروں سے اسے دیکھا جس کے تاثرات توقع کے عین مطابق سخت ہو چکے تھے۔

"""لٹو ہو گئے ہیں انکی خوبصورتی پر،،، اور تو اور اپنی پرانی گرل فرینڈ کو بھی انکی وجہ سے چھوڑ دیا۔""" نوال کی آنکھیں تحیر سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"""میرا ارادہ اسے ڈیٹ ہر لے کر جانے کا ہے۔ وہ کیا ہے نا اداس لڑکیاں مجھے بلکل نہیں پسند۔ تو جب تک میری گرل فرینڈ دبئی سے واپس نہیں آتی تب تک کسی کے ساتھ تو ٹائم پاس کرنا ہے۔ اب وہ کسی تمہاری پیاری آن پھوپھو ہی سہی۔ """

عالم کا چند دن پہلے کہا گیا جملہ معظم کی بات پر یقین کی مہر ثبت کر گیا۔

""""انہیں پٹانے کے چکروں میں ہیں۔

دو چار مہینے ساتھ رکھیں گیں پھر چھوڑ دیں گیں جیسے روزی کو چھوڑ دیا۔""""وہ مصنوعی ہمدردی سے کہتا اسے دیکھنے لگا۔ جسکی اڑی رنگت دیکھ کر مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل لگا۔

""""اب تم خود ہی سوچو،،اتنے تیار شیار ہو کر تمہاری پھوپھو کے ساتھ رات کے بارہ بجے کونسا ایسا کام ہے جو کر کے واپس آئے ہیں؟""""وہ مزید آگ لگانے لگا۔

گاڑی غلط جگہ پر پارک کر کے جو معظم کو الو بنایا تھا اس نے،،وہ اچھی طرح بدلہ لے رہا تھا۔دوسرا جو اس نے نوال سے معافی منگوائی تھی،،اسکا حساب بھی تو باقی تھا۔جو معظم ایک ساتھ سود سمیت چکتا کر رہا تھا۔

""""تمہاری پھوپھو تو ہیں ہی معصوم اور ڈرپوک،،انکی ایک گھوری پر منہ پر قفل لگا لیتی ہیں۔"""" لہجے میں دنیا جہاں کی معصومیت اور ہمدردی سمائے اسے دیکھا جو مٹھیاں بھینچ کر سامنے دیکھ رہی تھی۔ماتھے پر شکنوں کا جال بچھا تھا جبکہ تنی رگیں شدید اشتعال کی نشاندھی کر رہی تھیں۔

""""تم اتنے اچھے ہو نہیں جتنے بن رہے ہو،،میں تمہارے چاچے کی بیٹی ہو جو میرے ساتھ بھلائی کر رہے ہو۔""""معظم نے اس چالاک لومڑی کو خونخوار نگاہوں سے گھورا۔

""""نہ مانو،،جس دن میرے ماموں جان تمہاری اس حسین پھوپھو جان کو لے اڑے تب روتی روتی مت آنا میرے پاس،،پھر یہ بھی مت کہنا کاش معظم میں تمہاری بات مان لیتی،،یہ میں نے کیا کر دیا؟""""وہ اوور ایکٹنگ کی انتہاؤں کو چھوتا آنکھیں میچ گیا۔کوئی ردعمل نہ دکھا تو ایک آنکھ کھول کر اسے دیکھا جو پر سوچ انداز میں سامنے دیکھ رہی تھی۔

تیز نشانے پر لگا تھا۔ وہ چہرے پر دنیا جہاں کی خوشی سموئے مسکرا دیا۔ جانتا تھا کہ اب جانِ عالم کی جان کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔

"""" چلو"""" وہ گہرا سانس بھرتی شیشہ کھول کر اپنے اندر کی گھٹن کم کرنے لگی۔ آن کی محبت نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفلوج کر دی تھیں ہمیشہ کی طرح۔

""""اگر یہ جھوٹ ہوا تو؟"""" وہ تھوڑی دیر بعد کچھ سوچ کر غصے سے پلٹی،، معظم نے بمشکل گاڑی کو بریک لگائی۔

""""تو جو چور کی سزا وہی میری سزا"""" وہ کالر جھاڑتا بولا۔ نوال رخ پھیر گئی۔

""""سوسوری ماموں جان،، پر وہ کیا ہے نا کہ جو موقع پر چوکہ نہ لگائے وہ بے وقوف ہوتا ہے۔ اور معظم ابصار بے وقوف نہیں ہے۔"""" بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ سرشار سا گاڑی چلانے لگا۔

""""زرا تیز چلاؤ"""" اسکی تیز آواز پر معظم منہ کے زاویے بگاڑ کر اسکی پشت کو دیکھنے لگا۔

""""خود چلا لو"""" سپاٹ لہجے میں کہتا وہ اسے سر تا پیر سلگا گیا۔ نوال اب کی بار سوچوں میں غرق کچھ بھی نہیں بولی تھی۔

فلیٹ کے سامنے گاڑی رکی تو وہ بنا اسے دیکھے بھاگتے ہوئے اندر بڑھ گئی۔ معظم دل کی آواز پر لبیک کہتا قہقہے لگا کر ہنسنے لگا۔

اتنا ہنسا کہ آنکھوں سے پانی نکلنے لگا مگر اس نے کارنامہ ہی ایسا کیا تھا کہ خود کو آسکر دینے کا دل چاہ رہا تھا۔

""""ماموں جان آپ تو گئے ہاہاہاہاہاہا""""

وہ سیٹی پر کسی انگلش گانے کی دھن بجاتا سرشار سا واپس لوٹ گیا۔

****

نوال کو بخار اور زکام ہو رہا تھا۔ وہ دوائی کھا کر سو رہی تھی۔ رات کو اس نے بچی کو دیکھ کر خوب ہنگامہ کیا تھا مگر آن اور رمشا کے بتانے پر خاموش ہو گئی۔ معظم کی باتوں کی وجہ سے عالم کے لیے دل میں ایک اور گرہ لگ گئی تھی۔

معظم کی باتوں کو سوچ سوچ کر اسکا سر پھٹنے لگا تھا وہ بغیر کچھ کہے سو گئی تھی،، صبح اٹھی تو بخار میں تپ رہی تھی۔

آن کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ ایک تو بچی کی زمہ داری، اوپر سے نوال کی بگڑتی طبیعت،، وہ رونے کو تھی۔

اسے دوائی دی تو وہ آرام کرنے کی غرض سے پھر سو گئی۔

رہی بات اس بچی کی تو وہ ممتا سے دور وہ بچی کافی پیاری اور معصوم تھی جو بلکل بھی تنگ نہیں کر رہی تھی۔

آن کو اس پر ترس کے ساتھ ساتھ اب پیار آنے لگا تھا۔

""""آن تمہیں سیٹھ عالم بلا رہے ہیں۔ ہاسپٹل جانا ہے۔ """" رمشا اندر آ کر اسے عالم کا پیغام دینے لگی۔ آن نے پریشانی سے اسے دیکھا۔ اس کا تو کوئی ارادہ نہیں تھا آج جانے کا۔

""""اس نے کہا ہے پانچ منٹ میں پہنچو،، اس کیوٹ سی بے بی کو میں دیکھ لوں گی،، رہی بات نوال کی تو اسے بھی کھانا دے دوں گی۔

کیونکہ آج میری چھٹی ہے۔"""" وہ انگڑائی لیتی اسے اٹھا کر خود اسکی جگہ پر لیٹ گئی۔

آن پیر پٹختی واشروم میں گھس گئی۔ کیونکہ انکار کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

اگلے دس منٹ میں وہ پیر پٹختی نیچے گئی جہاں وہ سیگریٹ سلگائے بیٹھا تھا۔ سامنے لیپ ٹاپ پر کوئی ویڈیو چل رہی تھی۔ اسے دیکھتے ہی اس نے نادانستہ طور پر سیگریٹ بجھا دی۔

"""" چلیں؟"""" وہ اسے دیکھنے کی بجائے ادھر ادھر دیکھتے بولی۔ اس بے حس انسان پر شدید غصہ آ رہا تھا جو اسے نوال کی طبیعت خراب ہونے کی باوجود کام کیلئے بلا رہا تھا۔

وہ لیپ ٹاپ اسے اٹھانے کا اشارہ کرتا نیچے کی جانب بڑھ گیا۔ آن کا دل چاہا یہی لیپ ٹاپ اسکے سر پر مار کر قصہ ہی ختم کر دے۔ مگر ہائے یہ ناتمام حسرتیں۔

""""نوال بڑی ہے وہ اپنا خیال رکھ سکتی ہے۔

جبکہ ان بچوں کا معاملہ نبٹانا زیادہ ضروری ہے۔

کیونکہ تم میں کافی ہمدردی ہے انکے لئے۔

مجھے تو خیر صرف پیسوں سے غرض ہے۔"""" وہ بے حسی سے کہتا گاڑی موڑنے لگا اور بڑی سہولت سے اسکا غصہ ٹھنڈا کر گیا۔ آن ان بچوں کا سوچتی خاموش ہو گئی۔ لیکن دل پھر بھی نوال پر ہی اٹکا ہوا تھا۔

""""ویسے بندا بتا دیتا ہے پلان۔ پھر اگر ہم سے کوئی گڑبڑ ہوئ تو بھی تو قصور ہمارا ہی نکلنا ہے"""" وہ نروٹھے پن سے کہتی اسے دیکھنے سے مکمل گریز برت رہی تھی۔ اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھنا آسان تھوڑی تھا۔

""""تم مجھ سے میری شکایت لگا رہی ہو؟"""" وہ مصنوعی غصے سے بولا تھا۔ البتہ آنکھوں کی چمک تو کوئی اور ہی کہانی لکھ رہی تھی۔

اسکے غصے سے خائف ہوتے وہ تیزی سے نفی میں سر ہلانے لگی۔ عالم نے ہاتھ بڑھا کر اسکا دائیں بائیں ہلتا سر روکا۔

""""بھیجا اسی وجہ سے ہلا ہوا ہے تمہارا"""" اسکی حرکت پر ٹوکتا وہ طنز کر گیا۔ آن سختی سے لب دبائے بیٹھی رہی۔

""""ویسے میں تمہیں یا کسی کو بھی جوابدہ نہیں ہوں،، لیکن چلو پھر بھی بتا دیتا ہوں۔

تمہارے پہلے سوال کا جواب ہے کہ تمہیں خود سمجھنا چاہیے کہ میں جو بھی کروں گا وہ منصوبے کا حصہ ہو گا۔

سوائے کچھ چیزوں کے۔"""" وہ رک کر اسے معنی خیزی سے دیکھتا بولا۔

""""دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ میں اپنی ٹیم میں ایسے بندے رکھتا ہی نہیں ہوں جو گڑبڑ کریں""""وہ کندھے اچکاتا بولا۔

انداز ایسا تھا جیسے پوچھ رہا ہو کوئی اور الزام؟

آن اسے جواب دینے کی بجائے خاموشی سے بیٹھی رہی۔

""""ہمیں آپ کے ساتھ کام کرتے ہوئے ایک ماہ سات دن ہو گئے ہیں""""وہ کافی دیر بعد انگلیاں چٹخاتی بولی۔

عالم پہلے حیران ہوا،، مگر اگلے ہی لمحے اسکی بات کا مطلب سمجھتے دلفریب سا مسکرا دیا۔

""""تو؟""""وہ سنجیدہ شکل بنا کر پوچھنے لگا۔ آن نے حلق تر کیا،، گویا بات کرنے کیلئے ہمت جمع کی تھی۔

"""" تنخواہ دے دیں""""وہ جلدی سے بول کر دانتوں تلے لب دبا گئی۔ عالم بغور اسکے تاثرات دیکھتا ہلکا سا ہنس دیا۔

""""کیوں؟""""وہ ہونٹوں پر زبان پھیرتی اگلی بات کہنے کی ہمت جمع کرنے لگی۔

""""فون لینا ہے""""وہ منمنائی تھی۔ جیسے جرم سرزد ہو گیا ہو۔ شرمندگی سے سر اٹھانا محال تھا۔ ابھی کچھ دنوں پہلے ہی تو اس کے دیے گئے فون کو دھتکارا تھا۔

""""کیوں؟""""پھر سے وہی سوال اسکی جان خشک کر گیا۔

""""بات کرنی ہوتی ہے۔""""وہ آہستہ سے اسکی معلومات میں اضافہ کرنے لگی۔

""""کس سے؟ نوال تو تمہارے پاس ہے؟""""وہ سنجیدگی سے کہتا اسکے ہوش اڑا رہا تھا۔

""""آپ سے""""وہ بری چونکا تھا۔ اگلے ہی لمحے ایک جاندار قہقہہ آن کو اسکی بے خودی اور بے وقوفی کا احساس دلا گیا۔ ڈرتے ڈرتے آنکھیں اٹھائیں تو اسے دیکھ کر ساکت ہوئی۔ وہ ہنستے ہوئے اتنا حسین لگ رہا تھا کہ کسی کی بھی نظریں اس پر جم جاتیں۔

وہ نفی میں سر ہلاتا قہقہہ روکنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

آن ہلکا سا ہنس کر نظروں کا زاویہ بدل گئی جو کہ ایک مشکل کام تھا۔

""کام کے متعلق بات کرنی ہوتی ہے"" اسکی ہنسی تھمی تو آن نے شرمندگی سے وضاحت دی۔ وہ پھر سے اٹھتی ہنسی روکتا سر ہلا گیا۔

""اسکی ضرورت نہیں ہے،، میں تم سے خود رابطہ کر لیا کروں گا"" وہ جو خوش فہم ہو گئی تھی اسکی دلفریب ہنسی پر،، ساری خوش فہمی پر مقابل نے پانی پھیر دیا۔ اسکا اترتا چہرہ عالم کی نظروں سے چھپا نہیں تھا۔

""ویسے تمہیں کیا لگتا ہے اس دھندے کے پیچھے کون ہو گا؟"" وہ سنجیدگی سے موضوع بدلتا کام کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ منہ پھاڑ کر کہنا چاہتی تھی کہ میں کونسا انٹیلیجنس آفیسر ہوں لیکن اسکا ردعمل سوچتی دل کی خواہش پر بند باندھ گئی۔

""ہمارے خیال سے ہسپتال کا مالک"" عالم چونکا تھا۔ پھر مبہم سا مسکرا دیا۔

""وہ کیوں کرے گا؟ شاید تم بھول رہی ہو کہ اسی نے اس کام کو روکنے کیلئے مجھے پیسے دیے ہیں اور مجھ سے مدد مانگی ہے۔"" اسے بغور دیکھتے بتایا تھا۔

""ہمم،، لیکن سسٹم میں خرابی تب ہوتی ہے جب اوپر بیٹھا شخص بے ایمان ہو۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اسکی ناک کے نیچے ایسا گھٹیا فیل ہو رہا ہو،، اور وہ گناہگار سے انجان ہو۔ اگر مالک نیک اور اچھا ہو تو ممکن ہی نہیں کہ ایسے انسانیت سے گرے کام ہوں۔

ہمیں لگتا ہے کہ اس نے آپ سے مدد بھی اسی لئے مانگی تاکہ اس پر شک نہ جائے۔ پولیس تو ناکام ہو ہی گئی ہے مجرم ڈھونڈنے میں،، وہ آپ کو بھی بے وقوف بنانا چاہتا ہے۔ تاکہ معاملہ ہمیشہ کیلئے دب جائے۔ اور وہ یہ دھندا جاری رکھے۔"""" وہ ہاتھوں کی انگلیوں کو دیکھتی بنا ڈرے بول رہی تھی۔

عالم نے متاثر کن انداز میں اسے دیکھا۔

""""دماغ ہے تم میں لڑکی"""" اسکی کنپٹی کو دو انگلیوں سے چھوتا وہ ہنس دیا۔ آن کو لگا وہ اسکا مزاق اڑا رہا ہے۔

""""اس بات پر تمہارا گفٹ بنتا ہے۔ کیونکہ تمہاری بات ایک سو ایک فیصد ٹھیک ہے۔ اصل مجرم وہ کمینہ مالک ہی ہے۔"""" وہ گفٹ والی بات بھول کر اپنی بات ٹھیک ہونے کی خوشی منانے لگی۔

چونکی تو تب جب گاڑی رکی اور وہ اتر کر اسکی طرف آیا۔ سرد ہوا کے جھونکے محسوس کرتے اس نے جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔

""""تمہارے انکار کے باوجود تمہیں فون دلا رہا ہوں۔ میری سخاوت چیک کرو"""" اس دفعہ وہ بنا نخرے دکھائے فون دیکھنے لگی۔

پینتیس ہزار کا فون اسکی طرف بڑھایا تھا،، کیا پتا وہ کل کلاں کو اس سے پیسے مانگ لیتا۔ پینتیس ہزار تو کسی نہ کسی طرح دیتی،، مگر ڈھائی تین لاکھ کہاں سے دیتی۔ اسکی سوچوں کے پڑھتے عالم نے دائیں بائیں سر ہلایا۔

""""گفٹ کے پیسے نہیں لیتا میں"""" جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے آرام سے کہا۔ وہ اسکے ماسک میں چھپے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنے سے قاصر تھی۔

""""ہمیں آپ کیوں گفٹ دے رہے ہیں؟"""" وہ مونا تھوڑی تھی جو فورآ تھام لیتی۔ اس لیے پوچھ بیٹھی۔

""""کیونکہ پہلا کام ہی تم نے کافی اچھا کیا ہے۔ اور تمہارا تکہ بھی بلکل ٹھیک تھا مجرم کے بارے میں۔

میں ویسے اتنا عقلمند نہیں سمجھتا تھا تمہیں"""وہ اسے سراہتے ہوئے آخر میں ہلکا سا طنز کر گیا۔

آن نے سر جھٹکا۔

"""ہمیں یہی چاہیے"""وہ فون کاؤنٹر پر رکھتی بولی۔

"""تمہاری مرضی"""وہ بنا کسی بحث کے کریڈٹ کارڈ سیلز مین کو پکڑا گیا۔

کیونکہ وہ نخرے اٹھانے کا عادی نہیں تھا۔

"""ناظرین بریکنگ نیوز سے آپکو آگاہ کریں کہ لاہور اور فینیج ہاؤس کی مالک،، ثانیہ انصار جو کہ کل رات سے لاپتہ تھیں،، انکے فارم ہاؤس سے انکی لاش برآمد ہوئی ہے۔

ابتدائی تحقیقات کے مطابق یہ خودکشی ہے کیونکہ انکا لکھا گیا آخری خط اس بات کی نشاندھی کر رہا ہے کہ مسلسل ملنے والی دھمکیوں پر وہ تنگ آکر خودکشی کر رہی ہیں۔

نعش کو پوسٹ مارٹم کیلیئے بھیج دیا گیا ہے۔

پولیس مزید تحقیقات کر رہی تاہم حتمی رپورٹ جلد جاری کی جائے گی۔"""

دکان پر چلتے ٹی وی پر خبر سن کر اور ساتھ چلتی تصویر دیکھ کر وہ جلد ہی پہچان گئی تھی کہ یہ وہی عورت ہے جو اور فینیج کی مالک تھی۔

اس نے پلٹ کر عالم کو دیکھا جو بے تاثر نگاہوں سے سکرین کو دیکھتا سیٹی بجا رہا تھا۔ خوف سے وہ اس سے زرا سا دور ہوئی۔ ایک ہی رات میں وہ اس عورت کو جہنم واصل کر چکا تھا۔ کتنا خطرناک تھا یہ شخص؟۔

"""شکریہ"""عالم نے نظریں سکرین سے ہٹا کر کریڈٹ کارڈ واپس پکڑتے فون آن کو پکڑایا،، وہ خاموشی سے تھام گئی۔

""""ڈر لگ رہا ہے مجھ سے ؟ """"اسکا راستہ روک کر وہ بھاری سرسراتے لہجے میں بولا۔

وہ اسکے بدلتے لہجے سے گھبراتی پیچھے ہٹنے لگی۔ سر خود بخود اثبات میں ہلتا اسے اسکا من پسند جواب دے گیا۔

""""لگنا بھی چاہیے۔ مجھے بھی لگتا ہے خود سے """"وہ آنکھ دباتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

""""ہمیں تو نہیں لگ رہا۔ ہنہہہہ """"اسکے جاتے ہی بہادر بنی وہ جیکٹ جھاڑتی منہ بنا کر بولی۔

اس نے ہارن بجایا تو وہ آرام سے چلتی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

""""ایسی ہی خبر تمہیں کل ہسپتال کے مالک کے متعلق بھی ملے گی """"مقصد اسے دیکھنا تھا کہ وہ ڈرتی ہے یا نہیں۔

""""اچھی بات ہے۔ اسے سزا ملنی چاہیے،، چاہے قانونی طریقے سے یا غیر قانونی طریقے سے """"وہ ڈرنے کے باوجود جی کڑا کر کے بولی۔ عالم متاثر ہوا تھا اس سے۔

""""عورت اگر بیک وقت خوبصورت،، بے وقوف اور عقلمند ہو تو 'کچھ کچھ 'ہو ہی جاتا ہے """"سیٹی بجاتا وہ بڑبڑایا۔

""""ہم سے کچھ کہا؟""""اسکی بڑبڑاہٹ کو سمجھنے کی کوشش کی مگر ناکام ٹھہری۔ اسلیے پوچھ ڈالا۔

""""نہیں """"ازلی سرد لہجے میں کہتا وہ ہسپتال کی طرف گاڑی موڑ گیا۔ آن کندھے اچکا کر رہ گئی۔

****

""""ابراہیم کہاں ہو ؟""""اسکے گھر کے سامنے اپنی ویسپا روکتے ہوئے اس نے جینز کی جیب سے فون نکال کر اسے کال کی۔ مقابل اسکے سوال پر حیران ہوا تھا۔

""""اسلام علیکم """"اس نے آنکھیں مسلتے جواب دیا۔ اکیڈمی میں ٹیسٹ ویک چل رہا تھا اسلئے رات کو دیر گئے جاگ کر پیپر بنانا اور انہیں چیک کرنا ایک محنت طلب کام تھا۔ رات نہ سونے کی وجہ سے وہ ابھی جاگا تھا۔

""""یار سلام دعا چھوڑو،، وہ بعد میں آرام سے بیٹھ کر کرتے ہیں،، ابھی یہ بتاؤ کہیں باہر چلیں۔"""" انداز ایسا تھا جیسے اپنی بچپن کی سہیلی سے بات کر رہی ہو۔ وہ تو اس لڑکی کے انداز گفتگو اور لفظ 'یار ' پر بے ہوش ہوتے ہوتے بچا۔

""""کہاں جانا ہے؟"""" مخصوص دھیمے اور نرم لہجے میں پوچھا۔ اسکے سامنے ناشتہ رکھتی صائمہ گیلانی نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا گویا پوچھا ہو کہ کہاں جانا ہے۔ وہ آنکھ کے اشارے سے انہیں مطمئن رہنے کا اشارہ کرتا فون کی طرف متوجہ ہوا۔

""""کہیں بھی چلیں گیں۔ تم ہاں تو بولو۔"""" وہ اسکے بے جا سوالات پر جھنجھلائے ہوئے لہجے میں بولی۔

""""ٹھیک ہے چلتے ہیں۔ ابھی میں ناشتہ کر لوں؟"""" وہ اسے بتا کم اجازت زیادہ لے رہا تھا۔

""""تو کیا میں تب تک باہر کھڑی رہوں گی؟"""" وہ صدمے سے بولی،، جبکہ اسکی بات پر ابراہیم صدمے کے مارے اٹھ کر باہر کی طرف بھاگا جہاں وہ دوسری طرف منہ کئے بات کر رہی تھی۔

""""آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟"""" اسکی پشت کو دیکھتے وہ حیرت سے بھرپور لہجے میں بولا۔ کالے رنگ کی جینز کے اوپر سرخ لانگ کوٹ پہنے، بالوں کو پشت پر کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ ابراہیم نے اسکا حلیہ دیکھ کر لب بھینچے کیونکہ وہ ہر آتے جاتے کی نگاہوں کا مرکز تھی۔ لوگ رک رک کر اسے دیکھ رہے تھے۔

""""تم اتنا قریب سے کیوں بول رہے ہو؟"""" اسکی موجودگی سے انجان وہ اپنی ہی دھن میں بولتی پیچھے مڑی جہاں اسے دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

""""تو تم یہاں کھڑے ہو؟"""" ہنستے ہوئے فون بند کر کے کوٹ کی جیب میں ڈالا۔

""""اندر آ جائیں"""" وہ بھی فون جیب میں ڈالتا سنجیدگی سے بولا۔

""""شادی سے پہلے سسرال نہیں جاتے۔ویسے بھی صرف تین دن تو رہ گئے ہیں نکاح میں۔"""وہ دانشوروں کی طرح اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

""""آجائیں۔دروازے تک تو ویسے بھی آپ آہی گئی ہیں۔""""اسکی منطق پر وہ نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دیا۔

""""تمہاری امی کیا کہیں گی کتنی ڈیش لڑکی ہے نکاح سے تین دن پہلے منہ اٹھا کر آگئی ہے۔"""وہ اپنی بات پر ہنوز ڈٹی ہوئی تھی۔

""""آجائیں زمر ابصار۔میری امی کچھ نہیں کہیں گیں۔""""وہ جگہ چھوڑتا اسے پھر سے بلانے لگا۔

""""پکی بات ہے نا""""وہ اسکے پاس سے گزرتے ہوئے جانچتی نظروں سے پوچھنے لگی۔اسکے پاس سے اٹھتی خوبصورت پرفیوم کی خوشبو اور اوپر سے اسکی قربت پر وہ نا چاہتے ہوئے بھی پیچھے ہٹا۔اور آہستہ سے سر اثبات میں ہلا دیا۔

""""زمر آپ؟""""سامنے ہی اسکی ماں زمر کو دیکھتی خوشی اور حیرت کے ملے جلے جذبات لیے بولی۔

""""میں تو نہیں آرہی تھی آنٹی۔یہ تو ابراہیم نے بولا تھا کہ میری امی تم سے ملنا چاہتی ہیں۔پوچھ لیں بے شک۔ہے نا ابراہیم؟""""انکی حیرت کو ناگواری سمجھتی جو منہ میں آیا جلدی سے بول دی۔اسکے بیان پر ابراہیم نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جواب مدد طلب نگاہوں سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔

یعنی خود اچھی بن کر اسے برا بنانا چاہ رہی تھی۔

وہ اتنی بھی معصوم نہیں تھی جتنی شکل سے لگتی تھی۔

""""جی میں نے ہی انہیں کہا تھا۔""""زمر نے فاتح نگاہوں سے صائمہ گیلانی کو دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ میں ٹھیک کہہ رہی تھی۔

اسکی حرکت پر انہوں نے معاملہ سمجھتے مسکراہٹ چھپائی۔

""""آؤ بیٹھو۔اب اس نے اگر تمہیں بلایا ہے تو خاطر مدارت تو بنتی ہے۔""""ابراہیم نے شکایتی نظروں سے ماں کو گھورا جب کہ وہ بری الزمہ ہو کر خوش تھی۔

""""ناشتہ کروگی؟""""اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

""""آپ لوگ باتیں کریں میں ناشتہ کر کے آتا ہوں""""ابراہیم معزرت کرتا وہاں سے ہٹ گیا۔زمر انگلیاں چٹخاتی ان کے پاس بیٹھ گئ۔ تھوڑی ہی دیر میں جھجھک کی جگہ زمر کے بے ہنگم قہقہوں نے لے لی تھی۔

""""آنٹی ویسے میں جھوٹ بولتی تو نہیں ہوں۔ مگر کبھی کبھی جھوٹ بولنا پڑ بھی جاتا ہے۔لیکن اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔میں کونسا جان بوجھ کر بولتی ہوں۔""""وہ تمہید باندھنے لگی۔صائمہ گیلانی نے اس زندہ دل لڑکی کو دیکھ سے کر اللہ کا شکر ادا کیا تھا،،نجانے وہ کس نیکی کا صلہ تھی۔

""""مجھے نہ ابراہیم نے نہیں بلایا،،وہ تو میں خود ہی آئ تھی۔ میں نے سوچا باہر چلتے ہیں،، نکاح کے بعد تو شوہروں والی روح جاگ جاتی ہے مردوں میں۔""""وہ پہلے شرمندگی سے کہتی آخر میں منہ بسور گئی۔

""""اگر اسکی روح جاگی گا میں تمہارے ساتھ مل کر وہ روح بھگادوں گی۔""""صائمہ گیلانی کی بات پر وہ آنکھیں مٹکاتی شوخی ہو گئی۔

""""چلیں؟""""وہ کپڑے بدل کر آیا تو دونوں کو باتوں میں مگن دیکھ کر پہلے تو خاموشی سے سنتا رہا پھر وقت کا احساس کرتے بول پڑا۔کیونکہ اسے چار بجے دکان پر بھی جانا تھا۔اور ابھی ایک بجنے کو تھا۔

""""میری ویسپا پر چلیں گیں۔""""وہ صائمہ گیلانی کا دھیان کہیں اور دیکھتی اٹل انداز میں بولی۔

""""نہیں۔"""وہ آہستگی سے انکار کر گیا۔

""""اچھا چلو تم چلا لینا۔"""وہ فراخدلی سے کہنے لگی۔

""""دیکھیں """ ________

""""پلیز ناں """اسکی بات کاٹتی وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔ وہ ہمیشہ کی طرح اسکے سامنے ہار مانتا صائمہ گیلانی کو خدا حافظ کہتا باہر نکلا۔

""""کہاں جانا ہے؟"""پیچھے دیکھتے اس سے پوچھا۔

""""لنچ پر"""وہ مزے سے بولی۔

""""میں ابھی ناشتہ کر کے آ رہا ہوں"""اس نے گویا باور کروایا تھا۔ زمر نے ناک پر سے مکھی اڑائی۔

""""تمہیں پتا ہے ابراہیم ________"""""اسکی ہر بات تمہیں پتا ہے ابراہیم سے شروع ہو رہی تھی۔ اور ابراہیم لاکھ چاہنے کے باوجود بھی یہ نہ کہہ سکا کہ مجھے کیسے پتا ہو گا؟

یہ الگ بات تھی کہ اسکے ساتھ وقت گزارنا اچھا لگا تھا۔ اگر یہ ابتدائے محبت تھی،،، تو اسے یہ احساس اچھا لگ رہا تھا۔ سب سے پر سکون بات تو یہ تھی کہ پرسوں وہ اسکی ہو رہی تھی۔ ایک مضبوط اور جائز رشتے میں بندھنے جا رہے تھے وہ۔

گاڑی ہسپتال کے سامنے رکی کہ انکے سامنے ایک اور گاڑی آ کر رکی۔ سامنے والی گاڑی سے قاسم اس بچی کو لیے نکلا،،، آن نے حیرت سے عالم کو دیکھا۔

""""تم تھوڑی دیر اسکو اپنے پاس رکھنا،، آج یہ سارا قصہ ختم ہو جائے گا"""وہ منہ پر ماسک چڑھا کر نیچے اترا لیکن اسکے چہرے کی اڑی رنگت دیکھ کر حیرت سے پلٹا۔

آنکھ کے اشارے سے اس سے پریشانی کی وجہ پوچھی۔

""وہ ہم نے یہاں بتایا تھا کہ ہم سنگل ہیں میرڈ نہیں"" وہ شیشے سے قاسم کو بچی گود میں اٹھائے دیکھ کر بے بسی سے بولی۔

""واٹ،،، تم یہاں ایک ہفتے کیلیئے آئی تھی اور سب کو اپنا پورا شجرہ نسب بتا چکی ہو۔"" وہ غصے سے بولا تھا۔ آن نے دل میں خود کو کوسا۔

""سب کو تھوڑی بتایا،، کچھ نے پوچھا ہم نے بتا دیا۔"" وہ منمنائی تھی۔ اس شخص کی نیلی آنکھیں غصے میں شعلے برساتی محسوس ہوتی تھیں جو مقابل کی جان نکالنے کیلیئے کافی ہوتیں۔

دوسری طرف عالم بھنڈ ہونے کے ڈر سے کچھ سوچنے لگا۔

""ہمارے پاس ایک آئیڈیا ہے۔"" اسے ماتھا مسلتے دیکھ کر وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔

""فرمایئے"" وہ طنزیہ بولا۔

""ہم کہیں گیں کہ یہ ہمارے بھائی کی بیٹی ہے"" وہ خوش ہوتی بولی تھی جیسے نجانے کتنی بڑی فتح حاصل کر لی ہو۔

""بھائی کون ہے تمہارا؟"" وہ آنکھیں گھماتا بولا۔ یہ بات خاصی معقول لگی تھی اسے۔

""آپ"" وہ خوش ہوتی بولی۔ اسکے چہرے سے اندازہ لگا چکی تھی کہ اسے اسکا آئیڈیا اچھا لگا ہے۔

""معاف رکھو بہن۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے تمہارا بھائی بننے کی۔

یہ جو سامنے کھڑا ہے اسے سمجھو لو بھائی"" اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے قاسم کی طرف اشارہ کیا۔

"""ابھی تو بولا ہمیں بہن""" وہ الجھ کر اس سے پوچھنے لگی،، مگر اسکی گھوری پر فوراً سے پہلے نیچے اتری۔ اسے دیکھے بغیر بچی کو اٹھایا اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔

"""اب کیا کرنا ہے سیٹھ عالم؟""" قاسم آن کو جاتا دیکھ کر اسکے پاس آیا .

"""پہلے اپنی رقم لوں گا،، باقی بعد میں""" وہ آنکھ دباتا اندر کی طرف بڑھ گیا، جبکہ قاسم سر ہلاتا کنٹرول روم کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اب منصوبے کے تحت اپنا کام کرنا تھا یعنی سارے کیمرے ہیک کر کے انکی ریکاڈنگ روکنی تھی جو اس جیسے شاطر ہیکر کیلئے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

****

عالم اس وقت ہسپتال کے مالک کے روبرو بیٹھا تھا۔

"""مجھے یقین تھا کہ آپ یہ کام کر لیں گیں۔""" مالک چہرے پر دنیا جہاں کی خوشی سموئے بولا۔

"""تمہارے یقین کی ضرورت نہیں""" وہ ازلی سرد لہجے میں بولا۔ مقابل کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔ یہ شخص حد سے زیادہ صاف گو اور بدلحاظ تھا۔ وہ چاہ کر بھی اتنی بے عزتی کے بعد زبردستی نہ مسکرا پایا۔

"""ویسے میں خود جاتا نہیں ہوں پیسے لینے،،، لیکن یہ تھوڑا احساس نوعیت کا کام تھا سوچا اچھے سے نبٹا لوں""" سگریٹ کے ڈبے کو ہاتھوں میں گھماتے ہوئے بولا تو سامنے بیٹھے مالک کے چہرے پر کئی رنگ آ کر گزرے۔

"""مم،،، مطلب؟""" اسکا لہجہ خوف سے لڑکھڑایا۔

"""ریکارڈ نکلوا لیا ہے میں نے،،، یہ دھندا پچھلے سال سے چل رہا ہے۔

اس ایک سال میں جتنے بھی ڈیلیوری کیس یہاں ہوئے ان سب کو تمہاری طرف سے یہاں بلوایا ہے،، اور جو اور فینیج میں بچے ہیں ان سب کا ڈی این اے ٹیسٹ ہوگا۔

اس طرح کچھ بچوں کو تو انکے والدین مل جائیں گیں اور جو اس دھندے کا شکار ہو کر آگے کہیں جا چکے ہیں انکا میں کچھ نہیں کر سکتا"""وہ جیسے جیسے بول رہا تھا مقابل کا جسم لڑکھڑاہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔

""ٹھیک کیا نا میں نے؟ """ عالم مصنوعی سنجیدگی خود پر طاری کیے بولا۔

""جج،،جی میں بھی یہی کرنے کا سوچ رہا تھا۔""وہ رومال سے پسینہ پونچھتے مسکرایا۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا،،کیونکہ اسکی تو پوری کی پوری دنیا ہی لٹنے والی تھی۔

اس نے تو سوچا تھا کہ خود عالم کو کہہ کر بچ جائے گا،،اسے کیا پتا تھا کہ عالم اسکے کہے کے مطابق مجرم کو کیفر کردار تک پہنچائے گا،،چاہے مجرم پیسے دینے والا خود ہی کیوں نہ ہو۔

مگر یہ کام وہ پیسے لینے کے بعد ہی کرتا تھا۔

""پیسے؟"""کرسی پر گھومتے اس نے کہا تھا۔

""جج جی""وہ خوف سے سپیڈ پڑتا چیک کاٹنے لگا۔

عالم نے تیس کروڑ کا چیک ہاتھ میں پکڑ کر ایک نظر اس پر ڈالی اور ہڈی کی جیب میں ڈال لیا۔

""ایک مزے کی چیز دکھاؤں تمہیں؟"""وہ یوں بولا تھا جیسے بچپن کے دوست سے مخاطب ہو۔جیب سے فون نکال کر کوئی ویڈیو نکالی اور اسکی طرف بڑھائی۔

یہ گزشتہ رات کی ویڈیو تھی جب اور فینیج کی مالکن کے قتل سے پہلے وہ اس سے اعتراف جرم کروا رہا تھا۔اس ویڈیو میں صاف اقرار کیا گیا تھا کہ اسکے ساتھ ساتھ ہسپتال کا مالک بھی اس کام میں شریک ہے۔

وہ جوں جوں اس ویڈیو کو دیکھ رہا تھا،،اسکا وجود ساکت ہوتا جا رہا تھا۔عالم نے استہزایہ مسکرا کر موبائل بند کر دیا۔

""ویسے تم نے کہا تھا کہ مجرم کو سزا دینی ہے جس کے بدلے تم مجھے تیس کروڑ روپے دو گے۔

ایساہی کہا تھانا؟"""وہ اپنے جگہ سے اٹھتا ہوا اسکے قریب آیا۔ خوف کے مارے ہسپتال کا مالک اقرار بھی نہ کر پایا۔

""""پیسے تو مل گئے،، مگر ایک مجرم ابھی باقی ہے۔ """وہ فائلیں کھسکا میز پر اسکے مقابل بیٹھ گیا۔

"""" یہ فون اٹھاؤ اور اپنے پی اے کو بولو کہ تم گھر جا چکے ہو،، تمہارے آفس میں نہ خود جائے نہ کسی کو جانے دے

""""ریسیور کی طرف اشارہ کرتے وہ بولا تو مقابل کی آنکھیں پھٹی تھیں۔

""""لل،، لیکن میں تتت تو یہیں ہوں"""" مقابل ہکلایا۔

""""اب نہیں رہو گے نا یہاں نہ اس دنیا میں۔

جلدی کرو ٹائم نہیں ہے""""وہ غصے سے بولا تھا البتہ پہلا جملہ دل میں بولا تھا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھا کر ویسا ہی اپنے پی اے کو حکم دیا جیسے عالم نے کہا تھا۔

""""شاباش""""اسکے ہاتھ سے ریسور پکڑ کر کریڈل پر رکھا۔

""""سنا ہے تمہاری بڑی حسرت ہے میرا دیدار کرنے کی؟""""وہ جیب سے کوئی پڑیا نکال کر سامنے پڑے جوس میں ڈالتا ہوا پوچھنے لگا۔ پڑیا ڈال کر پیکٹ واپس جیب میں ڈالا

دونوں کے درمیان صرف چند انچوں کا فاصلہ تھا تبھی تو وہ بھاگنے سے قاصر تھا۔

""""آج تمہاری یہ حسرت پوری ہو جائے گی""""جوس اسکی طرف بڑھاتے ہوئے وہ لاپرواہی سے بولا۔

وہ اسے مار رہا تھا لیکن انداز ایسا تھا جیسے نارمل بات کر رہا ہو۔

""""یی،، یہ کیا ہے؟""""اس لمحے ہسپتال کے مالک کو شدت سے افسوس ہوا تھا کہ اس کا آفس ساؤنڈ پروف کیوں ہے۔

کوئی راہ فرار نہیں تھی،، وہ تن تنہا اس بے رحم جلاد کے پاس موجود تھا۔

""""زہر ملا سپیشل جوس۔

میری خاص ریسپی ہے،، امید ہے تمہیں اچھا لگے گا۔"""اسکی شعلہ برساتی آنکھیں اسکے بے تاثر لہجے کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔ اسکی آنکھوں میں دہشت کا ایک جہاں آباد تھا جو جلا کر بھسم کر ڈالے۔

دوسری طرف عالم کی بات سن کر ہسپتال کے مالک کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

""""پئیو،،، یقین جانو اس سے آسان موت تمہیں نہیں ملے گی"""جوس کا گلاس اسکے سامنے کرتے عالم نے سختی سے پینے کا اشارہ کیا۔

""""مت بھولو پیسے دیئے ہیں میں نے تمہیں """ موت کو سامنے دیکھ کر وہ بے بسی سے چلایا۔

""""ہاں تو تمہاری ہی بات مان رہا ہوں۔ تم نے ہی کہا تھا کہ مجرم کو صفحہ ہستی سے مٹانا ہے۔"""وہ مزے سے کہتے اپنا ماسک اتارنے لگا۔

ظالم قاتل کے روپ میں اس قدر خوبصورت شخص کو دیکھ کر وہ مردہو کر کئ لمحے نظریں نہ ہٹا پایا۔ اس کے خوبصورت نقوش کو دیکھتے اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ وہ موت کا فرشتہ ہے۔

""""اب تم نے مجھے دیکھ لیا ہے اسلئے تمہیں مارنا مجھ پر فرض ہے.

چلو دو آپشن دیتا ہوں۔ اس کٹر سے ماروں یا تم جوس پی کر انجوائے کرتے ہوئے مرنا چاہتے ہو۔

دس سیکنڈ کے اندر جواب دو """اسکی حالت یوں تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

""""تمہارا وقت ختم"""اگلے ہی لمحے اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ اسکی شہ رگ پر کٹر رکھ کر روح کا جسم سے ناطہ توڑ چکا تھا۔

ایک دلخراش چیخ سے مجرم صفحہ ہستی سے مٹ چکا تھا۔

""ہنہہہہ ""خون نکل کر سفید مرمریں فرش پر گرتا چلا جا رہا تھا۔ جوس کا گلاس واشروم میں گرا کر پانی بہایا اور خود کھڑکی سے کود کر اپنی راہ ہو دیا۔

"" قاسم تم آنِ عالم کو اسکے فلیٹ چھوڑ دینا۔

اور اس بچی کو وہیں باقی بچوں کے ساتھ چھوڑ دینا۔ ڈی این اے ٹیسٹ کروانا اب پولیس اور پنجاب حکومت کا کام ہے۔ ""

قاسم کو ہدایات دیتا وہ کسی کی بھی نظروں میں آئے بغیر جیسے آیا تھا ویسے ہی نکل گیا۔

ٹی وی پر پہلے جہاں سیٹھ عالم زیر بحث تھا اب دو پر اسرار قتل زبان زدِ عام تھے۔

وہ بخوبی ہواؤں کا رخ موڑ چکا تھا۔ بلاشبہ وہ ایک شاطر انسان تھا۔ ہونٹوں پر پراسرار مسکراہٹ سجائے وہ فلیٹس کی طرف گاڑی موڑ گیا۔

****

وہ قہوہ پی کم گھور زیادہ رہی تھی۔ ٹینشن سے اسکا برا حال تھا۔ بار بار دماغ میں معظم کی باتیں گونج رہی تھیں۔ جو اسکے سر درد میں اضافے کا باعث بن رہی تھیں۔

آن اسکے سامنے بیٹھی ناخن چباتی اس اور فینیج کی مالکن والی خبر پر ڈری ہوئی تھی۔ ایک قاتل کے ساتھ کام کرنے کیلئے بھی دل جگرے کی ضرورت ہوتی ہے۔

""تمہاری پھوپھو تو ہیں ہی معصوم اور ڈرپوک،، انکی ایک گھوری پر منہ پر قفل لگا لیتی ہیں۔""

دونوں اپنی اپنی جگہ بیٹھی الگ الگ سوچوں میں گم تھیں۔

نوال آن کے خوف کا الگ مطلب نکال رہی تھی۔

""""آن پھو پھو"""" نظر اسکے ہاتھ میں پکڑے فون پر گئی تو اس نے غصہ دباتے اسے پکارا۔

""""ہمم"""" وہ بے خیالی میں ہنکارا بھر کر رہ گئی۔

"""" یہ فون کہاں سے آیا؟"""" فون کو خونخوار نظروں سے دیکھتے اس نے لہجے کی سختی جو بمشکل چھپایا۔

""""سیٹھ عالم نے دیا ہے"""" وہ فون دیکھتی پھر سے کچھ دیر پہلے والے واقعے کو سوچنے لگی۔

""""میں لے لوں یہ ؟"""" وہ زبردستی مسکرا کر بولی۔ آن نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر فون کو۔

""""لینا چاہتی ہو تو لے لو"""" آن نے فون اسکی طرف بڑھایا۔ نوال نے فون کو یوں دیکھا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو۔

باہر سے آتی آوازوں پر وہ باہر کی طرف بڑھی جہاں رمشا اور قاسم ہنس رہے تھے جبکہ عالم بھی مسکراہٹ چھپاتا انکے ساتھ چائے پی رہا تھا۔

نوال آنکھیں گھما کر واپس مڑنے لگی لیکن آن کو رمشا کے پاس بیٹھتے دیکھ کر وہیں رک گئی۔ اتنا تو طے تھا کہ ان دونوں کو ساتھ چھوڑنا اب نوال بی بی کیلئے ناممکن تھا۔

""""اوو تم لوگوں کو دعوت نامہ نہیں دیا میں نے شادی کا"""" آن پر نظر پڑتے ہی اس نے قاسم کو اشارہ کیا۔

آن نے الجھ کر اسے دیکھا جبکہ لفظ 'شادی' پر نوال کے لب 'اوو' کے سے انداز میں پھیلے۔

""""تمہاری شادی ہے ؟"""" وہ ننگے پیر لیے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی پوچھنے لگی۔ عالم نے اسکے 'تم' کہنے پر گھورا تو وہیں اسکے سوال پر ماتھے پر بل آئے۔

""""نہیں زمر کا نکاح ہے۔ بتایا تھا نا میں نے تمہیں اسکے بارے میں"""" رمشا اسکے بدلتے تیور دیکھ کر جلدی سے بولی۔ آن خاموشی سے کارڈ دیکھنے لگی۔

""""اوو اچھا میں بھی کہوں عالم صاحب کو کس نے لڑکی دے دی اپنی؟

ویسے اب بھانجے بھانجی کا ہی سوچنا چاہیے عالم فاضل کو،، اسکی اپنی عمر کہاں رہی ہے شادی کی،،، اب بوڑھا دلہا ______"""" اسکے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب عالم نے لیپ ٹاپ میز پر پٹخا۔

""""میری فکر میں گھلنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں، نا ہی میری عمر کو سوچ کر پریشان ہونے کی ضرورت ہے۔

"""" وہ اسکے سر پر پہنچتا غصہ دبائے بولا۔

""""لو بھلا،، مجھے کیا ضرورت ہے عالم فاضل کی فکر میں گھلنے کی۔ ہنہہ """" وہ آن کی گھوریوں کو نظرانداز کرتی سر جھٹک کر بولی۔

""""اچھی بات ہے۔ ویسے فکر نہ کرو اپنی شادی پر تمہیں ضرور دعوت دوں گا۔ اور یہ بھی دکھا دوں گا کہ کس نے دی ہے مجھے اپنی لڑکی"""" وہ ایک ایک لفظ چباتا بولا۔ اسکے غصے سے سرخ چہرے کو دیکھتے وہ مسکراہٹ چھپاتی بالوں کی لٹ سے کھیلنے لگی۔

""""جی ضرور سیٹھ صاحب"""" وہ ماتھے پر ہاتھ رکھتے سیلوٹ کرنے والے انداز میں بولی،،، قاسم نے بمشکل قہقہہ کا گلا گھونٹا۔

رمشا منہ دوسری طرف کرتی کھی کھی کرنے لگی۔ آن نے باقاعدہ سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

"""" قاسم اسے دعوت دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"""" وہ اس پر خونخوار نگاہ ڈالتا باہر نکل گیا۔

""""میں تو آؤں گی،،، تم بے شک نہ بلاؤ،، جہاں جہاں آنِ عالم وہاں وہاں نوال حیدر"""" اسے سنانے کی غرض سے وہ اونچی آواز میں بولی،، عالم ان سنی کرتا نیچے بڑھ گیا۔

"""" مجھے بے وقوف سمجھا ہے،، چاہتا ہے کہ میں بے عزتی محسوس کر کے وہاں نہ آؤں اور یہ میری معصوم پھوپھو کے ساتھ رنگ رلیاں منائے،، انا اپنی جگہ لیکن تمہارے ارادے میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔"""" وہ

ناک صاف کرتی بڑبڑاتی ہوئی کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں سے آتی فون کی چنگھاڑتی آوازا سے سخت ناگوار گزر رہی تھی۔

"""" کس کو موت پڑی ہے؟"""" اسکی تیز آواز پر معظم نے کانوں میں انگلیاں ڈالیں۔

وہ تو کل سے منتظر تھا کہ کب عالم کی بینڈ بجے اور کب وہ اسکو چڑائے،، لیکن یہاں تو راوی چین ہی چین لکھ رہا تھا۔

اب تو تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے خود ہی فون ملا لیا تھا۔ ویسے بھی رمشا سے نمبر نکلوانا مشکل نہیں تھا۔

"""" ایس پی معظم ابصار """" اس نے کالر جھاڑتے اپنا تعارف کروایا۔ دوسری طرف اسکے تاثرات لمحے بھر میں سپاٹ ہوئے تھے۔

"""" کیوں فون کیا؟"""" اس نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ نمبر کہاں سے لیا کیونکہ جانتی تھی کہ اسکا نمبر نکلوانا اتنا مشکل کام بھی نہیں ہے۔

"""" کل جو میں نے تمہیں کہا تم نے اسے مزاق تو نہیں سمجھا؟"""" وہ فوراً مدعے پر آیا تھا۔ اس لڑکی پر طیش آیا تھا جو کچھ کرنے کی بجائے خاموش ہو گئی تھی۔ وہ تو چاہتا تھا جلدی سے عالم کو چڑانے کا موقع حاصل کر سکے۔

کیسا بھانجا تھا وہ۔ دل سے آواز آئی مگر معظم نے دل کو تھپک کر خاموش کروا دیا۔

"""" میرا تمہارا کوئی مزاق ہے؟"""" وہ تلخی سے پوچھنے لگی۔ معظم نے آنکھیں پھیلائیں یعنی تیر نشانے پر لگا تھا۔

"""" ویسے تمہاری حسین پھوپھو واپس آ گئیں؟"""" اگر وہ فون پر نہ ہوتا تو یقیناً اسکا منہ ٹوٹ چکا ہوتا نوال کے ہاتھوں۔ شاید اسی بات کا اس نے فائدہ اُٹھایا تھا۔

"""" تمہارا مسئلہ نہیں ہے"""" وہ بمشکل ضبط کیے بولی۔

معظم نے مسکراہٹ چھپائی۔

""""ہے تو نہیں،، لیکن وہ کیا ہے نا مجھے وہ کافی معصوم اور اچھی لگتی ہیں۔ میں نہیں چاہتا ان کا روزی کیسا حال ہو۔

""""وہ مصنوعی ہمدردی لیے بولا۔

""""انکی فکر کیلئے میں ہوں۔ جب مر جاؤں تب کر لینا تم فکر۔ رکھو فون"""" اسے اچھی طرح جھاڑ پلا کر وہ فون بند کر کے بیڈ پر پھینکنے لگی تھی، لیکن نوٹیفیکیشن کی آواز سن کر چونکی۔ معظم کے نمبر سے کوئی تصویر آئی ہوئی تھی۔

تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے کھولی،، آن اور عالم کی تصویر تھی جہاں وہ مال سے فون خرید رہے تھے۔

نیچے کوئی جملہ لکھا تھا۔

""""دل والے دلہنیا لے جائیں گیں""""

""""آہہہہہہ """"اس نے غصے سے فون بیڈ پر پھینکا۔ غصے میں بھی نیچے پھینکنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی ورنہ نیا فون کہاں سے لیتی۔ پیسے تو انکے پاس ویسے ہی نہیں تھے۔

اس نے رک کر گہرے سانس لیئے،، وہ عالم کو جانتی تھی ایک قاتل غنڈہ تھا جس کی گرفتاری پر حکومت نے انعام مقرر کیا تھا۔

وہ اسکی طرف سے کوئی خوش فہمی نہیں پالنا چاہتی تھی کیونکہ ایسے لوگ اپنے نفع کیلئے کچھ بھی کر جاتے ہیں۔

اوپر سے معظم کی باتیں،، وہ بھلا اپنے ماموں کے متعلق جھوٹ کیوں بولے گا۔ نوال جتنا سوچ رہی تھی اتنا اسکا سر چکرا رہا تھا۔

اگر جیسا معظم کہہ رہا تھا،، ویسا ہو جاتا تو یہ بہت برا ہوتا۔

نوال جانتی تھی کہ اگر ایسا کچھ ہو بھی گیا تو وہ لاکھ کوششوں کے باوجود بھی عالم کو نہیں روک پائے گی۔

بس یہیں آ کر اسکی سوچیں مفلوج ہو جاتیں۔

اگر وہ اسکی بدتمیزی نظر انداز کرتا تھا اسکا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ ہر دفعہ در گزر سے کام لے گا،، اگر وہ اپنی آئی پر آیا تو آن اور نوال دونوں کیلیئے بلاشبہ بڑی مشکل پیدا ہو سکتی تھی۔

****

یہ ایک چھوٹی سی نکاح کی تقریب تھی جس میں عالم کی ٹیم کے لوگ،، معظم کا ایک قریبی دوست،، زمر کی دوست اور ابراہیم کی طرف سے چند لوگ مدعو تھے۔

عالم کے ایک فارم ہاؤس پر یہ تقریب رکھی گئی تھی۔ فارم ہاؤس کو سادگی مگر انتہائی نفاست سے سجایا گیا تھا۔ اس قدر خوبصورت ماحول تھا کہ آنکھیں اس منظر میں کھو جانے کی ضد کرتی۔ تو دوسری طرف بے لگام جذبات بہک جانے کی آرزو کرتے۔

پھولوں کی خوشبو کسی نشے کی طرح سر چڑھ کر بول رہی تھی۔ سردی بھی اپنے عروج پر تھی۔ مگر ماحول کی خوبصورتی کے سامنے سردی کا احساس ماند پڑ رہا تھا۔

""""ارے صائمہ یہ لڑکی کا ماما منہ کیوں چھپائے پھر رہا ہے ؟"""" ابراہیم کی پھوپھو صائمہ گیلانی کے کان میں بولی۔ اشارہ عالم کے تھری پیس سوٹ کے ہم رنگ ماسک کی طرف تھا۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

""""وہ اسلیے آنٹی کیونکہ سردی کی وجہ سے مجھے فلو ہو رہا ہے۔ تو دوسروں کو فلو نہ لگے اسلیے یہ ماسک لگایا ہے۔""""

صائمہ گیلانی شرمندہ ہو کر رہ گئیں۔ جبکہ عالم مسکرا کر آگے بڑھ کر لوگوں سے ملنے لگا۔ یہ کوئی جلاد عالم نہیں لگ رہا تھا جو ماتھے پر بل ڈالے پھرتا تھا بلکہ ایک عام انسان کی طرح سب سے اچھے سے مل رہا تھا۔

""""رمشا لوگ کیوں نہیں آئے ؟"""" اسکا وقت کی پابندی والا کیڑا ابلبلایا،، تو وہ بظاہر مسکرا کر مگر حقیقتاً غصے سے بولا تھا۔

معظم نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔

""" قاسم دس منٹ بعد تمہیں یہاں کوئی گھسنے نہیں دے گا یہ بات یاد رکھنا """ وہ اسکی سنے بغیر فون کاٹ گیا۔

اور واقعی اگلے دس منٹ بعد قاسم سمیت سارے لوگ وہاں موجود تھے۔

""" میں نے تمہیں دعوت نامہ نہیں دیا تھا تو اصولاً تمہیں آنا تو نہیں چاہیے تھا """ ہلکے سے کام سے مزین پیروں کو چھوتی فراک کے اوپر شال لیے آن پر ایک گہری نگاہ ڈالتے نوال کو مخاطب کیا۔

""" مابدولت کو ڈھیٹ،، بدتمیز اور بدلحاظ کے ساتھ ساتھ بے عزتی پروف بھی کہتے ہیں۔ بس اسی لیے چلی آئی ورنہ میں کونسا اس شاہی شادی کو دیکھنے کیلئے مری جا رہی تھی۔ """

وہ ہنہہ کہتی سود سمیت بدلہ چکا گئی۔ رمشا دانت نکالتی رخ موڑ گئی۔ اسے نوال حیدر نامی یہ بلا بے حد پسند تھی جو عالم کے ضبط کو اچھے سے آزماتی تھی۔

""" اب آ ہی گئی تھی تو کوئی گفٹ بھی لے آتی۔ اتنے تو مینرز ہوں گیں۔ """ وہ دانت پیستا کچھ دیر پہلے ہوئی بے عزتی کا حساب بے باک کرنے لگا۔

""" جب مجھے دعوت نامہ ہی نہیں ملا تو گفٹ کیسا؟

خیر ! جلدی سے میری پھوپھو اور مشی (رمشا) کو ویلکم کر لیں سیٹھ صاحب،،، مجھے انکو ساتھ لے کر جانا ہے """ وہ ایک ادا سے بولی تھی۔

""" یہ خود آسکتی ہیں """ وہ ایک نظر مہمانوں پر ڈال کر بظاہر مسکرایا تھا۔

""" ہاں پر یہاں کچھ لوگوں پر بھروسہ نہیں ہے نا مجھے۔ """ وہ جان بوجھ کر ادھر ادھر دیکھتی بولی۔ عالم نے مٹھی بنا کر ضبط کیا اور رمشا کو اور آن کو آنکھیں دکھاتے اسکے پیچھے جانے کا اشارہ کیا۔

دونوں ایک معذرت بھری نگاہ اس پر ڈال کر آگے بڑھ گئیں۔ عالم باقی لوگوں کو ویلکم کرنے لگا کیونکہ زمر کے سسرال والوں کی نظر میں یہ اسکے دوست احباب اور رشتے دار تھے۔

""""نوال حد کرتی ہیں آپ بھی؟""""آن اسے خفگی سے دیکھتی بولی۔

""""ارے پیاری پھوپھو،، چھوڑیں اسے،، انجوائے کریں۔"""" وہ آنکھ دبا کر کہتی ہنس دی۔ آن مسکراہٹ چھپاتی رخ موڑ گئی۔

""""اہمم اہمم""""معظم کے پاس آتے رمشا نے گلا کھنکھارا۔

""""کیا؟""""اسے خود کو گھورتا پا کر وہ آنکھیں سکیڑتا پوچھنے لگا۔

""""بڑے آنکھ مٹکے ہو رہے ہیں معظم ابصار۔

خیریت؟""""معظم نے ویٹر سے کافی کا کپ پکڑ کر میز پر رکھ کر ابرو اچکائے۔

""""میڈم زرا جملے کو آسان زبان میں سمجھا دیں۔ تاکہ مجھے اچھے سے سمجھ آ سکے """" رمشا نے آنکھیں گھمائیں۔

""""خیر اتنے بھی شریف نہ بنو۔ تم پھوپھو کی بھتیجی کو کس خوشی میں تاڑ رہے ہو"""" دونوں نے بیک وقت تھوڑے فاصلے پر آن کے ساتھ ہنستی نوال کو دیکھا تھا جسکی کھنکھتی ہنسی وہاں کئی لوگوں کو چند پلوں کیلیئے متوجہ کر گئی تھی۔ معظم نے سر جھٹکا۔

""""ماموں کے ساتھ رہ رہ کر تمہارا دماغ الٹا ہو گیا ہے""""اس نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔

""""بتا دو بھئی۔ ہو سکتا ہے تمہاری تھوڑی بہت مدد کر دوں۔ آخر یار ہی یار کے کام آتا ہے""""وہ لوفرانہ انداز میں بولی۔ معظم بے ساختہ مسکرایا۔

""میرا ٹیسٹ اتنا بھی خراب نہیں ہوا"" وہ اسکی طرف جھک کر بولا۔ رمشا کی مسکراہٹ سمٹی۔

""ہنس کر بات کرنے کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ کوئی سین ہے،،، ہنس کر بات کرنے کا یہ مطلب بھی ہوتا ہے کہ انسان اس انسان پر ہنس رہا ہے۔ اسکی ذات پر ہنس رہا ہے۔ ""

""مزاق اچھا تھا"" رمشا چاہ کر بھی نہ مسکرا پائی۔

""جو بھی سمجھو،، لیکن اپنے ننھے سے دماغ سے یہ فضول سوچ نکال دو کہ ایسا ویسا کچھ ہے۔

میرا معیار اتنا گرا ہوا نہیں ہے کہ ایک طوائف زادی جس کے ماضی اور کردار کا اتا پتا ہی نہیں،، اس کے بارے میں سوچوں۔"" وہ کافی کا گھونٹ بھرتا مزے سے بول رہا تھا۔ رمشا سن سی اسکی زبان کی کڑواہٹ دیکھ رہی تھی۔

کوئی اتنا گھٹیا کیسے سوچ سکتا ہے،، اسے حیرت ہوئی تھی۔

""یار اب تم یہ منہ کیوں سو جا کر کھڑی ہو گئی ہے۔ انجوائے کر،، اور اسے گولی مارو۔

ایک کام ہے اس سے مجھے،، وہ ہو جائے پھر میں اسکی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کروں اور میری بھولی دوست الٹے سیدھے خواب دیکھ رہی ہے۔"" کافی کی کڑواہٹ وہ الفاظ کے ذریعے باہر انڈیل رہا تھا۔

رمشا تاسف سے سر ہلاتی ادھر ادھر دیکھنے لگی لیکن وہاں نہ آن تھی نہ نوال۔

اس نے نظریں چاروں طرف گھمائیں تو عالم کے ساتھ آن کھڑی تھی مگر نوال کہیں نہیں تھی۔

وہ دیکھ ہی رہی تھی کہ نوال چلتی ہوئی ان کے پاس پہنچی،، اس نے نجانے کیا کہا تھا کہ عالم کے تاثرات بگڑے تھے۔

رمشا انکے مابین ہونے والی گفتگو سوچتی پھیکا سا ہنس دی۔ دائیں جانب دیکھا تو معظم کسی سے بات کر رہا تھا۔

وہ آسودگی سے چلتی اندر زمر کے پاس بڑھ گئی۔ معظم ابصار کی سوچ نے اسے رمشا کے نزدیک گھٹیا مردوں کی فہرست میں شامل کر دیا تھا۔

****

""نوال نے جو کہا اس کے لئے سوری۔

آپ حساب برابر تو کر دیتے ہیں مگر پھر بھی آپ اس سے بڑے ہیں اسے بدتمیزی نہیں کرنی چاہئے"" آن اسکے پاس جاتی معزرت کرنے لگی ساتھ ساتھ یہ بھی باور کروایا تھا کہ غلطی صرف نوال کی نہیں اسکی بھی ہوتی ہے۔

""ہمم"" وہ محض ہنکارا ابھر کر رہ گیا۔

"" Looking gorgeous ""

قدرے توقف کے بعد وہ خاموشی توڑتا سامنے دیکھتا بولا۔ آن کو سمجھ نہ آیا کہ آخر وہ کہہ کسے رہا ہے؟ اسکی نظریں کہیں اور تھیں اس لیے وہ الجھ گئی۔

""کون؟"" اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتی وہ اس شخص کو تلاشنے لگی جس کی عالم نے تعریف کی تھی۔

عالم نے حیرت سے رخ موڑ کر اپنے پہلو میں کھڑی اس حسینہ کو دیکھا جو شال کے پلو کو انگلیوں کے گرد لپیٹتے ادھر ادھر اس وجود کو ڈھونڈنے میں مگن تھی۔

""بس ہے کوئی"" وہ ہلکا سا مسکرا کر ویٹر کو بلانے لگا۔

""چائے لو گی؟"" سردی کی وجہ سے چائے کافی کا دور چلا ہوا تھا جبکہ کھانا نکاح کی تقریب کے بعد تھا۔

وہ انکار کر گئی۔ عالم نے کندھے اچکا کر چائے کا گھونٹ بھرا۔

""" ہو گیا؟""" نوال پیچھے سے نازل ہوتی پوچھنے لگی۔ آن شرمندہ ہوتی وہاں سے پلٹ گئ ابھی تو معافی مانگی تھی اور یہ لڑکی معافی کا کباڑہ نکال رہی تھی۔

""" کیا؟""" عالم نے آن کو جاتے دیکھ کر حیرت اور تعجب کے ملے جلے تاثرات لیے پوچھا۔

"""لکنگ نائیس

لکنگ گارجئیس

لکنگ پریٹی وغیرہ """

""" ان محترمہ کو سٹرانگ سی کافی لا کر دیں۔ سردی کی وجہ سے دماغ جم گیا ہے""" ویٹر کو اشارہ کرتا وہ آخری بات دانت پیستے اسے سنانے کی غرض سے بولا۔

""" اوکے سر""" ویٹر تابعداری سے سر ہلاتا مڑ گیا۔ نوال نے منہ بنایا۔

""" سب کچھ اپنی جگہ سیٹھ عالم۔ لیکن میری پھوپھو سے دور رہو۔ میں بھی پیچھے ہٹ جاؤں گی۔""" وہ آہستہ سے بولی تھی۔ عالم مسکرایا تھا۔

""" اگر میں کہوں اب ایسا ممکن نہیں تو؟""" وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا آرام سے کہتا اسے سلگا گیا۔

""" میں خون کر دوں گی تمہارا""" وہ بے بس ہوئی تھی۔ ساری بہادری اڑن چھو ہوئی تھی۔ اسکا بدلہ بدلہ اور بہکا بہکا انداز کوئی اور ہی رام کہانی سنا رہا تھا۔

""" مولوی بھی ہے گواہ بھی۔

تمہاری پھوپھو کافی خوبصورت بھی لگ رہی ہے۔ تو کیا خیال ہے؟ یہ نیک کام کر ہی نہ لیں""" تھوڑے ہی فاصلے پر بیٹھی آن کو دیکھ کر نوال سے پوچھا تھا۔ وہ چند قدم پیچھے ہوئی۔ دل خوف سے دھڑکا تھا۔

اسکی حالت دیکھتے وہ استہزائیہ ہنسا۔

""""ابھی تو ایسا کچھ نہیں ہے۔ لیکن اگر ہو گیا تو تم کیا تمہاری پیاری پھوپھو بھی مجھے تمہارا پھوپھا بننے سے نہیں روک سکتی"""" اسکا گال تھپتھپاتا وہ اسے ساکت چھوڑے آگے بڑھ گیا۔ وہ شاک کی کیفیت میں وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی۔

ارد گرد جگمگاتی روشنیاں آنکھوں میں چبھتی محسوس ہو رہی تھی۔ اسے اندازہ ہی نہ ہوا کب گرم سیال گالوں پر بہنے لگا۔ وہ گال پر ہاتھ پھیر کر زبردستی مسکراتی وہاں سے ہٹ گئی۔ وہ نجانے کیوں بھول گئی تھی کہ وہ ایک لڑکی تھی۔ ایک کمزور اور بے بس لڑکی جس کی سب سے بڑی کمزوری اسکے نام سے جڑا اسکا تعارف جو طوائف زادی کا تھا۔

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا اسے کوئی نہیں روک سکتا تھا،، نوال حیدر تو بلکل بھی نہیں۔

****

""""کیسا فیل کر رہے ہو؟"""" آف وائٹ میکسی پہنے دوپٹے سے بے نیاز وجود لیے وہ بالوں کو کھلا چھوڑے وہاں ابراہیم کی پھوپھو سمیت اسکے چند قریبی رشتہ داروں کا منہ کھول گئی تھی۔

ہلکا ہلکا میک اپ کیے وہ جگمگاتی روشنیوں اور پھولوں کے بیچ و بیچ کھڑی کوئی پری لگ رہی تھی۔

اسکے اچانک پوچھنے پر ابراہیم نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا۔

""""آپ دلہن ہیں """" اسکے صدمے سے کہنے پر زمر نے آنکھیں مٹکائیں۔

""""جواب نہ دینا تم۔ میں تمہیں بتاتی ہوں کہ میں کیسا فیل کر رہی ہوں۔

ایسے جیسے دنیا تسخیر کر لی ہو۔

جیسے ساری خوشیاں اپنے دامن میں سمیٹ لی ہوں۔

جیسے سب رنگ زندگی کو رنگین کر گئے ہوں۔

جیسے ارگرد بہار چھا گئی ہو۔"""وہ سرگوشی نما انداز میں کہتی اسکا دل ڈگمگا رہی تھی۔ اسکے دل کے تار چھیڑتی وہ اپنی ہی دنیا میں مگن تھی۔

""""بس بس۔ کہاں سے یاد کیا یہ؟""""وہ اسے تنگ کرنے کی غرض سے بولا۔

زمر نے نظریں بچا کر اسے کہنی ماری۔

""""میری ہونہاری پر شک مت کریں ڈیئر منکوح""""وہ منہ بسور کر بولی۔

""""ہائے ابراہیم،، اسکا دوپٹہ کہاں ہے؟""""کب سے چپ بیٹھی ابراہیم کی پھوپھو دونوں کو باتوں میں مگن دیکھ کر جلتی کڑھتی انکے پاس دوڑی چلی آئیں۔

زمر نے مسکراہٹ دبائے خود کو دیکھا۔ ابراہیم نے متوقع بحث کو سوچتے مایوس کن سانسیں فضا کے سپرد کیں۔

""""وہ آنٹی دوپٹہ جل گیا تو میں نے سوچا کوئی بات نہیں دوپٹہ نہ بھی لوں تو۔ آپ کو برا لگا کیا؟""""اسکی معصومیت اور اداکری پر ابراہیم نے دل کی آواز پر لبیک کہتے جی بھر کر اسے دیکھا۔

""""ہنہہہہ یہ موافیشن قیامت کی نشانی ہے۔

توبہ توبہ جوان مردوں کے سامنے بنا دوپٹے کے کھڑی کھی کھی کر رہی ہے۔

ہم تو شادی کے بعد بھی شوہروں سے پردہ کرتے تھے۔""""زمر نے بمشکل قہقہے کا گلا گھونٹا۔ ابراہیم کا تو انکی آخری بات پر مانو منہ ہی کھل گیا۔

""پھوپھو آپ کو امی بلا رہی ہیں"" ابراہیم انکے باقی الفاظ روکتا جلدی سے بولا۔ وہ ایک سخت نگاہ زمر پر ڈال کر سٹیج سے نیچے اتر گئیں۔

""آپ کو برا نہیں لگا؟"" جانے کس سوچ کے تحت وہ پوچھ بیٹھا۔

""نہیں یار بلکہ دیکھو کتنی فنی ہیں وہ۔ شادی کے بعد بھی شوہر سے پردہ۔

اوو گاڈ یہ کافی زیادہ ہو گیا ہے"" وہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہنسنے لگی۔ ابراہیم نے مسکراہٹ چھپائی۔

' ""یار' تھوڑا اکوورڈ نہیں لگتا؟ "" وہ اسے دیکھتا آہستہ سے بولا تھا۔

""اجی سنتے ہو۔

یہ ٹھیک ہے"" وہ کہیں سے بھی چند گھنٹوں کی دلہن نہیں لگ رہی تھی۔ اسکا چمکتا دمکتا چہرہ اسکی خوشی کی عکاسی کر رہا تھا۔

ابراہیم مسکرا کر اسکے من موہنے چہرے کو دیکھنے لگا۔

""ویسے بندے کو ماموں کیسا کول ہونا چاہیے،،، حکومت نے ان پر انعام مقرر کیا ہوا ہے اور وہ دیکھو کیسے چل کر رہے ہیں "" اپنی خوشی میں دنیا جہاں سے غافل وہ کیا بول گئی تھی زمر ابصار کو اندازہ ہی نہ ہوا تھا۔

ابراہیم جو اسے نکاح کے گفٹ کے طور پر چین تھمانے لگا تھا،،، اپنی جگہ پر جم گیا۔ چین ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گری تھی جبکہ وہ بے یقین نگاہوں سے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگا جہاں عالم، قاسم کے ساتھ کھڑا قہقہے لگا رہا تھا۔

اسے دیکھتے ابراہیم گیلانی کی تو پوری دنیا گھوم گئی تھی۔ اس نے صدمے اور بے یقینی سے چند قدم پیچھے لیے،،، خوشی اور محبت سے لی گئی وہ انتہائی نازک چین اسکے بھاری جوتوں تلے آ کر ہلکی سی آواز سے ٹوٹ گئی۔ یہ آواز میوزک کے شور میں دب سی گئی تھی۔

اس نے دھندلائی نگاہوں سے زمر کے ہلتے سرخ لبوں کو دیکھا،، دوسری نظر کانٹے سے چکن کا پیس منہ میں رکھتے عالم پر گئی تو تیسری نگاہ آن کے ساتھ کھڑی اپنی ماں کے خوشی سے تمتماتے چہرے پر۔ اسکے قدم پیچھے کی طرف اٹھنے لگے۔

""""ابراہیم"""" زمر نے اپنی بات کا جواب نا پا کر اسے دیکھنا چاہا مگر وہ وہاں نہیں تھا۔ اس نے پریشانی سے نظریں گھمائیں تو وہ صائمہ گیلانی کے پاس کھڑا نجانے کیا کہہ رہا تھا۔

وہ کندھے اچکاتی مسکرا کر بیٹھنے لگی مگر پاؤں میں آتی کوئی چیز دیکھ کر اس نے جھک کر وہ چین اٹھائی۔

وہ اس ٹوٹی چین اور اس سے لٹکتے زیڈ اور آئی کو بغور دیکھتی نجانے کس احساس کے تحت اپنے کلچ میں ڈال گئی۔

چین ٹوٹنے کے بعد بھی اپنے حقدار کو مل چکی تھی مگر بے وقعت ہو کر۔

ابراہیم گیلانی کے قدموں سے رندھ کر وہ بے مول ہو گئی تھی۔ جسے وہ اپنے ہاتھوں سے اسے دے کر انمول کرنے والا تھا۔

نکاح کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ اس روز ابراہیم دیر ہونے کا کہتا وہاں سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ جلد ہی لوٹ گیا تھا۔ عالم کو حیرت تو ہوئی مگر اس نے سر پر سوار نہیں کیا تھا اس معاملے کو۔

اس ایک ہفتے میں کوئی غیر معمولی ہلچل نہ ہوئی تھی،، بلکہ سب اپنی ڈگر پر چل رہا تھا۔

آج نجانے کتنے سالوں کی اسکی محنت رنگ لائی تھی۔ تین شوگر ملز اور ایک ٹیکسٹائل انڈسٹری کا افتتاح ہونے جا رہا تھا جسے عالم گروپ آف انٹرپرائزز کا نام دیا تھا تھا۔

""""آج اس مصیبت سے جان چھوٹ جائے گی"""" عالم نے ماسک اتار کر پھینکا۔ اس کی آب ضرورت نہیں رہی تھی کیونکہ دنیا کے سامنے اسکی ایک جائز اور مضبوط شناخت سامنے آچکی تھی۔

اب وہ ایک بزنس ٹائیکون کے روپ میں رہ کر پس پردہ بآسانی سارے کام کر سکتا تھا۔ اسے اب یہ بھی ڈر نہیں تھا کہ لوگ اسے دیکھیں گیں تو اسکے لیے کوئی مشکل نہ پیدا ہو جائے،، کیونکہ پہلی بات تو عدالت ثبوت مانگتی ہے جو وہ چھوڑتا نہیں تھا،، اور دوسرا وہ بزنس کمیونٹی میں اتنا اچھا نام بنانے کا ارادہ رکھتا تھا کہ اسکے اوپر لگا ہر الزام اسکے خلاف کاروباری سازش سمجھ کر رد کر دیا جائے۔

""""حرام کے پیسوں سے بنایا ہے سب،،، اور سینہ ایسے پھلائے پھر رہا ہے جیسے بچے نے ساری زندگی محنت کر کر کے حق حلال کی کمائی سے یہ مقام حاصل کیا ہے"""" نوال آنکھوں میں ستائش لیے کانفرنس روم کو دیکھتی بڑبڑائی۔

سب یہیں موجود تھے،،، کیونکہ چند اہم پوسٹوں کیلئے عالم خود لوگوں کے انٹریو لے رہا تھا۔

وہ سب فلیٹ چھوڑ چکے تھے،، اب اس دفتر کی طرف سے ملنے والے فلیٹس میں انہیں رہنا تھا،، کیونکہ دنیا والوں کی نظر میں یہ بہروپئے اب عالم کے دفتر میں کام کرتے، اسکے ساتھی تھے۔

""""محنت تو میں نے بہت کی ہے،، ہاں حلال حرام والا میرا مسئلہ ہے تمہارا نہیں"""" عالم اسے جواب دیتا آگے بڑھ گیا۔ نوال اتنے دن بعد اسکے منہ لگنے پر منہ کے زاویے بگاڑنے لگی۔

""""سر آپکی سیکرٹری"""" قاسم 'سیٹھ عالم' کی بجائے 'سر' بولنے لگا تھا۔

""ہنہہہہ 'سر '

واہ بھئی ٹشن توچیک کرواس غنڈے کے ""

اسکی منمناہٹ سنتے عالم نے اسے وارن کرتی نگاہوں سے گھورا۔

""اگر یہ چپ نہ ہوئی تو پھر سزا آپکو ملے گی"" وہ آن کو دیکھتا غصے سے بولا تھا۔

""ہمیں کیوں ملے گی؟ _________ نہیں ہمارا مطلب ہے کہ ہم اسے منع کر دیتے ہیں۔"" وہ پہلے غصے سے بولی تھی مگر عالم کی نیلی آنکھیں جلد ہی لائن پر لے آئیں۔

""گڈ"" وہ دونوں پر ایک نظر ڈالتا سامنے متوجہ ہوا جہاں سیکرٹری اسے للچائی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے وہ انسان نہیں کوئی کھانے کی چیز ہو۔

"" Have a seat please ""

عالم کے کہنے کی دیر تھی وہ ایک ادا سے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

""Now, Stand up and get out. ""

وہ آرام سے کہتا کرسی پر جھولنے لگا۔ اسکی بات پر سب اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگے۔

"" What nonsense is this? ""

وہ اپنی تضحیک پر سرخ چہرہ لیے غرائی۔ عالم پراسرار مسکراہٹ لئے آگے جھکا۔

""اگر تم دو منٹ میں یہاں سے نہ گئی تو اصل نونسینس تب ہو گی۔ مجھے سیکرٹری چاہیے،، عزت کی لوٹیری نہیں۔ جس طرح تم مجھے دیکھ رہی ہو مجھے لگتا ہے میری عزت محفوظ نہیں رہے گی۔ ""اسکی بے باکی پر وہ لہو چھلکاتا چہرہ لیے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ سب نے مسکراہٹ چھپائی جبکہ نوال کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"" Out! ""

وہ اسکی بدتمیزی پر غصے سے بولا۔

""""سر اتنی انگلش نہ بولیں۔ ہم تو گھر کے بندے ہیں،،، ہمارے سامنے کیا ڈرامہ کرنا۔

کیوں بھئی؟""""وہ ہنسی دباتے سب سے تائید چاہنے لگی۔ سب مسکراہٹ روکنے کے چکروں میں سرخ ہو رہے تھے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

""""انگلش آلسو کم ٹو وی ویری فاسٹ۔

آئی ایم گڈ انگلش۔

میری انگلش چیک کر کے بتائیں مجھے سیکرٹری کی جاب مل سکتی ہے؟"""وہ دونوں ہاتھ ٹھوڑی تلے رکھتی معصومیت سے بولی تھی۔ عالم کا بس نہیں چل رہا تھا اسے باہر پٹخ دے۔ اور وہ ایسا کر بھی دیتا مگر نجانے کیوں رک جاتا۔

""""کیوں نہیں؟ اس قدر ہائی لیول انگلش پر میں تمہیں یہاں بہت اچھا عہدہ دوں گا،، جہاں صبح نو سے رات بارہ بجے تک کام کرنا پڑے۔""""نوال سٹپٹا کر کھڑی ہوئی۔ اگر وہ اسے یہ کام دے دیتا تو وہ اس کو آن سے دور کیسے کر پاتی۔

""""جی نہیں سٹیھ صاحب۔

میں پہلے ہی بتا رہی ہوں جہاں آنِ عالم ہو گی،، نوال حیدر بھی وہیں ہو گی۔""""وہ بدک کر بولی تھی۔ اسے لائن پر آتا دیکھ کر عالم مسکرایا۔

""""پھر منہ بند کر کے بیٹھ جاؤ""""وہ دانت پیستا بولا،،، نوال خلاف توقع خاموشی سے بیٹھی رہی۔

سارا کام اپنے قابل اعتماد بندوں کے سپرد کرتا وہ کرسی پر جھولتا چائے پینے لگا۔

""""ہم کیا کریں گیں۔ مکھیاں مارنے آئے ہیں کیا؟""""کب سے چپ بیٹھی نوال غصے سے بولی تھی۔ پچھلے پانچ گھنٹوں سے وہ انہیں بٹھائے ہوئے تھا اور ایک کام بھی نہیں دیا تھا اسے۔

"""مکھیاں مار ہی نہ لو تم""" اسکی جسامت پر چوٹ کرتا وہ چائے کا گھونٹ بھرنے لگا۔ نظریں آن پر ٹکی تھیں جو انگلی سے میز پر لکیریں کھینچ رہی تھی۔

"""ایزی مت لیں مجھے سر""" سر' چبا کر بولا تھا جیسے دانتوں تلے سیٹھ عالم ہو۔

"""تم کافی ٹیڑھی کھیر ہو۔ مجھے پتا ہے۔

خیر اگر تم چاہو تو تمہیں نوکری دے سکتا ہوں میں""" پیپر ویٹ گھماتا وہ اس وقت مغرور بزنس مین لگا تھا۔ آن نے ہلکا سا مسکرا کر اسے دیکھا۔ مگر ستم تو تب ہوا جب دونوں کی نظریں چار ہوئیں،،، وہ جلدی سے سامنے پڑا اخبار اٹھا کر پڑھنے لگی۔

"""آنِ عالم اخبار کو سیدھا پکڑتے ہیں""" اسے دیکھے بغیر ٹوک کر وہ نوال کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ سب کی موجودگی میں شرمندہ ہو گئی۔

"""تنخواہ بتاؤ""" کام سنے بغیر ہی نوال کی زبان نے اپنے جوہر دکھائے۔

عالم اور آن نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

اگلے ہی لمحے اسکے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ پھیلی۔

"""تم پھوپھی بھتیجی کی بات تنخواہ سے ہی کیوں شروع ہوتی ہے؟""" وہ مزے سے بولا تھا۔

"""تو تم کیا چاہتے ہو سیٹھ صاحب کے تم ہماری صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے رہو اور ہمیں آخر میں ٹھینگا دے دو۔ نا جی نا ایسا نہیں چلنے والا""" وہ جذباتی ہوتی اپنی جگہ سے اٹھی مگر پھر شرمندگی مٹانے کی غرض سے دانت نکالتی واپس بیٹھ گئی۔

عالم آنکھیں پھیلائے اسے دیکھتا کرسی کھسکا کر پیچھے ہٹا اور چیک بک نکال کر میز پر جھکا۔

""""رمشا تمہاری تنخواہ کتنی ہے؟"""" اپنے دستخط کرتا وہ سامنے بیٹھی رمشا کو مخاطب کرنے لگا۔

""""پانچ لاکھ۔ جبکہ سارا خرچہ بھی آپ اٹھاتے ہیں"""" وہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور ناسمجھی سے جواب دینے لگی۔

""""کب سے کام کر رہی ہو میرے ساتھ؟"""" سر اٹھائے بغیر اس نے اگلا سوال کیا۔

""""پانچ سال بلکہ چھ سال"""" اس نے سوچ کر بتایا۔

""""ڈیڑھ لاکھ روپے۔ یہ کافی زیادہ ہیں ایک چھوٹے سے کام کیلئے۔ مگر پھر بھی دے رہا ہوں۔"""" آن کو چیک پکڑاتے وہ واپس کرسی پر بیٹھا۔ نوال زیر لب اسے کوسنے لگی۔

""""تم جب میرے ساتھ کام کرو گی تمہیں بھی تنخواہ ملے گی۔

ابھی تمہارے لیے ایک جاب آفر ہے۔ چاہو تو حامی بھر سکتی ہو۔ تمہیں ہیکنگ کا کام کرنا ہوگا"""" وہ کرسی پر جھولتا اسکے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

""""ہیکنگ! یہ کیا ہوتی ہے؟"""" عالم نے اسکی اداکاری پر نیلی آنکھیں بیزاری سے گھمائیں۔

""""زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری پیاری پھوپھو جان بتا چکی ہیں مجھے۔"""" نوال نے شکایتی نظروں سے آن کو دیکھا جو بے بسی سے کندھے اچکا گئی۔

""""منتیں بھی کرواب میری۔ """" اسکی بڑبڑاہٹ پر آن نے نیچے سے اسے اپنے شوز مارے۔ وہ بلبلا اٹھی۔

""""اچھا ٹھیک ہے۔ کیا یاد کرو گے کہ نوال """" ____________

""""آن میرے ساتھ آؤ"""" اسکا جملہ بیچ میں کاٹتا،، کرسی پر پڑا کوٹ کندھے پر رکھتا وہ آن کو بولتا باہر کی طرف بڑھنے لگا۔

نوال بے عزتی پر تلملا اٹھی لیکن وقت ضائع کیے بغیر فورآ اسکے پیچھے بھاگی۔

""""نوال کیا کر رہی ہیں؟"""" آن اسے اپنے پیچھے آتا دیکھ کر منمنائی۔ یہ لڑکی اسے شرمندہ کر دیتی تھی۔ اگر وہ نوال کے نادر خدشات جان جاتی تو دو لگانے سے ہرگز گریز نہ کرتی۔

""""پھوپھو کمانڈر نوال آپکی حفاظت کرے گی"""" وہ اپنی شرٹ کو کھینچ کر اس میں سے سلوٹیں نکالتی لفٹ کی طرف بڑھی۔

اسکے پہنچنے سے پہلے ہی عالم نے آن کا ہاتھ کھینچا،، اگلے ہی لمحے لفٹ تیزی سے بند ہو کر نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

نوال ہونقوں کی طرح کئی لمحے کھڑی اپنے ساتھ ہوئی واردات سوچتی کھڑی رہی۔

ہوش میں آتے ہی وہ فوراً سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی مگر اسکے نیچے جانے سے پہلے ہی گاڑی آفس کی حدود سے نکل چکی تھی۔

""""ایہیییی"""" وہ پیر پٹختی آگے بڑھنے لگی جب کسی کے ساتھ زوردار تصادم ہوا۔

""""اندھے ہو کیا؟"""" وہ بنا دیکھے اپنا سر سہلاتی بولی۔

""""تم """" ! اسے دیکھتے غصے کا گراف مزید بڑھا۔

""""کیسی ہو؟"""" وہ مسکرا کر ہاتھ آگے بڑھا گیا۔

""""تمہارا سر درد نہیں ہے کہ میں کیسی ہوں"""" اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظرانداز کرتی وہ واپس اندر بڑھ گئی۔

""""ایڈیٹ"""" معظم اپنی کھلی تضحیک پر گملے کو ٹھوکر مارتا اسکے پیچھے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

****

زمر لان میں بیٹھی اس چین کو دیکھ رہی تھی۔ جو نجانے کیوں اپنائیت کا احساس دلاتی تھی۔

دل میں یہ بھی گلٹ تھا کہ اگر یہ کسی اور کی ہوئی تو؟

اسے وہاں موجود لوگوں سے پوچھنا چاہیے تھا اس چین کی بابت۔

مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ اب تو وہ چین رکھ چکی تھی۔

""""میں نے کونسا چوری کی ہے؟ مجھے اللہ کی زمین سے ملی تھی تو یہ میری ہوئی۔"""" وہ خود کو بہلاتی چین واپس رکھ چکی تھی۔ وہ چین اتنی خوبصورت اور نازک تھی کہ زمرا سے جڑوانے سے بھی ڈر رہی تھی کہ کہیں وہ مزید ٹوٹ کر خراب نہ ہو جائے۔

""""اس بد تمیز شوہر نے کال کیوں نہیں کی مجھے؟"""" اسے سوچتے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ مگر اسکا کال نہ کرنا غصہ دلا گیا۔ ابھی وہ کرسی پر جھولتے سوچوں میں گم تھی کہ فون چیخ پڑا۔ اس اچانک افتاد پر وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔ ابراہیم کا نام دیکھ کر ارد گرد جیسے پھول کھل اٹھے۔

""""زہے نصیب۔ فرصت مل گئی اپنی معصوم بیوی کو کال کرنے کی"""" وہ خفیف سا طنز کرتی بولی۔ ابراہیم نے لب بھینچے تھے اسکے طنز پر۔

""""مصروف تھا"""" دو لفظی جواب دے کر خاموشی۔

""""ایسی بھی کیا مصروفیت؟"""" وہ چہرے سے بال پیچھے کرتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

""""اکیڈمی میں ٹیسٹ ہو رہے ہیں تو وہاں مصروف تھا۔"""" وہ جلتی آنکھیں بند کر کے بولا۔ گھنے بال مٹھیوں میں جکڑ کر خود کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا۔ وجہ اس لڑکی کیلئے دل میں پنپتے جذبات تھے جو آہستہ آہستہ شدت اختیار کرنے لگے تھے۔

"""ہمم،،معاف کیا،، لیکن آئندہ ایسی گستاخی نہیں ہونی چاہیئے۔""" وہ رعب سے بولی تھی۔ ابراہیم ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دیا۔ مگر اذیت بڑھنے لگی تھی۔

"""کیسی ہیں آپ؟""" اسے فوراً احساس ہوا تھا کہ اس نے سلام دعا نہیں کی تھی۔

"""بلکل ٹھیک۔ تم کیسے ہو؟""" اسکے سوال نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔

"""زمر ایک بات پوچھوں؟""" اسکا سوال یکسر نظرانداز کرتے پوچھا۔ زمر ٹھٹھکی تھی،، اسکا الجھا لہجہ اسکی بے سکونی عیاں کر رہا تھا۔

"""اجازت کی ضرورت ہے کیا؟""" سوال پر سوال داغا۔ وہ پھر سے ہارنے لگا تھا اس لڑکی کے سامنے۔

"""شاید_____""" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا تھا۔ مگر جلد ہی سنبھل کر سیدھا ہوا۔

"""کیا ہم آپکی پڑھائی مکمل ہونے سے پہلے رخصتی کر سکتے ہیں؟""" وہ ایک ایک لفظ چن چن کر اور سنبھل سنبھل کر بولا تھا۔ زمر اسکی غیر متوقع بات پر خاموش ہو کر رہ گئی۔

"""اگر آپ کو اعتراض ہے تو کوئی بات نہیں، ہم انتظار کر سکتے ہیں""" اس نے بازی گر کی طرح صحیح وقت پر صحیح چال چلی تھی۔

"""نہیں ایسا نہیں ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ مجھے کیا کہنا چاہیے۔

ماموں تم سے بات کر چکے ہیں کہ شادی فائنل ایگزامز کے بعد ہی ہو گی تو ابھی تمہارا کار خصتی کا مطالبہ کرنا تھوڑا اکوورڈ لگ رہا ہے۔""" وہ بھی جواباً سنبھل کر بولی تھی۔ اسکی غیر متوقع بات پر چہرہ شرم و حیا سے گلنار ہوا تھا۔

"""آپ کو کوئی اعتراض ہے؟""" زمر نے فون ایک کان سے ہٹا کر دوسرے کو لگایا۔ یہ شخص اسکی ساری بولڈنس ختم کرنے کے درپے تھا۔ اس بابت تو اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔

"""آپ کو ایسا لگتا ہے کہ میں آپ کے پڑھنے پر پابندی لگاؤں گا؟"""اسکی خاموشی محسوس کرتے اس نے اگلا سوال پوچھا۔

"""نہیں"""یک لفظی جواب دے کر وہ خاموشی سے لب کاٹنے لگی۔

"""پھر؟"""زمر کا دل چاہا فون رکھ دے مگر پھر اپنی بے وقوفی پر خود کو ملامت کرتی اپنی سوچ کو خود ہی رد کر دیا۔

"""یہ سب کچھ جلدی نہیں ہو جائے گا؟""" یہ ان دونوں کے مابین پہلی گفتگو تھی جس میں زمر کو وہ لاجواب کر رہا تھا۔

"""آپ ستائیس کی ہیں۔ یہ بلکل بھی جلدی نہیں ہے میرے خیال سے"""وہ خوبصورتی سے اعتراضات رد کر رہا تھا۔

"""دیکھیں۔"""وہ کچھ کہتے کہتے رک سی گئی۔ لب کچلتی وہ کرسی سے اٹھ کر ٹھنڈی گھاس پر ٹہلنے لگی۔

"""ماموں نہیں مانیں گیں۔"""وہ بے بسی سے بولی تھی۔ ابراہیم کی آنکھیں اسکے ذکر پر سرخ ہوئی تھیں۔

"""میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔"""اسکے لہجے میں تلخی گھلنے لگی تھی۔ زمر اپنی سوچ میں محسوس ہی نہ کر پائی۔

"""میں کیا کہوں؟"""وہ اس لمحے چوئی موئی سی ہوئی تھی۔

"""خاموشی کو ہاں سمجھ لوں؟"""اسکی گھبراہٹ مقابل کو سرشار کرتی مسکرانے پر مجبور کر گئی۔ وہ بھی ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"""مشرقی لڑکی نہیں ہوں میں"""باور کروایا تھا کہ اس کی خاموشی کو ہاں نہ سمجھا جائے۔

"""ایسا ہے کیا؟"""اسے جواب مل چکا تھا۔ ایک ہفتے کی تھکن اور بے چینی پل بھر میں زائل ہوئی تھی۔

""""کوئی شک ؟"""" وہ تنک کر بولی تھی۔ ابراہیم کے دل میں درد اٹھا تھا۔

""""تو پھر میں بات کر لوں آپ کے ماموں سے ؟"""" وہ دل کے درد کو نظرانداز کرتا شرارت سے بولا تھا۔

""""مشرقی لڑکی نہیں ہوں پر اسکا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ بے شرم ہوں"""" وہ کھٹاک سے فون بند کر کے اپنی بے ہنگم دھڑکنوں کے شور سے خوفزدہ سی ہو گئ تھی۔

""""پہلے میں خود ماموں سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ تم بعد میں کر لینا۔"""" میسج ٹائپ کرتے اسے بھیجا۔

وہ میسج پڑھ کر ہلکا سا مسکرا کر بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔ سارے راز سکون اور طمانیت کے پردے میں چھپا گئے تھے۔

****

""""تم کیا کر رہے ہو یہاں ؟"""" قاسم اسکو عالم کی کرسی پر بیٹھتا دیکھ کر حیرت سے بولا۔ یہ تو اسکا ڈیوٹی ٹائم تھا۔

""""اب یہیں کام کروں گا"""" وہ اپنی کنپٹی مسلتا بولا۔

""""کیوں ؟"""" اسکی آواز میں حیرت تھی۔ رمشا اسے دیکھ کر نظرانداز کرتی نوال کو ایڈوانس ہیکنگ کی ٹیکنکس سکھا رہی تھی۔

""""کیونکہ استعفیٰ دے دیا میں نے"""" وہ آرام سے بولا تھا۔ رمشا نے چونک کر اسے دیکھا۔ نوال کو بھی حیرت ہوئی۔

کیا وہ پاگل تھا جو ایس پی کی پوسٹ سے استعفیٰ دے چکی تھا۔

""""بے وقوف سمجھا ہے مجھے کیا؟

یہ کوئی معمولی آفس نہیں جہاں سے ایک دن میں استعفیٰ دے دیا۔ پولیس فورس کے اصول و قوانین پر پورا اترنا پڑتا ہے۔"""" قاسم اسکی بات کو مذاق سمجھتا سنجیدگی سے بولا۔

"""" پتا ہے مجھے۔ """" قاسم نے حیرت سے اسے دیکھا جانے اتنا بڑا فیصلہ تن تنہا کیا تھا۔

یقیناً عالم انجان تھا ورنہ وہ اسے ضرور روکتا۔

"""" کیوں دیا؟"""" قاسم نے آہستہ سے پوچھا تھا۔

"""" کیونکہ میں کٹھ پتلی بن بن کر تھک چکا ہوں۔ کہنے کو تو میں ایک ایس پی ہوں،، مگر حقیقتاً اپنے سینئر کے ہاتھوں کٹھ پتلی ہوں۔ نا میں عالم ماموں کا ساتھ دے سکتا ہوں نہ ہی انکے خلاف جا سکتا ہوں۔

کیونکہ اگر ساتھ دوں گا تو ایک ایماندار پولیس افسر کی فہرست سے نکل جاؤں گا۔ اگر خلاف جاؤں گا تو ہر دوسرے دن سسپینڈ کر دیا جائے گا مجھے۔

اگر کہیں اور پوسٹ ہوتا ہوں تب بھی میرے ساتھ ایسا ہی ہو گا۔ یہ الگ بات ہے کہ تب ماموں کی جگہ کوئی اور باثر بندہ ہو گا۔ """" وہ اپنی بات کہہ کر پانی کا گلاس منہ کو لگا گیا۔

"""" میدان چھوڑ کر بھاگ آئے ہو؟ """" قاسم کی بات پر وہ لب سختی سے آپس میں پیوست کیے اسے دیکھنے لگا۔

"""" جو بھی سمجھو۔

پولیس میں بھیجنا امی کا خواب تھا وہ پورا ہو گیا،، میرا اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔ کیونکہ ملازمت زہر لگتی ہے،، چاہے وہ کسی بھی صورت میں ہو۔ """"

قاسم ہنہہ کہہ کر اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

""""ماموں کو اس کاروبار سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ انہیں بس ایک مضبوط اور جائز تعارف چاہیے،،، جبکہ مجھے بزنس میں کافی انٹرسٹ ہے تو میں یہاں کام کروں گا اب سے"""" وہ اسے اپنا اگلا لائحہ عمل بتا رہا تھا۔

قاسم ایک اچھا سامع بنا اسے سن رہا تھا۔

""""تمہاری مرضی ہے۔ اب تو جو ہونا تھا ہو گیا۔ کیا کہہ سکتے ہیں"""" اسے شاید معظم کا فیصلہ پسند نہیں آیا تھا۔ لیکن معظم ابصار کو پرواہ نہیں تھی،، وہ وہی کرتا تھا جو اسکا دل کہتا تھا۔

****

گاڑی میں ہلکا ہلکا میوزک چل رہا تھا۔ جو نجانے کونسی زبان میں تھا۔ مگر اسکی دھن آن کو پسند آئی تھی۔ عالم مخصوص رفتار سے گاڑی چلاتا ایک آدھ نظر اس پر بھی ڈال لیتا۔

"""" Guess my age """"

اسکے عجیب و غریب حکم پر وہ آنکھیں سکیڑ کر اسے گھورنے لگی۔ مگر عالم کے دیکھنے پر جلدی سے نگاہیں موڑیں۔

""""ہم اچھے اندازے نہیں لگا پاتے"""" وہ قطعیت سے انکار کر گئی۔ اسکے جواب پر عالم نے لب واؤ کے سے انداز میں پھیلائے۔

""""اندازہ اندازہ ہوتا ہے۔ اچھا یا برا کیا ہوتا ہے؟"""" آن نے گہری سانس کھینچ کر اسے دیکھا جس کی ساحر آنکھیں جواب کی منتظر تھی۔

یعنی وہ جان نہیں چھوڑنے والا تھا۔

""""ویسے میں نے ایک بار کہا اور تم میرے پیچھے چل پڑی۔

کیوں؟""" یہ تو آسمان سے گرا اور کھجور میں اٹکا والا حال ہوا تھا اس کا۔ ایک سوال سے اسکی جان چھڑواتا وہ دوسرے سوال سے اسکی جان خشک کر رہا تھا۔

""""شاید آپ بھول رہے ہیں کہ کچھ دن پہلے آپ نے کہا تھا کہ آپ ہمارے باس ہیں،، آپ جہاں کہیں گیں،، چپ کر کے وہاں جانا ہم پر فرض ہے۔""" وہ آرام سے چند دن پہلے کہے گئے اسکے الفاظ من و عن اسے لوٹانے لگی۔

عالم متاثر کن انداز میں مسکرایا تھا۔

""""آہاں۔ باتیں یاد رکھتی ہو تم۔

اچھی بات ہے""" وہ موڑ کاٹتا مزے سے بولا۔ آن خاموشی سے سر ہلاتی اپنے ہاتھوں پر نگاہیں مرکوز کر گئی۔

""""کتنی عمر ہے تمہاری؟"""" اگلا سوال حاضر تھا۔

""""جی!"""" اس نے الجھ کر پوچھا۔ یہ شخص آخر چاہتا کیا تھا؟

""""پچیس"""" اسکی جواب طلب نگاہوں میں جھانکتے اس نے اپنی عمر بتائی۔ وہ محض سر ہلا گیا۔

""""ویسے میں کچھ سوچ رہا تھا"""" داڑھی سہلاتے وہ پر سوچ انداز میں بولا۔

""""کیا؟"""" وہ چاہنے کے باوجود بھی کہ نہ کہہ پائی کہ۔

""""میں کیا کروں اگر تم کچھ سوچ رہے ہو؟""""

""""یہی کے تمہاری بھانجی کی بات کو سیریس لے لینا چاہیے مجھے۔ تو میں سوچ رہا ہوں کیوں نا شا """"

فون کی رنگ ٹون باقی کے الفاظ حذف کر گئی۔

وہ زمر کا نمبر دیکھ کر فون بلوٹوتھ سے کنیکٹ کرنے لگا۔

""""ایکسیوز می!""""اس سے معزرت کرتے فون یس کیا۔

""""ماموں بات کرنی ہے آپ سے"""دوسری طرف سے اسکی نروس سی آواز پر عالم نے آنکھیں سکیڑیں۔

""""میں تھوڑی دیر تک گھر ہی آرہا ہوں بچے""""سگنل پر گاڑی روکتا وہ ساتھ بیٹھے وجود کو وقفے وقفے سے نظر بھر کر دیکھ لیتا۔

""""نہیں وہ بات فون پر ہی کرنے والی ہے"""وہ جلدی سے بولی،، مبادا عالم فون ہی نہ کاٹ دے۔

""""بیٹا بات آمنے سامنے بیٹھ کر کی جاتی ہے۔ یہ کونسی بات ہے جو آپکو فون پر کرنی ہے؟""" زمر نے زبان دانتوں تلے دبائے الفاظ تلاشے۔

""""ماموں""""وہ رک گئی تھی۔ حیا آڑے آرہی تھی۔

""""اسی دن کیلیئے کہتی تھی میں آپ سے کہ مامی لے آئیں،، یہ بات انکے زریعے کہنے والی تھی۔

اب مجھے اتنی شرم آرہی ہے۔ کیا کروں میں؟""""وہ بے بسی سے کہتی شکوہ کرنے لگی۔ عالم کا جاندار قہقہہ گاڑی میں گونجا۔ آن آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھنے لگی جو دل کھول کر ہنس رہا تھا۔ سر سیٹ کی پشت سے ٹکائے وہ زمر کی طرف متوجہ تھا۔

وہ اسکے جان لیوا قہقہے پر دل تھام کر رہ گئی۔

""""میں سیریئس ہوں سیٹھ صاحب !

حیا آڑے آرہی ہے۔ اور بات بھی اتنی ضروی ہے""""وہ منہ بسور کر بولی تھی۔

""""خیر بات بتاؤ"""" ہنسنے کی زیادتی کے وہ آنکھ میں آئی نمی کو انگلی کے پور پر چنتا بولا۔ ساتھ ہی لال بتی پیلی اور پھر سبز ہوئی تو عالم نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

""""بتا تو رہی ہوں کہ شرم آ رہی ہے کہتے ہوئے۔"""" وہ آنکھیں مٹکاتی بولی تھی۔

""""اوکے ویٹ۔"""" وہ سپیکر پر ہاتھ رکھ کر آن کی طرف متوجہ ہو جو لاہور شہر کے نظاروں میں گم انکی باتوں سے بے نیاز باہر دیکھ رہی تھی۔

""""سنو!"""" اسے مخاطب کیا مگر اسکی پکار آن کی محویت توڑنے سے قاصر تھی۔

""""تم سے مخاطب ہوں"""" وہ اسکا کندھا ہلاتا بولا۔

""""جی"""" وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔ دل الگ اس اچانک افتاد پر رک سا گیا تھا۔

""""یہ زمر ہے۔ اسے کچھ کہنا ہے تو تم پوچھ کر بتا دو۔ کیونکہ موصوفہ کو شرم آ رہی ہے۔"""" تین جملوں میں اسے بات کا مفہوم سمجھائے بغیر وہ فون تھما چکا تھا اور خود احتیاط سے گاڑی چلانے لگا۔

""""یہ لیں ڈرامہ کوئین،، قائم کر لو اپنا حیا کا پردہ اسے اپنی ممانی ہی سمجھ لینا۔"""" وہ اسے فون تھما کر بولا،، آن اسے گھور بھی نہ سکی۔

""""مشی آپ ہیں؟"""" اسے یہی لگا تھا کہ رمشا ہو گی۔

جبکہ آن کنفیوژ سی کبھی ڈرائیونگ میں مگن عالم کو دیکھتی کبھی فون کو۔

""""نہیں۔"""" گہری سانس بھرتے مخصوص دھیمے لہجے میں انکار کیا۔

""""پھر؟"""" وہ اپنی بات بھول کر انویسٹیگیشن پر اتر آئی تھی۔

""""آنِ عالم ہیں ہم۔"""" اسے اپنا نام بتانا مناسب لگا تھا۔

""اوہ پہچان گئی میں آپکو۔ "" وہ اسے اور کیسے جانتی تھی،، آن اسکی موجودگی میں چاہ کر بھی نہ پوچھ پائی۔ اب وہ اتنی بھی اہم نہیں تھی کہ اسکا ذکر کیا جاتا۔

""آپ کو کچھ کہنا تھا شاید؟"" وہ باہر دیکھتی پوچھنے لگی۔

""آپ میرے نکاح پر آئی تھیں نا پچھلے ہفتے۔

تو بات یہ ہے کہ ابرہیم چاہتا ہے کہ رخصتی جلدی کر لیں۔ اور پڑھائی بعد میں بھی جاری رکھ سکتی ہوں۔ ویسے اتنی قابل اعتراض بات تو نہیں ہے،، لیکن اب میں خود سے منہ پھاڑ کر تھوڑی بول سکتی ہوں کہ ماموں میری رخصتی کر دیں۔

ابراہیم کر لیتا بات لیکن میں نے سوچا کہ پہلے مجھے خود ان سے پوچھنا چاہیے۔ اور آپ کو تو پتا ہی ہو گا________________"" وہ اپنی عادت سے مجبور بولتی چلی جا رہی تھی۔

""بس بس۔ ہمیں پتا چل چکا ہے۔"" آن اسکے نوال کی طرح نان سٹاپ بولنے پر مسکرائی تھی۔ اسے ہنستے دیکھ کر عالم نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا مگر وہ اسکی طرف متوجہ نہیں تھی۔

""اوپس۔ سوری۔

آپ بھی سوچتی ہوں گیں کہ کتنا بولتی ہے۔"" وہ ماتھے پر ہاتھ مارتی بولی تھی۔ آن نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

""نہیں۔"" اس نے گہری سانس لی۔

""تو اب میری ممانی کی طرح ایک سمجھدار عورت بن کر آپ نے ان کو یہ بات بتانی ہے۔ بلکہ میں تو کہتی ہوں کہ منوانی ہے یہ بات۔ ساری بات تو نکاح کی ہوتی ہے جب وہ کر دیا تو یہ اعتراضات بے معنی سے ہیں۔

ویسے بھی اب ستائیس کی ہو گئی ہوں میں،، یہ میرے ماموں اور میری وہ سوتن معظم مجھے بوڑھا کرنا چاہتے ہیں۔

""""وہ پھر سے اپنا دکھڑا لے کر بیٹھ گئی تھی۔ اسکی باتوں کے بدولت مسکراہٹ آن کے لبوں سے جدا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ عالم نے تنگ آکر اس سے فون پکڑ کر سپیکر پر ڈالا،، وہ سننا چاہتا تھا کہ ایسے کونسے لطیفے ہیں جس کی بدولت آن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ چسپاں تھی۔

""""تو پھر میں امید رکھوں وقتی ممانی جان کہ آپ میری یہ بات انکی سماعتوں تک پہنچا دیں گیں؟

ویسے ابھی ممانی کی ویکنسی خالی ہے اگر آپ نے اچھا کام کیا تو میں خود آپ کو اس پوسٹ پر پوری زندگی کیلیئے ہائر کروں گی۔ کیونکہ میرے ممانی کیلیئے سیٹ کردہ معیار پر پورا اترتی ہیں آپ. اور ہاں زمر کی طاقت پر کبھی شک مت کرنا آپ۔""""وہ مصنوعی کالر جھاڑتی اپنی دنیا میں مگن تھی۔ جبکہ اسکی بات پر آن کی آنکھیں پھٹنے کے قریب تھیں۔ بے ساختہ اسے دیکھا جسکے لبوں کے کناروں پر مچلتی مسکراہٹ کا گمان ہوا تھا۔ نگاہیں اسکی نیلی آنکھوں سے ٹکرائیں تو اسے لگا جیسے وہ بھی شرارت سے مسکرا رہی ہوں۔ وہ جلدی سے رخ موڑ گئی۔ تھوڑی دیر پہلے جو اس پر پیار آرہا تھا اب وہ اڑن چھو ہو گیا تھا۔

""""اس پوسٹ کیلیئے میں خود بندی ڈھونڈ لوں گا۔ تم فون بند کرو"""" مسکراہٹ چھپاتے عالم نے اسکے سرخ چہرے کو دیکھ کر فون کاٹ دیا۔

""""کیا کہہ رہی تھی وہ؟"""" وہ جان کر اس سے پوچھنے لگا،،، یہ الگ بات تھی کہ فون میں آنے والی ہر کال خود بخود ریکارڈ ہو جاتی تھی۔ اگر چاہتا تو بعد میں بھی ان کے مابین ہونے والی گفتگو سن سکتا تھا۔

آن کو اس سے مشکل لمحہ اور کوئی نہیں لگا تھا۔

""""اسکے سسرال والے چاہتے ہیں کہ رخصتی کردی جائے۔""""اس نے زمر کی پانچ منٹ کی گفتگو کا خلاصہ اسکے گوش گزارا۔اسکی آخری بات پر اتنا غصہ تھا کہ منانا تو دور کی بات وہ تو یہ بات عالم کو بتانا بھی نہیں چاہتی تھی۔

""""پورے پانچ منٹ کی کال میں صرف یہی بات کی ہے کیا؟""""وہ اسے شاکی نگاہوں سے دیکھتا بولا۔

""""وہ یہ بھی کہہ رہی تھی کہ ہم آپکو منالیں۔حالانکہ یہ کام وہ خود اچھے سے کرسکتی ہے۔آپ کو نہیں لگتا؟"""" اس نے تائید چاہی۔عالم ہلکا سا ہنس کر سر جھٹک گیا۔

""""اب یہ تو اسے ہی پتا ہوگا کہ کون کس کو کتنے اچھے طریقے سے منا سکتا ہے۔""""وہ ذو معنی لہجے میں کہتا میوزک کی آواز تیز کرگیا۔

""""قتل کرلیتی ہو؟""""وہ جھٹکے سے اسکی طرف مڑی۔آنکھیں پھٹنے کے درپے تھیں۔وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے کھانا بنانے کا پوچھ رہا ہو۔

""""نہیں۔اور نہ ہی کروں گی""""وہ زرا سختی سے بولی تھی۔عالم نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

""""میری ٹیم میں شامل ہر شخص قاتل ہے۔مجھ سے لے کر رمشا تک۔ اب چاہے یہ قتل اپنی حفاظت کیلئے کیا گیا ہو یا پھر پیسوں کیلئے۔""""گاڑی کی سپیڈ ہلکی کرتے وہ سختی سے بولا تھا۔ آن کا چہرہ پھیکا پڑا۔

""""ہم اسکی جگہ کوئی اور کام کرسکتے ہیں۔لیکن قتل نہیں۔""""وہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھی۔البتہ اب کی بار لہجے میں منت سماجت کا عنصر تھا۔

""""یہ تصویر دیکھ رہی ہو۔

منشیات فروش ہے،،اسکو قتل کرنے کے لیے بیس کروڑ روپے کی پیشکش ہوئی ہے۔ جو میں کسی صورت رد نہیں کروں گا۔ بلکہ اچھا ہے اس طرح تمہارا ڈیبیو بھی ہو جائے گا۔

ساری معلومات میرے بندے اکٹھی کر چکے ہیں۔ اگلے دو دن تک یہ کام ہو جانا چاہیے۔ """وہ اسکا زرد پڑتا چہرہ دیکھے بغیر بولتا جا رہا تھا۔

وہ کتنے آرام سے اسے ایک قاتلہ بننے کا کہہ رہا تھا،،اس سے اچھا تھا وہ ایک رقاصہ ہی رہتی۔

اسے پہلی بار بحر ظلمات سے نکلنے پر افسوس ہوا تھا۔

آنکھوں میں یکلخت نمی در آئی جسے وہ رخ موڑ کر چھپا گئی۔

""بینک جانا ہے ہمیں"""اسکے حکمیہ انداز پر عالم نے اسکی پشت کو گھورا۔

""تمیز سے بات کرو۔ نوکر نہیں ہوں۔"""آن حیرت سے پلٹی۔ اسکی نیلی آنکھیں بے تاثر تھیں۔ تھوڑی دیر پہلے جوان میں نرمی کا گمان ہوا تھا،،تو کیا وہ واقعی ایک غلط فہمی تھی؟ وہ محویت سے اسے دیکھتی سوچوں ہے بھنور میں پھنستی چلی جا رہی تھی۔ نرمی کی توقع اور وہ بھی اس شخص سے؟ آن خود پر ہنسی تھی۔

""سوری"""انداز ایسا تھا جیسے احسان کیا ہو۔ عالم آنکھیں موند کر خود کو پر سکون کرتا دوبارہ گاڑی پر دھیان دینے لگا۔

بینک کے سامنے گاڑی رکی تو آن لب کاٹتی پھر اسکی مدد کی محتاج تھی۔ اسے تو پتا ہی نہیں تھا کہ چیک کیسے کیش کروایا جاتا ہے۔

""یہ کیش کروا دیں پلیز"""مٹھی میں فولڈ کر کے رکھا گیا چیک اسکے حوالے کرتے کہا۔

لہجہ میں تمیز کا عنصر نمایاں تھا۔ وہ ہلکا سا مسکرایا۔ یہ لڑکی جلد ہی بات مان جاتی تھی۔

""""سر پھرا آدمی ہوں۔ سنبھل کر آنِ عالم """" گھمبیر لہجے میں اسکا نام پکارتا،، اسکے گال کو ہلکا سا چھوتا وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ پیچھے وہ اسکی باتوں کے زیر اثر اس تصویر کو دیکھنے لگی جو سامنے لگی ایل ای ڈی پر چل رہی تھی۔ وہ کیسے ایک شخص کو قتل کر سکتی تھی؟ لیکن اسے اتنا تو پتا ہی تھا کہ سر پھرا شخص اسکے ہاتھوں قتل کروا کر ہی دم لے گا۔

وہ واپس آیا تو خاکی لفافہ اسکے ہاتھ میں تھمایا۔

""""یہ وہ پیسے جو آپ نے ہمیں فون لے کر دیا تھا"""" پانچ ہزار کے چند نوٹ سامنے پڑے ٹشو باکس کے پاس رکھے۔

""""میں گفٹ کے پیسے نہیں لیتا"""" پیسوں پر ایک بھی نگاہ ڈالتے بغیر کہا۔

""""ہم گفٹ نہیں لیتے"""" وہ اسی کے انداز میں بولی۔

""""تب تو نہیں بولی تم"""" وہ طنزیہ انداز میں بولا،، آن کے کچھ کہنے کیلئے آدھ کھلے لب بھینچ گئے۔ وہ کچھ بھی کہے بغیر آخری حربے کے طور پر رخ موڑ گئی۔

گاڑی ایک کھلے سے میدان کے سامنے رکی جہاں پہلے سے مختلف گاڑیاں کھڑی تھیں۔

""""اترو"""" وہ اپنا کوٹ پہنتی اسکے پیچھے چل پڑی۔ خاموشی سے اتری۔

عالم نے پیسے اُٹھائے اور دوسری طرف سے اسکے پاس آیا وہ بے ساختہ پیچھے ہٹی،، عالم اسے نظر انداز کرتا اسکے کوٹ کی جیب میں پیسے ڈال چکا تھا۔ وہ ساکت سی اسکے تیز پرفیوم کی خوشبو کے حصار میں جکڑی مزاحمت بھی نہ کر پائی۔

""""تم مجھے گفٹ کے بدلے گفٹ دے سکتی ہو۔ پیسے نہیں۔

سمجھی؟""""اسکی کنپٹی کو چابی سے چھوتا وہ آگے بڑھ گیا۔ آن ہنوز ساکت کھڑی تھی۔ اسکے آخری جملے پر لب بے اختیار پھیلے۔ جس سے وہ خود بھی انجان تھی۔

وہ اسے اپنے ساتھ نا پا کر پیچھے مڑا جہاں وہ بت بنی کھڑی تھی۔ عالم آنکھوں سے گوگلز اتارتا اسے اشارہ کرنے لگا۔ وہ ہڑبڑا کر جلدی سے بھاگی مگر لانگ شوز اور اونچی نیچی جگہ کے باعث قدموں کو بریک لگانا پڑا۔ وہ آہستہ سے چلتی اس تک پہنچی،، عالم اسے ساتھ لیے وہاں بنے شیڈ و کے نیچے جا کھڑا ہوا جہاں مونا پہلے سے ہی کھڑی تھی۔

اسے دیکھتے ہی آن کو اس دن کا واقعہ یاد آیا۔ ساتھ ہی ایک انجانی سی جلن محسوس کوئی تھی۔

""""مونا اسے دو دن کے اندر اندر ڈرائیونگ سکھانی ہے

کیسے؟

یہ تم پر منحصر ہے۔""""مونا کو بولا تو وہ ہلکا سا مسکرا کر سر خم کر گئی۔

وہ اپنے ساتھ کام کرنے والی عورتوں کی عزت کرتا تھا،،، آن ہر بار یہ بات پورے دل سے محسوس کرتی تھی۔

لیکن وہ تو ملازمہ تھی؟ آن کو کچھ یاد آیا تو جواب طلب نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

""""ہاہاہاہاہا۔ یہ تمہیں ملازمہ سمجھ رہی ہے۔ بتا دینا اسے کون ہو تم؟"""" عالم اسکی آنکھوں میں لکھی تحریر کو لمحے کے ہزارویں حصے میں سمجھ چکا تھا۔

""""ضرور"""" اس نے مسکراہٹ چھپائی۔

""""یاد رکھنا کہ اس کا خون تو تمہارے ہاتھوں ہی ہوگا۔ سو بی ریڈی آنِ عالم"""" آنکھوں پر گوگلز چڑھاتا وہ جھک کر سرگوشی نما انداز میں کہتا چند ہی لمحوں میں نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

"""آئیں۔ دودن میں گاڑی سیکھنی ہے۔ مشکل ہے مگر ناممکن نہیں"""وہ اسکی بات کے زیرِ اثر بے دھیانی میں سر ہلا گئی۔

"""سوری ہم نے آپکو ملازمہ سمجھ لیا تھا۔"""آن شرمندگی سے بولی تو مونا کا قہقہہ گونجا۔

"""مجھ میں صفائی کا کیڑا ہے جو مجھے چین نہیں لینے دیتا۔ اور وہاں کوئی ملازم نہیں ہیں،، بلکہ ہر کوئی اپنے کام خود کرنے کا عادی ہے۔

رہی بات میری تو میں سیٹھ عالم کی ساتھی ہوں۔ ہوں تو ہم مگر مشی سے تھوڑا کم۔"""مزے سے بتاتی وہ آخر میں منہ بسور کر رہ گئی۔ یہ تو آن کو بھی اندازہ تھا کہ رمشا اسکی کتنی اچھی ساتھی تھی۔ ہر کام میں آزاد،، اور یہ آزادی عالم کی ہی مرہونِ منت تھی۔

"""""چلیں اب میں آپکو بتاتی ہوں۔"""وہ وقت کا احساس کرتی اسے گاڑی کہ مختلف چیزوں کے بارے میں بتانے لگی،، جو فلحال تو آن کے سر پر سے گزر رہی تھیں۔

****

وہ ہلکا سا دروازہ ناک کرتا معظم کے کمرے میں آیا جہاں وہ اوندھے منہ پڑا کوئی فلم دیکھ رہا تھا۔ کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ عالم نے سب سے پہلے لائٹیں چلائیں جب کہ اگلے ہی لمحے وہ ٹی وی کا سوئچ نکال چکا تھا۔

"""ماموں یار"""وہ ایکدم تیز روشنی پر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر جھنجھلا کر بولا۔

"""اٹھو"""وہ زرا سختی سے بولا۔ معظم نے منہ موڑا،، حد تھی کہ وہ اتنے دنوں سے ناراض تھا اور اسکے ماموں کو فکر تک نہیں تھی۔ ایسا تھا تو ایسا ہی صحیح۔ اب وہ بھی بات نہ کرنے کا عہد کر چکا تھا۔

""""نوکری کیوں چھوڑی؟"""" کشن اسے مارتے ہوئے پوچھا۔ یہ اشارہ تھا کہ موڈ ٹھیک کر کے اسکی بات کا جواب دیا جائے وگرنہ انجام تو وہ اچھے سے جانتا تھا۔

""""آپ تو ایسے پوچھ رہے ہیں جیسے آپ میرے اس فیصلے سے انجان ہیں۔"""" انداز ہنوز خفگی سے بھرپور تھا۔ اسے تو یہ بات ہی ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ اسکا ماموں ایک معمولی سی لڑکی سے معافی منگوا سکتا ہے۔

""""تو اب کیا تم آوارہ پھرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟ """" عالم کا لہجہ اسکے فیصلے پر نالاں محسوس ہوا تھا۔

""""نہیں۔ آپ کو آفس میں انٹرسٹ نہیں ہے تو میں وہاں کام کیا کروں گا۔ آپ کا کام بھی چلتا رہے گا اور میرا بھی۔"""" وہ جیسے سب کچھ پہلے سے طے کر چکا تھا۔

""""تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہیں اپنے آفس میں گھسنے دوں گا؟"""" عالم کاوچ پر نیم دراز ہوتا اب کی بار قدرے نرمی سے بولا۔ معظم نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا۔

""""ریڑھی لگا لوں گا۔ میری فکر نہ کریں۔"""" جلا سا جواب آیا تھا۔ عالم نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا۔

""""ہمم"""" ہنکارا بھرتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس 'ہمم' میں چھپا اقرار معظم جانتا تھا۔ ویسے بھی وہ اسے کبھی بھی اپنے آفس آنے سے روک نہیں سکتا تھا۔

وہ باہر جاتے جاتے رکا۔ پلٹ کر اسے دیکھا جو ٹی وی کا سوئچ لگا رہا تھا۔

""""اپنے باپ کو جانتے ہو؟"""" معظم ابصار لمحے کے ہزارویں حصے میں تڑپ کر سیدھا ہوا۔ پہلے حیرت،، پھر یقینی اور آخر میں اسکے چہرے پر تڑپ اور ٹوٹ پھوٹ کے آثار نظر آئے تھے۔ اسکی حالت پر عالم کے لب مسکرائے۔

""""ویسے تم نے نوٹ کیا ہے کہ آج کل کچھ لوگوں کو عادت ہو گئی ہے دوسروں کے ماضی کا حوالہ دینے کی،، اور انکی کردار کشی کا۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے ایک ٹرینڈ بن گیا ہے۔ تو میں نے سوچا میں بھی اس ٹرینڈ کا حصہ بن جاؤں۔

اسلیے پوچھ لیا۔

اگر برا لگا تو اس میں تمہارا قصور ہے۔ کیونکہ لوگوں کا تو کام ہی کردار کشی کرنا اور جانے بغیر اپنی رائے قائم کرنا ہے۔"""اسکے دھواں ہوتے چہرے کو دیکھتے اسے اذیت ہوئی تھی۔ مگر یہ ضروری تھا۔ غلط کو روکنا بے حد ضروری تھا۔ وہ آج بھی اسکے نزدیک ایک چھوٹا بچا تھا جس کی ہر قدم پر اس نے رہنمائی کی تھی۔ اب بھی کر رہا تھا۔

رہنمائی کا طریقہ تھوڑا مختلف اور درد سے بھرپور تھا مگر یہ اسکے چند دن پہلے نوال کیلیئے ادا کیئے گئے جملوں کا رد عمل تھا۔ مقصد اسے احساس دلانا تھا کہ دوسروں کی کردار کشی کرنا آسان ہے لیکن جب بات خود پر آئے تو روح تک بلبلا اٹھتی ہے۔

""""گڈ نائٹ"""" دروازہ پوری طرح بند کیئے بغیر وہ مڑا جب پیچھے سے ہوتی توڑ پھوڑ اور آوازوں پر وہ اذیت سے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔

""""میں یہ کبھی نہ کہتا مگر اسکے لیے تم نے جو الفاظ کہے،، وہ میری تربیت پر طمانچے کی طرح لگے۔ رمشا نے جب مجھے بتایا تو مجھے لگا وہ مجھ پر ہنس رہی ہے۔ میری تربیت پر ہنس رہی ہے۔ جب رقاصہ ہونا اسکی مرضی یا خواہش نہیں بلکہ قسمت تھی،، تو کیسے تم نے وہ الفاظ ادا کیے۔

امید ہے آئندہ کیلیے یہ سبق کافی ہوگا۔ """" معظم کو یہ کہہ کر اس سے دگنی اذیت اسے خود محسوس ہوئی تھی،، وہ آنکھوں میں آئی نمی کو اندر دھکیلتا نیچے بڑھ گیا جہاں زمر پچھلے کئی گھنٹوں سے اسکے جواب کی منتظر تھی۔

""""ہاں جی تو امید ہے ڈرامہ کوئین کا شرم کا پردہ چاک نہیں ہوا ہوگا"""" عالم موڈ بحال کرتا نارمل انداز میں بولا۔

زمر نے اسکا طنز سمجھتے منہ بسورا۔

""""ماموں آپ خود سوچیں بھلا اچھا لگتا ہے کہ میں آپ کو کہوں کہ میری رخصتی ________"""وہ رک سی گئی تھی۔ عالم مسکرایا۔

"""ویسے کیسی بے وفا بھانجی ہو تم۔ بجائے اسکے کہ ماموں کی شادی کو سوچو،، تم کٹنے کے چکروں میں ہو۔"""عالم مصنوعی خفگی سے کہتا اسکے گرد بازو کا حصار باندھ گیا۔

"""ارے میں تو جب سے پیدا ہوئی ہوں تب سے کوششوں میں لگی ہوں۔ مگر آپ ہی انکار کرتے آرہے ہیں۔ آپ کے چکر میں میرے بالوں میں چاندی اتر آئی ہے۔"""وہ نروٹھے لہجے میں بولتی عالم کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی۔

"""تو پھر یہ طے ہو گیا کہ میری شادی کے ساتھ تمہاری رخصتی ہو گی۔"""وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔

"""خدا کا خوف کریں ماموں۔ آپ کی تو اگلے سو سال تک نہیں ہونی،،، میرا کیا قصور ہے؟"""وہ دہل کر پیچھے ہٹی۔ عالم نے آنکھیں سکیڑ کر اسے گھورا تھا۔ وہاں پھوپھو کی بھتیجی اور یہاں ماموں کی بھانجی اسے طعنے دے رہی تھی۔ اب تو اسے کچھ سوچنا ہی تھا۔

"""ارے یار اب میں سیریس ہوں۔"""عالم واپس اسے اپنے حصار میں لیتا بولا۔ زمر حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"""کھائیں میرے سر کی قسم""" لہجے میں اب بھی بے یقینی تھی۔

"""یقین نہیں ہے تمہیں؟"""وہ آنکھیں سکیڑتا پوچھنے لگا۔ زمر نے آرام سے نفی میں سر ہلا دیا۔

"""خواب سا لگ رہا ہے"""وہ آنکھیں مٹکاتی ڈرامائی انداز میں بولی۔ عالم نے آنکھیں بڑی کر کے اسے گھورا۔

"""اچھا اچھا سوری۔

بتائیں نہ کون ہے؟""وہ جلدی سے اسکے گلے میں بازو حائل کرتی لاڈ سے بولی

۔""ہٹو پیچھے۔ابھی نہیں ڈھونڈی میں نے"" وہ جان چھڑوانے والے انداز میں بولا۔

""ارے یار ماموں مجھے بنائیں مت۔بتادیں نا پلیز۔کسی کو نہیں بتاؤں گیں۔

پکا

پکا

پکا"" وہ دو انگلیوں سے شہ رگ چھوتی بولی۔عالم اسے کسی صورت پیچھے نہ ہٹتے دیکھ کر خود ہی اٹھنے لگا۔

""مجھے پتا ہے کون ہے میری فیوچر ممانی"" وہ اسے کسی صورت نہ مانتے دیکھ کر صوفے پر مزے سے بیٹھتی آنکھیں مٹکا کر بولی۔عالم چونک کر پلٹا۔

""کون ہے؟"" وہ اسے گھور کر بولا۔انداز میں وارننگ تھی مگر وہ زمر ابصار تھی جو کسی وارننگ سے نہیں ڈرتی تھی۔

""بتادوں؟"" عالم نے اسکے بے جا سسپینس پر بے زاری سے آنکھیں گھمائیں۔

""کان میں بتاؤں گی"" وہ فرمائشی انداز میں بولی۔عالم کندھے ڈھیلے چھوڑتا ہلکا سا جھکا۔شاید نہیں یقیناً وہ آج تک خدا کے علاوہ زمر ابصار کے سامنے ہی جھکا تھا۔

""زمر"" اسکی آواز سماعتوں سے ٹکرائی تو عالم کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں جبکہ عالم کا ردعمل اسکی بات پر یقین کی مہر لگا گیا۔

وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتی صوفے پر گر گئی۔عالم حیرت سے اسے دیکھتا رہ گیا۔یہ لڑکی اسے ہمیشہ مات دیتی تھی۔

""کہا تھا نہ کہ زمر کی طاقت پر کبھی شک مت کیجئے گا۔"" وہ ٹی شرٹ کے کالر جھاڑتی مسکائی۔

""ویسے مجھے اعتراض نہیں ہے،، آپ ایک دفعہ میری سوتن سے پوچھ لیں۔ اگر اسے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے تو اگلے ہفتے ہی کھڑکا دیتے ہیں شادی .

کیسا؟"" وہ اس وقت خوشی کی انتہاؤں کو چھوتی بولی۔

""تمہارے فائنل ایگزامز کے بعد"" حیرت کو پس پشت ڈالتے وہ مسکراتا ہوا وہ اسے سلگا گیا۔ وہ کیسے بھول سکتا تھا کہ زمر ابصار اڑتی چڑیا کے پر گننے میں ماہر ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ محبت کا پردہ اسکی عقل پر ایسا پڑا تھا کہ سوچ سمجھ مفلوج ہو کر رہ گئی۔

دوسری طرف عالم کی بات پر زمر نے رونے والی شکل بنائی۔

""یار ماموں یہ کیا بات ہوئی؟

کہیں آپ یہ تو نہیں سوچ رہے کہ میں اپنی رخصتی کی وجہ سے یہ سب بول رہی ہوں۔ اگر ایسا ہے تو آپ میرے خلوص پر شک کر رہے ہیں "" وہ ان دیکھے آنسو صاف کرتی اوور ایکٹنگ کی انتہا پر تھی۔

""زمر بس کر دو بچے۔ آسکر تمہارا ہی ہے۔"" اسکی اداکاری پر ٹوکتے عالم نے شگوفہ چھوڑا۔ وہ ہنس دی۔

""بھئی میری شادی کو گولی مارو۔ میں تو پہلے آپ کی شادی انجوائے کروں گی۔ پھر میری رخصتی بھی دیکھی جائے گی۔

ہائے مزے ہی ہو گئے میرے تو۔ "" مزے سے گھومتی وہ بولی،، زبان کو بریک تو تب لگی جب عالم کو مسکراتا دیکھا۔

"""سوری تھوڑی جذباتی ہوگئی"""وہ کان کھجا کر قہقہہ لگاتی اوپر کی طرف بھاگی۔ پیچھے عالم کے چہرے پر جان لیوا مسکراہٹ آٹھہری تھی۔ ذہن کے پردے پر کسی کا عکس ابھرا تھا،، تو جہاں مسکراہٹ گہری ہوئی وہیں نیلی آنکھوں میں سکون اترا تھا۔

مگر یہ سکون صرف چند لمحوں کا تھا،، کیونکہ ابراہیم کی جلد رخصتی والی بات اسے کھٹک رہی تھی۔ وہ قاسم کو اسکے پیچھے لگا چکا تھا،، اسے اعتراض نہیں تھا رخصتی پر مگر جب تک اسکا شک دور نہ ہو جاتا اسکا جلد بازی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

نیلی نگاہیں سیڑھیوں سے ہوتیں اوپر معظم کے کمرے کی طرف گئیں تو وہ آنکھیں موند گیا۔ جانتا تھا ابھی وہ تھوڑی دیر پہلے اسے بہت ہرٹ کر چکا تھا۔ یہ اس نے انجانے میں نہیں بلکہ جان بوجھ کر کیا تھا،،، اور اسے امید تھی کہ آئندہ وہ کسی کی کردار کشی سے پہلے ہزار بار سوچے گا۔ کیونکہ عالم نے وار ہی بڑا کاری کیا تھا،، جس سے وہ بلبلا اٹھا تھا۔

****

گاڑی چلانا اتنا بھی مشکل کام نہیں تھا بلکہ اسے مزا آیا تھا۔ اس سب کے دوران وہ قتل والی بات کو یکسر بھول چکی تھی۔

"""نوال آپ بس ایک دفعہ ہمیں گاڑی سیکھنے دیں،، خوب گھومیں گیں مشی کی گاڑی میں"""آخری جملہ قدرے آہستہ بولا تھا مگر فلم دیکھتی رمشا سن چکی تھی۔

"""یہ عالم فاضل میری پھوپھی کو ٹریپ کر رہا ہے،، اور نوال حیدر تم کچھ کر بھی نہیں پا رہی۔

آہہہہہہ شرم سے ڈوب مرو نوال تم۔ """سکرین کو خونخوار نظروں سے دیکھتی وہ خیال میں عالم کو صلواتیں سنا رہی تھی۔

"""آج بھی جانا ہے تم نے کیا؟""" رمشا اسکی خوشی سے گلنار چہرہ دیکھتی بولی۔

"""ہاں نا! ہم تو بہت خوش ہیں""" وہ مزے سے بولی تھی۔ جبکہ نگاہیں عالم کے انتظار میں ٹکی تھیں کیونکہ پہلے کسی کام سے جانا تھا پھر وہ اسے ڈرائیونگ سیکھنے کیلئے چھوڑنے والا تھا۔

"""اگر یہ دو نمبر سیٹھ میرا پھوپھا نہیں نہیں توبہ توبہ

_____نعوذ باللہ

اللہ نہ کرے۔ نوال کتنے خوفناک خیال آرہے ہیں تمہیں """ ! وہ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھپتھپاتی خود کو مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

"""اللہ اس عالم نامی بلا کو میری پھوپھو سے دور رکھنا۔""" دعائیہ انداز میں کہتی وہ جگہ جگہ پھونکیں مارنے لگی۔ اٹھ کر آن پر بھی پھونکیں ماریں۔

"""یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟""" آن گھبرا کر پیچھے ہٹتی بولی۔

"""ارے پھوپھو دعا کر رہی ہوں کہ اللہ آپ کو شیاطین کے چنگل سے محفوظ رکھے۔ جنات سے دور رکھے،،، اور پاگلوں کے پاگل پن سے محفوظ رکھے۔""" عالم کو کچا چبانے کے انداز میں بولتی وہ بظاہر مسکرائی تھی۔ اس سے پہلے آن کچھ بولتی نیچے گاڑی کا ہارن بجا تھا۔

وہ بنا دیر کیے اسکے گال پر بوسہ دیتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

نوال ساری سوچیں جھٹکتی رمشا کے پاس بیٹھ کر فلم دیکھنے لگی۔ فون کی رنگ ٹون سے اسکا دھیان بٹا۔

"" Get ready for a blast
Seith Alam ""

ایموجی کے ساتھ میسج اسکے اوسان خطا کر گیا۔ وہ لرزتے ہاتھوں سے فون تھامتی بھاگ کر بالکونی سے نیچے جھانکنے لگی جہاں آن گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔ اس پر نظر پڑتے ہی عالم نے وکٹری کا نشان بنا کر آنکھ دبائی تھی۔ جیسے وہ جانتا تھا کہ وہ ضرور آئے گی۔ شاید وہ بھی موقع کا منتظر تھا۔ گاڑی لمحے کے ہزارویں حصے میں تیز رفتار سے دھول اڑاتی نظروں سے غائب ہوئی تھی وہیں دوسری طرف نوال حیدر کی دھڑکنیں سست پڑی تھیں۔

"""بات کی آپ نے ؟""" یہ ایک چھوٹا سا ریسٹورنٹ تھا جہاں وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ کھدر کے خوبصورت سے سوٹ میں کندھوں پر شال ڈالے بالوں کو چوٹی میں باندھے وہ اسے خود کی طرف اچھا خاصا متوجہ کر چکی تھی۔ سردی کی وجہ سے سرخ پڑتے گال اسکی خوبصورتی میں خوبصورت اضافہ تھے۔

"""اوو یاد آیا،، ایک گڈ نیوز ہے میرے پاس۔

تمہیں پتا ہے ماموں شادی کیلئے مان گئے۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کل سے سو دفعہ ان سے پوچھ چکی ہوں،، اور وہ ہر بار کہتے ہیں "ہاں میرا بچہ "

ہاہاہاہاہا"""خیال میں ہی یاد کرتی وہ کھلکھلادی۔ یہ سچ تھا کہ وہ عالم سے سو سے زائد بار پوچھ چکی تھی کہ کیا وہ واقعی سچ کہہ رہا ہے یا اسے بنا رہا ہے۔ اور عالم نے سو بار ہی اسے نہایت تحمل سے جواب دیا تھا۔ یہ الگ بات ہے اسے یقین ابھی تک نہیں آیا تھا۔

دوسری طرف عالم کے نام پر آئی اسکے چہرے پر مسکراہٹ ابراہیم گیلانی کو سخت زہر لگی تھی۔

"""میں خود بات کر لوں ؟"""اپنی بات کا جواب نا پا کر اس نے بمشکل ضبط کیا تھا۔

""""کس بابت؟"""" زمر جوس کا گلاس منہ کو لگاتی حیرت سے بولی۔

""""رخصتی کے بارے میں"""" وہ دانت پیستے بولا۔ زمر ابراہیم کا چہرہ پل بھر میں حیا سے سرخ ہوا تھا۔

""""ابراہیم وہ________"""" وہ بے ساختہ رکی۔ مگر وہ دوسری طرف غلط مطلب اخذ کر گیا تھا۔

""""فائن۔"""" غصہ دباتا وہ پانی منہ کو لگا گیا۔ زمر فوراً ٹیک چھوڑ کر آگے ہوئی۔

""""تم غصہ کیوں ہو رہے ہو؟ یہ تو پہلے سے طے تھا نا کہ رخصتی بعد میں ہو گی۔ اب ایسے کیوں کر رہے ہو ابراہیم؟

ویسے بھی ماموں کی شادی کے ساتھ میں بلکل بھی رخصتی نہیں کروانا چاہتی کیونکہ میں انکی شادی انجوائے کرنا چاہتی ہوں۔"""" وہ اسکے غصے کو بھانپتی اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی آہستہ سے بولی تھی۔

""""مت بھولیں زمر کے ابتداء آپ نے ہی کی تھی،، آپ نے ہی آغاز محبت کیا تھا،، آپ نے ہی نکاح کی بات کی تھی،، اب اگر سب ہو گیا تو آپ پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

لیکن یاد رکھیے گا کہ میں آپ کو ایسا ہرگز نہیں کرنے دوں گا"""" وہ ترشی سے کہتا بل کے پیسے نکال کر میز پر رکھنے لگا۔

""""میں پیچھے ہٹ رہی ہوں،، تم کیا بول رہے ہو؟

مطلب کے نکاح ہو چکا ہے،، شوہر ہو تم میرے،، اور تمہیں لگتا ہے کہ میں اب پیچھے ہٹ رہی ہوں؟ یہ شادی ہے یا کوئی گرل فرینڈ بوائے فرینڈ ریلیشن شپ؟"""" وہ بھڑک اٹھی تھی۔

مضبوط رشتے میں شاید بدگمانی کی پہلی دراڑ پڑ رہی تھی۔

""""دوبارہ ملنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے یہ چوراچکوں کی طرح اپنی ہی بیوی سے ریسٹورینٹ میں ملنا ہرگز نہیں پسند۔

آپ کریں انجوائے شادی اور جاری رکھیں اپنی پڑھائی کیونکہ میں تو ان پڑھ جاہل گنوار ہوں جو آپ کو پڑھا نہیں سکتا۔""""

قدرے جھک کر وہ لوگوں کا احساس کرتا آہستہ سے مگر طیش کے عالم میں بولا تھا۔ مگر اسکے لہجے کی سختی اور جملوں کی کڑواہٹ زمر ابراہیم کی روح تک میں سرائیت کر گئی۔ بے یقینی سے وہ اسے دیکھتی اپنی جگہ ساکت رہ گئی تھی،، یہ بھی اندازہ نہ ہوا کہ وہ کب اٹھ کر گیا ہے۔

ایک انجانا آنسو اسکے تلخ لہجے پر سرخ عارض پر پھسل گیا۔ فون نکال کر اس نے تیز تیز انگلیاں چلاتے کسی کو کال ملائی۔

""""ماموں""""اس لمحے صرف وہی یاد آیا تھا۔ اس نے لب دبا کر سسکی روکی،، اور زبردستی ہونٹوں پر مسکان سجا لی۔

شیشے کے پار سے اسے دیکھتے اسکی ہونٹوں کی بڑبڑاہٹ پڑھتے ابراہیم گیلانی کے لبوں کے کونے پر مسکراہٹ کھیل گئی،، تو وہیں دوسری طرف اسکی لرزتی نم پلکیں اذیت دے گئی تھیں۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف گیا،، اور موٹر سائیکل کو کک لگا کر ہواؤں سے باتیں کرتا اپنی منزل کی جانب بڑھ گیا تھا۔

****

گاڑی جیسے ہی نکلی وہ بالکونی سے ہٹتی،، اپنی شال اٹھا کر تیز تیز بھاگتی آفس کی طرف بڑھ گئی چونکہ فلیٹس آفس کے ساتھ ہی تھے،، اسلیے وہ پیدل ہی بھاگ رہی تھی۔ شال لڑھک رہی تھی جسے وہ بار بار ہاتھ بڑھا کر ٹھیک کر لیتی۔ .

""""معظم ابصار کہاں ہے؟"""" آفس کا سارا انظام معظم کے سپرد کر دیا گیا تھا،، اسلیے اسے یقین تھا کہ وہ یہیں ہو گا۔ پی اے سے پوچھتے وہ اس وقت بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔

""""سر اندر____________"""" باقی جملہ سننے کی زحمت کیے بغیر وہ لفٹ کی طرف بھاگی تھی۔ آفس کے سامنے رک کر اس نے دروازہ کھولا تو وہ صوفے پر نیم دراز سیگریٹ پھونکنے میں مصروف تھا۔ نوال نے سیگریٹ کی مہک پر ناک پر سختی سے ہاتھ رکھا۔

""""بات سنو میری تم"""" وہ بے قرار لہجے میں کہتی سیگریٹ کھینچ کر دور اچھال چکی تھی۔ معظم نے سرخ آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

""""کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ لڑکی؟"""" وہ نیچے پڑی سیگریٹ کو دیکھتا غصے سے بولا۔ نوال نے پاؤں رکھ کر سیگریٹ بجھائی۔

""""تمہیں سب پہلے سے پتا تھا نا؟"""" وہ اسکی طرف بڑھتی غصے سے بولی۔ معظم نے کچھ نا سمجھی اور کچھ ناگواری سے اسے دیکھا اور اٹھ کر میز کی جانب بڑھ گیا۔

""""میں تم سے بات کر رہی ہوں"""" غصے سے بپھری وہ اسکے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑی ہو گئی۔

""""میں نہیں کرنا چاہتا۔ اب ہٹو"""" یہ لڑکی زہر سے بھی بری لگ رہی تھی،، اسلیے اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔

""کیسے نہیں کرو گے بات؟ تمہارے تو اچھے بھی کریں گیں۔

مجھے سب بتاؤ اس عالم فاضل کے بارے میں،، جلدی"" وہ بدتمیزی سے میز پر ہاتھ مارتی اشتعال دبانے میں ناکام ہوئی تھی۔

""کیا اول فول بک رہی ہو؟

تمہیں تمیز نہیں ہے بڑوں کے بارے میں کیسی زبان استعمال کر رہی ہو۔""ہر بار کی طرح اب بھی وہ عالم کے بارے میں اسکے الفاظ سن کر بھڑک اٹھا۔

""دیکھو میرا دماغ اس وقت گھوما ہوا ہے،، اس روزی سے لے کر سب بتاؤ۔

تمہارا وہ ماموں میرے سامنے پھوپھو کو پتا نہیں کہاں لے گیا ہے۔ اور مجھے میسج میں دھمکی بھی دی ہے۔

اگر وہ عالم فاضل سے پھوپھا بن کر واپس آیا تو،،،،،۔

اووو خدا۔"" وہ تھک کر صوفے پر گر گئی معظم اسکی بڑبڑاہٹ سے صرف پہلا جملہ ہی سمجھ سکا تھا۔

""کوئی روزی ووزی نہیں ہے۔ وہ ایک مزاق تھا۔"" معظم لیپ ٹاپ کھولتا بےزاری سے بولا۔ نوال صدمے سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

""مزاق؟

مزاق تھا وہ؟"""معظم کو اسکی سرگوشیوں سے خوف محسوس ہوا تھا۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اسکی طرف بڑھی۔

""پاگل سمجھا ہے مجھے،،، ہاں بتاؤ؟ میرا کونسا مزاق ہے تمہارے ساتھ؟

اس عالم کے کہنے پر تم اپنی باتوں سے پیچھے ہٹ رہے ہو،، مگر میں تمہیں پیچھے ہٹنے نہیں دوں گی"" وہ حلق کے بل چلائی تھی۔ معظم دنگ رہ گیا تھا اس لڑکی کی ہمت پر۔ زمرا سے کل رات عالم کے فیصلے کے بارے میں بتا چکی تھی،، اسے بلکل بھی کوئی اعتراض یا مسئلہ نہیں تھا،، اسلیے اب نوال کے پوچھنے پر وہ سچ بتا چکا تھا۔ کیونکہ مزاق ختم کر کے وہ سیریس ہونے کا ارادہ رکھتا تھا۔

""اپنے ہاتھوں کو کنٹرول میں رکھو"" اسکا اشارہ نوال کے چیزیں پٹخ پٹخ کر پھینکنے پر تھا۔

وہ تھک کر دیوار کے ساتھ لگی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

""تمہیں سمجھ کیوں نہیں آ رہی۔ وہ پیسوں کا پجاری بیچ ڈالے گا پھوپھو کو۔ اسے صرف پیسے سے غرض ہے،، وہ پہلے بھی انکے عوض پیسے لے چکا ہے۔

وہ مر جائیں گیں اس ظالم کہ قید میں،، وہ ظالم شخص ہے،،، ایک بے رحم درندہ جو موقع کی تلاش میں ہے۔""

معظم ابصار اسکی آنکھوں میں جھلملاتی نمی کو دیکھتے ساکت ہوا تھا۔ دل کی دھڑکنوں میں ہلچل ہوئی تھی۔

""تم رو رہی ہو؟"" اسکی آنکھوں سے اُمڈتی نمی کو دیکھتے کہا۔ آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔ وہ صدمے سے اسے دیکھنے لگا۔

""وہ ٹشو پیپر کی طرح استعمال کر کے انہیں آگے بیچ دے گا۔

ہم،،، ہم یہاں سے چلیں جائیں گیں۔ تم روکو اسے،، تمہیں اللہ کا واسطہ ہے۔ ""وہ وحشت زدہ سی چلائی۔

دماغ میں باغِ حسن کا وہ منظر ابھرا تھا جب وہ زندگی اور موت کے دوراہے پر کھڑی بند ہوتے دل کے ساتھ اس کمرے کا دروازہ بجا رہی تھی جہاں عالم نے آن کو ایک شخص کے حوالے کیا تھا۔

اگر آن بر وقت ہمت اور بہادری نہ دکھاتی تو یقیناً اپنی عزت گنوا بیٹھتی۔ اور پھر شاید جان بھی۔

وہ کیسے بھول جاتی کہ یہ شخص انسانیت نامی لفظ سے ناواقف تھا،،، جس کی ہر بات کا آغاز اور اختتام پیسہ ہی تھا۔

وہ ہر جائز، ناجائز کام کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہتا تھا کیونکہ بدلے میں اسے روپے میں ملتے تھے۔

معظم ابصار آنکھیں پھاڑے اسے بدگمانی کی انتہاؤں کو چھوتا دیکھ رہا تھا۔

""وہ تمہاری سگی پھوپھو نہیں ہے؟"" معظم نے کچھ سوچ کر آہستہ سے کہا تھا،،، اسکا سکوت ایک جھٹکے سے ٹوٹا تھا،، وہ لب بھینچتی اٹھی اور ایک زبردست طمانچے سے اسکا گال سرخ کر گئی۔

معظم ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا تھا لیکن نقاہت اور سر میں اُٹھتی درد کی لہروں وجہ سے خود ہی پیچھے کو ہوئی تھی۔

""جواب مل گیا ہوگا تمہیں"" معظم نے گال کو چھو کر اسے دیکھا جو نم سرخ انگارہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

""ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح۔

اب تیار ہو جاؤ اپنی پیاری پھوپھو کو مسز عالم کے روپ میں دیکھنے کیلئے۔"" طمانچہ اتنی زور کا تھا کہ ابھی تک سنسناہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے اسکی ہلکی سی نم آنکھوں کو دیکھ کر جو احساس جاگا تھا،، طمانچے نے اس کو احساس مٹا ڈالا۔ اسلیے سب احساسات جھٹکتا وہ اس سے بھی تیز لہجے میں بولا۔

""آہہہہہہہ۔

تم کیوں اسکی طرح بے حسی دکھا رہے ہو۔ انسانیت نہیں ہے تم میں۔ اپنے اس ماموں کو جانتے ہو وہ کس کردار کا مالک ہے،، تمہیں ذرا دکھ نہیں ہو رہا کہ وہ کسی معصوم کی زندگی برباد کرنے جا رہا ہے؟

تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہی بے حس انسان۔ """وہ تڑپ کر اسکی طرف بڑھی تھی۔ دماغ میں صرف اور صرف اس شخص کی بے حسی یاد آرہی تھی۔

اپنی عزت نفس بھول کر وہ اس شخص سے مدد کی توقع رکھ رہی تھی تھی جو اسے رقاصہ سمجھ کر دو کوڑی کا سمجھتا تھا۔

اسکی بے بسی معظم ابصار کو تیر کی طرح چبھی تھی۔

""""انکے بارے میں تمہاری سوچ غلط ہے۔ وہ ویسے نہیں ہیں جیسے دکھتے ہیں۔ تمہیں لگتا ہے وہ تمہاری پھوپھو کے ساتھ کچھ غلط کریں گیں جبکہ انکے گھر میں خود بھانجی کے روپ میں ایک عورت موجود ہے۔""""وہ سارا غصہ ،، ساری نفرت،، ساری ناگورایت،، ساری بے حسی سائیڈ پر رکھتا اسکے قریب گیا تھا۔ لہجہ اتنا نرم تھا کہ اس نے بے ساختہ نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ اگلے ہی لمحے اس نے اسے دور دھکیلا تھا۔

""""بھول گئے کیا کہا تھا تم نے؟

انہیں پٹانے کے چکروں میں ہے۔

دو چار مہینے ساتھ رکھے گا پھر چھوڑ دے گا جیسے روزی کو چھوڑ دیا۔""""وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولتی اسکے الفاظ اسے لوٹا رہی تھی۔ معظم ابصار کو پہلی بار مذاق میں کہے گئے اپنے الفاظ کی سنگینی کا احساس ہوا تھا۔ وہ لب سختی سے بھینچے اسے دیکھنے لگا۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

""""ہمیں یہاں سے بھگا سکتے ہو؟ """"کئی لمحوں کی خاموشی کے بعد امید بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔ یہاں کسی سے بھی مدد مانگنا بے کار تھا،، وہ رمشا اور قاسم کو ہی جانتی تھی مگر انکی عالم سے وفاداری کے بارے میں بھی جانتی تھی۔ وہ کبھی بھی اسکی مدد کرنے کیلئے تیار نہ ہوتے۔

اس شخص سے تھوڑی بہت امید تھی،، جس کے سہارے وہ اپنی عزت نفس کچلتی یہاں اسکے روبرو موجود تھی۔ معظم نے اسکی آنکھوں میں جلتے امید کے دیے کو بے بسی سے دیکھتے آہستگی سے نفی میں سر ہلایا،، کہ اچانک اسے محسوس ہوا وہ دیا بجھ گیا ہے۔

""""بھاڑ میں جاؤ تم"""" وہ عادت کے مطابق بدتمیزی سے چلائی تھی۔ معظم کے لب سمیت آنکھیں بھی مسکرائی تھیں۔

""""پہلے اپنے ماموں کی شادی تو دیکھ لوں"""" وہ بولتے بولتے لب دانتوں تلے دبا گیا جب مقابل کی آنکھوں میں اور چہرے پر ٹوٹ پھوٹ کے آثار دیکھے۔

""""غارت ہو جاؤ تم لوگ"""" وہ اب آفس کا نقشہ بگاڑتی اپنا سارا غصہ، خوف، ڈر،، وحشت باہر انڈیل رہی تھی،، جبکہ وہ خاموش نگاہوں سے کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر پہلے جو آنکھیں نم تھیں اب وہ آنکھیں بے تاثر تھیں۔

وہ اپنے احساسات اور جذبات چھپانا اچھے سے جانتی تھی۔ تھوڑی دیر کیلئے پھیلی نمی کو وہ اب اندر دھکیل کر بے حس بن گئی تھی۔ اسکے چہرے پر بکھرا خوف معظم ابصار کی نظروں سے اوجھل نہ تھا۔

""""ہو گیا؟"""" جب توڑنے یا پھینکنے کیلئے کوئی اور چیز نہ ملی تو وہ تھک کر بیٹھ گئی تھی۔ اس نے معظم کی بات ان سنی کرتے اسے دیکھنے سے گریز کیا تھا بلکہ لب بھینچے بکھیرے کو دیکھنے لگی۔

""""ایک ڈیل کرتے ہیں"""" وہ کانچ اور دیگر بکھری چیزوں سے بچتا بچاتا اسکی طرف آیا تھا۔ نگاہیں اسکے چہرے کا طواف کرتی اس لمحے بے خود ہو رہی تھیں۔

""""دفعہ ہو جاؤ یہاں سے"""" وہ چلا چلا کر تھک کر ہوش میں آچکی تھی،، اسلیے نخوت سے رخ پھیر کر بولی تھی۔

وہ اسکے بلیوں کی طرح کاٹ کھانے والے انداز پر مسکرایا۔

""""یہ میرا آفس ہے"""" ہلکے پھلکے انداز میں کہتا وہ اسکے قریب صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ وہ جواب گہرے سانس لیتی بالوں کو مٹھی میں جکڑے بیٹھی تھی اسکی بات پر اٹھنے لگی مگر معظم نے اسکا بازو پکڑ کر واپس بٹھا دیا۔

""""ہاتھ مت لگاؤ مجھے"""" نخوت سے اسکا ہاتھ جھٹکا تھا۔ معظم حیرت زدہ سا اسکا دھوپ چھاؤں سا روپ دیکھ رہا تھا۔

""""تمہیں یقین نہیں ہے ناماموں پر؟"""" اسکے سوال پر وہ طنزیہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگی معظم نے بے اختیار نظریں چرائیں۔ وہی تو اسے کچھ دن پہلے اتنا بدگمان کر چکا تھا۔ اسے شدید پشیمانی نے آ گھیرا۔

""""سب سے پہلا فیصلہ تمہاری پھوپھو کا ہو گا (انکار کی تو گنجائش ہے ہی نہیں ان کے پاس)"""" وہ آہستہ سے بولا۔ دوسرا جملہ دل میں بڑبڑایا اتنا تو اسے اندازہ تھا کہ عالم کو انکار سخت ناپسند ہے۔

""""اگر وہ مان جاتی ہیں (اگر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ماننا انکی مجبوری ہے) تو ظاہر ہے پھر تمہارا انکار بے معنی ہو گا"""" اسکے ساتھ اسی کے انداز میں بیٹھا وہ اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

نوال بے تاثر آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی،، جبکہ اسکی نگاہوں سے وہ خود کو ان دیکھے احساس میں جکڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

""""اگر تمہیں لگا کہ ماموں ایک غلط انسان ہیں یا غلط انتخاب،، تو پھر شاید میں تمہاری مدد کر دوں۔ (ناممکن ترین کام ہے یہ۔ ماموں کی دسترس سے ممانی کو نکالنا۔) کیونکہ ابھی تمہارا احتجاج کسی صورت کام نہیں آنا،، یہ نہ ہو کہ تمہیں شادی میں شامل ہونے کا موقع ہی ملے۔ اور ہم کزنز بن جائیں۔"""" مسکراہٹ دباتا وہ آخر میں اسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ آج انداز بدلے بدلے تھے تو دوسری طرف نگاہیں بھی بے خودی میں بھٹک رہی تھیں۔ شاید تھوڑی دیر پہلے اس کی ساحر آنکھوں کا جادو اچھے سے چل گیا تھا۔ وہ ان لمحوں

میں بھول گیا تھا کہ ساتھ بیٹھی لڑکی کو بدکردار اور رقاصہ کہہ چکا ہے،، جس کی شکل دیکھنا بھی اسے چند دن پہلے تک گوارا نہیں تھا۔

""""تمہاری بکواس پر یقین کرلوں گی میں۔ ہاں؟

تم ایک گھٹیا ترین انسان ہو جو تھوڑی دیر پہلے اپنی تمام باتوں سے مکر چکے ہو۔ تم جلتے توے پر بھی بیٹھ جاؤ تب بھی تم پر اور تمہاری باتوں پر بھروسہ نہ کروں """" معظم نے اسکی چرب زبانی پر آنکھیں بڑی کر کے اسے گھورا۔ مگر وہ اسے نظر انداز کرتی اٹھ کر جانے لگی۔

""""نہ مانو۔ میرا کیا ہے۔ مجھے تو اپنی ممانی بڑی پسند آئی ہیں۔ رہی بات شادی کی تو میں جتنا جانتا ہوں نہ اپنے ماموں کو،، وہ اپنی باتوں سے پیچھے نہیں ہٹتے۔ اسلیے میرا مشورہ ہے تیاری شروع کر دو۔"""" وہ بھی کپڑے جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا مگر اسکے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر خود کو مزید کچھ بھی کہنے سے روکا۔ اسکی بے تاثر آنکھیں نمکین پانی سے بھرنے لگی تھیں۔ یہ بات سوچنا بھی محال ہو رہی تھی کہ ایک قاتل غنڈہ،، ایک ایسا شخص جو کبھی بھی پکڑا جاتا تو یقیناً پھانسی چڑھ جاتا وہ اسکی پھوپھو کا نصیب بن رہا تھا۔

وہ دونوں رقاصہ تھیں،، انہیں اپنی اوقات کا اچھے سے اندازہ تھا،، مگر اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں تھا کہ وہ اپنی باکردار پھوپھو کو ایک بے حس اور بدکردار شخص (بقول نوال حیدر کے) کے حوالے کر دیتی۔

مگر جو حالات ہو گئے تھے اسے لگ رہا تھا کہ قسمت سیٹھ عالم پر خاصی مہربان ہے۔ اسے پہلے ہی اندازہ تھا کہ اگر کبھی ایسا ہوا تو وہ اسے روک نہیں پائے گی،، مگر اب جب یہ سب ہو رہا تھا تو اپنی آنکھوں سے دیکھنا بھی ایک مشکل امر تھا۔

""""ٹشو!"""اسکی آنکھوں میں آئی نمی کو دیکھتا وہ ٹشو لے کر اس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا اس سے مخاطب تھا۔ لہجہ طنز سے عاری تھا،، مگر نوال کو ان عنایات کی ضرورت تھی اور نہ ہی خواہش۔

وہ کئی لمحے اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی،، جیسے کچھ تلاش رہی تھی۔

""""اسے اپنے سر پر مار لو۔ بلکہ سنبھال کر رکھ لو،، یہ بعد میں تمہارے اور تمہارے اس دو نمبر سیٹھ ماموں کے کام آئے گا۔ """"

وہ جس طرح آگ کا شعلہ بنی آئی تھی ویسے ہی نکل گئی تھی،، پیچھے اپنی کھلی تضحیک پر غصہ ہونے کی بجائے اسکے ہونٹ پھیل گئے۔

بوجھل فضا میں ایک گہری سانس لیتے وہ باہر نکل گیا۔ شاید الفاظ کا طمانچہ محبت کی شکل میں اسکے چہرے پر پڑنے والا تھا۔ کیونکہ اسکی آنکھیں ایک انوکھی داستان لکھ رہی تھی۔ نگاہیں بے خود ہو رہی تھیں۔ تو وہیں دوسری طرف احساسات بدل رہے تھے۔

یہ پہلی نظر کی محبت نہیں تھی،، مگر مقابل کی ایک نظر نے اسے شاید محبت کا راہی بنا ڈالا تھا۔

ایک ایسا راہی جو ابھی خود بھی اپنے سفر سے اور اپنی منزل سے انجان تھا۔

****

عالم نے اسے آدھے راستے میں ہی مونا کے ساتھ بھیج دیا تھا،، اور شام کو اسے خود لینے آنے کا تھا۔ وہ ڈرائیونگ سیکھنے کے جوش میں اسکی پر اسرار اور معنی خیز مسکراہٹ دیکھ ہی نہ پائی۔

شام کے چار بج رہے تھے،،لاہور شہر میں دھند بڑھنے لگی تھی،،اور ساتھ ہی سردی کا احساس بھی۔ گاڑیوں کی فوگ لائٹس بھی چل گئی تھیں۔ مونا نے بڑھتی دھند کے پیشِ نظر جلد ہی گاڑی اس سے واپس لے لی تھی،، مبادا کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔

""کیسی چلائی ہم نے؟"" وہ دونوں ہاتھ رگڑتی خود کو گرمائش دیتی بولی۔ سردی کی وجہ سے دانت بج رہے تھے۔

""بہت اچھی۔"" مونا نے کھلے دل سے تعریف کی۔ وہ اب ایسے ہی چلتیں،، باتوں میں مگن عالم کی منتظر تھیں۔ اپنا من پسند جواب آن کو سرشار کر گیا۔

""ٹھنڈ کتنی زیادہ ہو رہی ہے"" وہ مفلر اچھے سے گردن کے گرد لپیٹی بولی۔ بالوں کو جوڑے میں باندھا گیا تھا جس کی وجہ سے اسکی سفید گردن جو نمایاں ہو رہی تھی،، اب مفلر سے چھپ گئی۔

""دسمبر کا آغاز ہے ٹھنڈ تو ہو گی"" مونا جینز کی جیب میں ہاتھ ڈالتی رکی کیونکہ سامنے ہی عالم کی گاڑی آکر رکی تھی۔

""کل پھر آئیں گیں یہاں!"" وہ ایک نظر گاڑی پر ڈالتی مونا سے بولی تھی۔ مونا مسکرا کر اقرار میں سر ہلا گئی۔

""ٹھیک کام کر رہا ہے نا؟"" مونا نے اسے کوئی چیز پکڑائی تھی جسے وہ دیکھنے سے قاصر تھی، مگر اسکا لہجہ خاصا پراسرار تھا۔ مونا نے سر ہلایا تھا۔

وہ لوہے یا شاید سٹیل کی کوئی چیز جو دکھنے میں ٹائی پن جیسی تھی اسے جیکٹ کے اندر پہنی شرٹ میں اچھے سے اٹکاتا گاڑی سٹارٹ کر گیا۔

"""ایک تیر سے دو شکار ہوں گیں آج""" جان لیوا مسکراہٹ سجائے وہ دل ہی دل میں بولا۔ دھند بڑھتی جا رہی تھی لہذا اسے گاڑی کی رفتار میں کمی لانی پڑی۔

پانچ بج رہے تھے،، دھند کا یہ عالم تھا کہ چند میٹر کے فاصلے پر پڑی چیز تک دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

"""جیکٹ اور مفلر گاڑی میں ہی چھوڑ کر آؤ""" اپنی جیکٹ اتارتا وہ نیچے اترا۔ دھند کی وجہ سے وہ اندازہ لگانے سے قاصر تھی کہ گاڑی اس وقت کہاں رکی ہے۔ آن نے حیرت سے اسے دیکھا،، اتنی ٹھنڈ میں بغیر مفلر اور جیکٹ کے باہر چلتی وہ پاگل ہی لگتی۔ مگر اسکا حکم بھی تو ماننا تھا۔ جیکٹ اور مفلر سے خود کو آزاد کرتی،،، ہائی نیک سٹائل ٹاپ کے ساتھ جینز اور نیچے موجود سنیکرز میں ملبوس وہ باہر نکلی تو ٹھنڈ اسے کپکپانے پر مجبور کر گئ۔

"""اتنی ٹھنڈ ہے آپ ________""" الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب اسکے ہاتھ میں دو گنز دیکھیں۔

"""یہ؟""" عالم نے گولیاں چیک کرتے ایک گن اسکی طرف بڑھائی،، وہ پکڑنے کی بجائے ہاتھ پیچھے کر گئی۔ عالم دائیں بائیں سر ہلاتا خود آگے بڑھا اور گن اسکے ہاتھ میں تھمائی،، اور ساتھ ہی ہاتھ دبا کر وارننگ دی تھی کہ اسے نیچے نہیں پھینکنا۔ آن کے کچھ کہنے کیلئے کھلتے لبوں کو وہ انگلی کے اشارے سے بند کر گیا۔

سردی میں کپکپاتی وہ تیز تیز اسکے ساتھ چل رہی تھی،، عالم تو آرام سے چل رہا تھا جیسے موسم سرما کی بجائے موسم بہار ہو۔

اسکا پسٹل والا ہاتھ باقاعدہ لرز رہا تھا۔

"""ہم کہاں جا رہے ہیں؟""" وہ نا چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھی۔

"""مرڈر کرنے""" گھمبیر لہجے میں کہتا وہ اسکو کپکپا گیا۔

"""ہمیں نہیں جانا آپ کے ساتھ""" وہ قدم پیچھے کی طرف لینے لگی۔

""""تمہارے تو اچھے بھی چلیں گیں۔"""" وہ اسکا بازو پکڑتا رعب سے بولا۔

""""ہمارے اچھوں کو ہی لے جائیں پھر"""" وہ جان چھڑانے والے انداز میں اس سے اپنا بازو چھڑوانے لگی۔ اب اسکے قدم پیچھے کی بجائے سائیڈ کی طرف تھے۔ مگر پیچھے دیوار محسوس کرتی وہ خوف سے سرخ پڑتی رک گئی۔

""""ہو گیا؟"""" اس نے کان میں لگی بلوٹوتھ ڈیوائس کو دبا کر کسی سے پوچھا تھا۔ ایک ہاتھ سے مضبوطی سے اسکا بازو پکڑا تھا جسے وہ چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

""""اس دیوار سے اندر کودنا ہے۔ کیمرے بند ہو چکے ہیں۔

ویسے اگر تم پیچھے گئی تو میں کہہ دوں گا کہ میری ساتھی بھاگ گئی ہے،، اسے پکڑ لیں۔ وہ تمہیں آسانی سے پکڑ لیں گیں،، مجھے تو خیر کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا۔ (گولی کی کوئی گارنٹی نہیں)

لیکن اگر تم میرے ساتھ اندر چلو گی تو تم بچ سکتی ہو۔ میں تمہیں بچا لوں گا۔ آئی پرامس"""" اسکا لہجہ آخر میں گھمبیر سرگوشی میں ڈھل گیا تھا۔ وہ خوف بھلائے اسکے وعدے پر ٹکر ٹکر اسے گھورنے لگی۔

""""قتل نہیں کریں گیں ہم """" ! وہ روہانسے انداز میں کہتی وعدہ لینا چاہ رہی تھی۔

""""تم نہیں کرو گی تو وہ تمہیں کر دیں گیں قتل"""" وہ اس پرانی طرز کی حویلی کی دیوار پر چڑھنے لگا۔ یہ شاید پچھلا حصہ تھا تبھی دیوار تباہ حالی کا شکار تھی،، جس کا اندازہ دیوار کی نکلی اینٹیں اور اکھڑے سیمنٹ سے ہو رہا تھا۔ جہاں وہ کھڑے تھے وہاں سے دیوار ٹوٹی ہوئی تھی اور نسبتاً چھوٹی تھی،، تبھی چڑھنا آسان تھا۔

""""یہ دو جگہ سے تھوڑی تھوڑی اینٹیں نکلی ہیں،، ان پر پاؤں رکھ کر اوپر آؤ"""" عالم ادھر ادھر دیکھتا آہستہ سے بولا۔ ویسے تو دھند کی وجہ سے وہ نظر نہیں آ رہے تھے مگر احتیاط بھی ضروری تھی۔

""""اگر گر گئے ہم تو؟"""" عالم نے دانت کچکچائے۔

""""مرہم پٹی کیلیئے ہسپتال پہنچا دوں گا۔ فکر نہ کرو تم۔

اگلے ایک منٹ میں اوپر نہ آئی تو میں چلا جاؤں گا۔"""اسکے لہجے اور آنکھوں کی سختی سے سہم کر وہ اوپر چڑھنے لگی۔

عالم اسکا ہاتھ کھینچ کر اسے اوپر چڑھنے میں مدد کرنے لگا۔

""""ایک تیر سے دو شکار کرنا بھی آسان تھوڑی ہے۔ پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں"""وہ نیچے کودتا ہوا بولا۔ وہ پنجوں کے بل یوں گرا تھا کہ آواز پیدا نہ ہو۔

آن خوف سے اوپر کھڑی اسکی طرف دیکھنے لگی جو کچھ تلاش رہا تھا۔ مگر ناکام ہوتے واپس آیا۔

""""چھلانگ لگانی پڑے گی۔"""وہ اسکے ہاتھ سے گن پکڑتا بولا۔ دیوار اتنی اونچی نہ تھی۔

آن وہیں نیچے بیٹھ گی اور نفی میں سر ہلایا۔

""""پوچھ نہیں رہا،، حکم دے رہا ہوں۔"""وہ روہانسی ہوئی۔

""""ہری اپ۔"""جانتا تھا چوٹ نہیں لگے گی کیونکہ مٹی گیلی تھی،، جس کے باعث جگہ نرم تھی۔ نہ ہی زیادہ اونچائی تھی۔

اسے ہنوز نفی میں سر ہلاتا دیکھ کر وہ نے نیازی سے کندھے اچکاتا آگے بڑھ گیا۔ خود کو اکیلا محسوس کرتے اس نے آؤ دیکھا نا تاؤ بلکہ چھلانگ لگا دی۔

عالم پیچھے مڑ کر گہرا مسکرایا جو آنکھوں میں آنسو لیے اپنی ٹانگیں سہلا رہی تھی۔

""""اب آنا ہے یا نہیں؟""""اسکی بے زار آواز پر آن اس پر لعنتیں بھیجتی اسکے پیچھے چل دی۔

""""صارم،، سب وہاں ہیں نا؟ """ اس نے ادھر ادھر دیکھتے آہستہ سے پوچھا تھا۔

ایک سے زیادہ لوگ تھے تبھی وہ احتیاط برت رہا تھا۔ آن نے اپنے تیئں خوف سے کپکپاتے اندازہ لگایا۔

یہ سچ تھا کہ یہ عام لوگ نہ تھے،،، بلکہ منشیات فروش ہونے کے ساتھ ساتھ انڈر ورلڈ کے لوگوں سے بھی انکے گہرے مراسم تھے۔ اسلئے انکے پاس جانا خطرے سے خالی نہ تھا۔ عالم نے جیب سے کوئی کاغذ نکالا۔ جسے وہ پہچان چکی تھی کیونکہ چند دن پہلے رمشا یہی نقشہ بنا رہی تھی۔

نقشے کے مطابق چلتے چلتے وہ مطلوبہ جگہ پہنچ چکے تھے۔ اسے اسکی گن پکڑا کر وہ کھڑکی سے اندر دیکھنے لگا جہاں ہلکے سے پردے ہٹے ہونے کی وجہ سے اندر کا منظر واضح ہو رہا تھا۔ اندر شراب اور سگار کی محفل سجی تھی۔ جوئے کی بازی چل رہی تھی کیونکہ میز کے گرد چار افراد ہاتھوں میں تاش کے پتے لیے بیٹھے تھے اور میز پر پیسوں کا ایک ڈھیر پڑا تھا۔ ملازم انہیں شراب پیش کر رہے تھے،، کچھ دیر بعد ایک شخص نے ہاتھ کے اشارے سے ملازم کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔

آن نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا،، یہ وہی شخص تھا جس کی عالم نے اسے تصویر دکھائی تھی۔

"""" سنیں! """" اسکی سردی سے کپکپاتی سرگوشی نما انداز پر عالم ہلکا سا مسکرایا تھا۔

""""سنائیں"""" اسی کے انداز میں کہا تو وہ ہمیشہ کی طرح جھینپ کر چند قدم پیچھے ہٹی۔

""""ایک کو مارنا تھا،، یہاں تو اتنے سارے ہیں"""" معصومیت سے کہتے اس نے اپنی سرخ پڑتی ناک کو رگڑا،، جو برف بن رہی تھی۔

""""سب کو مارنا ہے"""" وہ اطمینان سے بولا تو اسکا منہ کھلا تھا۔

""""ایک بات بتاؤں؟"""" اسکے کچھ کہنے کیلئے کھلے لب خود بخود بند ہوئے،، تو سر اثبات میں ہلا۔

""""میں سوچ رہا ہوں مجھے شادی کر لینی چاہیے"""" وہ اگر بروقت اسکے منہ پر ہاتھ نہ رکھتا تو وہ اتنی غیر متوقع بات پر حیرت کے مارے چیخ پڑتی۔ اسکی چیخ عالم کی مضبوط ہتھیلی تلے دب گئی۔

""""تمہارا کیا خیال ہے؟"""" وہ اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگی۔ وہ کہاں کھڑا ہو کر کیا کہہ رہا تھا،، آن کو اسکی ذہنی حالت پر شک ہوا۔

""""کر لیں۔"""" وہ جان چھڑانے کے سے انداز میں بولی تھی۔ نظریں اندر کی طرف اور دائیں بائیں بھٹک رہی تھیں کہ کوئی دیکھ نہ لے۔

""""تمہیں بھی شادی کر لینی چاہیئے"""" وہ مشورہ دے رہا تھا یا عادت کے مطابق حکم۔

آن ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔ بے اختیار ہو کر اس نے عالم کے کندھے پر چٹکی کاٹی تھی۔ گویا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی تھی۔ عالم نے قہقہہ دباتے اسکی حرکت پر مصنوعی غصے سے گھورا تو وہ خوف کے مارے نظریں جھکا گئی۔

""""ہمیں نہیں کرنی"""" وہ منمنائی۔

""""کرنی تو پڑے گی"""" وہ کندھے اچکاتا بولا۔ انداز استحقاق سے بھرپور تھا۔

""""کیوں؟"""" سرد ناک اسکے عجیب و غریب حکم پر غصے سے مزید سرخ ہوئی تھی۔

""""کیونکہ مجھے تم سے شادی کرنی ہے"""" دفعتاً کھڑکی ٹوٹنے کی آواز گونجی،، گولی کھڑکی سے پار ہوئی تھی اور شیشہ ٹوٹا تھا۔ اگر وہ بروقت پیچھے نہ ہٹتا اسے لے کر تو وہ دونوں شیشہ گرنے سے زخمی ہو جاتے۔ گولی چلنے کا خوف اور اسکی کہی گئی بات کا اثر تھا کہ آنِ عالم کی زبان پر قفل لگ گئے۔ آواز حلق سے نکلنے سے انکاری تھی۔

وہ اسے پرپوز کر رہا تھا؟ وہ بھی اتنے عجیب و غریب لمحے اور عجیب و غریب جگہ پر۔

دفعتاً گولیوں کا اور ٹوٹ پھوٹ کا شور مچ گیا تھا۔ آن کی گرفت خود بخود گن پر مضبوط ہوئی جیسے یہ اسکی حفاظت کا ذریعہ ہو۔ اور حقیقت بھی یہی تھی۔

""""کروگی نا؟ """" ایک اور فائر کرتے اس نے کہا الفاظ ایسے تھے جیسے پوچھ رہا ہو۔ جبکہ لہجہ نے انکار کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی تھی۔

وہ کیا تھا؟ اسے بلکل سمجھ نہ آیا۔

""""کوئی آرہا ہے؟"""" قدموں کی چاپ محسوس کرتے جہاں گن پر گرفت مضبوط ہوئی وہیں وہ اسکے قریب کھسکتی خوف سے بولی تھی۔

ارادہ اسکی توجہ اس جگہ اور یہاں کے حالات کی طرف کرنے کا تھا مگر شاید اندازہ نہیں تھا وہ قدموں کی چاپ بخوبی سن سکا تھا وہ بھی اس سے پہلے۔

""""جواب؟"""" اپنے لفظ پر زور دیتے وہ ٹوٹی کھڑکی کو دیکھنے لگا۔ جہاں سے وہ چاروں دروازہ توڑنے کی ناکام کوششیں کرتے واضح نظر آرہے تھے۔

مگر ملازموں کے بھیس میں موجود عالم کے بندے باہر سے تالا لگا چکے تھے۔ عالم چاہتا تو ابھی انہیں گولیوں سے بھون دیتا مگر ابھی اسے ایک تیر سے دو شکار بھی تو کرنے تھے۔

ایک تو آن کو یہ سمجھانا تھا کہ جب اپنی جان پر بن آئے تو قتل کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ وگرنہ انسان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اور وہ بے وقوف لڑکی یہ بات سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھی۔

دوسرا وہ اسے پرپوز کرنا چاہتا تھا،، مگر یہ پرپوزل کم دھونس اور حکم زیادہ لگ رہا تھا۔

مگر یہ انوکھا پرپوزل بھی صرف ایک شخص ہی کر سکتا تھا اور وہ تھا جانِ عالم،، عرف سیٹھ عالم۔

""""ہم کیسے؟

ہمیں تو آپ کا نام بھی نہیں پتا""" وہ رونے والی آواز میں بولی تھی۔ اسکے جسم کی کپکپاہٹ عالم کی نظروں سے اوجھل نہ تھی۔ اسکا سارا دھیان قدموں کی چاپ کی جانب تھا جو ہر گزرتے لمحے میں قریب سے قریب تر ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

"""یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے،، نکاح کے وقت پتا لگ جائے گا""" وہ آرام سے بول کر پیچھے مڑا تو اسکا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو کوئی شخص گن لیے انکی طرف بڑھ رہا تھا جسے وہ پوری طرح دیکھنے سے قاصر تھے وہ شاید ابھی انہیں دیکھ نہیں پایا تھا،، کیونکہ دھند کافی بڑھ چکی تھی۔

""""اسے ماریں۔"""" اسکے محض لب ہلے تھے۔

""""نو"""" وہ آرام سے بول کر پیچھے ہٹا۔ آن اسکے ساتھ ہونے لگی مگر وہ آنکھیں دکھاتا اسے پیچھے کر گیا۔

ہلچل محسوس کرتے اس آدمی نے فائر کیا تھا جو ان دونوں سے چند قدموں کے فاصلے سے گزر گیا تھا۔

عالم بے پرواہ بنا کھڑا رہا، جب دوسرا فائر آیا تھا۔ اب اس آدمی کی شکل واضح تھی کیونکہ وہ قریب پہنچ چکا تھا۔

""""آہہہہہہ"""" وہ پوری قوت سے چلائی،، ساتھ ہی ٹریگر پر ہاتھ کا دباؤ بڑھا اور گولی سیدھا سامنے کھڑے شخص کے سینے میں جا لگی تھی۔ اتنے میں وہ بھی فائر کر چکا تھا مگر عالم پھرتی کا مظاہرہ کرتا اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔ وہ سیدھا اسکے چوڑے سینے سے ٹکرائی۔ خوف سے گن بھی چھوٹ کر گری،، جو عالم نے اٹھالی تھی،، کیونکہ اسکی اپنی گولیاں ختم ہونے کے قریب تھیں۔ اس تڑپتے شخص کا نشانہ لے کر کئی فائر کر ڈالے،،، تب تک اسکے ساتھی بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

""""تم نے مرڈر کیا ہے؟"""" مسکراہٹ دباتا وہ مصنوعی حیرت سے بولا تو آن کی اسکی شرٹ پر گرفت مضبوط ہوئی۔ عالم ایک ہاتھ اسکے لرزتے وجود کے گرد باندھتا ٹوٹی کھڑکی سے اندر کی طرف اندھا دھند فائرنگ کرنے

لگا۔ آبادی سے دور اس حویلی میں اس قدر دھند میں پولیس اتنی جلدی کسی صورت نہیں پہنچ سکتی تھی۔ کیمرے بند تھے تو گارڈز بے ہوش۔

لہذا عالم بے خوف و خطر ان کو موت کے گھاٹ میں اتار رہا تھا۔

""سیٹھ عالم،، مر وگے تم"" درد سے بلبلاتی آواز گونجی ساتھ ہی کوئی شو پیس نما چیز اڑتی ہوئی آئی تھی۔ وہ بر وقت نیچے ہوا۔۔ انکے پاس بندوقیں نہیں تھیں کیونکہ عالم کے بندے سارا انتظام کر چکے تھے۔

آن کو خود سے الگ کرتا وہ کھڑکی سے اندر کودا۔ وہ بت بنی سامنے پڑی اس لاش کو دیکھ رہی تھی،،، جس کو ابھی اس نے مارا تھا۔ عالم کے بندے یہاں وہاں بندوقیں پکڑے کھڑے تھے۔ گویا انکی حفاظت کر رہے تھے۔

وہ دس منٹ بعد سب کو لقمہ اجل بنا کر باہر آیا تو اسکے ماتھے سے ہلکا سا خون نکل رہا تھا۔ جو انکی طرف سے ماری گئ چیزوں کی وجہ سے نکل آیا تھا۔

""جلدی اٹھو اور بھاگو"" اسکے بت بنے وجود کو پکڑ کر کھڑا کیا اور پھولی سانسوں کے درمیان کہا۔

وہ خود بھی یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی اسلیے فوراً اٹھ کر اسکے پیچھے بھاگی۔

""پولیس کو کال کر کے تم سب بھی نکلو وہاں سے""کان میں لگی ڈیوائس میں بول کر وہ بھاگ رہا تھا۔ آن منزل کا تعین کیے بغیر اکھڑتی سانسوں سے اسکے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

عالم اب تک باہر نکل چکا ہوتا مگر آن کی رفتار سے بھاگنے کی وجہ سے دیر ہو رہی تھی۔

پندرہ منٹ لگاتار بھاگنے کے بعد وہ رکے،، آن نے بمشکل سانسیں بحال کرتے دیکھا تو وہ گاڑی کے سامنے کھڑے تھے۔ ایک دم اسکی آنکھیں چمکیں۔ وہ وہاں سے نکل آئ تھی۔ اسے یقین نہ ہوا۔

نڈھال ہو کر گاڑی سے ٹیک لگا کر وہ گہرے سانس بھرنے لگی۔

""""تم نے جواب نہیں دیا"""وہ سانسیں بحال کرتا بولا،،، آن تو بھول ہی گئی تھی وہ بات اس بھاگم دوڑ میں۔ اس لمحے اسکے سوال نے قتل والی بات بھی بھلادی تھی۔

اسکے سوال پر وہ پہلے چونکی،، پھر آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔

""""چلو تمہارے پاس دو آپشن ہیں """ وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اسکی جیکٹ نکال کر لایا اور اسکے حوالے کی۔ ساتھ ہی مفلر بھی اسے پکڑایا۔ وہ لب کاٹتی دونوں چیزیں لے کر پہننے لگی۔

""""یا اقرار کرو یا انکار""""وہ خود پانی کی بوتل نکال کر پانی پینے لگا۔

نظریں اسکے سہمے چہرے پر ٹکی تھیں۔

""""ہمارے اقرار کرنے سے کیا ہوگا؟""""وہ عجیب وغریب کیفیت میں مبتلا،، اکھڑی سانسوں اور ٹوٹے پھوٹے لہجے میں کہتی اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گئی۔ اس نے خالی بوتل گاڑی میں پھینکی اور اسے دیکھنے لگا۔

""""ظاہری سی بات ہے میں تم شادی کرلوں گا۔ """"وہ مزے سے بولا تو مقابل کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلیں۔

""""اگر انکار کیا تو؟""""وہ بھاگ بھاگ کر خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیرتی بولی۔ مقابل نے تو پانی تک کی صلح نہیں ماری تھی۔ اسکے سنہرے بال جوڑے سے آزاد ہو کر کندھوں پر بکھرے تھے جبکہ آوارہ لٹیں اسکے چہرے کو چومتی اڑ رہی تھیں۔

""""میں تم سے شادی نہیں کروں گا۔ """"اسکا جواب عجیب وغریب اور ناقابلِ یقین سا تھا مگر آن کی رگ وپے میں سکون سرائیت کر گیا تھا۔

اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے مگر اسکی اگلی سرگوشی ساری خوشی کو ملیامیٹ کرتی اسے ساکت کر گئی۔

""""بلکہ سب کو بتادوں گا کہ تم نے مرڈر کیا ہے"""" وہ جھک کر اسکے کان کے پاس بولا اور پیچھے ہو کر اسکی اڑی رنگت دیکھنے لگا۔ وہ خوف سے باقاعدہ کپکپا رہی تھی۔ عالم کا دل چاہا قہقہے لگا کر ہنسے۔

""""آپ کی بات پر کون یقین کرے گا؟"""" وہ کئی لمحوں کے توقف کے بعد بہادر بنتی زبردستی مسکرا کر بولی تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ دل بری طرح دھک دھک کر رہا تھا اور کپکپاہٹ بھی جاری تھی۔

عالم نے متاثر کن انداز میں اسے دیکھا اور شرٹ سے اٹکی وہ چیز اسکے سامنے کی جس میں کیمرہ فکس تھا۔ اسکی عادت تھی کہ وہ اپنے ہر قتل کی ریکارڈنگ کرتا تھا۔ نجانے کیوں؟

""""اس ریکارڈنگ پر تو یقین کریں گیں نا؟

میں صرف وہ حصہ دکھاؤں گا جس میں تم نے قتل کیا تھا۔"""" اسکی مسکراہٹ میں چھپی دھمکی پر آنِ عالم کی زبان تالو سے چپک گئی۔

""""آپ کی بات پر کون یقین کرے گا؟"""" وہ کئی لمحوں کے توقف کے بعد بہادر بنتی زبردستی مسکرا کر بولی تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ دل بری طرح دھک دھک کر رہا تھا اور کپکپاہٹ بھی جاری تھی۔

عالم نے متاثر کن انداز میں اسے دیکھا اور شرٹ سے اٹکی وہ چیز اسکے سامنے کی جس میں کیمرہ فکس تھا۔ اسکی عادت تھی کہ وہ اپنے ہر قتل کی ریکارڈنگ کرتا تھا۔ نجانے کیوں؟

""""اس ریکارڈنگ پر تو یقین کریں گیں نا؟

میں صرف وہ حصہ دکھاؤں گا جس میں تم نے قتل کیا تھا۔"""" اسکی مسکراہٹ میں چھپی دھمکی پر آنِ عالم کی زبان تالو سے چپک گئی۔

"""میں منتظر ہوں تمہارے جواب کا""" اسکی غیر ہوتی حالت پر وہ لب دانتوں تلے دبائے اسے دیکھنے لگا۔ وہ اسے 'اچھی' لگتی تھی،، مگر فلحال وہ اسے یہ بات ہرگز نہیں بتانا چاہتا تھا۔

وہ اسے کب سے 'اچھی' لگتی تھی،، وہ خود نہیں جانتا تھا۔ شاید تب سے جب اس وہ اسے پیسے دینے آئی تھی وہ جاتے جاتے الفاظ کا طمانچہ اسکے منہ پر مار کر گئی تھی۔

یہ اچھا لگنا آہستہ آہستہ کسی اور احساس میں بدل جاتا جب جب وہ اسے اپنے روبرو دیکھتا۔ جب جب وہ اپنی نیلی آنکھوں سے اسکے چہرے کے نقوش چھوتا۔

"""ہمیں نہیں کرنی آپ سے""" وہ اپنے قدم پیچھے کو لیتی نڈر ہو کر بولی۔ حسب توقع اسکا انکار عالم کو طیش دلا گیا جسے اس نے بمشکل دبایا۔

"""کیوں؟""" ماتھے پر لاتعداد بل ڈالے پوچھا۔ وہ اسکے غصے سے سہم کر پیچھے ہوتی مگر اسکی پشت گاڑی کے دروازے جا لگی۔ اس سے پہلے وہ سائیڈ سے ہو کر نکلتی وہ دونوں بازو اسکے گرد ٹکا کر راہ فرار بند کر چکا تھا یوں کے وہ اس سے محض ایک ہاتھ کے فاصلے پر تھی۔ اسکے کلون کی مہک آن کے حواسوں کو جھنجھوڑ گئی۔

"""آپ قاتل ہیں""" وہ غصے سے ناک پھلاتی بولی تھی۔ دل کسی سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا،، لیکن وہ کیسے اقرار کر سکتی تھی۔ دوسری طرف عالم نے بمشکل مسکراہٹ چھپائی۔

"""قاتل تو تم بھی ہو""" اسکی قربت کا اعجاز تھا یا اسکے غیر متوقع سوالات کا،، کہ وہ تو بھول ہی گئے کہ تھوڑی دیر پہلے وہ بھی ایک قتل کر چکی ہے۔

"""اگر ہم قتل نہ کرتے تو وہ مار دیتا ہمیں""" وہ بے بسی سے بولی تھی۔ اس سے زیادہ خود کو یقین دلانا چاہا تھا۔

""""قتل تو قتل ہی ہوتا ہے آنِ عالم"""" وہ سرگوشی نما انداز میں کہتا اسکے بالوں کو انگلی کی مدد سے ہٹاتا بولا،،، کہ اسکے لمس سے مقابل کے بدن میں خوف پھیل گیا۔

""""کوئی اور وجہ بتاؤ انکار کی"""" وہ اسکی پیشانی پر چمکتی پسینے کی بوندیں دیکھتے وہ ہلکا سا مسکرایا۔ اسکا لرزتا وجود اسکے قریب کھڑا اسکے دل میں کئی احساسات جگا گیا تھا۔ بڑھتی سردی اور بڑھتی دھند میں وقت اور جگہ کا خیال کئے بغیر وہ بے صبری سے اسکے جواب کا منتظر تھا۔

یہ الگ بات تھی کہ جواب اسکی پسند کا ہی ہونا تھا۔

""""آپ غلط کام کرتے ہیں۔"""" کندھے ڈھیلے چھوڑتے نئی وجہ پیش کی انکار کی۔ وہ پیچھے ہٹتا اسکے ساتھ گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ دونوں کے کندھوں کے درمیان محض چند انچ کا فاصلہ باقی تھا۔

""""تم بھی اسی ٹیم کا حصہ ہو"""" اسکے سارے سوالات یہاں آکر دم توڑ گئے۔ اس پر لگے ہر الزام کا کچھ زمہ اس پر بھی آتا تھا کیونکہ وہ بھی اسی کی ساتھی اسی کی ٹیم کا حصہ تھی۔

""""تو میں ہاں سمجھوں؟"""" اسکے چہرے پر نجانے کتنے عرصے بعد اتنی خوبصورت مسکراہٹ رقصاں تھی۔

""""ہمیں آپ کا نام نہیں پتا۔ تو کیسے ____"""" وہ پیروں پر نظریں ٹکائے نم لہجے میں بولی۔

""""مجھے تو پتا ہے تمہارا نام"""" آن نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو دونوں ہاتھ باندھے سردی سے بے نیاز صرف شرٹ میں ملبوس تھا جس کے کھلے بٹنوں سے اسکا سینہ واضح ہو رہا تھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ نیلی آنکھوں میں آج وحشت کی بجائے ایک الگ ہی کہانی لکھی تھی۔

""""اب تو ہاں سمجھوں؟"""" اسے مزا آ رہا تھا اسکی حالت پر مصنوعی بے زاری لیے پوچھ کر وہ اسکے چہرے پر بکھرا خوف اور پھیلی الجھن دیکھنے لگا۔

""""ہمیں تو آپ کے بارے میں آپ کردار کے بارے میں بھی نہیں پتا کہ ______________"""وہ بولتے بولتے اسے دیکھ کر،، اسکے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر ہراساں ہو کر جملہ ادھورا چھوڑ گئی۔ کچھ کہنے کی چاہ میں کھلے لب پھڑ پھڑا کر رہ گئے۔

"""مجھے تو تمہارے کردار کا پتا ہے اور یقین بھی۔

تو میرے خیال سے یہ کافی ہو گا"""وہ آنکھوں میں نرم تاثر لیے اسے دیکھنے لگا۔ آن نے جواباً آنکھوں میں بے یقینی لیے اسکی نیلی آنکھوں میں جھانکا جہاں مذاق کی رمق تک نہ تھی۔

اسے ایک رقاصہ کے کردار پر یقین تھا؟ اسکا دل چاہا وہ قہقہے لگا کر ہنسے۔

دل کی صدا پر لبیک کہتی وہ اچانک ہنسی۔ اور پھر ہنستی چلی گئی۔ آنکھوں میں آنسو مچلنے لگے تھے،، تو دوسری طرف ہونٹوں پر ہنسی تھی،، جو خود کا مذاق اڑاتی محسوس ہوئی۔

وہ لمحے بھر میں اس ہنسی کی وجہ بھانپ گیا تھا۔ عالم کئی لمحے اس رم جھم کو دیکھتا رہا۔ اسکی ہنسی سے اذیت سی محسوس ہوئی تھی۔

"""جواب؟""""اسکی گھمبیر آواز سے وہ ہنسنا بھول کر گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

""""ہمیں نہیں کرنی۔ نہ آپ سے نہ کسی سے۔

نہ ابھی نہ پھر کبھی۔""""وہ ہر ڈر بھلائے بولی تھی۔ وہ زیادہ سے زیادہ اسے مار سکتا تھا، تو موت سے اب اسے ڈر نہیں لگتا تھا۔ کیونکہ دکھوں، غموں اور اذیتوں کیلیئے موت سے بہترین راہ فرار کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔

"""مجھے کرنی ہے۔ تم سے اور کسی سے نہیں۔

ابھی اور صرف ابھی۔""""اسی کے انداز میں کہتا وہ گاڑی ان لاک کر کے اسکی طرف کا دروازہ کھولنے لگا۔

""""انکار سخت ناپسند ہے مجھے۔ """"اسکے ادھ کھلے لبوں پر انگلی رکھتا وہ دھونس بھرے انداز میں کہتا اسے اندر بیٹھنے کا کہنے لگا،، کیونکہ اگر وہ مزید کھڑی رہتی تو یا تو زمین بوس ہو جاتی،، یا قلفی بن جاتی۔

""""زبردستی نہیں کر سکتے آپ۔""""وہ سوں سوں کرتی بولی۔

""""اچھا کون روکے گا مجھے؟""""وہ گال کھجاتا جیسے اسکا مزاق اڑا رہا تھا۔ آن کو اس لمحے شدت سے نوال حیدر کی کمی محسوس ہوئی تھی۔

""""کیا ملے گا ہم سے شادی کر کے؟ """"وہ روہانسی ہوتی اب عنقریب منت سماجت پر آنے والی تھی۔

""""ایک عدد خوبصورت بیوی،، معظم اور زمر کو ایک عدد ممانی،، ایک عدد فری کی ساتھی جسے تنخواہ نہیں دینی پڑے گی،، ایک عدد پارٹنر۔ ایک عدد رازدار،،، ایک عدد کک۔

دیکھو کتنا فائدہ ہو گا مجھے تم سے شادی کر کے۔""""وہ خوشی سے نہال اسے سکتے میں چھوڑ گیا۔

""""ہمیں کیا ملے گا؟""""اب جب کہ عالم کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ سکتے میں جا چکی ہے تو اسکی مری مری آواز گونجی جو بمشکل عالم کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

""""تمہیں کیا ملے گا؟

ہممممممم! اچھا سوال ہے۔ """" وہ سوچنے کے انداز میں آنکھیں گھماتا سٹرئیرنگ گھما کر موڑ کاٹ چکا تھا۔

آن کا دل چاہا وہ دھاڑیں مار کر روئے۔ کہاں پھنس گئی تھی وہ۔

ایک جہنم سے دوسری جہنم میں۔ اب مقابل اسے تیسری جہنم میں جھونکنا چاہ رہا تھا۔

""""تمہیں میں ملوں گانا""کانوں کے پاس گھمبیر بوجھل آواز گونجی تو وہ اچھل کر دروازے کے ساتھ لگی۔

دھڑکنیں پہلی بار رک سی گئی تھیں۔ وہ خطرناک حد تک آنکھیں پھیلائے،ان میں دنیا جہاں کی حیرت سموئے اسے دیکھنے لگی،،جو سامنے ونڈ سکرین پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔

اسکے جواب نے کچھ کہنے کے قابل ہی کہاں چھوڑا تھا۔

""""ہمیں واپس جانا ہے۔""""وہ آنکھیں بند کر کے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا گئی۔

شاید نہیں یقیناً وہ قتل والی بات کو سر پر سوار کر کے نروس بریک ڈاؤن کروالیتی،،، مگر مقابل اچھے سے اسے الجھا گیا تھا۔ اب اسکی سوچوں کا مرکز صرف ایک ہی ذات تھی،، سیٹھ عالم۔

اور یہی تو وہ چاہتا تھا۔ وہ دونوں کام ایک ساتھ نکلوا چکا تھا۔

بلاشبہ مقابل ایک شاطر انسان تھا۔

""""ویسے تم بھی قاتل، میں بھی قاتل۔

خوب گزرے گی جب مل بیٹھیں گیں قاتل دو۔""""آن نے شکوہ بھری نم نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔ مگر وہ اسکی طرف متوجہ نہیں تھا۔

""""سوچنے کیلئے کتنا وقت چاہیے؟""""وہ اسکے سوال پر ہنس دی۔

""""سوچنے کے بعد انکار کا حق ہو گا کیا؟""""اسکا سوال عالم کو لاجواب کر گیا۔

""""انکار کی کوئی ایک وجہ بتادو،،ایسی وجہ جس سے میں لاجواب ہو جاؤں،،پھر تمہارا انکار قابل قبول ہو گا""""

اسے اب اس لڑکی پر ترس آ رہا تھا،، کیا یہ واقعی ترس تھا یا پھر________؟

جو بھی تھا مگر وہ کسی احساس کے تحت سائیڈ پر گاڑی روک کر اسکی طرف مڑا۔ گویا پوری طرح اسکی طرف متوجہ تھا۔

""انکار کی وجہ طاقتور ہے۔ بتا بھی دوں گی،، بشرطیکہ آپ ہمارے انکار کو سنجیدگی سے لیں گیں۔"" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔ عالم کا پورا وجود اس وجہ کو سننے کیلیئے بے تاب تھا۔

""چند پیسوں کے عوض آپ چند ماہ پہلے ایک بند کمرے میں ہمارا ہاتھ ایک ہوس کے پجاری کے ہاتھ میں تھما کر چلے گئے تھے اور_____"" بولتے بولتے اسکی آواز رندھ گئی تھی۔ مزید بولنا محال لگا تو وہ خاموش ہو گئی۔ جانِ عالم لب بھینچ گیا تھا۔ وہ اسے چند لمحوں کیلیئے لاجواب کر گئی تھی،، مگر صرف چند لمحوں کیلیئے۔

""تمہیں کس چیز پر اعتراض ہے؟

پیسوں کے عوض یہ کام کرنے پر؟

یا 'میں' نے ایسا کیا اس بات پر اعتراض ہے؟"" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔

""اعتراض نہیں ہے۔ مگر ہاں اسی شخص کے ساتھ شادی کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔"" عالم سر ہلاتا سیدھا ہو کر سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔

""اس سوال کے جواب کے بعد تو ہاں ہی ہونی چاہیے آن۔ "" وہ آنکھیں دکھاتا بولا تو آن خاموشی سے اسے دیکھنے لگی،، اسکی منتظر آنکھوں میں دیکھتے عالم نے گہری سانس لی۔

""مداوا بھی تو کیا تھا نا "" ! آن چونکی تھی۔ کونسا مداوا،، کیسا مداوا۔

وہ بے تابی سے اسکے اگلے جملے کی منتظر تھی۔

""میرے کام کا اصول ہے کہ ایک دفعہ جسے زبان دے دوں اسی کا کام کرتا ہوں۔ زیادہ پیسوں کی خاطر اسکے مخالف کی بات نہیں مانتا نہ ہی سنتا ہوں۔ کیونکہ اس طرح تو پھر ہر کوئی مجھے زیادہ پیسوں میں خرید کر اسی کے خلاف کر دے جس کو میں پہلے زبان دے چکا ہوؤں۔

مگر شاید تم بھول رہی ہو کہ حسن آراء کی آفر ٹھکرا کر اپنے اصولوں کو ٹھوکر مارتے میں نے تمہاری آفر قبول کی۔ یہ ایک ادنٰی سی کوشش تھی،، اس عمل کا مداوا کرنے کی جو میں نے دانستہ طور پر کیا۔

ورنہ چند لاکھ روپوں کہ خاطر سیٹھ عالم اپنی زبان سے نہیں مکرتا۔"" وہ ساکت سی اسے دیکھ رہی تھی جو گھبیر لہجے میں بولتا ہر انکار کو رد کر گیا تھا۔

""مگر "" !

""ششششش،،، اب اظہارِ محبت ہی باقی ہے،، یا گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کیا ہوتی ہے وہ گول سی،،، خیر جو بھی ہوتی ہے وہی پہنانا باقی ہے،، باقی سب تو کر لیا۔

اب تمہارا انکار کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اور باقی کے جو اعتراضات ہے انہیں پھر کبھی پر ادھار رکھ لو۔"" وہ ایک گہری نگاہ اسکے سراپے پر ڈالتا گاڑی سٹارٹ کر گیا۔

""ویسے ابھی تمہارا شکوے شکایت اور یہ منہ بنانا بنتا نہیں ہے،، کیونکہ ابھی تم بیوی والی پوسٹ پر آئی نہیں ہو۔ ""اسے سوچوں میں گم دیکھ کر عالم نے لب دبائے چھیڑا۔ اسکے چہرے کی رنگت میں سرخی گھلنے لگی۔ عالم مبہوت ہوا تھا اس قدر دلفریب منظر کو دیکھ کر۔

آدھے گھنٹے بعد گاڑی فلیٹس کے سامنے رکی،، وہ اسکی طرف دیکھے بغیر تقریباً بھاگتی ہوئی اندر بڑھ گئی۔

وہ اسے روک بھی نہ سکا تھا۔

""""صارم،، سب ٹھیک ہے نا؟"""" وہ فون ملا کر صارم سے پوچھنے لگا ایک تیر سے دو شکار کے چکر میں وہ اس سے پوچھنا ہی بھول چکا تھا۔

سب اوکے کی رپورٹ ملتے ہی وہ فون رکھ گیا۔

""""نوال حیدر تم سے ملنا چاہتا ہوں مگر خیر کل مل لوں گا۔"""" وہ اسکا ردعمل سوچتا ہنسا تھا۔ دوسری طرف آن کے بارے میں سوچتے مسکراہٹ گہری ہوئی۔

""""تم مجھے 'اچھی' لگتی ہو،، یہ شاید میں تمہیں کبھی نہ بتاؤں یا شاید بتا بھی دوں۔ """" وہ خود سے کہتا خود ہی کی نفی کرتا میوزک آن کر گیا مگر آج گانا دل کے احساسات کی ترجمانی کرتے محسوس ہوا۔ دل کا ماحول بدلا تھا تو سب کچھ اپنا اپنا اور اچھا لگنے لگا تھا۔

****

وہ بیڈ پر چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔ آج جو کچھ ہوا تھا،، وہ اسے بری طرح دکھی کر گیا تھا۔ ابراہیم اسے اب تک لاتعداد کالز اور میسجز کر چکا تھا،، مگر وہ فون ہاتھ میں پکڑے ان سب کو نظرانداز کر رہی تھی۔ وہ اس وقت شدید غصہ تھی،، اور اسکا فلحال ابراہیم سے بات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

فون کی رنگ پچھلے دس منٹ سے لگاتار بج رہی تھی۔ شاید وہ بھی جان گیا تھا کہ زمر جان بوجھ کر اسے نظرانداز کر رہی ہے۔ اسلیے کال پر کال کر رہا تھا۔

""""کیا مسئلہ ہے؟ """" فون اٹھاتے ہی وہ چیخی،،، جس طرح پچھلے دس منٹ سے فون چیخ رہا تھا۔

""""سوری"""" زمر نے کچھ بھی کہنے سے خود کو باز رکھا اور لب سختی سے آپس میں پیوست کیے لیٹی رہی۔

ناراضگی کا واضح اظہار تھا۔

""""تھوڑا اوور ریئیکٹ کر گیا تھا میں"""وہ کوئی رد عمل نہ پا کر مزید بولا تھا۔

زمر یونہی چت لیٹی تھی۔ فون کان کے پاس تکیے پر پڑا تھا۔

""""طریقہ غلط تھا مگر بات ٹھیک تھی۔"""وہ اب بھی اپنی غلطی پر پشیمان نہیں تھا۔ اسے بس اپنے رویے پر دکھ تھا مگر الفاظ پر نہیں۔ زمر لاتعداد منفی سوچوں میں گھری چھت کو گھورے جا رہی تھی۔

""""آپ غصہ کریں،،یا جو بھی کہیں، مگر خاموش تو مت ہوں۔"""وہ ہنوز خاموشی محسوس کرتے اب کی بار التجائیہ لہجہ میں بولا۔ وہ جواب دینے ہی والی تھی کہ اسکا دوپہر والا رویہ یاد کرتے ہونٹ سختی سے بند کر لیے۔

""""ٹھیک ہے پھر میں بولتا رہوں گا وہ بھی فضول میں۔ اور آپ کو میری فضول بکواس بھی سننی پڑے گی۔"""وہ اسکی بے رخی پر خود بھی اذیت محسوس کر رہا تھا۔ اسے اپنے عمل پر شرمندگی تھی۔

زمر کے ہونٹوں پر بھولی بسری مسکان آٹھہری۔ اس نے کروٹ بدل کر فون آنکھوں کے سامنے کیا جہاں سامنے ہی اسکی مغرور سی تصویر تھی،،ماتھے پر ڈلے بل اسے مغرور اور روٹھا شہزادہ بنا رہے تھے۔

وہ اسکی باتوں سے انجان اسے دیکھنے میں مگن تھی۔ نجانے کتنی دیر وہ اسے دیکھتی رہی۔

""""زمر""""اسکا سماجت بھرا انداز تھا۔ وہ چونک کر ہوش میں آئی۔ کال کی ٹائمنگ دیکھی تو ایک گھنٹہ پچیس منٹ لکھی آ رہی تھی۔ وہ فوراً سے اٹھ بیٹھی۔ حیرت سے فون کان کو لگایا وہ ہنوز بول رہا تھا۔ مگر وہ کیا بول رہا تھا،،یہ شاید اسے خود بھی نہیں پتا تھا۔

""""تم تب کے کیا بول رہے ہو؟""""اس لمحے وہ بھول گئی تھی کہ کوئی ناراضگی بھی ہے ان دونوں کے بیچ۔ وہ اس سے زیادہ دیر کسی بات کو اپنے سر پر سوار نہیں کر سکتی تھی۔ یہ اچھی عادت تھی یا بری،،یہ تو وقت ہی طے کر سکتا تھا۔

""""مطلب تب کی آپ مجھے سن ہی نہیں رہیں؟"""" وہ حیرت اور خفگی سے بولا تھا۔

""""کام جو بہت اچھا کیا تھا تم نے جو یہاں بیٹھ کر تمہاری باتیں سنوں۔ بلکہ ایک کام کرو آج تم سنا ہی دو،، سب سنا دو جو تمہارے دماغ میں بھرا ہوا ہے۔

میں ہمہ تن گوش ہوں۔"""" ابراہیم اسکی معصومانہ ناراضگی پر ہنس دیا۔

""""ہنس لو،، قدر ہی نہیں ہے میری۔

جب نہ ہوئی پاس تب آئے گی میری قدر۔"""" مقابل مسکراہٹ بھول کر سکتے میں تھا۔ دل کی دھڑکنوں میں ہلچل کے بعد ایک دم ٹھہراؤ آگیا،،، اور وہ اذیت سے اسکی بات کو ہضم کرنے کی کوششوں میں تھا۔

""""کافی فضول بولتی ہیں آپ۔"""" وہ محض اتنا ہی کہہ پایا تھا۔

""""تم نے بلکل اچھا نہیں کیا ابراہیم گیلانی۔"""" اسے ایک بار پھر یاد آیا تو وہ دھیمی آواز میں بولی۔

""""جانتا ہوں۔"""" اس نے گویا اعتراف جرم کیا تھا۔

""""ہزار دفعہ کاغذ پر سوری لکھو،، کل میرا ڈرائیور تمہارے گھر سے وہ کاغذ لے آئے گا۔ کیونکہ تمہیں تو ریسٹورنٹ میں ملنا پسند نہیں ہے۔"""" وہ ناچاہتے ہوئے بھی آخر میں طنز کر گئی۔ جس کا اسے فوراً احساس ہوا تھا۔

""""وہ غصے میں کہا تھا۔"""" اس نے صفائی دی تھی۔ زمر سر ہلا کر رہ گئی۔

""""مگر میں سیرئیس ہوں۔ مجھے کل تک ایک ہزار دفعہ سوری لکھ کر بھیجنا۔ ورنہ میں اور زیادہ ناراض ہو جاؤں گی۔"""" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی تھی۔

""""اوکے۔"""" وہ کسی قسم کی بحث کے بغیر مان گیا تھا۔

""""اب سونا ہے مجھے۔ فون بند کرو۔"""" وہ بے رخی سے کہتی واپس لیٹ گئی۔ ابراہیم نے گھڑی کو دیکھا جہاں دس بج رہے تھے۔

""""لیکن میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"""" زمر فاتحانہ طور پر مسکرائی۔

""""ابھی سوری قبول نہیں کی میں نے۔ اس لیے فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرے ساتھ۔ گڈ نائٹ۔ سویٹ ڈریمز۔"""" وہ اس کی بات ان سنی کرتی فون کاٹ چکی تھی۔ اس سے پہلے وہ سوتی،، کسی نے ہلکا سا دروازہ ناک کیا۔

""""آجائیں"""" وہ کپڑوں سے شکنیں دور کرتی اٹھ بیٹھی۔

""""ارے واہ جی دولہے میا______________ میرا مطلب ہے ماموں جان آئیں ہیں۔"""" فورآ اپنا جملہ درست کیا تھا کیونکہ عالم نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا تھا۔

""""ابراہیم کی امی سے بات کی ہے میں نے"""" عالم صوفے پر بیٹھتا اسے بتانے لگا۔ زمر نے اچنبھے سے فون کو دیکھا،، ابراہیم نے تو اسے ابھی تک کچھ نہیں بتایا تھا اس بابت۔

""""ابھی کی ہے دو منٹ پہلے ہی فون بند ہوا ہے۔"""" عالم اسکے چہرے پر پھیلی الجھن بھانپتے بولا۔ زمر نے پرسکون ہوتے سر ہلایا۔

""""کس بابت؟"""" وہ جانتے بوجھتے بھی پوچھ بیٹھی۔

""""رخصتی کے بارے میں۔ اگلے ہفتے کا ڈیسائیڈ ہوا ہے۔"""" وہ نیند اور تھکن سے بند ہوتی آنکھیں مسلتا بولا۔ زمر پرسکون ہو کر ہلکا سا مسکرا دی۔ تبھی معظم کمرے میں داخل ہوا۔ عالم کل رات ہی اس سے معافی مانگ چکا تھا،، کیونکہ بقول عالم کے اس نے کچھ زیادہ ہی کہہ دیا تھا۔ لہذا معظم بھی اس بات کو درگزر کرتا نارمل سا پھر رہا

تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ دونوں ایک دوسرے سے بات کیے بغیر،، ایک دوسرے کو چھیڑے بغیر رہ ہی نہیں سکتے تھے۔ عالم کو صبح صبح معظم کے ہاتھ کی چائے کی عادت تھی وگرنہ اسکی صبح ہی نہیں ہوتی تھی۔ یہ تینوں ایک تکون کی مانند تھے،، جس تکون میں زندگی سانس لیتی تھی۔

""""یعنی پھر گھر میں میرا راج ہوگا۔"""" معظم آخری بات سنتا مزے سے بول کر ڈریسنگ کے سامنے سے کرسی اٹھا کر بیٹھ گیا۔

""""گھر پر راج کرنے والی آنے والی ہیں۔ تم تو بھول جاؤ راج کرنا۔"""" زمر کہہ کر آنکھ دبا گئی۔ دونوں عالم کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ عالم جو آنکھیں موندے صوفے پر نیم دراز تھا،، خود پر نگاہوں کی تپش محسوس کرتے آنکھیں کھولیں،، دونوں کو خود کو تکتا پا کر عالم نے ایک ابرو اچکا کر دونوں کو گھورا،، مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ بلکہ یونہی اسے دیکھتے رہے۔

""""کیا مسئلہ ہے؟"""" انکی نگاہوں کو پڑھتے ہوئے اسے نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

""""ماموں ایک بات مانیں گیں؟"""" زمر دونوں ہاتھ ٹھوڑی تلے ٹکاتی معصومیت سے بولی۔

""""ہو گیا شروع ڈرامہ"""" معظم سب سمجھتا ادھر اُدھر دیکھ کر بولا۔

""""ہمم"""" عالم دو انگلیوں سے سر دباتا بولا۔

""""اس ویک اینڈ پر آپ کی شادی رکھ لیں۔"""" عالم نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔

""""کیوں؟"""" بے زاری سے پوچھا۔

""""مجھے پتا تھا سیٹھ صاحب آپ نے کونسا ماننا ہے۔ اس سے اچھا میں کہتی ہی نا۔

میری بات بے وقعت ہو گئی اور میری سوتن اندر ہی اندر سے خوش ہو رہی ہو گی کہ آپ نے میری بات نہیں مانی۔""" وہ گال رگڑتی نادیدہ آنسو صاف کرتی اوور ایکٹنگ میں سب کو مات دے رہی تھی۔

""""زمر""" عالم ہار مانتے ہوئے بولا۔ ابھی لڑکی مانی نہیں تھی اور اسکی بھانجی کو شادی کی جلدی تھی۔ وہ صحیح بے بس ہوتا تھا زمر ابصار کے سامنے۔

""""دل میں تو ماموں خوش ہو رہے ہوں گیں۔""" عالم کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر معظم نے ٹھوکا مارا۔ دونوں کھی کھی کر کے ہنسنے لگے۔

""""لڑکی تو مان جائے یار۔ یہ بہت جلدی ہے۔""" عالم دوبارہ سے نیم دراز ہوتا جان چھڑانے والے انداز میں بولا۔

""""ہاہائے۔ یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں،، سیٹھ عالم کیلیئے لڑکی نہیں مان رہی۔"""" زمر اپنی جگہ سے جھٹکے سے اٹھتی بولی۔ مقصد صرف عالم کو زچ کرنا تھا۔

""""اب ایسا بھی نہیں کہا میں نے۔"""" عالم نے آنکھیں گھمائیں۔

""""اب زور زبردستی تو نہیں کر سکتا نا۔ انکار اقرار کا حق دیا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کیا کہتی ہے وہ۔""" وہ جھوٹ کی انتہاؤں کو چھوتا زمر سے نظریں چراتا بولا مگر معظم کے چھت پھاڑ قہقہے نے دانت پیسنے پر مجبور کر دیا۔

""""اور نہیں تو کیا زمر۔ ماموں بھلا کسی کے ساتھ زبردستی کر سکتے ہیں؟"""" وہ عالم کو فاتح نگاہوں سے دیکھتا بولا۔

""""ارے ماموں نہیں مانتی لڑکی تو اٹھا لائیں۔""" یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا تھا۔ عالم اسکے نادر مشورے پر سٹپٹا کر پیچھے ہٹا۔

"""سو جاؤ بچے۔ نیند میں لگ رہی ہو۔""" وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

جب نگاہ زمر کے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی پر گئی۔ لب اوو کے سے انداز میں پھیلے۔ گول سی چیز مل چکی تھی۔ لیکن اسکا نام کیا تھا۔ یہ تو زمر ہی بتا سکتی تھی۔ براہِ راست پوچھنا آ بیل مجھے مار کے برابر تھا۔ اس لیے بہانہ سوچنے لگا۔

"""ویسے میں تمہیں یہ گفٹ کرنے والا تھا۔""" عالم اسکے ہاتھ کو اسکی آنکھوں کے سامنے کرتے بولا۔

"""کیا؟ انگوٹھی؟""" وہ حیرت سے بولی۔

"""اووو تو اسے انگوٹھی کہتے ہیں۔

انگوٹھی انگوٹھی انگوٹھی

رائٹ یاد ہو گیا۔""" وہ دل ہی دل میں بولا۔ مگر پھر خود کو جی بھر کر کوسا۔ اب یہ دن بھی آنے تھے اس پر۔

"""ہاں یہی۔ پر مجھے سائز کا پتا نہیں تھا۔""" عالم اپنا کام نکلنے پر بھونڈا سا بہانہ بنا کر نکلنے کو تھا جب زمر کے جملے نے قدم جکڑے۔

"""پہلے تو کبھی گفٹ نہیں کی جیولری۔ مجھے دال میں کچھ کالا کیوں لگ رہا ہے؟""" وہ تھانیدارنی کی طرح کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے بولی۔

"""ارے میری پیاری سوتن پوری کی پوری دال ہی کالی ہے۔ چپ کر کے سو جاؤ۔ سیٹھ صاحب ہاتھ سے نکل رہے ہیں۔ """معظم جلدی سے کہتا احتیاطاً کھسک گیا۔ عالم سٹپٹاتا، ان شیطانوں سے بمشکل خود کو بچاتا جلدی سے کمرے سے باہر نکلا اور گہری سانس لی۔ ان دونوں سے نبٹنا آسان کام تھوڑی تھا۔ کمرے تک پہنچتے اسکے چہرے پر ایک پرسکون مسکان تھی۔

****

وہ دونوں زمین پر بیڈ سے ٹیک لگائے،، ایک دوسرے کے برابر بیٹھی تھیں۔ دونوں کی نگاہیں سامنے دیوار پر جمی تھیں۔

"""آپ کیا چاہتی ہیں؟""" پوری بات تحمل سے اور کڑے ضبط سے سننے کے بعد وہ بولی تھی۔ آن اسے سب بتا چکی تھی سوائے اپنے قتل والی بات کے۔ یہ بات تو وہ خود سے کہتے بھی ڈر رہی تھی۔ کجا کے اس سے کہنا_

"""چاہ؟""" وہ حیرت سے ہنسی۔

"""کوئی معنی نہیں رکھتی""" نفی میں سر ہلاتے جیسے خود کی بے بسی پر ماتم کیا تھا۔ نوال حیدر نے مٹھیاں بھینچیں۔

"""وہ کہتا ہے کہ اسے ایک رقاصہ کے کردار پر بھروسہ ہے۔ ہمیں ہنسی آتی ہے اس جملے پر۔۔ بے پناہ ہنسی۔ دل چاہتا ہے کہ قہقہے لگائیں ہم۔""" وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔

"""ہماراالمیہ ہے پھوپھو کہ ہم ہر چیز کو اپنے انداز سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ لوگ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ہمیں رقاصہ بنانے والے یہی مرد،، یہی معاشرہ ہے۔ اگر یہ مرد نفس کی تسکین کی خاطر کوٹھوں پر جانا چھوڑ دیں تو ہر کوٹھے پر الو بولنے لگیں۔ مگر کمزور نفس کے مردوں سے بھرا پڑا ہے یہ معاشرہ،، جو ہمارے وجود سے اپنی ہوس مٹانے کے بعد ہم پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتے۔

رہی بات سیٹھ عالم کی تو،، اس شخص سے اچھائی کی قطعی امید نہیں ہے مجھے۔ یہ میٹھی باتوں میں پھنسا رہا ہے آپ کو یا سچ کہہ رہا ہے،، میں نہیں جانتی۔ """ وہ تھک کر بیڈ پر سر گرا گئی۔ آن کی زبانی اسکی باتوں سے ایک لمحے کیلئے اسے لگا تھا کہ وہ آن کو پسند کرتا ہے،، مگر اسکا کوئی عمل ایسا نہیں تھا جو اس بات پر سچ کی مہر لگا سکے۔

""""وہ کہتا ہے کہ انکار کو اقرار میں بدل دے گا،، تو پھر فایدہ ہی کیا ہمارے انکار کا؟"""" نوال نے زندگی میں پہلی بار خود کو بے بس محسوس کیا تھا۔ اتنا بے بس تو وہ باغِ حسن میں بھی خود کو محسوس نہیں کرتی تھی،، شاید وہاں اسکی لڑائی عورتوں کے ساتھ تھی،، مگر یہاں اسکے مدمقابل ایک مرد تھا۔ سیٹھ عالم،،، ایک ناقابلِ تسخیر مرد۔

""""اقرار کرنا آپ کی مجبوری ہے یا پھر__________؟"""" اس نے دانستہ سوال ادھورا چھوڑا۔ آن نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ اسکا سوال اچھے سے سمجھ چکی تھی۔

""""مجبوری ہی ہے۔ ہاں یہ مجبوری بعد کسی احساس میں بدل جائے تو اسکے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ویسے کبھی کبھی ہمارا دل کرتا ہے کہ ہاں کر دیں۔ کم سے کم ہمارے نام سے رقاصہ کا لفظ تو مٹ جائے گا نا۔ اسکی جگہ سیٹھ عالم کا نام لگ جائے گا۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو یہ گھاٹے کا سودا تو نہیں ہے۔"""" اب کی بار ہنسنے کی باری نوال حیدر کی تھی۔

""""بھول ہے آپ کی پھوپھو جان۔ یہ لفظ ہمارے ساتھ قبر تک جائے گا۔ شاید آخرت تک۔"""" وہ زمین کو ہاتھوں سے کھرچتی اذیت سے بولی تھی۔ دونوں کے درمیان خاموشی کا طویل دورانیہ حائل ہو گیا۔ کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں،، اور جب کچھ کہنے کو نہ ہو تو خاموشی رقص کرتی ہے۔

کچھ دیر بعد وہ اٹھی اور اسکا فون اٹھا کر لائی۔ آن خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

""""یہ لیں۔ اور ہاں بول دیں۔"""" فون اسکی طرف بڑھاتے وہ بولی تو آن نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

""""یہ آپ کہہ رہی ہیں، وہ بھی اسکے لیے"""" اسے درحقیقت یقین نہیں آیا تھا۔

"""ہمم،، کیونکہ زندگی میں جب سب کچھ آؤٹ آف کنڑول ہو تو عقل کو بلاوجہ استعمال کرنے کی بجائے آنکھ بند کر کے ایک گہری سانس لینی چاہیے اور وہ کر دینا چاہیے جو حالات آپ سے چاہ رہے ہیں۔ کیونکہ ایسے موقع پر دل اور دماغ کبھی صحیح مشورہ نہیں دیتا۔ ہونا وہی ہوتا ہے جو حالات ہم سے چاہ رہے ہوتے ہیں۔

اس وقت حالات اور قسمت کہہ رہی ہے کہ سیٹھ عالم کو ہاں بول دی جائے۔

ایک میسج لکھیں،، اقرار کا۔

اور سو جائیں۔ کیا پتا صبح کا سورج آپ کو اس بحرِ ظلمات سے نکالنے میں کامیاب ہو جائے۔""" وہ اسے لاتعداد سوچوں میں چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

پیچھے آن اسی پوزیشن میں فون ہاتھوں میں لیے گھنٹوں بیٹھی رہی۔ رات آہستہ آہستہ سرک رہی تھی،، اور وہ عقل کے گھوڑے بری طرح دوڑاتی اب تھک رہی تھی۔

"""زندگی میں جب سب کچھ آؤٹ آف کنڑول ہو تو عقل کو بلاوجہ استعمال کرنے کی بجائے آنکھ بند کر کے ایک گہری سانس لینی چاہیے اور وہ کر دینا چاہیے جو حالات آپ سے چاہ رہے ہیں۔""" اس نے آنکھیں بند کیں۔ ایک گہری سانس لی۔

"""اس وقت حالات اور قسمت کہہ رہی ہے کہ سیٹھ عالم کو ہاں بول دی جائے۔

ایک میسج لکھیں،، اقرار کا """

اسکے ہاتھ تیزی سے اب میسج ٹاپ کر رہے تھے۔ لب کاٹتے اس نے میسج بھیج دیا۔ یکلخت اسے لگا کہ سب اسکے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ یوں جیسے اب اسکی قسمت کی پتنگ کٹ کر سیٹھ عالم کی جھولی میں جا گری ہو۔

""اور سو جائیں۔ کیا پتا صبح کا سورج آپ کو اس بحرِ ظلمات سے نکالنے میں کامیاب ہو جائے۔"" موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ کمبل تان کر آنکھیں موند گئ۔ قسمت کی دیوی آج جلد ہی اس پر مہربان ہو گئ تھی۔

کیا صبح کا سورج اسے بحرِ ظلمات سے نکالنے میں کامیاب ہو پاتا؟ یہ تو صبح کا سورج ہی طے کر سکتا تھا۔

ooo

سورج کی کرنیں اسکی آنکھوں پر پڑیں تو وہ جان لیوا انگڑائی لیتی بیدار ہوئی۔ آہستہ آہستہ ذہن بیدار ہوا تو نظر فون کی طرف گئ،، وہ خوف سے نظریں چرا گئی، جیسے فون سے ہی عالم نکل آئے گا۔

کسلمندی سے اٹھ کر وہ واشروم گئی اور فریش ہو کر باہر نکل آئی تو چکرا کر رہ گئ۔

کیونکہ سامنے ہی زمر اور نوال کے درمیان نجانے کس موضوع پر جنگ چل رہی تھی۔

""میری پھوپھو نے تمہارے ماموں کو ہاں بول کر عظیم احسان کیا ہے،، ورنہ اتنی پیاری لڑکی انہیں اس عمر میں نہیں ملنی تھی۔"" نوال آنکھیں گھماتی اسے روہانسا کر گئ۔

""عمر سے کیا مطلب ہے تمہارا؟

وہ صرف چونتیس سال کے ہیں۔ اتنے ڈیشنگ انسان کو عمر کا طعنہ دیتے ہوئے دل نہیں کانپا تمہارا؟

ویسے بھی لڑکوں کی عمر نہیں دیکھی جاتی۔"" وہ بھی جواباً تڑخ کر بولی۔ نوال نے ناک پر سے مکھی اڑائی۔

""اب ٹلو بھی صحیح یہاں سے،، تم تو جم ہی گئی ہو۔ اتنے مینرز نہیں ہیں کہ صبح صبح کسی کو ڈسٹرب نہیں کرتے۔

""بے زاری اور بدلحاظی کے ریکارڈ توڑتے وہ تنک کر بولی تھی۔

""اوہیلو۔ میں صرف اپنی فیوچر ممانی سے ملنے آئی ہوں۔ لیکن میری ہمت اور حوصلہ دیکھو،، کہ تمہیں اور تمہاری پٹر پٹر چلتی زبان کو پچھلے ایک گھنٹے سے برداشت کر رہی ہوں۔

تمہیں داد دینی پڑے گی مجھے اور میری ہمت کو، کیونکہ فیوچر میں مجھے کزن کے طور پر 'تمہیں' برداشت کرنا پڑے گا۔

لیکن چلو اتنی اچھی ممانی کے ساتھ تمہیں برداشت کر ہی لوں گی۔"""" وہ اسے سر تا پیر سلگا کر صوفے پر پھیل کر بیٹھ گئی،، جیسے باور کروایا ہو کہ وہ کہیں نہیں جانے والی۔

""""پھر تو میری ہمت کو داد کی بجائے اکیس توپوں کی سلامی دینی چاہئے کیونکہ مجھے فیوچر میں تمہارے اس دو نمبر ماموں انکے کم عقل بھانجے کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی برداشت کرنا پڑے گا۔

لیکن مزے کی بات ہے کہ میں بلکل بھی برداشت نہیں کروں گی بلکہ تم لوگوں کو اینٹ کا جواب پتھر سے دوں گی۔

برداشت نوال حیدر کے اندر آئے،، یہ نوال حیدر کو برداشت نہیں۔ """" زمر ابصار کا منہ کھلا تھا۔ ممانی کی اتنی بدتمیز بھتیجی تو اس نے نہیں سوچی تھی۔

""""تم ایک نمبر کی بدتمیز لڑکی ہو۔"""" وہ مٹھیاں بھینچتی بولی۔

""""بدلحاظ،، منہ پھٹ،، ضدی،، غصیلی اور بے حس بھی ہوں میں۔

بچ کر فیوچر کزن!"""" وہ آنکھ دباتی بولی۔

""""آنا تو ہمارے گھر ہی پڑے گا۔"""" زمر کچھ سوچ کر آنکھیں گھماتی بولی۔ جیسے اس پر برتری حاصل کرنے کا موقع ملا تھا۔

""""میں کیوں آنے لگی اس اندھیر نگری میں؟

مجھے کوئی شوق نہیں ہے"""" اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا،، آن کے ساتھ اس گھر جانے کا۔

""""واقعی۔ تمہارے منہ میں بدبودار گھی،، اور خراب شکر۔

پر دیکھو اپنی زبان سے مکر نامت۔ بلکہ اس گھر کبھی بھی مت آنا۔"""" زمر اسے چڑاتی بولی۔ نوال نے دانت پیسے۔

""""میں نے ایسا کب کہا کہ میں اس گھر نہیں آؤں گی؟

کیا میں نے ایسا کہا؟

کب کہا؟

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Kitab Nagri

مجھے تو نہیں یاد میں نے کہا۔""" صدا کی جذباتی اور جوشیلی نوال حیدر ایک لمحے میں اپنا لائحہ عمل بدل چکی تھی۔

دروازے پر کھڑی آن نے ماتھا پیٹ لیا۔

"""نوال !""" اسکے لہجے میں ہلکی سی سرزنش تھی۔ سامنے بیٹھی لڑکی اس سے آٹھ سال بڑی تھی جس سے تمیز سے بات کرنا اس پر فرض تھا۔ مگر وہ نوال حیدر ہی کیا جو سمجھ جائے۔

"""ہیلو ممانی""" زمر اس پر لعنت بھیجتی اٹھ کر آن کی طرف بھاگی۔ جبکہ اپنا تعارف آن کو بلش کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔ سرخ عارض لہو چھلکانے لگا۔

"""اوہیلو۔ ممانی بنی نہیں ہے۔""" نوال نے ٹوکنا اپنا فرض سمجھا تھا زمر نے دانت پیس کر اسے گھورا۔

یہ پہلی لڑکی تھی جو اس سے اتنی بدتمیزی کر رہی تھی۔ اور حیرت انگیز طور پر زمر ابصار برداشت بھی کر رہی تھی۔

"""نوال چائے بنائیں آپ۔

یہ آپ سے آٹھ سال بڑی ہے۔ """آن اسے آنکھیں دکھاتی بولی۔

"""ماموں بھانجی کی عمر میں صرف سات سال کا فرق،،، میں نہیں مان سکتی۔

تم سچ سچ بتاؤ عالم فاضل کی عمر کیا ہے؟""" زمر چکرا کر رہ گئی۔ یہ لڑکی تھی یا آفت کی پڑیا؟

"""فیوچر ممانی،، یہ کیا چیز ہے؟

آپ پر کیوں نہیں گئی؟ آپ تو اتنی سویٹ ہیں اور یہ نیم چڑھا کریلا،، بلکہ کریلی۔"""" زمر اسے غصے سے دیکھتی بولی۔

اس سے پہلے نوال کرارا سا جواب دیتی باہر بیل بجی تھی۔ وہ جاتے جاتے اسے زچ کرنے کی غرض سے کندھا مارتی نکل گئی۔

آن معزرت خواہ انداز میں اسے دیکھتی بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگی۔ یہ لڑکی اس سے بھی بڑی تھی،، آن کو سمجھ نہ آیا اس سے کیا بات کرے۔

نوال نے دروازہ کھولا تو سامنے عالم کو دیکھ کر ہمیشہ کی طرح چہرہ سپاٹ ہوا۔ مگر عالم کے ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ اور آنکھوں میں جلتے دیے گواہ تھے،، کہ اسے میسج مل چکا ہے۔

اسکے ہونٹوں کے کنارے پر مچلتی ہنسی نوال حیدر کو سخت زہر لگی تھی۔ اس نے کوئی طنز نہیں کیا تھا مگر نوال کو اسکی مسکراتی آنکھیں طنز ہی لگی تھی۔

""""مبارک ہو پھوپھا ٹوبی۔"""" وہ چہرے پر پراسرار مسکراہٹ سجا کر بولی۔ عالم کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔ وہ کھوجتی نگاہوں سے اسکے بڑھے سانولے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔ نیلی آنکھیں اسے جانچنے کی کوشش میں تھیں۔

""""ویلکم بھتیجی ٹوبی۔"""" جواباً وہ مسکرا کر بولا تو اسکے 'بھتیجی' کہنے پر نوال نے دانت پیسے۔ دنوں ایک دوسرے کے روبرو کھڑے ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے چکروں میں تھے۔

""""کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں چھوٹے پیکٹ؟ """" عالم سے مزید برداشت نہ ہوا تو چابی سے اسکی کنپٹی چھوتا بولا۔

""""کچھ خاص نہیں۔

سنا ہے محبت وحبت کا چکر ہے۔"" وہ جتاتے ہوئے بولی۔ جانِ عالم اس انیس سالا لڑکی کی دور اندیشی اور صلاحیت کا قائل ہوا تھا۔ باغِ حسن کے حالات اور ماحول نے اسے اس کی عمر سے زیادہ بڑا اور دانشور بنا دیا تھا۔

بس اسکی زبان کا مسئلہ تھا ورنہ نوال حیدر ایک مکمل لڑکی تھی جو کسی کو بھی لمحوں میں چاروں شانے چت کر سکتی تھی۔

""ہنہہہہ۔ محبت۔

مجھے صرف خود سے محبت ہے۔"" وہ کبھی پھوپھو کے سامنے اظہار نہ کرتا کجا کہ پھوپھو کی بھتیجی کے سامنے کرتا۔

""ایسا ہے کیا؟"" اسکی آنکھوں میں چیلنج تھا۔

""تم نے ہنگامہ کیوں نہیں کیا؟ ضرور کچھ چل رہا ہے تمہارے دیمک زدہ دماغ میں"" عالم سے تو اسکا نارمل انداز ہضم ہی نہیں ہو رہا تھا۔

""ارے پھوپھا تو غصہ ہی ہو گئے ہیں۔ بچی کی معصومیت پر شک تو مت کریں۔

اندر آپ کی بھانجی میری پھوپھو کو مکھن لگانے میں مگن ہیں،، اسے زرا بولیں ہاتھ ہولا رکھے۔

ورنہ مجھ سے اچھا کوئی نہیں ہو گا۔"" عالم نے آنکھیں سکیڑیں۔

""میرے خیال میں تم برا کہنا چاہتی تھی خود کو۔

خیر اپنی پھوپھو کو بھیجو۔

آفٹر آل شادی کی شاپنگ بھی تو کرنی ہے۔"" اسے چڑانے کیلئے کہتا وہ چشمہ نکال کر اس پر پھونک مارنے لگا۔

نوال نے غصے سے اسے دیکھا،،، یہ دن بھی آنے تھے کہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی پھوپھو کو اس شخص کے

ساتھ جانے دیتی جسے وہ سخت ناپسند کرتی تھی۔ لیکن ہاں بھی تو اس نے خود کروائی تھی۔ ساری بات یہاں آکر ختم ہو جاتی۔

""پھوپھو بات سنیں۔"" وہ وہیں کھڑی آواز لگانے لگی۔

اسکی آواز پر اگلے دو منٹوں میں زمر اور آن دروازے پر تھیں۔

زمر عالم کو دیکھتی اسے کے گلے لگی،، جبکہ آن وہیں رک گئی۔ وہ اس وقت ہر گز اس شخص کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی، جب سے ہاں کی تھی اسکا دل لاتعداد واہموں اور پچھتاووں میں گھرا تھا۔

""تم تیار ہو کر آجاؤ۔ ہم شادی کی شاپنگ پر جا رہے ہیں"" آن اسکی جلد بازی پر آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی جیسے وہ صرف ایک ہاں کا منتظر تھا۔

""اتنی جلدی؟"" اسکی مری مری آواز نکلی تھی۔

""ارے فیوچر ممانی،، یہ جلدی ہے؟

آپ کی شادی یعنی نکاح اس سنڈے کو ہے۔ ٹھیک دو دن بعد"" اس نے دونوں کے سر پر دھماکہ کیا۔ دونوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

""جیکٹ وغیرہ پہن کر جلدی آو"" عالم اسے ساکت کھڑا دیکھ کر بولا۔

""پھوپھو مجھے کچھ سامان چاہیے تھا تو ایسا کرتے ہیں سیٹھ صاحب کے ساتھ مل کر چلتے ہیں۔ ایک فیملی بریک فاسٹ بھی کریں گیں۔ کیوں سیٹھ صاحب؟"" وہ سکتے سے نکلتی اسکے سارے پلان کو ملیامیٹ کر گئی اور آخر میں اسکی تائید لینے لگی۔

""نوال حیدر میں آپکو لے جاتی ہوں شاپنگ کروانے۔

اور لاہوری ناشتہ بھی کرواؤں گی۔""" اس سے پہلے آن بھی نوال کی ہاں میں ہاں ملاتی زمر ابصار نوال کی بازی اسی پر پلٹ گئی۔

وہ نہ کباب میں ہڈی بن سکتی تھی،،،، نہ کسی کو کباب میں ہڈی بننے دے سکتی تھی۔ اسکی بات پر نوال نے خون آشام نگاہوں سے اسے دیکھا۔

آن خاموشی سے عالم کو دیکھنے لگی، جو زمر کو دیکھ رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے نگاہیں چار ہوئیں تو اس نے آنکھ دبائی۔

آن اسکی حرکت پر سٹپٹا کر اندر بھاگی۔ یہ شخص اسکی ہاں سننے کے بعد کچھ زیادہ ہی پھیل گیا تھا۔

""""ٹھرکی"""" اسکو نئے لقب سے نوازتے وہ جیکٹ پہننے لگی۔ جانا تو اکیلے ہی تھا اس شیر کی کچھار میں،،، کیونکہ سیٹھ عالم کی ہونہار بھانجی ساری حفاظتی دیواریں بخوبی گرا چکی تھی۔

""""یہ کیا ہے؟"""" زمر نے صدمے سے سامنے پڑے سفید رنگ کے فراک کو دیکھا۔ اگرچہ وہ نہایت خوبصورت اور قیمتی تھا مگر اسے کسی صورت شادی کا جوڑا نہیں کہا جا سکتا تھا۔ سادا سا فراک جس کے محض گلے پر ہم رنگ کام ہوا تھا جبکہ نیچے سے سادہ تھا۔ دوپٹے پر بھی پر نفاست سے کام ہوا تھا۔

ساتھ مخملی ڈبہ میں ہلکا سا ڈائمنڈ سیٹ اور چھوٹے چھوٹے بندے پڑے تھے۔

""""بچے مجھے لگتا ہے کہ نوال حیدر کے ساتھ دن گزار کر تمہارا دماغ تھوڑا سا ہل گیا ہے۔ ابھی تو بتایا ہے میں نے تمہیں کے یہ شادی کا جوڑا ہے۔"""" عالم لاپرواہی سے کہتا واپس ٹی وی کی طرف نظریں کر گیا۔

""""یہ شادی کا جوڑا ہے؟ کس اینگل سے ماموں؟"""" وہ روہانسی ہوئی تھی۔

""""تو کیا لال رنگ کا تھان چاہیے تمہیں؟"""" عالم نے بے زاری سے آنکھیں گھمائیں۔

""""شادی کا جوڑا کسی اور رنگ میں لے لیتے۔ لیا بھی سفید،، اوپر سے اتنا سادا۔

اس سے اچھا تھا یہ بھی میں خود ہی خرید لیتی۔"" وہ سنجیدگی سے کہتی ایک دفعہ پھر اس جوڑے کو دیکھنے لگی۔ آج جب وہ نوال کے ساتھ گئی تھی تو نجانے کتنے جوڑے اور ضرورت کا دیگر سامان خریدا تھا۔ آج سارا دن نوال کی پٹر پٹر چلتی زبان کو سہتے اس نے ڈھیروں شاپنگ کی تھی آن کیلئے۔

"" ابھی کل کا دن ہے نا،، تو میں نیا خرید لوں گی۔"" وہ ڈبہ بند کرتے خود کو تسلی دیتے بولی۔ عالم اسے آنکھیں دکھاتا اٹھا۔

"" ایسا کچھ نہیں ہونے والا، وہ یہی پہنے گی۔"" زمر نے منہ بنایا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ آن یہی پہنے گی تو اسکا مطلب تھا کہ آن یہی پہنے گی۔

"" ایک نمبر کے کھڑوس ہیں آپ"" وہ ناک منہ پھلاتی وہاں سے اٹھ گئ۔ عالم نے صوفے پر سر گرادیا۔ یہ تو طے تھا کہ ایک وقت میں وہ سب کو خوش تو بلکل نہیں کر سکتا تھا۔

****

وہ گھر کو ستائشی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ پیسے کے بے دریغ استعمال کا منہ بولتا ثبوت یہ گھر خوبصورتی میں واقعی بے مثال تھا۔ پہلے رات کی تاریکی میں اس اندھیر نگری کو دیکھا تھا آج دن کے اجالے میں دیکھ رہی تھی،، اور دونوں دفعہ ہی آنکھیں پلٹنے سے انکاری تھیں۔

وہ یہاں ہر گز نہیں آنا چاہتی تھی،، مگر صدا کی جذباتی اور غصے کی تیز نوال حیدر زمر گیلانی کے جملے پر اپنے ہی فیصلے کی نفی کرتی یہاں موجود تھی۔

آج نکاح تھا،، آن رمشا کے ساتھ تھی،،، جبکہ وہ ڈرائیور کے ساتھ یہاں آ گئ تھی۔

""""آپ کا سامان کہاں رکھنا ہے؟"""" وہ چونکی۔ کوئی ادھیڑ عمر کی ملازمہ کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر اس نے آنکھیں گھمائیں۔ بھلا اسے کیا پتا سامان کہاں رکھنا ہے؟

""""میں رکھ لوں گی شکریہ۔"""" پیچھے آتا معظم اسکے نرم لہجے پر صدمے سے بے ہوش ہوتے بچا۔ اسے تین دن بعد اپنے روبرو دیکھ کر ارد گرد پھول کھلتے محسوس ہو رہے تھے۔ ان تین دنوں میں اسکے ساتھ عجیب و غریب واقعات رونما ہو رہے تھے۔ اس وہ ہر جگہ دکھائی دیتی،،، سونے کیلئے آنکھیں موندتا تو اسکا عکس ابھرتا،، کانوں میں اسکی آواز گونجتی،، حتیٰ کہ وہ جو ہفتہ پہلے اسکی شکل دیکھنے کا روادار نہیں تھا، اب اس سے ملنے کے اور بات کرنے کے بہانے تلاش کر رہا تھا۔

""""ہیلو"""" وہ جو اندر کی طرف بڑھ رہی تھی، اسکی آواز پر پلٹی۔ مگر اسے دیکھ کر جہاں تاثرات بدلے وہیں اس نے رخ موڑ لیا۔

معظم کی مسکراہٹ پھیکی پڑی۔

""""تمہیں کمرہ دکھا دوں؟"""" بات کرنے کا نیا بہانہ تراشا۔ اسکے الفاظ اسے آئینہ دکھاتے پانی پانی کر گئے۔

""""آنکھیں دی ہیں اللہ نے دو۔ اور ماشااللہ صحیح کام کرتی ہیں۔"""" وہ بیگ اٹھا کر اندازے سے اوپر کی طرف بڑھنے لگی۔ معظم پورے گھر میں کام کرتے ویڈنگ پلانرز کو ہدایات دیتا اسکے پیچھے بھاگا۔ گھر سجانے کا آئیڈیا زمر کا تھا جس کے آگے عالم کی ایک نہ چلی۔

""""یہ زمر کا کمرہ ہے۔"""" اسے ایک کمرے کے آگے کھڑا دیکھ کر معظم نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا.

""""بتانے کا شکریہ۔"""" بے رخی سے کہتی وہ ساتھ والے کمرے میں غائب ہو گئی جو معظم ابصار کے کمرے کے برابر موجود تھا۔

""""میں کیوں اس لڑکی کے پیچھے جا رہا ہوں۔

انتہا کی بدتمیز اور مغرور لڑکی ہے نجانے کس بات کا__________""""وہ مزید کچھ کہتا مگر دل نے ڈپٹا۔ کچھ بھی غلط کہنے سے پہلے اس نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر لبوں پر رکھی اور سامنے دیکھا جہاں کمرے کا بند دروازہ اسکا منہ چڑا رہا تھا۔

""""کیا ہے یہ لڑکی؟"""" وہ خود سے کہتا تھک کر نیچے کی جانب بڑھنے لگا۔

""""یہ یہاں رہی تو میں پاگل ہو جاؤں گا اسے سوچ سوچ کر"""" اس نے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ چلاتے بے بسی کا اظہار کیا۔

""""میرا معیار اتنا گرا ہوا نہیں ہے کہ ایک طوائف زادی جس کے ماضی اور کردار کا اتا پتا ہی نہیں،، اس کے بارے میں سوچوں۔"""" یکلخت سیڑھیوں پر لگے آئینے میں خود کو دیکھتے وہ لڑکھڑا گیا۔ بروقت سہارا نہ لیتا تو گر جاتا۔

""""وہ سب بس__________غلطی_______میرا مطلب ہے کہ__________میں نے

ایسے _______

آہہہہہہ"""" وہ خود کو بہلانے میں ناکام ہوا تھا۔

کیا اسکا معیار واقعی گر گیا تھا جو وہ پچھلے تین دن سے پاگلوں کی طرح ایک طوائف زادی کے بارے میں سوچ رہا تھا؟

یہ معیار گرا تھا یا محبت کا احساس ابھرا تھا اسکا فیصلہ کرنے کا ٹھیکہ وقت نے اپنے سر لے لیا تھا۔

****

عالم اور نوال ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کو یوں دیکھ رہے تھے جیسے شکاری اپنے شکار کو دیکھتا ہے،، مگر شکار ان دونوں میں سے کوئی نہ تھا۔ دونوں شکاری تھے،، ایک سے بڑھ کر ایک۔

ساتھ ہی دائیں جانب ان سے قدرے فاصلے پر ویڈنگ پلانر ہاتھ میں ڈائری پکڑے بیٹھی تھی۔ گویا ہدایات کہ منتظر تھی۔

عالم نے سامنے پڑے میز سے چائے کا کپ اُٹھایا اور منہ کو لگایا۔

""اسے بتا دو جو بھی تمہاری پھوپھو کا فیورٹ کلر یا تھیم ہے۔

اور اسکی پسند کے مطابق پھول وغیرہ یا جو بھی ہے بتا دو۔"" عالم نے چائے کا گھونٹ لیتے ایک نگاہ زمر پر ڈالی جو اسکی ساس بنی اسے آنکھیں دکھا رہی تھی۔ عالم نے گہری سانس لی،،، زمر ابصار کی بات سے انکار کا مطلب اسکی ناراضگی برداشت کرنا۔ جو وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا۔

""تم اس ویڈنگ پلانر کو بتا دو،، ٹائم کم ہے۔"" اس نے ایک نظر گھڑی پر ڈال کر کہا۔ اچھا بھلا سب چل رہا تھا مگر بھلا ہو زمر کا جو سادہ کمرہ دیکھ کر غش کھا گئی تھی۔ تب سے عالم کی منت سماجت کر کے یہاں لائی تھی اور وہ شریف بنا سب بتا رہا تھا۔

""جب پسند نا پسند کا پتا ہی نہیں ہے تو شادی کیوں کر رہے ہو؟

کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہیں یہ فکر کھائے جا رہی ہے کہ تمہیں اس عمر میں کسی نے لڑکی نہیں دینی تو کیوں نا میری حسین پھوپھو کو پٹا لیا جائے۔"" وہ دبے دبے لہجے میں کہتی عالم کے ماتھے پر کئی بل ڈال گئی۔

یہ بدلہ تھا اب سے تھوڑی دیر پہلے اسکے حکم کرنے اور رعب جمانے کا۔

"""بحث کے موڈ میں نہیں ہوں۔""" وہ وارن کرتی نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا۔ نوال نے ہنھہہ کہہ کر سر جھٹکا۔ اور ویڈنگ پلانر کی طرف متوجہ ہوئی جو انکی باتیں سننے کی کوشش میں نڈھال ہو رہی تھی۔

"""کمرے کی تھیم؟

بلیک کردو۔

پھوپھو کو بہت پسند ہے یہ تھیم"""اس نے سوچنے کے انداز میں کہتے آنکھیں گھمائیں۔ حالانکہ آن کو یہ رنگ قطعی پسند نہ تھا۔ ں

"""وہ پہلے ہی بلیک ہے۔ چلو یہ کام تو نبٹا۔""" عالم مسکرا کر پر سکون ہوتا اسے بے سکون کر گیا۔ مگر اب تو وہ کہہ چکی تھی،، فورآ اپنی زبان سے کیسے مکر جاتی۔

خود کو کوسا کہ کیوں یہ رنگ کا کہا۔ کوئی نیلا پیلا کہہ دیتی تا کہ وہ اچھے سے زچ ہوتا۔

"""پھول تو بلکل نہیں پسند""" وہ ناک منہ چڑاتی بولی۔

"""آپ کو پتا ہے یہ پھول انکی نرماہٹ،، انکی خوشبو ہمارے سر چڑھ کر بولتی ہے۔ ہمارا دل چاہتا ہے پھولوں کی میں کھو جائیں۔"""آن کا جملہ دماغ میں گونجا تو اسے شرمندگی ہوئی تھی مگر سامنے بیٹھے شخص سے چڑ ہر احساس پر غالب آگئی۔

"""کینڈلز سے تو الرجی ہے انکو۔""" عالم نے آنکھیں سکیڑیں۔ مگر اسکے تاثرات بلکل سنجیدہ تھے،،، عالم اسے جانچتی نظروں سے دیکھتا سر جھٹک گیا۔

بھلا وہ کیوں جھوٹ بولے گی وہ بھی اپنی اس پھوپھو کی پسند کے لیے جو اسے جان سے عزیز ہے۔

"""نوال لائٹ کہ بجائے کینڈلز چلانی چاہئے۔ انکی مدھم روشنی آنکھوں کو اور حواسوں کو سکون پہنچاتی ہے """

پھر سے سر گوشی نما آواز کانوں میں گونجی تھی وہ ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی۔

ایونٹ پلانر منہ کھولے بیٹھی تھی۔ پیچھے باقی ہی کیا تھا؟ اور پھر وہ یہاں تھی ہی کیوں؟

""""سر تو کرنا کیا ہے؟"""" خاموش بیٹھی وہ عورت بول پڑی۔ وہ کمرے کو پینٹنگ بنا بنا کر تو سجانے سے رہی تھی۔ نہ پھول نہ کینڈلز تو یہ چاہتے کیا تھے آخر؟ وہ چکرا کر رہ گئی۔

""""اگر اس میں کوئی گڑ بڑ ہوئی تو بچ نہیں پاؤ گی میرے ہاتھوں"""" عالم ذرا سا آگے کو ہوتا غصے سے بولا۔

نوال نے گڑ بڑا کر تھوک نگلا،، مگر پھر بہادر بنتی گردن اکڑا گئی۔

""""نہیں ماننا تو نا مانو میری بلا سے۔ """" وہ قطعیت سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

چور نگاہوں سے اسے بھی دیکھا جو اسکے تاثرات جانچ رہا تھا۔

""""آپ فرنیچر دیکھ لیں۔ ڈیکوریشن کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسا کریں ________________"""" وہ ویڈنگ پلانر کے ساتھ چلتا چلتا بول رہا تھا۔ آواز آہستہ آہستہ مدھم ہو رہی تھی۔

نوال نے اسکی پشت کو دیکھتے فتح یاب نگاہوں سے سر جھٹکا۔

وہ مسکراتی ہوئی مڑنے کو تھی مگر سامنے معظم الصار کو خود کو تکتا پا کر ٹھٹکی۔ جہاں اسکی مسکراہٹ سمٹی تھی وہیں اس کے لب بھینچ گئے۔ وہ ناک کی سیدھ میں چلتی اپنے زیر استعمال کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

****

""""کیسا ڈریس لینا ہے؟"""" اسکے ساتھ چلتے اسکا ہاتھ تھام کر بیک وقت تحفظ اور استحقاق کا احساس دلایا تھا۔

بھاری جوڑوں کو دیکھتے اسکا جی گھبرانے لگا۔ ان جوڑوں کو دیکھتے وہ باغِ حسن میں گزرے شب و روز یاد آتے تھے۔ اب بھاری بھر کم لباس اسے کاٹ کھانے کو دوڑتے تھے۔

اس شخص کے سامنے کچھ کہنا آ بیل مجھے مار کے مصداق تھا۔ اسلیے اس کے رحم و کرم پر چلتی وہ اسکی مرضی کے مطابق چلنے پر خود کو تیار کر چکی تھی۔

مگر شاید اسے اندازہ نہیں تھا کہ ساتھ چلتا یہ شخص چہرے پڑھنا خوب جانتا ہے۔

""یہ کیسا ہے؟"" وہ چونکی تھی۔ اسے ہوش ہی نہ آیا کب وہ ویڈنگ ڈریسز والی بوتیک سے نکلے تھے۔

عالم کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے اسکے ہونٹوں کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی کھل کر مسکرائیں۔

""خوبصورت "" ! وہ اسے ستائشی نگاہوں سے دیکھتے بولی سفید رنگ کا سادہ سا میکسی نما یہ فراک اسے اچھا لگا تھا۔

""تم مجھے خود بھی بتا سکتی تھی کہ تمہیں بھاری جوڑے نہیں پسند۔"" اپنے کانوں میں اب بھی اسکی مدھم ساز پر چھڑی سرگوشی محسوس ہو رہی تھی۔ حالت اب بھی ویسی تھی جیسی اس وقت ہوئی تھی۔

دل سے اقرار کے بعد پڑا ایک نادیدہ بوجھ کم ہوا تھا،،، یعنی اسے پرواہ تھی اسکی۔

ایک روز قبل کا سوچتے وہ ہلکا سا مسکرا دی۔ شیشے کے سامنے وہ سفید رنگ کے لباس میں ملبوس کھڑی تھی سفید دوپٹہ کاوچ پر پڑا تھا۔ نازک سا ہیرے کا سیٹ گلے کی زینت بنا تھا، تو کان بھی ہلکے ہلکے بندوں سے سج گئے تھے۔ ہلکے میک اپ سے نقوش ابھر کر سامنے آئے تھے۔

سفید لباس میں اسکی سفید رنگت مزید کھل اٹھی تھی،، اور وہ کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

اگر اسکے ساتھ رقاصہ نامی ٹیگ نہ لگا ہوتا تو شاید اس حسینہ کے کئی دعویدار ہوتے۔

لیکن ساری بات اس 'اگر' پر آ کر تمام ہو جاتی۔

وہ جھک کر پیروں کو ہیل میں قید کرنے لگی۔ ایسا کرنے سے شاید وہ اسکے جتنی ہو جاتی۔ اپنے خیال پر اسے ہنسی آئی۔

""کلنگ ہاٹ پھوپھو""نوال شیشے سے اسے دیکھتی شرارت سے بولی۔ آن اسکی آمد پر پر سکون ہوئی تھی۔

""کہاں تھیں آپ؟""دوپٹہ کندھے پر رکھتے اس نے پوچھا تھا۔

""عالم فاضل صاحب کے محل عرف اندھیر نگری میں اپنا بوریا بستر ارکھنے گئ تھی۔""وہ مگن سی اسکے بالوں میں سرخ گلاب اٹکاتی بولی۔

""نوال جوڑا کھل جائے گا۔""آن اسے ڈپٹتے ہوئے بولی۔ آج رمشا اسکے بال مزید چھوٹے کر چکی تھی،،اور وہ سوائے ماتم کے اور کچھ بھی نہ کر سکی۔ جوڑا بمشکل باندھا گیا تھا جو کسی بھی وقت کھل جاتا۔

""نوال حیدر کی قابلیت پر شک مت کریں۔""پھولوں نے اسکے بالوں کی خوبصورتی میں اضافہ کیا تھا۔ نوال خود ہی اپنا کندھا تھپتھپاتی داد دینے لگی۔

آن جھینپ کر مسکرادی۔ نوال اسکی نانا کے باوجود اسکی مہندی سے سجی سفید کلائیوں میں سرخ پھولوں سے بنے گجروں کا اضافہ کر چکی تھی۔

""ویسے ایک بات ہے،،فاضل ہے بہت کنجوس۔ سادے سے جوڑے پر ہی ٹرخا دیا آپ کو۔""نوال کوئی موقع نہیں چھوڑتی تھی جس میں وہ سیٹھ عالم کی شان میں قصیدے نہ پڑھ لیتی۔

""اتنا اچھا تو ہے۔""وہ خود ہی بول کر پچھتائی جب نوال کی سیٹی کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی۔

""بدلتی ہیں رنگ پھوپھو جان کیسے کیسے""وہ مصنوعی تاسف سے بولی تھی۔ البتہ دل میں سکون کے ساتھ ساتھ خوشی بھی تھی کہ اسے وہ مقام مل رہا تھا کسی ہر عورت حقدار تھی۔

عورت عورت ہی ہوتی چاہے وہ رقاصہ ہو یا عام عورت۔

عورت کے احساسات، جذبات، خواہشات ایک سی ہوتی ہیں۔ ایک مکمل آشیانہ،، ایک مکمل مرد، اور عزت۔

ہر رقاصہ کی بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے عزت اور چار دیواری ملے مگر یہ دنیا رقاصہ کو سوائے وقتی سکون کی چیز کے اور کچھ نہ سمجھتی تھی۔

""""کیسا سوچ رہی ہیں؟"""" اسے خاموش دیکھ کر آن نے پوچھا۔

""""سوچ رہی ہوں یہ سیٹھ عالم فاضل تو بڑا تیز اور خوش قسمت نکلا۔

اس عمر میں بھی کیا لڑکی ملی ہے"""" وہ سوچوں سے نکلتی شرارت سے بولی

آن اسے کچھ دیر دیکھتے کھلکھلا دی۔

چونکہ نکاح کی تقریب بلیک ہاؤس میں منعقد ہونی تھی،، تبھی سب وہیں اکٹھے تھے۔ اسے لینے معظم کو آنا تھا مگر عالم کو وہاں دیکھ کر دونوں حیران ہوئی تھیں۔ وہیں آن کی مسکراہٹ تھمی۔ اسکی مسکراہٹ تھمنے پر عالم کے لب مسکرائے تھے۔

""""کچھ چاہیئے؟"""" غیر محسوس انداز میں آن کے سامنے آتے اس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔

""""ہاں۔ تمہاری پھوپھو"""" جواباً وہ اسی انداز میں بولا تھا کہ آن سٹپٹائی جبکہ نوال نے اسکی بے شرمی پر دانت پیسے۔

""""شرم کر لیں سیٹھ صاحب۔

آپ تو چھچھورپن پر ہی اتر آئے ہیں۔"""" وہ غصہ دباتی غرائی۔ یہ شخص اسے زچ کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتا تھا۔

""""میرا قصور نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں نا کہ بڑی عمر میں اتنی حسین اور جوان بیوی ملے تو اچھے اچھے زن مرید اور چھو چھورے ہو جاتے ہیں۔ میں تو پھر عام سا بندہ ہوں۔""""آن نے پلٹ کر اسے دیکھا جو بات نوال سے کر رہا تھا مگر نگاہیں شیشے سے ابھرے اسکے عکس پر جمی تھیں۔

""""ہمیں چلنا چاہیے۔""""وہ دانت پیستی بولی۔ آن نے دائیں کندھے پر پڑا دوپٹہ ٹھیک کیا۔

"""" ہمممم""""وہ گہری نگاہ اسکے سجے روپ پر ڈالتا،، محض سر ہلاتا باہر بڑھ گیا۔

""""بہت فضول بولتی ہیں آپ نوال """" آن اسے آنکھیں دکھاتی بولی اور اسکے پیچھے باہر نکلی جہاں عالم بے زار سا گاڑی میں بیٹھا تھا۔ سفید رنگ کی شلوار قمیض پر اب واسکٹ کا اضافہ تھا جو اسکو وجیہہ بنا رہا تھا۔

رات ڈھل رہی تھی،، وہ خاموشی سے پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔ سارے راستے اسے گاہے بگاہے خود پر جمی اسکی نگاہیں محسوس ہو رہی تھیں۔ مگر وہ عرق آلود پیشانی کو بار بار صاف کرتی ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی۔

****

نکاح ہو چکا تھا۔ نگاہوں کا مرکز جانِ عالم اور آنِ عالم تھے۔ ٹھنڈ کے پیش نظر آن نے ویلوٹ کی سفید شال اوڑھ رکھی تھی جو سردی سے بچانے کے ساتھ ساتھ خوبصورتی میں اضافے کا باعث بھی بن رہی تھی۔ عالم سنجیدہ سا سب سے مل رہا تھا،، مگر چہرے پر بکھرا سکون زمر اور معظم کی نظروں سے اوجھل نہ تھا۔

ابراہیم کے پہلو میں کھڑی زمر ابصار خوبصورت سے فراک میں سب کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں پوری طرح کامیاب ہوئی تھی۔

دوسری طرف ویلوٹ کے سادا مگر نفیس سوٹ میں کندھوں پر سردی سے بچاؤ کی خاطر شال لیے وہ ہونٹوں پر پیاری سی مسکراہٹ سجائے وہاں موجود تھی،، جو عالم کو دیکھتے ہی طنزیہ مسکراہٹ کا روپ دھار لیتی تھی۔

بزنس کمیونٹی کے چند گنے چنے نام اس نکاح کی تقریب میں مدعو تھے،، جن سے علیک سلیک کرتے کالے سوٹ میں ملبوس معظم کی نگاہیں بے خود ہوتی نوال حیدر کے وجود پر پھسل رہی تھیں۔

وہ اسے عام دنوں کی بنسبت پیاری لگی تھی۔

""پیاری؟"" معظم نے رک کر اپنا جملہ دہرایا۔ بغور اسے دیکھتے وہ سوچ رہا تھا کہ کیا وہ واقعی پیاری ہے؟

سانولی رنگت اور تیکھے نقوش کی لڑکی پرکشش اور جاذب تھی۔ لیکن اگر لفظ 'پیاری' سفید رنگت سے مشروط تھا تو وہ پیاری تو نہ تھی۔

""وہ پرکشش ہے،، ایک ساحرہ کی طرح"" معظم ابصار نے نیا نام سوچا تھا۔

اور خود کو مطمئن کیا۔

""منہ بند ہو تو اور اچھی لگتی ہے"" اسے عام دنوں کے برعکس خاموش دیکھ کر سوچا تھا۔

""کافی خوش لگ رہی ہو؟"" اس کے پہلو میں آکر ٹکتے ہوئے وہ اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگا جہاں عالم آن سے کچھ کہہ رہا تھا شاید۔

""نہیں ہونا چاہیے کیا؟"" وہ سوال پر سوال داغ گئی۔

""ہونا چاہیے۔

اچھا کیا تم نے میری بات مان کر"" وہ سارا کریڈٹ خود لینا چاہ رہا تھا۔ نوال نے نفی میں سر ہلایا۔

""کسی کی نہیں سنتی میں سوائے خود کے۔"" اسکے لہجے میں اپنی زات کے لیے مان چھلک رہا تھا۔ معظم کی نگاہ رمشا کی استہزایہ نگاہوں سے ٹکرائیں تو وہ نگاہیں چرا گیا۔

رمشا نے سب سمجھتے ہلکا سا مسکرا کر اس کے لیے دعا کی تھی۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

""یہ لڑکی کون ہے؟ماں باپ کہاں ہیں اس کے؟نہ کوئی رشتہ دار نظر آرہا ہے ""ابراہیم کی پھوپھو نے عالم کے پہلو میں کھڑی آن کو دیکھتے گل کھلانا اپنا فرض سمجھا تھا۔ ابراہیم شرمندہ ہو کر رہ گیا۔ عالم نے دعوت نامہ بھجوایا تھا اور وہ جھٹ سے تیار ہو گئی تھیں۔ انہیں تو موقع چاہیے ہوتا تھا لوگوں کے بارے میں باتیں بنانے کا۔

""یہ کزن ہے میری۔ چچا کی بیٹی۔ چچا چچی کا تو بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ یہ باہر پڑھنے گئی ہوئی تھی۔ پڑھائی مکمل ہوئی تو ہم نے شادی کرلی۔ ""مسز آنِ عالم کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں لے کر دیا گیا اسکا تفصیلی تعارف وہاں موجود دو نفوس کو ساکت کر گیا تو دو وجود فخر سے مسکرائے تھے۔

آن نے گردن موڑ کر اس شخص کو دیکھا تھا،، جو چند گھنٹوں کے اندر اندر رقاصہ کا ٹائٹل اسکے ساتھ سے نہایت مہارت اور خوبصورتی سے ہٹا چکا تھا۔ وہیں نوال حیدر اس شخص کو دیکھتی رہ گئی جو مسکرا کر اب کسی اور کی طرف متوجہ تھا۔

زمر ابراہیم اور معظم ابصار کو فخر محسوس ہوا تھا اپنے ماموں پر،، وہیں معظم کو اپنی سوچ پر بے انتہا شرمندگی محسوس ہوئی تھی۔

""تھینکس""کچھ دیر بعد مہمان کھانے میں مگن ہوئے تو وہ رندھی آواز میں بولی۔

""کس لیے؟""وہ حیرت زدہ سا بولا۔ نکاح کے بعد لہجہ بدلا تھا،، اسکی ہر بات میں نرمی اور محبت کی رمک محسوس ہو رہی تھی۔

""اتنے اچھے تعارف کیلیۓ""عالم نے اسے گھورا۔

""تمہارا تعارف ویسے ہی بہت اچھا ہے مسز۔

ویسے میرا نام کیسا لگا؟""" اسے شرارت پر آمادہ دیکھ کر وہ پیچھے ہوئی۔ نکاح کے وقت اسکے نام پر اسکی حیرانی وہ اچھے سے بھانپ چکا تھا۔ ناموں میں اتنی مطابقت وہاں سب کیلئے ہی حیران کن تھی۔

آنِ عالم اور جانِ عالم۔ دو نام دونوں وجودوں سے بھی خوب مطابقت رکھتے تھے۔

""" اچھا""" ایک لفظی جواب دیتے وہ نگاہیں چرا گئی۔ دل باغی ہو رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ اسے قید کر رہا تھا۔ پہلے بن کہے اسکی کپڑوں والی بات سمجھ جانا،، اور پھر سب کے سامنے اسکا ایک جائز اور مضبوط تعارف کروانا۔ وہ شخص جادوگر کی طرح دو دنوں میں ہی اس پر حاوی ہو رہا تھا۔ دل نے بغاوت شروع کی تھی،، اور آن نے دل کو روکنے کی ہرگز کوشش نہ کی تھی۔ کیونکہ جانِ عالم اس کا تھا اور یہ احساس دل کو گدگدانے کیلئے کافی تھا۔

اپنا فیصلہ بہترین لگنے لگا تھا۔ اور نوال حیدر بھی مطمئن ہی تھی۔ چند خدشات تھے جو جلد ہی دور ہو جانے تھے۔

وہ کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی منفی سوچوں کا شکار ہو رہی تھی۔ یہ یقیناً ماسٹر بیڈروم تھا۔ کمرے کی تھیم کالے رنگ کی تھی،، ہر چیز کالی۔ بلکل کسی اندھیر نگری کی طرح۔

کالا رنگ اسے ناپسند تھا مگر چند گھنٹوں پہلے کی دلہن کیا اعتراض اٹھا سکتی تھی وہ بھی تب جب مقابل جانِ عالم ہو۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ بیٹھ جائے یا کھڑی رہے۔

بیٹھے تو کہاں؟ اب خالی بیڈ پر بیٹھنا بھی عجیب ہی لگ رہا تھا۔ پھول کی پتی تک وہاں موجود نہیں تھی۔

""" کیسا لگا؟""" آن ابھی شش و پنج میں ہی تھی کہ وہ اسکے برابر آکر ٹکتا ہوا بولا۔ وہ اپنی پوزیشن پر شرمندہ ہوتی غیر محسوس انداز میں زرا سا فاصلہ بنا گئی اور لب کاٹتی سوچنے لگی کہ مقابل پوچھنا کیا چاہ رہا ہے۔ وہ کس چیز کی تعریف کرے،، عام کمروں کی طرح ایک کمرہ ہی تو تھا،، جس میں سہاگ رات کے حوالے سے سجاوٹ کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔

""""اچھا ہے سب""""وہ ایک نگاہ ارد گرد دوڑاتی بولی۔

""""ادھر دیکھو۔""""اسے ارد گرد نگاہیں گھماتا دیکھ کر وہ اسکا رخ خود کی طرف موڑتا بولا۔ دماغ میں اسکی اتری شکل دیکھ کر گھنٹیاں بج رہی تھیں۔

""""پھول کیسے لگتے ہیں تمہیں؟""""وہ بدک کر پیچھے ہٹی۔

""""))) پھول کیسے لگتے ہیں تمہیں؟"""" چلتے ہوئے گلاب کا پودا نظر آیا تو عالم نے ہاتھ بڑھا کر پھول توڑا تھا۔

""""پھول دینے والا اگر آپ جیسا ہو تو پھول کیا کانٹے بھی اچھے لگتے ہیں۔""""وہ آہستگی سے اسکے شانے پر سر ٹکا گئی۔ عالم پہلے حیران ہوا پھر ہنس دیا۔

""""تم فلرٹ کر رہی ہو؟""""وہ آہستہ سے چلتا پوچھنے لگا۔

""""استغفرُللہ""""آن اس الزام پر تڑپ کر فوراً پیچھے ہوئی اور اونچی آواز میں بولی۔

""""واٹ،،، اس میں استغفرُللہ کی کیا بات ہے۔ نیچے اترو کام ہے تم سے""""اسکے انتظار میں کھڑا عالم بے زاری سے بولا۔

""""ہیں؟

کام؟

پھول کہاں ہیں؟ """"وہ خالی خالی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی پھول تلاشنے لگی۔ حبس اور اوپر سے گہری نیند سے جاگنے کی وجہ سے پسینہ میں شرابور تھی۔

""""اوو گاڈ۔ جاگ جاؤ۔ پچھلے چار گھنٹوں سے پاگلوں کی طرح گاڑی چلا رہا ہوں۔ اب محترمہ کیا چاہتی ہیں کہ انکے اٹھنے پر پھولوں کا گلدستہ ان کی شان میں پیش کروں؟ (((""""

ایک ماہ پہلے نیند سے بیدار ہوتے ہی دیکھا جانے والا خواب یوں اتنی جلدی حقیقت کا روپ دھار لے گا،،،اسے اندازہ نہیں تھا۔ خیال بھی حقیقت ہو سکتے ہیں،،،در حقیقت اسے یقین ہی نہ آیا۔

""""کیسے لگتے ہیں پھول؟"""" وہ دو قدم آگے بڑھاتا پھر سے پوچھنے لگا۔

""""بے حد خوبصورت"""" یہ حقیقت تھی۔ خواب نہیں کہنے کے ساتھ ہی اسکے چہرے پر مسکراہٹ دوڑی۔ جو بے خودی کا اثر تھی۔

""""کینڈلز؟"""" وہ چونکی۔ اب کیوں پوچھ رہا تھا جبکہ شادی ہو چکی تھی،،اور تو اور اب سجاوٹ بھی نہیں ہو سکتی تھی۔۔ یہ سب تو پھر بے معنی ہی تھا۔

""""سکون ہے انکی مدھم روشنی میں۔ """" وہ آنکھیں بند کر کے بولی۔ اسکی جان لیوا ادا پر وہ ہنس دیا۔

""""کالا رنگ کیسا لگتا ہے؟"""" آن کو اب اسکی ذہنی حالت پر شبہ گزرا۔

""""آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟"""" وہ حیرت زدہ سی بولی۔

""""پہلے جواب"""" انداز استحقاق سے بھرپور تھا۔

""""سابقہ اندھیری زندگی میں یہ رنگ مزید دکھ اور کرب کا سبب لگتا تھا۔ """" وہ صاف گوئی سے بولی تھی۔ عالم نے مٹھیاں بھینچ لی۔ چھٹانک بھر کی لڑکی اسے الو بنا چکی تھی۔

""""جگمگاتی زندگی میں یہ رنگ تمہارے لیے خوف کو سبب نہیں ہو گا۔ ٹرسٹ می۔ """" وہ اسے مان بخشتا واسکٹ اتار کر صوفے پر پھینکتا باہر کی طرف بڑھا۔

""""آتا ہوں۔"""" اس 'آتا ہوں' میں انتظار کا حکم اور التجا شامل تھی۔ وہ مسکرا کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ تمام منفی سوچوں کی جگہ اب اسکے انتظار نے لے لی تھی۔

****

سوہنیے تیری سرمئ آنکھوں نے
جادو سا کر دیا
میں عاشق ہو گیا
سوہنیے تیری تیکھی تیکھی باتوں میں
کچھ ایسا تھا نشہ
جو پہلے نہ ہوا

عالم غصہ دباتا ملازمہ سے اسکے کمرے کا پوچھتا کمرے کی طرف بڑھا۔ دروازہ بجایا مگر جواب ندارد۔ دوسری دفعہ بجایا مگر پھر کوئ جواب نہ ملا۔

لاک گھمایا تو وہ کھلتا چلا گیا،، بالکونی سے گٹار بجنے کی خوبصورت آواز کے ساتھ اسکی خوبصورت آواز گونج رہی تھی۔

یہ اسکا خوشی اور غمی کے اظہار کا واحد ذریعہ تھا۔

عالم بے ساختہ ایک لمحے کیلیئے رک کر اسکی آواز سننے لگا جو کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ سکتی تھی۔

جیسے ملا ہے تو مجھ کو
لگتا نہیں ہے کیا تجھ کو
ایسے کہانیوں میں پیار ہوتا ہے
سوہنیے میں نے لکھا تیرا نام ہے

دل کی دیواروں پے
دیوانوں کی طرح
سوہنیے تیری سرمئ آنکھوں نے
جادو سا کر دیا
میں عاشق ہو گیا

اسکی آواز کے سحر سے نکلتا وہ آگ کا بگولہ بنا بالکونی کی طرف بڑھا۔

""""جھوٹ کیوں بولا؟"""" اسکے سر پر کھڑا وہ قدرے سخت لہجے میں بولا۔ اس وقت اسے شدید طیش آیا تھا اس لڑکی پر جو بے وقوفوں کی سردار تھی۔

""""میں نے کیا کیا ہے؟"""" وہ معصومیت سے بولی۔ عالم نے آنکھیں گھمائیں۔

""""تم بچو گی نہیں میرے ہاتھوں۔"""" وہ میز پر زور سے ہاتھ مارتا بولا۔

""""ایسے کیسے ہاں؟

میں نے کوئی جھوٹ ووٹ نہیں بولا۔ ہو سکتا ہے انکی پسند تھوڑی دیر میں بدل گئ ہو۔ جیسے پہلے آپ انہیں زہر لگتے تھے اب شوہر بن کر اچھے لگتے ہوں گیں۔"""" وہ دل جلانے والی مسکراہٹ لیے آخر میں گٹار کو ہلکا سا بجاتی ماحول میں دھن بکھیر گئ۔ صاف اسے زچ کرنے کی کوشش تھی۔

""""شرم تو نہیں آئ ہو گی"""" وہ تاسف سے سر ہلاتا اسے شرم دلانا چاہ رہا تھا۔

""""آئ تھی نا پھوپھا جی،،، پر مجھ سے شرما کر بھاگ گئی۔"""" وہ پھر سے گٹار بج کر ماحول میں ہلکا سا سر بکھیر گئ۔

عالم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔ ماتھے پر ڈلے لاتعداد بل غصے کی نشاندھی کر رہے تھے۔

""اگر مجھے کچھ کہا نہ تو پھوپھو سے شکایت لگاؤں گی۔"" وہ ناک سکیڑ کر کہتی کوئی بچی لگی تھی،،، جو اسے دھمکی سے ڈرانے کی کوشش کر رہی تھی۔

""ہنہہہ میں ڈرتا ہوں نا تمہاری پھوپھو سے؟"""اس نے غصے سے سر جھٹکا اور باہر کی طرف قدم بڑھائے ،، یہاں رک دماغ کا دہی بنوانے سے اچھا تھا وہ اپنے کمرے میں جا کر اس سے ایکسکیوز کر لے۔

""ڈرتے تو ہیں۔ ورنہ یہاں نہ آتے۔ انکی ناراضگی اور اداسی کے ڈر سے سیٹھ عالم راتوں رات ہی مجھ سے جواب طلبی کیلیئے آگیا۔ ورنہ یہ بات صبح بھی تو ہو سکتی تھی۔

سیٹھ صاحب تو گئے کام سے ہاہاہاہاہا"" وہ انیس سالا نوال حیدر کی زندگی کا پہلا پر سکون قہقہہ تھا۔ عالم رک کر مڑا۔ وہ چھوٹی سی لڑکی کیسے اتنا درست تجزیہ کر گئی تھی۔

""شکر کرو لڑکی ہو تو بچتی آرہی ہو۔ ورنہ اگر تم پھوپھو کا بھتیجا ہوتی تو اب تک زندہ نہ ہوتی۔ "" وہ انگلی اٹھا کر کہہ کر رکے بغیر وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔

""بحرِ ظلمات کا سفر تمام ہوا۔"" نوال ہنسنے کی زیادتی کے باعث آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتی بولی۔

خدشات کے بادل چھٹ گئے تھے،،، اگر وہ شادی کسی ضرورت یا ذاتی بغض کی وجہ سے کرتا تو ہر گز ہر گز رات کے اس پہر اس سے جواب طلبی کیلیئے نہ آتا۔

وہ پہلے ہنس رہی تھی،،، اب رو رہی تھی مگر پھر اسکا غصہ یاد کرتے ہنس دی۔ وقفے وقفے سے جاری رم جھم کا یہ سلسلہ برابر والے کمرے کی کھڑکی سے دیکھتا معظم ابصار مریض عشق بن چکا تھا۔

بحرِ ظلمات کا یہ سفر ختم تو نہیں ہوا تھا،،، ابھی بہت سے کردار ادھورے باقی تھے۔ بہت سی کہانیوں کا انجام باقی تھا۔

یہ سفر جاری تھا،، ہر گزرتے دن کے ساتھ اس سفر میں کرداروں کا اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

""""کیا ہوا؟"""" وہ کمرے میں آتے ہی بیڈ پر دھپ سے گرا تھا۔ اس لڑکی کے ہاتھوں الو بننے کا غم ابھی تک کھائے جا رہا تھا۔

""""تمہاری وہ بھتیجی مجھے الو بنا چکی ہے۔"""" وہ ماتھا مسلتا غصے سے بولا تو آن نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ وہ آہ بھرتا اسے سب بتانے لگا،،، مگر بات کے اختتام پر آن کی ہنسی پر وہ حیرت سے آنکھیں سکیڑتا اٹھ بیٹھا۔ وہ ارد گرد سے بے پرواہ،، ماحول اور وقت کو نظر انداز کرتی نوال کی حرکت پر بری طرح ہنستی اسے بھی مسکرانے پر مجبور کر گئی۔ وہ اپنی عزت افزائی پر کڑوے گھونٹ بھرتا اسکے ساتھ خود بھی ہنس دیا۔

اسے ہنستا دیکھ کر آن کی مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی حیا سے سمٹی،، بے خودی کا احساس ہوا تھا مگر پھر ضبط نہ کرتے وہ دوبارہ کھلکھلا دی۔ اس سجاوٹ سے عاری کمرے میں کھلکھلاہٹوں اور خوشیوں کی سجاوٹ کافی تھی۔ کالا رنگ اب وحشتوں کا شمار نہیں کر رہا تھا۔ پھولوں کی کمی اور مدھم روشنیوں کے بغیر بھی ہر رنگ موجود تھا۔ ہنسی اور مسکراہٹوں سے ہوئی سجاوٹ ہر قسم کی مصنوعی سجاوٹ پر حاوی تھی۔

****

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

مندی مندی آنکھیں کھولتے اس نے ماحول کو پہنچاننے کی کوشش کی۔ سامنے ہی وہ سنہری بال کھلے چھوڑے پردے ہٹائے دھوپ سینکنے کی کوششوں میں تھی۔ کالے رنگ کی جینز کے اوپر ٹی پنک ٹی شرٹ،، جبکہ سردی سے بچاؤ کیلیئے پہنی گئی نیلے رنگ کی جیکٹ اسے حسین بنا رہی تھی۔ چہرے پر بکھری لالی اور مسکراہٹ زندگی میں موجود سکون کی عکاسی کر رہی تھی۔

""""گڈ مارننگ"""" وہ آنکھیں مسلتا بولا۔ آن چونکی،، پھر اسی کے انداز میں ہلکا سا مسکرا کر گڈ مارننگ کہا۔

کچھ دیر تک عالم کچھ نہ بولا تو وہ واپس رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔

""""ایک کپ چائے بنا دو یار"""" اس نے نیند سے دوبارہ بند ہوتی آنکھیں بمشکل کھولتے کہا تھا۔

""""کیا؟""""وہ اسکی بات پر جھٹکے سے پلٹی،،، بال آنکھوں پر آ گرے جسے اس نے نزاکت سے پیچھے کیا۔ انداز ایسا تھا جیسے یقین نہیں آیا تھا۔

""""چائے بنادو آنِ عالم"""" جمائی روکتے ایک ناگوار نظر کھلے پردوں پر ڈالی، اور دوسری نرم نگاہ سامنے کھڑی اپنی بیوی پر۔ ساتھ ہی اپنا جملہ بھی دہرا ڈالا۔

وہ استحقاق سے پکارے گئے اپنے نام پر سرخ ہوئی مگر اسکے بقیہ جملے پر شش و پنج میں مبتلا وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی۔

دھوپ کی تمازت سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھتے عالم کروٹ لیتے اسکی طرف پورا کا پورا متوجہ ہوا اور ابرو اچکائی، گویا خود کو تکنے کی وجہ پوچھی تھی۔ نیند اسے دیکھنے کے چکروں میں اڑن چھو ہوئی تھی۔

""""ہم بنائیں؟""""اس نے باقاعدہ اپنی طرف انگلی کی۔ عالم نے سیدھے ہوتے دھپ سے تکیے پر سر گرایا۔

""""یار 'ہم' نہیں 'تم' بناؤ گی۔

اور اپنے لیے 'میں' کا لفظ استعمال کرتے ہیں 'ہم' زیادہ لوگوں کیلئے استعمال کرتے ہیں۔""""وہ اسے اردو کے استاد کی طرح فرق سمجھا رہا تھا مگر جانتا تھا کہ یہ بے سود ہوگا۔

نیند تو وہ محترمہ دھوپ سینکنے کے چکر میں برباد کر ہی چکی تھی،،، جس پر اس نے بمشکل ناگواری چھپائی تھی۔ وہ دوبارہ سونے کا ارادہ ترک کرتا واشروم کی طرف بڑھا۔

""""خود کو 'میں' بولنے کی پریکٹس کرو۔ اور ساتھ چائے بھی بناؤ۔""""اسکا گال تھپتھپاتا وہ واشروم میں بند ہو گیا تھا۔

وہ آنکھیں گھماتی وہیں بیٹھ گئی۔ بھلا یہ کب ہوتا تھا کہ ولیمے والے دن نئی نویلی دلہن کچن میں کھڑے ہو کر چائے بنائے۔

وہ باہر جانے کی بجائے وہیں بیٹھی اس سے جواب طلبی کا سوچنے لگی۔

""""سنیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ نئی دلہن شادی کے دوسرے دن ہی کچن میں جا کر چائے جائے۔""" وہ جو سمجھ رہا تھا کہ مسز عالم چائے لیے بیٹھی اسکی منتظر ہو گی،، اسکی شش و پنج میں ڈوبی آواز پر حیران ہوا مگر اگلے ہی لمحے سمجھ آنے پر لب دبائے قہقہہ روکا۔

""""یہاں آؤ """ آن کچھ سوچتی اس تک آئی اور کچھ فاصلے پر رک گئی۔ عالم نے اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ وہ اسکے سینے سے ٹکراتے بچی۔

""""نئی نویلی دلہن کھاتی پیتی نہیں ہے کیا؟ ہمم؟""" وہ جو اسکی قربت پر بلش کر گئی تھی،،، اسکے غیر متوقع سوال پر فوراً سے پیچھے ہٹی۔ مگر مقابل نے بازو اسکے گرد حائل کرتے اسکی کوشش ناکام بنادی۔

""""کھاتی ہے،، پکاتی نہیں ہے،، جب تک ہاتھوں سے مہندی نہ اتر جائے۔""" بال کانوں کے پیچھے کرتے جیسے نجانے کتنی اہم بات بتائی تھی۔ یہ اسکے بخشے گئے مان اور اعتماد کا نتیجہ تھا جو وہ یوں اسے دوبدو جواب دے رہی تھی۔ مقابل نے اسکے جواب اور اسکی بال پیچھے کرنے والی حرکت پر مسکراہٹ چھپائی۔

نگاہیں اسکے ہاتھوں پر لگی تھوڑی مہندی پر گئیں،،، کل یہ واحد چیز تھی جو اسے دلہن بنا رہی تھی،، وگرنہ وہ کہیں سے کم از کم دلہن نہیں لگ رہی تھی۔

""""تمہارا کیا بھروسہ اسی مہندی پر روز مہندی لگاتی رہو،،، تاکہ کام نہ کرنا پڑے۔

اس طرح تو مجھے تم سے شادی کر کے نقصان ہو جائے گا کیونکہ کک جو نہیں ملے گی۔"""" مسکراہٹ چھپائے اسکے ہاتھوں پر بنے مہندی کے خوبصورت ڈیزائن پر انگلی پھیرتے کہا کہ وہ اسکی حرکت پر ایک لمحے کیلئے سانس روک گئی مگر اگلے ہی لمحے سمجھ آنے پر اسکے جملے پر سلگ اٹھی۔ اور جھٹکے سے کلائی چھڑوائی۔ جسے اس نے خود ہی چھوڑ دیا اور لب دبائے اسکے تاثرات دیکھنے لگا جو نا قابل فہم تھے۔ وہ بالوں کو خوامخواہ ہاتھوں سے ٹھیک کرتی دانت پیس رہی تھی۔

وہ کیسا شوہر تھا جو شادی کے دوسرے روز کہہ رہا تھا کہ اسے بھروسہ ہی نہیں ہے۔

""""کہاں جا رہی ہو؟"""" اسے باہر کی طرف بڑھتا دیکھ کر عالم جو اپنے نم بالوں کو سکھا رہا تھا،، اس سے پوچھنے لگا۔

""""چائے بنانے۔ تاکہ آپ کو نقصان نہ ہو جائے۔ """" وہ دوبدو جواب دیتی باہر بڑھ گئی مگر اپنے لفظوں پر غور کیا تو رکی۔ شرمندگی سے پلٹ کر پیچھے دیکھا جہاں وہ خلاف توقع کھڑا مسکرا رہا تھا۔ وہ مزید شرمندہ ہو گئی۔

""""میرے نقصان کی بڑی فکر ہے؟"""" انداز جان لیوا تھا

""""وہ غلطی سے منہ سے پھسل گیا۔ ہم آپ کیلئے چائے لاتے ہیں"""" وہ جان چھڑواتی فورآ بھاگی تھی۔

""""تمہارا یہ 'ہم'۔ مسز عالم۔!"""" وہ سرشار ہوتا شیشے میں خود کو دیکھتا بال سیٹ کرنے لگا۔

****

""""ویسے بڑے افسوس کی بات ہے"""" نوال حیدر نے ناشتے کی میز پر خوامخواہ سنسنی پھیلائی۔ سب ناشتہ چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ ہوئے جو سیب کاٹ رہی تھی،، مگر عالم کو یوں دیکھ رہی تھی جیسے سیب کی بجائے اسکی گردن کاٹ رہی ہو۔

"""ایسے بھلا کوئی کرتا ہے ؟""" وہ سیب کا ٹکڑا منہ میں رکھتی سب کو ایک نظر دیکھ کر بولی۔ آن پوری طرح اسکی طرف متوجہ تھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ پہاڑ کھودنے کے بعد چوہا ہی برآمد ہوگا۔

"""کیا ہوا ہے ؟""" یہ زمر ابراہیم تھی جو بے صبری سے افسوس کی بات سننا چاہ رہی تھی۔ عالم چائے کے گھونٹ بھرتا اسے کڑے تیوروں سے گھور رہا تھا۔

ابھی رات والا غصہ اترا نہیں تھا،، یہ سچ تھا کہ اگر وہ لڑکی نہ ہوتی تو وہ اسے معظم کی طرح سیدھا کر چکا ہوتا۔

"""دل دکھ رہا ہے کل سے""" وہ نادیدہ آنسو پونچھتی اب اوور ایکٹنگ کر رہی تھی۔

"""اب بتا بھی چکو۔""" عالم نے زچ ہوتے پہلی بار گفتگو میں حصہ ڈالا۔ وہ تو اسی کی ہی تو منتظر تھی۔

"""بندہ تھوڑا کمرہ سجا دیتا ہے۔ ہر دلہن کے کچھ ارمان ہوتے ہیں۔

زمر تم ویسے بڑا ممانی ممانی کرتی تھی،،، اور جب ممانی آگئی تو دیکھ لو کیسے ظلم ہو رہے ہیں میری معصوم پھوپھو پر۔

"""وہ اپنی بات مکمل کر کے عالم کو دیکھتی آنکھ دبا گئی۔

"""ماموں""" زمر کی صدمے میں ڈوبی آواز عالم کو سلگا گئی۔ خشمگیں نگاہوں سے نوال کو دیکھا جو کرسی پر جھول رہی تھی۔

"""بچے یہ مزاق کر رہی ہے۔ کیوں نوال ؟""" لہجے میں وارننگ تھی۔ معظم اور آن لاتعلق بنے،، ناشتے میں مگن تھے۔ دونوں جانتے تھے کہ ایک سیر ہے تو دوسرا سوا سیر۔

آن نوال کی حرکت پر اسے بعد میں سیدھا کرنے کا ارادہ ضرور رکھتی تھی۔

"""میرا کوئی مزاق ہے آپ کے ساتھ ؟""" اتنی معصوم آواز پر تو کوئی بھی یقین کر سکتا تھا معظم اسکے چہرے کے تاثرات دیکھتا ہلکا سا مسکرا دیا۔

""""ماموں آپ اتنے ظالم نکلیں گیں،، مجھے نہیں پتا تھا۔ ڈریس بھی کیسا لیا تھا آپ نے،،اور پھر ویڈنگ پلانر سے روم بھی ڈیکوریٹ نہیں کروایا۔""""اسکی ناراضگی سے بھرپور آواز پر عالم نے مٹھی بنا کر ضبط کیا۔

""""رہنے دو تم ماموں کی چمچی۔

ممانی کو کون اچھا سمجھتا ہے آج کے زمانے میں۔ کرو ظلم میری پھوپھو پر۔ یہی دن دیکھنا باقی تھا۔"""وہ ٹشو اٹھا کر اسکا کچومر بناتی ہوئی بولی۔ آن کو اب برا لگا تھا زمر کا اداس چہرہ دیکھ کر۔

""""ایسے کیسے ظلم ہوگا؟""""وہ جوش جزبات میں بلند آواز میں بولی۔

""""ماموں میں اب ناراض ہوں آپ سے۔ اور یہ ناراضگی ولیمے کے فوراً بعد شروع ہو جائے گی۔ اس کے بعد دو دن چلے گی۔"""وہ پہلے جوش سے بولی تھی،، مگر پھر پر سوچ انداز میں ناراضگی کی میعاد کا تعین کرنے لگی۔ نوال نے منہ بسورا مگر آن ہنس دی تھی۔

""""کیسا لگا؟""""اب چڑانے کی باری عالم کی تھی۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ اسکی بھانجی اس سے کبھی بد ظن یا ناراض نہیں ہو سکتی۔

نوال اسے منہ چڑاتی اٹھ گئی۔ ویسے بھی وہ آج یہاں سے واپس جا رہی تھی تو جاتے جاتے اس ماموں بھانجی کو چھیڑنا اپنا فرض سمجھا تھا۔ اس کام میں اسے جو مزا آتا تھا وہ ناقابل بیان تھا۔ خاص طور پر زمر گیلانی کو چھیڑنے کا سواد ہی الگ تھا اس کیلیئے۔

""""ممانی میرے ماموں ہیں تو بہت اچھے،، لیکن اگر یہ کچھ بولیں نا تو آپ نے سیدھا مجھے بتانا ہے۔ آگے میں سب سنبھال لوں گی۔""""عالم کو غصے سے دیکھتے کہا تھا۔

""""بہت ظلم ہو رہا ہے تمہاری ممانی پر۔ ظالم جلاد جو ہوں میں۔ """وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

آن مسکرا کر اسے جاتا دیکھ کر زمر کی طرف متوجہ ہو گئ۔ جو اسے آج ولیمے کے حوالے سے کچھ بتا رہی تھی۔ اپنی پشت پر نظروں کی تپش محسوس کرتے وہ پلٹا جہاں وہ بظاہر زمر سے بات رک رہی تھی مگر نگاہیں اسی پر تھیں۔ وہ ہنس کر باہر نکل گیا۔

****

""کیسی لگ رہی ہوں میں ؟"" وہ ابراہیم کے پہلو میں آکر ٹکتی ہوئ بولی۔ ابراہیم جو کب سے اسکا منتظر تھا اسکے قریب آنے پر دم بخود رہ گیا۔ وہ ہلکے گلابی رنگ کی میکسی میں غضب ڈھا رہی تھی۔ کئ لمحے بے خودی کی نظر ہوئے تھے۔

""بہت خوبصورت۔"" اسکی گھمبیر سرگوشی پر وہ لب کاٹتی ہنس دی۔ اسکی نگاہیں خود پر جمی دیکھ کر چہرے میں لالی بکھرنے لگی تھی۔

اس لمحے وہ بھول گیا تھا کہ آج کسی خاص مقصد کے تحت یہاں آیا تھا۔

""تم بھی بس ٹھیک ہی لگ رہے ہو۔"" وہ مسکراہٹ دباتی بولی۔ سفید کرتا شلوار میں وہ وہاں ہر کسی کی نگاہ کا مرکز تھا۔ براؤن بال ماتھے پر بکھرے اسے وجیہہ بنا رہے تھے۔ زمر نے آگے بڑھ کر انہیں ہٹایا۔ ابراہیم اسکی حرکت پر حیران ہوا تھا۔

وہ خود بھی جھینپ گئ تھی۔

""یہ کیا تھا؟"" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔ لبوں کے کناروں پر مسکراہٹ مچل رہی تھی۔

""لڑکیاں تمہیں تاڑ رہی ہیں۔ ایسے تم اتنے اچھے لگتے ہو۔"" وہ منہ بنا کر بولتی اسے کیوٹ اور معصوم لگی تھی۔

""آپ ان سکیور فیل کر رہی ہیں؟"" وہ مسکراہٹ چھپاتا بولا۔ نگاہیں اسکے چہرے پر جمی تھیں۔

""جی نہیں،، کیونکہ زمر ابراہیم مزہ چکھانا جانتی ہے۔ مفت کا مال تھوڑی ہو تم۔ پرائیوٹ پراپرٹی ہواپن کی۔ ""وہ گردن اکڑا کر بولی۔ ابراہیم کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

""آنٹی نہیں آئیں؟""وہ ادھر ادھر دیکھتی بولی۔ ابراہیم جو اس میں کھویا ہوا تھا،، فوراً سے سیدھا ہوا۔ وقت کم تھا،، اور اسے جلد از جلد کام کرنا تھا۔

""نہیں انکی طبیعت کافی خراب تھی۔ انہوں نے کہا اچھا نہیں لگتا اگر کوئی بھی نہ گیا تو اسلیے______""وہ جملہ ادھورا چھوڑتا اسکے پریشان چہرے سے نظریں چرا گیا۔

""اوو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ کیا ہوا ہے؟ زیادہ خراب تھی تو تم کیوں آئے؟ انکے پاس کون ہے؟""صدا کی نرم دل زمر ابصار کیے بعد دیگرے کئی سوالات کر گئی۔ ابراہیم گیلانی کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا۔

اس سے پہلے وہ جواب دیتا فون بجا تھا۔ موبائل نیٹورک کمپنی کی طرف سے کال تھی،، اسکی آنکھیں چمکیں،، موقع اتنی جلدی اور اتنے اچھے وقت پر مل جائے گا اسے اندازہ نہیں تھا۔ اس نے غیر محسوس انداز میں کال کاٹی اور کان سے لگایا،، جیسے واقعی کسی کی کال ہو۔

""ہاں بولو سعد____کیا؟_____کب؟_____کونسے ہسپتال؟______میں بس آرہا ہوں____تم فکر نہ کرو۔""وہ چہرے پر پریشانی سجائے بولا تھا،،، سامنے کھڑی زمر اسکی طرف کے جملے سنتی پریشان ہو گئی۔ اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ اسکی ماں کی طبیعت خراب ہے۔

""مجھے جانا ہو گا تم اپنے ماموں کو بتا دینا""وہ فون جیب میں رکھتا بولا۔

""کیا ہوا ہے بتاؤ تو صحیح؟""زمر اسکا بازو تھام کر روکتی ہوئی بولی۔

""""امی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ ڈاکٹرز بھی الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہیں مجھے جانا ہو گا۔"""وہ اسکی سنے بغیر باہر بھاگا۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

""""کہاں؟""""توقع کے عین مطابق اسے بھاگ کر اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ مصنوعی حیرت سے بولا۔

""""مجھے تمہارے ساتھ جانا ہے۔ یہ گاڑی کس کی ہے؟""""وہ اسے گاڑی کی طرف بڑھتا دیکھ کر سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

""""دوست کی ہے۔""""اس نے آرام سے جواب دیا تھا۔ دراصل پوراانتظام کر کے آیا تھا ب

""""ولیمے کی تقریب بیچ میں چھوڑ کر یوں بن بتائے____؟""""وہ بظاہر پریشانی سے بولا۔ مگر وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

""""تقریب ختم ہونے والی ہے۔ اور میں ماموں کو کال کر دوں گی۔ اور ماموں کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا ویسے بھی شوہر کے ساتھ جا رہی ہوں۔

تم جلدی آو۔""""وہ اسکا ہر اعتراض رد کرتی اسکے بچھائے گئے جال میں بری طرح پھنس گئی تھی۔

زمر ابراہیم گیلانی محبت کر کے،،، محبوب کے ہاتھوں برباد ہونے اسی کے سنگ چلی تھی۔

گاڑی بلیک ہاؤس سے نکلی تو جہاں ایک کا چہرہ پریشان تھا وہیں دوسرے کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔

****

""""بڑی سمجھدار لگتی ہو تم مجھے""""ولیمے کی چھوٹی سی تقریب اپنے عروج پر تھی۔ ایسے میں وہ اسے تنہا دیکھتا فورا آ اسکی طرف آیا تھا۔

""""غلط لگتا ہے۔ جذباتی اور غصے کے تیز لوگوں سے سمجھداری کی توقع رکھنا سراسر بے وقوفی ہے۔

اور میں غصیلی بھی ہوں اور جذباتی بھی""" وہ صاف گوئی سے کہتی اسے لاجواب کر گئی۔ یہاں وہ کسی کو نہیں جانتی تھی،،، اسلئے وہاں کھڑے رہنا اسکی مجبوری تھی۔ ورنہ اس بدتمیز شخص سے بات کرنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔

""""خیر ایک بات تو بتاؤ۔ بلکہ تمہارا مشورہ چاہیے۔"""" وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا سنجیدگی سے بولا۔ نوال نے محض ہنکارا بھرا۔

""""محبت ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟"""" نوال ایک پل کو ٹھٹھک کر اسکی طرف مڑی۔ وہ بلکل سنجیدہ تھا۔

""""سب سے پہلے تو لائف انشورنس کروالینی چاہیے۔ کیونکہ اسکے بعد ہڈیوں اور زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی۔"""" اس نے ہنس کر کہا۔ معظم نے اسے گھورا۔

اس سے سمجھداری کی توقع رکھنا واقعی بے وقوفی تھی۔

""""پھر؟"""" وہ کچھ لمحوں کے توقف کے بعد گویا ہوا۔

""""پھر اپنی شکل دیکھ لینی چاہیے۔ ننانوے فیصد کیسز میں اپنی شکل دیکھ کر بندہ خود ہی اظہارِ محبت کے خیال سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ """" وہ ہنستے ہوئے بولی تو معظم کے چہرے کے بگڑے تاثرات مزید بگڑ گئے۔

""""اگر اپنی شکل اچھی ہو تو؟ """" وہ غصہ دباتا پھر سے پوچھنے لگا۔

""""تو اپنے کرتوت دیکھنے چاہیے """" وہ پھر سے بولی تھی۔

""""پھر؟"""" اب اسے حقیقتاً غصہ آرہا تھا۔

""""پھر!"""" وہ سوچنے کے انداز میں بولی۔ معظم پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

""""ان تین باتوں پر عمل کرنے کے بعد ایک آدھ بندہ ہی بچے گا۔ تو اسے چاہیے اللہ اللہ کرے

عشق معشوقی میں کیا رکھا ہے۔ نری ذلالت ہے یہ۔""وہ اس انداز سے بولی تھی کہ معظم کو بیک وقت ہنسی اور غصہ آیا تھا۔

اس لڑکی سے اظہارِ محبت ناممکن تھا۔ اسے تو یہی لگ رہا تھا۔

""""تمہیں نہیں لگتا اظہار کر دینا چاہیے؟""""وہ چور نگاہوں سے اسے دیکھتے بولا۔

اس سے پہلے وہ اسے جواب دیتی عالم انہیں اشارہ کرنے لگا۔ شاید فوٹو شوٹ کروانا تھا۔

وہ دونوں باتوں کا سلسلہ منقطع کرتے اس جانب چل دیے۔

""""زمر کہاں ہے؟""""عالم ارد گرد نگاہ دوڑاتا استفسار کرنے لگا۔

""""میں نے تو اسے نہیں دیکھا کب سے؟""""معظم نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ آن نے پریشانی سے ادھر اُدھر دیکھا تھا جہاں مہمانوں میں وہ کہیں نہیں تھی۔

""""ابراہیم بھی نہیں ہے""""آن کی پریشان آواز پر جانِ عالم کے پیروں تلے سے زمین کھسکی تھی۔

""""زمر کہاں ہے؟""""عالم ارد گرد نگاہ دوڑاتا استفسار کرنے لگا۔

""""میں نے تو اسے نہیں دیکھا کب سے؟""""معظم نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ آن نے پریشانی سے ادھر اُدھر دیکھا تھا جہاں مہمانوں میں وہ کہیں نہیں تھی۔

""""ابراہیم بھی نہیں ہے""""آن کی پریشان آواز پر جانِ عالم کے پیروں تلے سے زمین کھسکی تھی۔

وہ جلدی سے مہمانوں کی طرف بڑھا،،، مگر ہر طرف دیکھنے کے باوجود بھی وہ دونوں وہاں نہیں ملے۔ اس نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے گہری سانس لی۔ وہ شخص اپنا وار کر چکا تھا۔

""""مہمانوں کو بھیج کر اندر آ جانا۔"""" معظم کو کہتا وہ آن کا ہاتھ تھامتا گھر کے اندر بڑھ گیا۔ معظم پریشان سا اس سے پوچھنا چاہتا تھا مگر اس نے موقع ہی نہیں دیا تھا۔

نوال کچھ سوچ کر وہیں رک گئی اور معظم کے ساتھ مل کر مہمانوں کو الوداع کرنے لگی۔ اس قدر پریشان صورتحال میں بھی اسکا یہ عمل معظم ابصار کو پر سکون کر گیا۔

وہ اتنی بھی بے حس اور بری نہیں تھی جتنی وہ بنتی تھی۔

""""تم چینج کر لو۔"""" ملازمہ کو چائے کا کہتا وہ اسے کمرے میں لا کر چھوڑتا بولا۔ آن نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا۔ اسکی بھانجی غائب تھی،،، اور وہ پر سکون بیٹھا اب موبائل پر لگا تھا۔

""""آپ ایسے کیوں بیٹھے ہیں؟"""" اسکی پریشان اور حیران آواز پر عالم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا اور پھر خود کو۔ وہ تو ٹھیک سے ہی بیٹھا تھا۔

""""پھر کیسے بیٹھوں؟"""" سوال پر سوال آیا تھا۔ آن گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

""""آپ کی بھانجی غائب ہے"""" عالم سمجھنے کے انداز میں سر ہلا گیا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ پریشان ہے کیونکہ اسکے چہرے پر واضح لکھا تھا۔ مگر وہ کچھ کر کیوں نہیں رہا تھا،، یہ بات آن کو پریشان کر رہی تھی۔

""""اگر میں کہوں کہ میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہے،،، تو؟"""" وہ فون چھوڑ کر سیدھا ہو کر بیٹھا۔

""""تو پھر آپ کچھ کر کیوں نہیں رہے؟"""" وہ تشویش زدہ لہجے میں کہتی اسکی طرف بڑھی۔

""""اگر میں کہوں میں جان بوجھ کر کچھ نہیں کر رہا،، تو؟"""" آن چکرا کر رہ گئی۔ اس شخص سے سیدھے جواب کی امید نہ تھی۔ دوسری طرف اسے زمر کے لیے پریشان دیکھ کر جانِ عالم کو ایک بار پھر اپنا فیصلہ بہترین لگا تھا۔

""""تو پھر آپ کو کچھ کرنا چاہیے۔"""" وہ کندھے ڈھیلے چھوڑتے بولی۔

""""اگر میں کہوں کہ اب سب کچھ زمر گیلانی کرے گی،،، تو؟"""" آن نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔ کچھ تھا جو اس کہانی میں ادھورا تھا۔

لیکن کیا؟ وہ سوالیہ نگاہوں سے عالم کو دیکھنے لگی۔

""""پھر آپ کیا بے بس ہیں اس معاملے میں؟"""" اسے کہتے ہوئے خود بھی عجیب لگا تھا۔ عالم اسکے جھنجھلائے ہوئے انداز پر مسکرایا۔

""""اگر میں کہوں کہ میں بے بس نہیں ہوں بلکہ سب کچھ وقت پر چھوڑ کر تھوڑی دیر کیلئے کھیل سے لطف اندوز ہو رہا ہوں،،،،، تو؟ """" وہ پھر سے اسے الجھا گیا تھا۔

""""پھر ہمیں نہیں پتا کچھ۔ آپ جو بھی کریں۔"""" اسے غصہ آرہا تھا اس ڈھیٹ شخص پر جو اسے پوری بات بتانے کی بجائے الٹے سیدھے جواب دے کر زچ کر رہا تھا،، اور خود خاموشی سے بیٹھا تھا۔ اسکے انداز پر عالم کھل کر مسکرایا۔

""""لگ رہا ہے ماہ دولت شادی شدہ ہیں۔ ورنہ میں کسی کو جواب دینا پسند نہیں کرتا۔"""" وہ اسکی ناک دباتا بولا۔ آن اسے دیکھ کر رہ گئی۔ کیا تھا یہ شخص؟

اتنا بے فکر کیسے ہو سکتا تھا وہ؟

""""تمہیں مجھ پر غصہ آرہا ہے؟"""" وہ مسکراہٹ دباتا اسکے تاثرات دیکھ کر بولا۔ آن خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

""""آنا بھی چاہیئے،، مجھے بھی آتا ہے خود پر"""" وہ خود ہی کہہ کر قہقہہ لگا گیا۔ مگر اسکے قہقہے میں کانچ سی چبھن تھی۔ مسکراہٹ زخمی سی لگی تھی۔ اسے اب سمجھ آیا تھا کہ وہ اسے اپنی پریشانی بتا کر اسکا دن خراب نہیں کرنا چاہتا

تھا۔ وہ بظاہر بے پرواہ اور بے حس دکھنے والے شخص کو بغور دیکھنے لگی جو اظہار نہیں کرتا تھا مگر اسے پرواہ تھی۔ اپنے سے جڑے رشتوں کی۔ جانِ عالم دوسرا شخص تھا اسکی زندگی میں جو اسکی پرواہ کر رہا تھا،، اور جس کی وہ پرواہ کر رہی تھی۔

""ابراہیم کے ساتھ کوئی ذاتی بغض ہے آپ کا؟"" وہ کچھ لمحوں کے توقف کے بعد گویا ہوئی۔

""تمہاری مہندی کب اترے گی؟"" اسکے سوال پر آن کچھ دیر کیلئے ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی،، پھر اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کو دیکھا۔

وہ اسے باتوں میں گھما رہا تھا،، اور وہ بے وقوف بنتی گھوم رہی تھی۔

""پتا نہیں"" وہ ناسمجھی سے بولی۔ یہ شخص جلیبی کی مانند سیدھا تھا۔

""ہنی مون پر چلیں؟"" وہ آنکھ دباتا اسے آنکھیں پھاڑنے پر مجبور کر گیا۔

""ہم چینج کر کے آتے ہیں"" اس شخص کے سوالوں سے بچتی وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئ۔ وہ اسے نہیں بتانا چاہتا تھا اسکا مطلب تھا کہ وہ کبھی نہیں بتائے گا۔ اتنا تو اسے اندازہ ہو ہی گیا تھا۔

ہلکے سے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ باہر آئ تو عالم کمرے میں نہیں تھا۔

وہ شال لپیٹتی باہر نکل گئی۔ وہ اب شرمیلی دلہن بن کر تو نہیں بیٹھ سکتی تھی،،، کیونکہ حالات اب یکسر مختلف تھے۔ وہ اگر اظہار نہیں کر رہا تھا اپنی پریشانی کا تو اسکا یہ مطلب قطعی نہیں تھا کہ وہ پریشان نہیں ہے۔

****

گاڑی اسکے گھر کے راستے پر جاتے دیکھ کر وہ چونکی۔ گردن موڑ کر ابراہیم کو دیکھا جو سنجیدہ سا گاڑی کی طرف متوجہ تھا۔

""یہ کہاں جا رہے ہو؟"" وہ حیرت سے بولی تھی۔ ابراہیم نے سن کر ان سنی کر دی۔

""آپ تھوڑا سا انتظار کر لیں۔ پتا چل جائے گا۔"" کچھ دیر بعد وہ بولا تو زمر کو انہونی کا احساس ہوا۔

وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ لب سیے بیٹھی رہی۔ نگاہیں ابراہیم گیلانی کے چہرے پر مرکوز تھیں۔

گاڑی گھر کے سامنے رکی تو زمر بے تاثر چہرے کے ساتھ باہر آئی،،، اسکی تقلید میں گھر کے اندر داخل ہوئی تو صائمہ گیلانی کو صحیح سلامت دیکھتے ساکت ہوئی۔ وہیں دوسری طرف صائمہ گیلانی اسے اپنے ماموں کے ولیمے کے موقع پر ابراہیم کے ساتھ اپنے گھر دیکھ کر حیرت زدہ سی دونوں کو دیکھنے لگی۔

""تت، تم نے تو کہا تھا کہ"" اسکا ٹوٹا پھوٹا اور بے یقین لہجہ ابراہیم گیلانی کو شرمندہ کر گیا تھا۔ اگلے ہی لمحے ایک زوردار تھپڑ ابراہیم کے منہ پر نشان چھوڑ گیا تھا۔

صائمہ گیلانی کے ساتھ ساتھ ابراہیم گیلانی بھی اسکی حرکت پر دنگ رہ گیا۔

""مزاق کا جواب مل گیا ہوگا؟"" وہ غصے سے اسے دیکھتی فون پر کسی کا نمبر ملانے لگی جب ابراہیم نے آگے بڑھ کر اس سے فون چھینا اور جینز کی جیب میں رکھا۔

""یہ غلطی دوبارہ نہیں ہونی چاہیے۔"" اشارہ کچھ دیر پہلے والے تھپڑ کی طرف تھا جس کی وجہ سے اسکا گال ابھی تک سرخ تھا۔

""یہ غلطی کی سزا ہے۔ غلطی نہیں۔"" اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی وہ صائمہ گیلانی کو دہلا گئی۔

""ابراہیم یہ کیا ہے؟ آج تو عالم کا ولیمہ تھا تو یہ یہاں کیا کر رہی ہے اور یہ جو تھپڑ"" ______ صائمہ گیلانی کی پریشان آواز پر وہ دونوں ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ تو آگے بول ہی نہ پائیں کیسی بہو تھی جو بیٹے کو تھپڑ جڑ چکی تھی۔

صدمہ ہی صدمہ تھا۔

""""امی آپ کو بعد میں سب بتاتا ہوں۔ آپ پلیز کمرے میں جائیں اور آپ میرے ساتھ چلیں۔""""ابراہیم ماں کو وہاں سے بھیجتا غصہ سے بھری زمر کا ہاتھ تھامتا بولا جسے اس نے سختی سے جھٹک دیا۔

""""گھر چھوڑ کر آرہے ہو یا خود جاؤں؟ """" کسی بھی احساس سے عاری لہجہ تیر کی طرح چبھا تھا۔ وہ زبردستی اسکا ہاتھ تھامتا کمرے کی جانب بڑھا اور کمرے کو لاک کرتا اسکی جانب بڑھا جو پتھرائی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں میں نمی اور خوف بیک وقت اُمڈ رہا تھا۔

""""کچھ غلط نہیں کر رہا میں """"اسکی آنکھوں میں بے یقینی دیکھتے وہ صفائی دینے لگے۔ یہ کہتے ہوئے اسے خود کتنی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی،، وہ بتا نہیں سکتا تھا۔

""""ابراہیم گیلانی جانے دو مجھے """"وہ آنسو پیتی سخت لہجے میں بولی۔

""""آپ کہیں نہیں جائیں گیں۔""""وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

""""کیوں نہیں جاؤں گی میں؟ تمہیں شرم نہ آئی مجھ سے جھوٹ بول کر یہاں لاتے ہوئے۔ میں ماموں کا اتنا اہم دن چھوڑ کر دوڑی چلی آئی اور یہاں آ کر تم مجھے اس کمرے میں بند کر کے کہہ رہے ہو کہ تم کچھ غلط نہیں کر رہے اور نہ ہی میں یہاں سے کہیں جا سکتی ہوں۔

کیا ہے یہ ابراہیم گیلانی؟""""وہ چیخی تھی۔ آنسو باہر نکلنے کو بے تاب تھے۔ اس نے مذاق تو ہرگز نہیں کیا تھا، اس کو اندازہ ہو ہی گیا تھا،، لیکن پھر وہ کیا چاہ رہا تھا؟

""""کیونکہ میں نہیں چاہتا آپ وہاں رہیں"""" وہ زرا سختی سے بولا تھا۔ زمر تمسخرانہ ہنسی۔ اسکی ہنسی میں چھپی چبھن ابراہیم گیلانی کو اپنے دل میں چبھتی محسوس ہوئی۔

""""وجہ بتانا پسند کرو گے؟"""" وہ چاہ کر بھی تمیز اور لحاظ نہ کر پائی۔

""""کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی ایک قاتل کے ساتھ رہے"""" اسکی آنکھوں میں دنیا جہاں کی بے یقینی در آئی۔ آنکھیں سکیڑے وہ کتنی دیر ابراہیم کے چہرے کو دیکھتی رہی۔

""""تمہارے باپ کو مارا ہے یا بھائی کو؟"""" اسکے سوال پر ابراہیم گیلانی ساکت ہوا تھا۔ وہ لڑکی واویلا مچانے،،، یا اپنے ماموں کو بے گناہ کہنے کی بجائے اس سے پوچھ رہی تھی کہ اس نے ابراہیم سے جڑے کس رشتے کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔

""""تھوڑی دیر پہلے وجہ جانے بغیر جو ہاتھ اٹھایا تھا اس پر شدید پشیمانی تھی،، مگر اب تمہاری بات سن کر لگا ہے کہ ہاتھ اٹھا کر میں نے بلکل ٹھیک تھا۔

بدلہ لینے کا بہت گھٹیا اور پرانا طریقہ چنا ہے تم نے۔"""" کوئی جواب نہ پا کر وہ ایکدم بولی۔ ابراہیم نے اسکی بے یقینی پر حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ کیسے سوچ سکتی تھی کہ وہ اپنی بیوی کو مہرہ بنائے گا۔ اور وہ اس پر ہاتھ اٹھا کر زرا بھی شرمندہ نہیں تھی۔ ابراہیم حیران ہوا تھا۔

""""آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں کہ میں کوئی بدلہ لے رہا ہوں؟"""""" وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔

""""میرے ماموں اور بھائی سے دور کر کے تم کہہ رہے ہو کہ بدلہ نہیں لے رہے؟ کمال ہے ابراہیم گیلانی کمال.

"""" وہ تالی بجاتی اسکا اور اسکے لفظوں کا مزاق اڑا رہی تھی۔

""""میں آپکو ایک قاتل سے دور رکھ رہا ہوں۔ اور گناہگار سے۔ وہ مجرم ہیں،، اشتہاری مجرم۔ اور میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی ایک مجرم سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھے۔ """"

وہ سمجھانے کے سے انداز میں بولا رہا تھا۔ لہجہ اب کی بار مدھم تھا۔

""""تمہاری بیوی سے پہلے میں اس مجرم کی بھانجی ہوں۔

اور مجھے کوئ شرم نہیں ہے کہ وہ قاتل ہیں،، غنڈے ہیں۔

جانتے ہو کیوں؟

کیونکہ انہیں یہ قاتل اور غنڈہ ہم دونوں بہن بھائیوں نے بنایا ہے۔"""" وہ پوری قوت سے حلق کے بل چلائی۔

ابراہیم لب بھینچ کر اسے دیکھنے لگا جواب بری طرح ہانپ رہی تھی۔

""""جانے دو ابراہیم گیلانی،، ورنہ خدا کی قسم کھو دو گے مجھے"""" وہ بے بسی اور غصے کی ملی جلی کیفیت لیے بولی۔

""""آپ یہاں سے نہیں جائیں گیں۔ میں کوئی سو کالڈ بدلہ نہیں لے رہا،، میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ آپ اس قاتل سے رابطہ نہ رکھیں،، اپنے بھائی سے مل سکتی ہیں۔

ہم اپنی نئ زندگی کی شروعات کریں گیں جہاں کوئی مجرم آپ کے ساتھ نہ ہو گا۔"""" جانِ عالم کے بارے میں یہ الفاظ اسے کتنی تکلیف دے رہے تھے، اسکی برستی آنکھیں بتا رہی تھیں۔

""""تمہارا آخری فیصلہ ہے؟"""" اسکی آواز مدھم سرگوشی میں ڈھل گئی۔

""""اگر آپ یہاں سے جائیں گیں تو خدا کی قسم ابراہیم گیلانی کو کھو دیں گیں"""" اسکا چند لمحے پہلے کہا جانے والا جملہ دہرایا تھا،، وہ تکلیف سے آنکھیں میچ گئی۔

""""اگر بابا کا واقعی کوئی جرم ہوا تو آپ پر لگی پابندی ختم ہو جائے گی،،، لیکن اگر وہ بے گناہ ہوئے تو آپ کو پھر مجھے یا اپنے ماموں کو چننا ہو گا"""" وہ اسکے آنسو دیکھ کر اپنے فیصلے میں لچک پیدا کر گیا۔ زمر ابراہیم ساکت رہ گئی اسے لگا وہ کھیل کھیل رہا ہے۔

""""اس سب میں میں کہاں ہوں؟

میں محض ایک مہرہ ہوں کیا؟"""" وہ بری طرح چلائی تھی۔

""""خیر ایک بازی تم نے کھیلی،، اب ایک بازی زمر ابراہیم کھیلے گی۔ """" وہ چہرہ صاف کرتی دونوں کے مابین تمام فاصلے مٹاتی اسکے پاس آئی تھی۔

""""اگر وہ گناہگار ہوئے تو اس کھیل کا انجام میں ڈسائیڈ کروں گی۔ اسے میری شرط سمجھا یا جو بھی۔ """" آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑے وہ اسے ساکت کر گئی۔

وہ کتنی ہی دیر بول ہی نہیں پایا تھا۔

اس نے آگے بڑھ کر ابراہیم کی جیب سے فون نکالا،، وہ تب بھی ساکت رہا۔

""""ماموں،، زمر بات کر رہی ہوں۔ ابراہیم کے ساتھ ہوں۔ کچھ کھیل ہیں جن کے انجام کا انتظار ہے۔

جیت کر ہی آؤں گی۔

ایک بازی ہے،، عشق کی بازی،،۔ زمر ابصار کا جانِ عالم سے عشق۔

جب تک وہ بازی جیت نہیں جاتی،، تب تک واپس نہیں آسکتی۔ دعا کیجیے گا کہ آپ کی زمر جیت جائے۔ جلد ملیں گیں۔"""" وائس نوٹ عالم کے نمبر پر بھیج کر فون واپس اسے تھمایا،، جسے وہ لرزتے ہاتھوں سے تھام گیا۔

نجانے کیوں لگ رہا تھا جیسے وہ ہار رہا ہے،، جیسے وہ لڑکی اسے مات دے دے گی۔

""""یاد رکھنا اس کھیل کا انجام میری مرضی کا ہو گا۔"""" اسے باور کرواتی وہ واشروم میں بند ہو گئی۔ پیچھے وہ سر ہاتھوں میں گرائے بیڈ پر گرا تھا۔

****

""""تم جا رہی ہو؟"""" معظم ابصار دروازہ بجانے کی زحمت کیے بغیر اندر آیا جہاں وہ بیگ میں کپڑے رکھ رہی تھی۔ اسکی حرکت پر نوال حیدر نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

""""دروازہ بجا کر آتے ہیں"""" دانت پیستے وہ غصے سے بولی۔ معظم نے لب بھینچے۔

""""سوری"""" یوں جیسے احسان کیا تھا۔

""""میرے چاچے کا گھر نہیں ہے جو بوریا بستر ایہیں ڈال لوں۔ شادی کیلئے آئی تھی،، وہ ہو گئی اب جا رہی ہوں۔ مل گیا جواب؟ اب جا سکتے ہو۔ مصروف ہوں میں۔"""" وہ بے رخی سے کہتی کپڑے تہہ کرنے لگی۔

""""رات ہو رہی ہے"""" معظم ابصار نے بھونڈی وجہ بتائی جس کا اسے خود بھی اندازہ تھا۔ نوال نے رک کر اسے دیکھا۔

""""بتانے کا شکریہ۔"""" لہجہ طنزیہ تھا۔

""""مت جاؤ۔"""" اسکے لہجے پر نوال حیدر کے ہاتھ ساکت ہوئے تھے۔ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ سنجیدہ شکل سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

""""کیوں؟"""" آنکھیں سکیڑے پوچھا تھا۔ پورا وجود کان بنا جواب کا منتظر تھا۔

""""کیونکہ ______"""" وہ رکا تھا۔ کمرے میں موجود خاموشی اس وقت دونوں کو سخت ناگوار لگ رہی تھی۔

""""کیونکہ؟"""" اس نے ابرو اچکا کر اسکا لفظ دہرا کر جواب چاہا۔

""""کچھ نہیں۔ مجھے کیا تمہاری مرضی۔"""" اسکا لہجہ ایک دم بدلا تھا۔ شام والی اسکی باتیں یاد آئیں تو اسے لگا کہ وہ اسکی بات سن کر کہیں اسے بے عزت نہ کر ڈالے۔

""""ویسے بہن تمہاری گھر سے غائب ہے،، اور تم مجھ مجھے روک رہے ہو۔ جا کہ اسے ڈھونڈو بھئی۔"""" وہ مگن سی جھنجھلا کر بولی تھی۔ معظم نے لب بھینچے۔

""""تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔ ویسے بھی وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہے۔"""" عالم کی زبانی اس نے ابراہیم کی بابت سارا واقعہ سنا تو وہ پیچ وتاب کھا کر رہ گیا۔ مگر اگر عالم پر سکون تھا تو مطلب کہ معاملہ انکے ہاتھ میں تھا۔ ویسے بھی اسے اپنی بہن پر یقین تھا کہ وہ ایک مضبوط لڑکی ہے۔ اسلیے وہ عالم کی بات مانتے ہوئے اب پر سکون تھا۔

نوال حیدر تفتیشی اور کھوجتی نگاہوں سے اسے دیکھتی سر ہلا کر رہ گئی۔ اور واپس کام میں مشغول ہو گئی۔ وہ آنکھوں کی پیاس بجھاتا اسے دیکھتا رہا اور پھر جس طرح آیا تھا ویسے ہی پلٹ گیا۔

اسکے جاتے ہی نوال حیدر نے ہاتھ روکے،، نگاہیں اٹھا کر اس جگہ کو دیکھا جہاں سے وہ غائب ہوا تھا۔

چہرے پر سوچ اور الجھنوں کا جال بکھرا تھا۔ وہ لب سختی سے آپس میں پیوست کیے سوچوں میں غرق تھی۔

****

""""نوال کیوں جا رہی ہیں آپ؟ وہ بھی اس وقت؟"""" آن باہر آئی تو وہ بیگ پکڑے عالم کے ساتھ کوئی بات کر رہی تھی۔ اسکے ہاتھ میں بیگ دیکھ کر آن فورا اسکے پاس بھاگی۔

""""ارے پھوپھو ہم غیرت مند لوگ ہیں۔ بیٹی کے گھر کا پانی تک نہیں پیتے۔ اسلیے بس جا رہی ہوں میں۔"""" وہ آن کے گرد بازو حائل کرتی شرارت سے بولی۔ عالم نفی میں سر ہلاتا وہاں سے ہٹ گیا کیونکہ فون پر کسی کی کال آ رہی تھی ب

""""لیکن کیوں نوال؟ ہمارا مطلب ہے کہ کہاں رہیں گیں آپ وہ بھی اکیلے؟ اور ہم یہاں کیسے رہیں گیں؟""""آن اسکے جانے کا سن کر حواس باختہ ہو کر بولی۔

""""ارے ایک ایک کر کے پوچھیں پھوپھو۔

پہلے سوال کی وجہ بتادی کہ میرا یہاں رہنے کا کوئی تک نہیں بنتا۔ آپ کے سسرال میں میرا کیا کام؟ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں رمشا کے ساتھ فلیٹ شئیر کروں گی۔

اور تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ جب بھی آپ کو میری یا مجھے آپ کی یاد آئے گی،، ہم ملنے لیا کریں گیں۔ کبھی آپ وہاں آجانا،، کبھی میں یہاں آجاؤں گی۔"""" وہ رسانیت سے کہتی اسے پرسکون کررہی تھی۔ جانتی تھی کہ دونوں کبھی یوں اکیلے نہیں رہے،، سوائے چند راتوں کہ جب آن عالم کے ساتھ آگئی تھی۔

""""لیکن؟"""" وہ کچھ کہتے کہتے رکی تھی۔ کیونکہ اعتراض کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔

""""لیکن ویکن کچھ نہیں۔ اچھے سے گڈ بائے بولیں یار۔ """" وہ اس کے گلے لگتی لاپرواہی سے بولی تھی۔ مگر دونوں جانتی تھیں کہ ایک دوسرے کے بغیر رہنا مشکل ہے۔

""""کس کے ساتھ جاؤ گی؟"""" عالم فون بند کرکے واپس ان کے پاس آتے ہوئے بولا۔

"""" باہر میرا ہیلی کاپٹر کھڑا ہے اسی پر جاؤں گی"""" عالم نے دانت پیستے آنکھیں گھمائیں۔

""""سیدھا جواب نہ دینا تم """" اسے آنکھیں دکھاتے کہا،، مگر مقابل کو پرواہ کہاں تھی۔

""""میں چھوڑ آؤں"""" معظم کی آواز پر تینوں نے بیک وقت اسے دیکھا کہ وہ گڑبڑا کر رہ گیا۔

""""نہیں میرا مطلب ہے کہ رات ہو رہی ہے،، تو اس ٹائم اکیلے کیسے جائے گی، میں چھوڑ آتا ہوں۔"""" وہ گڑبڑا کر وضاحت دینے لگا تھا۔ مگر نوال اور عالم کی نگاہوں سے بچنا ناممکن تھا۔

""""ٹھیک ہے۔""""نوال کی طرف سے جواب آیا تھا۔ معظم نے اٹکی سانس بحال کی۔

وہ آن سے ملتی اسکے ہمراہ چل دی تھی۔

گاڑی میں گھمبیر خاموشی تھی،، ایک وجود الفاظ جوڑ رہا تھا تو دوسرا بے پرواہی سے منزل کا انتظار۔

اس گومگو کی کیفیت میں گاڑی عالم کے آفس سے منسلک فلیٹس کے سامنے رکی۔ نوال نے اتر کر اپنا بیگ اٹھایا اور اندر کی جانب بڑھ گئ۔ مگر پھر ایک دم رکی اور واپس اس تک آئ۔

""""تم نے مجھ سے ایک سوال پوچھا تھا دوپہر میں """" اسکی طرف شیشے سے جھانکتے کہا تو معظم کا پورا وجود اس وقت اسکی بات سننے کیلئے کان بن چکا تھا۔

""""تو اسکا جواب ہے کہ محبت ہو جائے تو اظہار کر دینا چاہیے۔

اظہارِ محبت مشکل لگے تو اپنے عمل سے احساس دلانا چاہیے کہ آپ کو مقابل سے محبت ہے۔"""" وہ کہہ کر رکی نہیں تھی،، بلکہ جا چکی تھی مگر معظم ابصار کو لگا کہ دنیا بھر کی تمام خوشیاں اسکے قدموں میں آگئی ہوں۔ وہ جلد اظہارِ محبت کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

کیونکہ احساس تو شاید مر کر بھی وہ اسے نہ کروا سکتا۔

رات تمام رازوں کو اپنی لپیٹ میں لیے رخصت ہو چکی تھی۔ صبح کا روشن سویرا ہر سو چھا گیا تھا۔

چونکہ زمر کے پاس پہننے کو کچھ تھا ہی نہیں،،، اسلیے ایسے ہی منہ ہاتھ دھو کر باہر آگئی۔ رات ابراہیم اسکے واشروم میں بند ہونے کے بعد نجانے کہاں چلا گیا تھا، مگر وہ ساری رات سے لے کر اب تک واپس نہیں لوٹا تھا۔

وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ باہر آئ تو صائمہ گیلانی پودوں کو پانی دے رہی تھیں۔

""""صبح بخیر۔"""" وہ تمیز سے انہیں مخاطب کرتی وہیں انکے پاس بیٹھ گئ۔ وہ اسے ایک نظر دیکھتے بے رخی سے جواب دے کر واپس رخ موڑ گئیں۔

""""ایسے بے رخی مت برتیں۔ یہ نہ ہو ابراہیم کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی سوائے پچھتاوے کے کچھ نہ ملے۔"""" وہ تلخ الفاظ روکتی آہستہ سے بولی اور کچن میں جا کر پانی پینے لگی۔

""""بیٹا مجھے پوری بات بتاؤ! ابراہیم ایسا نہیں ہے،، جانتی ہوں میں،، تو وہ کیوں رخصتی سے ایک ہفتہ پہلے یوں لے آیا ہے تمہیں؟"""" وہ اسکے پیچھے چلی آئیں۔ زمر نے گلاس سلیب پر رکھ کر انکی طرف رخ موڑا۔

""""کوئی 'ایسا' کب 'ویسا' ہو جائے،،، کب پتا چلتا ہے؟

خیر آنٹی ہر چیز وقت پر اچھی لگتی ہے۔ آپ کو بھی وقت پر پتا چل جائے گی۔"""" وہ نرمی سے بولی تھی۔ سارے اختلاف اپنی جگہ،، مگر انکا مقام اور عزت اپنی جگہ تھی۔

""""ٹھیک کہہ رہی ہو آپ،، مگر کبھی کبھی صحیح وقت کے انتظار میں وقت ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ اور ہم انتظار لاحاصل میں ہی رہتے ہیں۔"""" زمر انہیں بغور دیکھنے لگی۔

""""کپڑے مل سکتے ہیں؟"""" اس نے کمال مہارت سے موضوع بدلا تھا۔

""""بری کے کپڑے بنائے تھے،، گمان میں بھی نہیں تھا کہ انکی ضرورت یوں پڑ سکتی ہے"""" وہ ماں تھیں،، پشیمان تھیں بیٹے کے عمل سے۔

وجہ چاہے جو بھی تھی یوں رخصتی سے ایک ہفتہ پہلے لڑکی کو گھر لے آنا یہ تو پہلی بار ہی سنا تھا۔

زمر وہیں شیلف کے ساتھ ٹیک لگا گئ۔ ساری رات آنکھیں برستی رہی تھیں،، اب بھی برسنے کو تیار تھیں۔

اگر جانِ عالم کو پتا چلتا تو یقیناً وہ آنسوؤں کی وجہ کو ہی جڑ سے اکھاڑ دیتا۔

"""ابراہیم گیلانی سب ختم کر دیا تم نے۔

میری خواہشات،، احساسات،، جذبات،،، سب۔"""وہ بہتے آنسو سختی سے صاف کرتی باہر نکل گئی۔

****

"""رمشا ایک کام ہے آپ سے!"""وہ بہت سوچ بچار کے بعد اسکے پاس آئی تھی۔ رمشا نے چشمہ اتار کر لیپ ٹاپ بند کیا اور اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

"""آپ نے کہا تھا کہ عالم گینگ کی بینک مینجر ہیں آپ!

ایک ریکوئسٹ ہے آپ سے"""وہ انگلیاں چٹخاتی الفاظ جوڑنے لگی۔ وہ جانتی تھی کہ رمشا اچھی لڑکی ہے اسے دھتکارے گی نہیں،، اسی لیے اس سے بات کرنا اسے سب سے بہتر لگا تھا۔

""" ہممممم،، پیسے چاہیئے؟"""وہ پل بھر میں معاملہ سمجھ گئی تھی۔ نوال نے اثبات میں سر ہلایا۔

"""کافی زیادہ۔ آؤٹ آف کنٹری جانا ہے مجھے۔"""اس نے آہستہ سے تھیلے سے بلی نکالی۔ رمشا لمحے بھر کیلئے کچھ بول ہی نہ پائی۔

"""کیوں؟"""اسکی آواز آہستہ تھی۔

"""یہ پھر بتاؤں گی۔ آپ پیسے دے سکتی ہیں یا نہیں؟"""وہ خود بھی اپنے فیصلے پر پوری طرح مطمئن نہیں تھی۔ اسے کیسے بتا دیتی؟

"""نہیں پیسوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن کہاں جانا ہے؟ کیوں جانا ہے؟ یہ سب تو بتاؤ۔

سیٹھ عالم کو پتا ہے یا آن کو؟"""وہ پے در پے کئی سوالات کر گئی۔ نوال حیدر نے گہری سانس لیتے خود کو جواب دینے کیلئے تیار کیا۔

""""لندن جانا چاہتی ہوں۔ کیوں؟ یہ نہیں پتا۔ ہاں مگر یہاں نہیں رہ سکتی۔

سیٹھ عالم کو تو آپ بتا ہی دیں گیں اب۔ (وہ رک کر ہلکا سا مسکرائی۔ جانتی تھی کہ رمشا الف سے لے کر یے تک ہر بات اسے بتاتی ہے) پھوپھو کو منالوں گی۔"""" رمشا کئی لمحے اسے دیکھتی رہی۔

""""یہاں رہ کر تم ہمارے ساتھ ہیکر کے طور پر کام کیوں نہیں کرتی؟ اچھی ہیکر ہو تم!"""" رمشا نے اسے سمجھانا چاہا۔

""""پہلے ہیکنگ مجبوری تھی۔ اپنی اور پھوپھو کی حفاظت کرنی تھی۔ مگر اب یہ مجبوری نہیں ہے۔ میں اس اندھیر نگری کا حصہ نہیں بننا چاہتی۔"""" اس نے آہستہ سے کہا تھا۔

""""عجیب و غریب فیصلہ ہے۔ خیر میں کچھ کرتی ہوں۔"""" وہ بالوں کے جوڑے میں اٹکی پینسل نکالتے ہوئے بولی۔ مزید بحث کرنا یا زور زبردستی کرنا اس نے مناسب نہیں سمجھا تھا۔ اسکا ارادہ عالم سے مل کر اس سے بات کرنے کا تھا۔

اس سب سے بالاتر نوال مطمئن ہوتے مسکرادی۔ جانتی تھی کہ یہ لڑکی اسے انکار نہیں کرے گی۔

""""چائے پیوٴ گی؟"""" اس نے جاتے جاتے پلٹ کر پوچھا۔ نوال نے نفی میں سر ہلا دیا۔

وہ مطمئن انداز میں صوفے کی پشت سے ٹیک لگانے لگی تھی کہ دماغ میں ہونے والے جملوں کی بازگشت سے چونکی۔

""""محبت ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟""""

وہ سیدھی ہوتی گہری سانسیں لینے لگی۔ وہ اب بے وقوف تو نہ تھی کہ مقابل کی بہکی نگاہیں اور اسکے الفاظ میں چھپے معنی سمجھ نہ پاتی۔

""""تمہیں نہیں لگتا اظہار کر دینا چاہیے ؟""""وہ

لاشعوری طور پر ہلکا سا ہنس دی جس سے وہ خود بھی انجان تھی۔ اور واپس سر صوفے کی پشت پر گرا دیا۔

""""مت جاؤ۔""""التجائیہ آواز کمرے میں گونجی۔ اس نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھا۔ محض خیال تھا،، مگر کمرے میں کوئی نہ تھا۔

""""معافی بھی ہر کوئی نہیں مانگتا نوال حیدر۔

یہ ظرف بھی کسی کسی میں ہوتا ہے""""وہ لب بھینچ گئی۔ یہ جملہ آخری ثابت ہوا تھا۔ آوازیں آنی بند ہو گئی تھیں۔

سوچیں بھٹک رہی تھی۔ دل اور دماغ میں جنگ چھڑ چکی تھی۔

جیت کس کی ہونی تھی،،، یہ تو وقت ہی طے کرنے والا تھا.

****

""""تم اداس ہو؟ """"وہ ٹیرس سے میں کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی۔ چہرے پر سوچ کی لکیریں ابھری تھیں۔ خود پر شال کا اضافہ محسوس کرتے وہ کھلے دل سے مسکرائی۔ اسے لگا کہ اسکی مسکراہٹ پر وہ بھی مسکرایا ہے۔

""""کیا نہیں ہونا چاہیے ؟""""سوال پر سوال کیا تھا۔ لہجہ ہمیشہ کی طرح نرم تھا۔

""""میں تو خوش ہوں۔""""وہ اسکے سوال کو نظر انداز کرتا اپنی کیفیت بتانے لگا۔ اور ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔ وہ اسکی حرکت پر لب دبا گئی۔

""""کیوں؟ """" اسکے کہنے کی دیر تھی کہ آن نے حیا جو پرے رکھتے حیرت سے اسے دیکھا۔

""""ساس لگتی ہے وہ مجھے اپنی۔ جو کل اس نے حرکت کی ہے وہ بالکل بھی اچھی نہیں تھی۔""""دونوں بیک وقت ہنسے تھے۔

""""آپ نے بتایا نہیں زمر کی بابت؟"""" وہ اسکا موڈ بحال دیکھتی بولی۔ نظریں اپنے ہاتھوں پر جمائے وہ اسکے جواب کی منتظر تھی۔

""""کیونکہ میں بتانا نہیں چاہتا،، اپنے مسائل مجھے خود تک رکھنے کی عادت ہے۔ """" وہ بے نیازی سے بولا۔ آن گردن موڑ کر اسے خاموشی سے دیکھنے لگی۔

""""وقت آنے پر بتا دوں گا"""" اسکی آنکھوں میں جھانکتے اس نے جیسے ہار مانی۔ یہ لڑکی بولتی کم تھی مگر اسکی آنکھیں سوال،، شکوے،، شکایت سب کرتی تھیں۔

""""وہ واپس کب آئے گی؟"""" اگلا سوال آیا تھا۔ عالم نے گہری سانس لی۔

""""کچھ ادھورے کھیل مکمل کر کے۔"""" ادھورا سا جملہ تھا۔ وہ محض خاموشی سے سر ہلا گئی۔

""""تم اندر جاؤ میں آتا ہوں۔ سردی بڑھ رہی ہے۔"""" وہ فون کی طرف متوجہ ہوتا بولا۔ آن ایک نظر اس پر اور دوسری فون پر ڈال کر اندر بڑھ گئی۔ واقعی سردی کافی بڑھ رہی تھی۔

""""کیسے ہیں سیٹھ صاحب؟

ملک شاہنواز بات کر رہا ہوں۔ شادی مبارک ہو____"""" چھوٹتے ہی دوسری طرف سے کہا گیا تھا۔ اس نے ادھر ادھر نظریں گھماتے مقابل کی بات کو نظرانداز کیا تھا۔

""""کام کی بات کرو تو مہربانی ہو گی"""" اس نے کھٹاک سے کہتے جملہ کاٹا۔

""""وہ جی آپ کو تو پتا ہے سردار جعفری سے ہمارا زمینی مسئلہ چل رہا ہے،، اس نے کل ہمارے کھیتوں """" ______

عالم نے ایک نظر کمرے کی طرف دوڑائی جہاں وہ سائیڈ ٹیبل پر پڑے پھولوں کے ساتھ چھیڑ خانی کرتی خود سے باتیں کر رہی تھی۔ وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔

""""کام کی بات___""""اسکا لہجہ اسکی مسکراہٹ سے تضاد کھا رہا تھا۔ دو ٹوک لہجہ پر مقابل نے تھوک نگلی۔

""""وہ جی سرداروں کی بیٹی چاہیے۔

بدلے میں آپ کی پسند کی رقم اور انعام کے طور پر اس لڑکی کے ساتھ ایک رات____""""اس سے پہلے وہ مزید بولتا عالم نے مٹھیاں بھینچ کر ابال کو قابو پایا۔

""""تمہاری کتنی بیٹیاں ہیں؟""""اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ لیکن دوسری طرف موجود ملک شاہنواز حیران ہوا۔

""""دو""""حیرانی اور نا سمجھی سے کہا گیا تھا۔

""""ان میں سے ایک کی بات کرو،، تو مانوں گا""""اس نے بازی گر کی طرح بازی کھیلی۔

""""سیٹھ عالم!""""مقابل پوری قوت سے چلایا۔

""""آواز نیچی۔

سیٹھ عالم تمہارے جیسا کتا نہیں ہے جو جگہ جگہ منہ مارے۔ تصویر بھیجو لڑکی کی۔ کام ہونا ہوا تو دونوں میں لڑکی مل جائے گی ورنہ سیٹھ عالم کا انکار سمجھنا۔ """"

فون کاٹ کر رکھا ہی تھا کہ تصاویر موصول ہوئیں۔ جسے اس نے دیکھے بغیر رمشا کو فارورڈ کر دیا۔ اور اسے کال ملائی۔

""""رمشا یہ تصاویر بھیجی ہیں،،، سردار جعفری کی بیٹی ہے۔ قصور کے قریب گاؤں ہے اس کا شاید۔ تم دیکھ لو۔ """" وہ اسے یاد کر کے بتانے لگا۔

""""نوال کو سمجھا دو ہیکنگ کا سارا کام وہ سنبھالے گی کل سے آن بھی تمہیں جوائن کرے گی۔"""" وہ اسے مزید بتانے لگا۔

""""اچھا میں کل آفس آؤں گا۔ وہاں مل کر بات کرتے ہیں """"

چند ضروری باتوں کے بعد فون جیب میں ڈالتے وہ اندر بڑھا جہاں وہ کمبل میں لپٹی موبائل پر لگی تھی۔ کندھوں پر جھولتے بال چہرے پر بکھرے خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔

""""ویسے تمہیں کل سے رمشا کو جوائن کرنا ہے،، تو تیار رہنا۔"""" وہ بیڈ کے دوسری طرف آتا فون سائیڈ ٹیبل پر رکھتا بولا۔

""""ہم کیوں رمشا کو جوائن کریں گیں؟"""" وہ تیزی سے اسکی طرف مڑتی حلق تر کرتی بولی۔

""""کیوں نہیں کرو گی؟"""" وہ ابرو اچکاتا پوچھنے لگا۔ لبوں کے کناروں پر مسکراہٹ مچل رہی تھی۔ آن نے ہراساں نگاہوں سے اسے دیکھا جواب دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹا اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

کیونکہ اب ہماری شادی ہو گئی ہے"""" وہ نروٹھے پن سے کہتی کمبل منہ تک تان گئی۔ اسے تو لگا تھا کہ گناہوں کی دنیا سے اسے فرار مل جائے گی مگر وہ تو اسے پھر وہیں جھونک رہا تھا۔ مقابل نے بمشکل قہقہے کا گلا گھونٹا۔

""""شادی سے کیا ہوتا ہے؟ وہ تو میری بھی ہوئی ہے میں نے تو نہیں چھوڑا کام۔"""" وہ اسکے منہ سے کمبل اتارتا شرارت سے بولا۔ دوسری طرف آن کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ رو دے گی۔

""""آپ کی بات اور ہے۔"""" وہ جھنجھلا کر بولی۔ اور التجائیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

""""ڈئیر،،، کرنا تو ہے تمہیں۔ چاہے مرضی سے یا زبردستی۔"""" اسکا گال سہلاتا وہ مزے سے بولا تھا۔

""""ہم سے شادی ہی کیوں کی آپ نے؟ """" وہ اب حقیقتاً جھنجھلائی۔ مقابل یہی تو چاہتا تھا کہ دونوں کے مابین جھجھک ختم ہو۔ وہ اسے بولنے پر اکسا رہا تھا اور وہ توقع کے عین مطابق اسکے کہے کے مطابق بول رہی تھی۔ دوسرا وہ اسے گھر تک قید نہیں کرنا چاہتا تھا،، وہ چاہتا تھا کہ وہ کھل کر سانس لے،، اپنی حفاظت کیلیئے اسے نوال حیدر یا جانِ عالم کی ضرورت نہ پڑے۔

""""کیونکہ اچھی لگی تم مجھے___"""" اسے بغور دیکھتا وہ بے خودی میں کہہ گیا۔ آن نے چونک کر اسے دیکھا۔ وہ اسکی طرف رخ موڑے لیٹا اسے محبت پاش پاش نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ دلکشی سے مسکرادی اسکی مسکراہٹ پر مقابل کو بے خودی کا احساس ہوا تھا۔ جو وہ کبھی نہیں کہنا چاہتا تھا،، وہ اتنی جلدی کہہ گیا تھا۔

""""تو کل جا رہی ہو نا؟"""" خجالت مٹانے کی غرض سے اس نے صحیح موقع پر پتہ پھینکا۔ اب کی بار اسکے تاثرات پر مسکرانے کی باری عالم کی تھی۔

وہ برے سے منہ بناتی اثبات میں سر ہلا گئی۔

اسکے تاثرات پر وہ ہنستا ہوا آگے بڑھ کر اسکے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ گیا۔ گویا تمام شکوے شکایات مٹا دیے تھے۔

****

وہ رات گئے واپس آیا تھا۔ رات کے دس بج رہے تھے،، اسے یقین تھا اسکی ماں دوائی کھا کر سو گئی ہو گی۔ چابی سے دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو سناٹے کا سامنا ہوا۔ کل کا سڑکوں پر خاک چھانتا وہ اب لوٹا تھا۔ کمرے کا دروازہ کھولتے ہی نظر سامنے بیٹھی دشمن جاں پر گئی۔

بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے میں باندھے،، وہ اپنے گرد اچھے سے شال لپیٹے کرسی پر بیٹھی جھول رہی تھی۔ دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔

اسے سامنے دیکھ کر لب استہزایہ مسکرائے۔

""ویسے قید مجھے کر کے لائے ہو فرار خود ہو گئے۔ یہ کیا بات ہوئی؟"" وہ طنز کے نشتر برساتی اپنی جگہ سے اٹھی۔ ابراہیم خاموشی سے اسے دیکھتا گھڑی اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھنے لگا۔

""اپنی والدہ کو بتا کر جانا تھا کہ کیا گل کھلائے ہیں؟

وہ بیچاری تمہیں شریف سمجھ کر بیٹھی ہیں"" وہ بستر کی سلوٹیں ہٹاتی اسے دیکھ کر تیر اندازی جاری رکھے ہوئے تھی۔ وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتا خاموشی سے اب جوتے اتار رہا تھا۔

""شرمندگی کے مارے کہیں زبان نے چلنے سے انکار تو نہیں کر دیا؟"" اسے خاموش دیکھ کر نیا تیر پھینکا۔ وہ اس شخص سے لڑنا چاہتی تھی،، چلانا چاہتی تھی،، اپنے اندر موجود مان ٹوٹنے کی کرچیاں باہر پھینکنا چاہتی تھی،،، آنسوؤں کو ایک بار ہی بہا دینا چاہتی تھی۔

وہ مضبوط نہیں تھی،، رخصتی سے ایک ہفتہ پہلے جب کارڈ زبٹ چکے تھے،، تب اسکا شوہر اسے اپنے ساتھ لے آیا تھا اور جانے کی صورت میں قطع تعلقی کی دھمکی دے رہا تھا۔

اس سے زیادہ بے وقعتی اور بے عزتی بھی بھلا ہو سکتی تھی؟

وہ بڑے ضبط کا مظاہرہ کر رہی تھی،، لیکن اب اسے اپنے روبرو دیکھ کر ضبط کے بندھن ٹوٹ رہے تھے۔ کل تک جسے پانے کیلئے اناتک ماردی آج اس نے اسے ہی مار دیا تھا۔

وہ کیوں اتنا پر سکون تھا، جبکہ وہ خود بے سکون تھی۔

""" مجھے کوئی شرمندگی نہیں ہے""" وہ کہہ کر الماری سے کپڑے نکالنے لگا۔ زمر پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

""" کوئی شرمندگی نہیں ہے تمہیں؟""" اسکی آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔

ابراہیم کے ہاتھ ایک پل کو رکے اگلے ہی پل وہ مڑا تھا۔

""" بیوی کو بحرِ ظلمات سے نکالنے پر مجھے واقعی کوئی شرمندگی نہیں ہے""" وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔

""" صحیح۔ بلکل ٹھیک""" وہ ہنس کر ساری اذیتیں واپس دل میں اتار گئی۔ وہ جو تھوڑی دیر پہلے سارا غبار نکالنا چاہتی تھی،، اب خاموش ہو کر واپس پلٹ گئی تھی۔

ابراہیم کئی لمحے اسے خاموشی سے دیکھتا رہا اور پھر واشروم میں بند ہو گیا۔

واپس آیا تو وہ کمبل سینے تک تانے لیٹی ہوئی تھی۔ نگاہیں چھت پر مرکوز تھیں۔

اسکی آنکھوں کے گرد حلقے رونے کی نشاندھی کر رہے تھے۔ وہ وہیں کھڑا اسے کتنی دیر دیکھتا رہا۔ ایک رات اور دن نے اسے کیا سے کیا بنا دیا تھا۔

""" مجھے بحرِ ظلمات سے نکالنے کے چکروں میں تم نے خود کو میرے دل سے نکال دیا۔""" اسکی بھاری آواز کمرے کی خاموشی میں گونجی۔ ابراہیم نے تڑپ کر اسے دیکھا۔

""" یہ نہیں سوچا کہ کارڈز بٹ چکے ہیں،، ایک ہفتے بعد رخصتی ہے،،

ایک لمحے کیلئے بھی عزت کا خیال نہ آیا؟""" وہ ہنوز چھت کو گھورتی اس سے سوال کر رہی تھی۔ غیر محسوس انداز میں اس نے آنکھوں کے کناروں پر ابھرتی نمی انگلی کے پور پر چنی۔ اس لمحے ابراہیم کو لگا اس نے واقعی جلد بازی

میں بہت کچھ کھو دیا ہے۔ شاید اپنی بیوی کو بھی۔ کاش وہ ایک ہفتہ انتظار کر لیتا، صرف ایک ہفتہ۔ تو شاید حالات اتنے نہ بگڑتے۔

"""" محلے والی عورت آنٹی سے پوچھ رہیں تھیں کہ کون ہوں میں؟

مجھے لگا طمانچے مار رہی ہیں میرے چہرے پر"""وہ پھر آنکھوں کے گوشے صاف کرتی اذیت سے ہنس دی۔

""""کوشش کرنا جلد اپنے باپ کی بے گناہی کے ثبوت ڈھونڈ لو۔ کیونکہ اگر وہ گناہگار ثابت ہوئے تو شاید اس کھیل کا انجام تمہیں پسند نہ آئے۔"""وہ ایک نظر اسے دیکھتی نگاہیں اور رخ دونوں پھیر گئی۔ اور کمبل کھینچ کر چہرے پر ڈال لیا۔

ابراہیم گیلانی ساری رات بس متوقع مات کو سوچتا جاگتا رہا تھا۔ نجانے کتنی راتیں اب یونہی جاگتے گزارنی تھیں۔ ساری رات جاگتے گزری تھی۔ صبح کے وقت فجر کے بعد کہیں جا کر اسکی آنکھ لگی۔ مگر جلد ہی نیند کھل گئی۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو کمرے میں کوئی نہ تھا۔ سر میں درد محسوس ہو رہا تھا جو گزشتہ دو دنوں کے رات جگے کا نتیجہ تھا۔

وہ باہر آیا تو جھٹکا لگا۔ کچن سے 'اسکی' اور صائمہ گیلانی کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

وہ بے یقینی سے کچن کی طرف دیکھنے لگا جہاں وہ سادا سے سوٹ میں ملبوس،، دوپٹے سے بے نیاز،، بالوں کو جوڑے میں باندھے آملیٹ کا پیاز کاٹ رہی تھی۔ چہرے پر مسکان تھی،،، جو شاید صائمہ گیلانی کو دکھانے کیلئے تھی،،، وگرنہ اسکے چہرے پر بکھری مسکان کس قدر جھوٹی تھی،، ابراہیم گیلانی اچھے سے جانتا تھا۔

اسکا چہرہ محض دو دنوں میں ہی مرجھا گیا تھا،، چہرے پر جو شادابی اور مسکان ہر وقت موجود ہوتی تھی،، وہ بھی کہیں دور جا سوئی تھی۔

ان دو دنوں نے اسے ایک ہارا ہوا مسافر بنا دیا تھا۔ وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا،، معاً اس نے پلٹ کر اسے دیکھا،، دونوں کی نگاہیں ملی تھیں،،، مگر ابراہیم گیلانی جلد ہی نگاہیں چرا گیا۔

وجہ اسکی آنکھوں میں چھپا شکووں کا سمندر تھا جو ابراہیم کے دل پر گھونسے کی طرح لگا۔

""""امی چائے دے دیں۔ سر میں درد ہو رہا ہے۔"""" وہ اسے دیکھنے سے گریز کرتا صائمہ گیلانی سے مخاطب تھا۔

زمر کے ہاتھ پل بھر کیلیئے رکے،، مگر وہ ڈھیٹ بنی کام میں مگن رہی۔

""""خالی پیٹ چائے نہیں پیتے ابراہیم۔ کتنی بار بتایا ہے۔ تھوڑی دیر رکو ناشتہ دیتی ہوں۔"""" صائمہ گیلانی نے اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھتے باز گشت کرنے کا ارادہ ملتوی کیا اور عام لہجے میں بولیں۔

زمر یوں ظاہر کرنے لگی جیسے وہ وہاں موجود ہی نہیں ہے۔

ابراہیم ایک چور نگاہ 'اس' پر ڈالتا واپس کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ اپنا مباحثہ کرنے لگا،، نجانے کیوں اپنی ہی غلطی نظر آ رہی تھی۔

""""ناشتہ!"""" مانوس آواز پر اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔ مقابل کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

اسکی استہزایہ مسکراہٹ یقیناً ابراہیم کے بے بس وجود کو دیکھ کر چہرے پر بکھری تھی،، دوسری طرف زمر کی مسکراہٹ کی وجہ سمجھ آتے وہ بھی اذیت سے ہنستا تھا،، یوں جیسے خود پر ہنس رہا تھا۔

""""وہ کیا ہے نا کہ ایک بدنام زمانہ،، بدکردار، قاتل، غنڈے نے غلطی سے ہم دونوں بہن بھائیوں کی تربیت کافی اچھی کر دی ہے۔

سب سکھا بھی دیا مجھے،،، کھانا بنانا وغیرہ۔"""" جونہی اس نے پہلا نوالہ لیا،، مختلف ذائقہ محسوس کرتے اس نے حیرت سے زمر کو دیکھا۔ اسکی حیرت کو بھانپتے وہ طنزیہ انداز میں بولی۔ دوسری طرف اسے ہر گز امید نہ تھی کہ

اس قدر امارت کے باجود وہ کھانا بنانا بھی جانتی ہوگی۔ مگر شاید وہ نہیں جانتا تھا کہ زمر ابراہیم ایک ان پریڈکٹیبل لڑکی ہے،، جو ہر وہ کام کرتی تھی،، جس کی اس سے توقع بھی نہیں کی جاسکتی تھی۔

"""اس گناہ کی بھی سزا ملے گی ماموں کو یا نہیں؟""" اسکا ہر طنز پہلے سے زیادہ بھرپور ہوتا تھا۔ ابراہیم کا نوالے والا ہاتھ منہ کو جاتے جاتے رکا،،، مگر وہ جواب دیے بغیر پھر سے ناشتہ کرنے لگا۔ کیونکہ کوئی جواب تو تھا ہی نہیں۔ وہ آنسو پیتی،، ضبط کیے وہیں بیٹھی رہی۔

"""یونیورسٹی جانا چاہیے آپ کو!""" وہ کچھ سوچ کر بولا تھا۔

"""چھوڑ دی پڑھائی میں نے""" وہ درشتگی سے کہتی اٹھ کر جانے لگی،، مگر ابراہیم نے پھرتی سے اسکا ہاتھ تھامتے اپنے پہلو میں بٹھایا۔ وہ سختی سے دانت پر دانت جمائے وہیں بیٹھ گئی۔ کیونکہ کوئی تماشا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

وہ چونکی جب ابراہیم نے نوالہ اسکی طرف بڑھایا۔ ایک نظر اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ پر ڈالتے وہ استہزایہ ہنسی ہنس دی۔

"""یہ کام من چاہی بیوی کے ساتھ اچھا لگتا ہے۔

بدلے کی غرض سے لائی گئی لڑکی کے ساتھ اس طرح کی محبت نہیں کی جاتی،، بلکہ جوتے کی نوک پر رکھا جاتا ہے لہذا__________""" وہ مزید بولتی مگر ابراہیم نظرانداز کرتا اسکے منہ میں نوالہ ڈال چکا تھا۔

وہ اسے گھور کر دیکھتی رزق کی قدر کے خیال سے کھانے لگی،، وگرنہ اس ستمگر کے ہاتھوں کھانا زہر ہی لگ رہا تھا۔

"""واپس بیٹھیں!""" اسے اٹھتا دیکھ کر سختی سے کہا تھا۔

"""تمہاری تابع نہیں ہوں۔ نا ہی بے بس ہوں جو ہر حکم بجالاؤں گی،،، اگر تم ابراہیم گیلانی ہو تو میں زمر ابراہیم گیلانی ہوں،، ضد اور غصے میں تم سے دو ہاتھ آگے۔""" اسکی آنکھوں سے شرارے اٹھ رہے تھے۔ اگلے ہی لمحے وہ جھٹکے سے اٹھتی باہر نکل گئی۔

ابراہیم نے غصے اور بے بسی کا ملے جلے احساس لیے سے ٹرے پرے کھسکائ۔ بھوک مر چکی تھی۔ وہ موٹر سائیکل کی چابی اٹھا کر آتش فشاں بنا باہر نکل گیا۔ زمر کئی لمحے کھلے دروازے کے ہلتے پٹوں کو دیکھتی رہی جہاں سے وہ سرخ چہرہ لیے گیا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

****

سورج کی روشنی آنکھوں میں پڑی تو وہ ناگواری سے اٹھ بیٹھا۔ توقع کے عین مطابق اسکی زوجہ محترمہ پردے کھول کر نجانے کہاں غائب تھیں۔ صبح کے گیارہ بج رہے تھے، مگر اس کیلئے جیسے رات ہی تھی۔

""""آن! """"اس نے اونچی آواز میں پکارا۔ مگر پھر جھنجھلاتا ہوا خود ہی اٹھ بیٹھا۔ کیونکہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہونے کی وجہ سے اسکی آواز نیچے جانے سے قاصر تھی۔

پردے واپس ٹھیک کرنے کے بعد وہ واپس آیا اور دوبارہ سونا چاہا،، مگر اس کی بیگم پچھلے تین دنوں کی طرح آج بھی اسکی نیند خراب کر چکی تھی۔

کوئی اور ہوتا تو یقیناً اسکے اعتاب کا نشانہ بن چکا ہوتا مگر وہ آنِ عالم تھی،، جو عالم کی بیوی ہونے اور زمر کی ممانی ہونے کا جانے انجانے میں فایدہ اٹھا رہی تھی۔

وہ جھنجھلاتا ہوا فریش ہو کر نیچے گیا،،، جہاں آن اوپن کچن میں کک کے ساتھ کھڑی نجانے کونسی تخریب کاری کر رہی تھی۔

""""آپ کو کھانا نہیں بنانا آتا؟ """" کک کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔ عالم اسکے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

""""نہیں۔ صرف چائے بنانی آتی ہے۔"""" وہ لب کاٹتی بولی،، جیسے نجانے کتنا بڑا جرم ہو یہ۔

عالم شرٹ کے کف فولڈ کرتا آگے بڑھ رہا تھا کہ کک کے اگلے جملے پر بری طرح ٹھٹکا۔

""""او و یعنی لاڈلی بیٹی تھیں آپ؟

وہاں بھی شہزادی اور یہاں بھی""""کک کی ستائش بھری آواز پر آن ساکت ہوئی تھی۔ ہاتھ میں پکڑا کپ لرز کر رہ گیا۔

""""انڈا جل رہا ہے""""کپکپاتے لہجے میں کہتی وہ رخ گئی۔ وہ اسے کیا بتاتی کہ ہر لڑکی شہزادی نہیں ہوتی،، کچھ طوائف زادیاں بھی ہوتی ہیں،، جو کھانا پکانا سیکھنے کی بجائے بچپن سے ہی رقص سیکھتی ہیں۔

تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑے عالم بغور اسے دیکھنے لگا۔ اور اسے مزید سوالات سے بچانے کیلئے گلا کھنکھارا۔ کک اسے دیکھتی تیزی سے ہاتھ چلانے لگی۔

""""مارننگ """" ! اسکی گھمبیر آواز پر آن چونکی۔

ہلکا سا مسکرا کر جواب دیا۔ اور پھر سے اپنے کام میں مگن ہوگئی۔

""""معظم کہاں ہے؟ """"سامنے پڑے ناشتے پر ایک نظر ڈالتے اس نے پوچھا تھا۔

""""وہ تو چلا گیا۔""""آن اسے جواب دیتی اپنی بنائی ہوئی چیز کو دیکھتی مسکرائی۔ کپ ٹرے میں رکھتے وہ میز تک آئی جہاں وہ فون میں گم شاید اسکا منتظر تھا،، جبھی ناشتہ شروع نہیں کیا تھا۔

""""کافی!""""اسکی چہکتی آواز پر عالم نے ایک نظر اسے دیکھا جو عام دنوں سے الگ آج ہلکے سے شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔ گہری نگاہ اس پر ڈالتے عالم نے اپنے سامنے پڑے کپ کو دیکھا جہاں بھاپ اڑاتا کافی کا مگ پڑا تھا۔ اس نے بمشکل مسکراہٹ چھپائی۔

""""یہ کیا ہے؟""""دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنساتے ٹھوڑی تلے ٹکائیں۔

""""کافی""""جواباً وہ یوں بولی جیسے نجانے کتنا بڑا کارنامہ انجام دیا ہو۔

""""کس کے کہنے پر بنائی؟""""اگلا سوال پوچھا۔

""""خود سے ہی۔ ہمیں پتا ہے کہ کافی امیروں کا نشہ ہے۔""""وہ اپنی پلیٹ میں ناشتہ رکھتی یوں بولی جیسے جانے کتنی بڑی معلومات دی تھی۔

""""میں امیر ہوں؟""""اس نے باقاعدہ اپنی طرف اشارہ کیا۔

آن نے جواباً آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

""""آپ کا اتنا بڑا گھر ہے،،اتنے سارے فلیٹس،،اتنا بڑا آفس اور گاڑیاں بھی دیکھیں کتنی زیادہ ہیں۔

تو آپ امیر ہی ہوئے۔""""وہ قدرے خفگی سے بولی۔

""""کہاں یار میں تو دیہاڑی دار مزدور ہوں۔

دیہاڑی لگ گئی تو لگ گئی ورنہ فارغ بیٹھا جھک مارتا ہوں۔""""آن اسکی عاجزی اور انکساری پر بے ہوش ہونے کو تھی۔

اس سادگی پر کون نہ مر جاتا۔

اسکا صدمے سے کھلا منہ دیکھتے عالم نے قہقہہ دبایا۔

""""مزدور؟""""صدمے سے سرگوشی نما آواز نکلی تھی۔

یہ شاید دنیا کا پہلا مزدور ہی تھا جو اتنا عالیشان لائف سٹائل اپنائے ہوئے تھا۔

عالم کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

""""ویسے میں کافی نہیں پیتا۔کڑوی ہوتی ہے۔""""اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اپنی بیوی کی اتنی محنت اور محبت پر یہ کڑوی کافی ناپسند ہونے کے باوجود بھی پی لیتا،،، مگر وہ اپنے نام کا ایک ہی تھا۔

اب کی بار آن صدمے سے کافی کو دیکھنے لگی۔ یوٹیوب سے سیکھ کر اتنی محنت سے اس نے کافی بنائی تھی،،،اور مقابل کہہ رہا تھا کہ اسے پسند ہی نہیں ہے۔

""ہم نے اتنی محنت سے بنائی۔"" وہ ناشتہ بھول کر صدمے سے اسے دیکھنے لگی۔ عالم نے بے بسی سے کندھے اچکائے۔

""تم چائے بناتی تو ضرور پی لیتا۔ مگر کافی____________!""اس نے چہرے کے زاویے بگاڑے۔ آن ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔ اس نے کپ اسکے آگے سے اٹھا کر سائیڈ پر رکھا اور ناشتہ کرنے کا اشارہ کیا۔

اتنا تو سمجھ آ ہی گیا تھا کہ وہ کسی ناول یا فلم کا ہیرو نہیں ہے جو ہیروئن کے ہاتھ کا بنا الم غلم کھانا بھی کھالے۔

""تمہیں برا لگا؟""کانٹے میں اٹکا انڈے کا پیس منہ میں رکھتے پوچھا۔

""تھوڑا تھوڑا!""وہ سچائی سے بولی تھی۔ عالم اسے دیکھتا گیا۔ یہ لڑکی وہ جگہ ہر گز ڈیزرو نہیں کرتی تھی جہاں یہ پیدا ہوئی۔

""اس سے اچھا ہم چائے ہی بنا لیتے۔ آسان بھی ہوتی ہے۔""اسکے اگلے جملے سے وہ ہوش میں آیا۔ ہلکا سا ہنس کر وہ واپس ناشتے کی طرف متوجہ ہوا۔

""ایک سوال پوچھیں؟""کئی لمحے ناشتے کی میز پر خاموشی چھائی رہی۔

اس خاموشی کو آن کی آواز نے توڑا۔ اس نے محض 'ہممم' کہنے پر اکتفا کیا۔

""آپ کی ایجوکیشن کیا ہے؟""اس نے ناشتہ چھوڑ کر دونوں ہاتھ ٹھوڑی تلے ٹکاتے اشتیاق سے پوچھا۔ جس طرح وہ انگلش بولتا تھا،،اسکا لب ولہجہ کسی کو بھی اپنا اسیر کرنے کو کافی تھا۔

""میری؟""عالم نے باقاعدہ خود کی طرف اشارہ کر کے تصدیق چاہی۔

""""پی ایچ ڈی کی ہے"""" وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔ اور جوس کا گلاس منہ کو لگایا۔ مقابل کے لب واؤ کے انداز میں پھیلے۔

""""کس سبجیکٹ میں؟"""" اسکے لہجے میں پہلے کی نسبت زیادہ اشتیاق تھا۔ وہ پرجوش سی جواب کی منتظر تھی۔

""""قتل،، کڈنیپنگ،، ناجائز کاموں میں۔ اور بھی کافی سبجیکٹ ہیں،، پھر کبھی بتاؤں گا۔ """" عالم مزے سے بولا،،،، آن ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی۔

اسکے بے یقین اور حیران تاثرات دیکھ کر مسکراہٹ چھپانا اسے دنیا کا سب سے مشکل کام لگا۔

""""یہ؟"""" وہ غصے سے لب بھینچ گئی۔ اسکے اتنے سیریس سوال کے جواب پر مقابل نے اسے الو بنا دیا تھا۔

""""پرسنل سوال تھا یہ اسلیے جواب نہیں دیا۔"""" وہ عادت کے خلاف اسے تنگ کرتا لطف اندوز ہو رہا تھا۔ آن خون آشام نگاہوں سے اسے دیکھتی ناشتے کی طرف توجہ مبذول کر گئی۔

""""پرسنل سوال!"""" وہ بڑبڑاتے ہوئے جوس پینے لگی۔

""""ہم آج نہیں جائیں گیں رمشا کے ساتھ۔"""" چور نگاہوں سے عالم کو دیکھتے ہوئے اس نے بڑی ہمت سے کہا۔

""""میں بلکل بھی اچھا آدمی نہیں ہوں۔

سر پھرا آدمی ہوں۔

اسلئے پیاری بیوی،، ناشتہ کر کے تیار ہو جائیں ہم ساتھ جا رہے ہیں۔ """" اس نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے کہا ،، آن اسے دیکھ کر رہ گئی۔

کون بے وقوف کہتا تھا کہ شوہر حسین بیویوں کے آگے لٹو ہو جاتے ہیں، یہاں تو اسکا شوہر اس پر لٹو ہونے کی بجائے اپنی حسین بیوی کو لٹو کی طرح گھما رہا تھا۔

""" کھڑوس۔""" اسکے لب بے آواز ہلے۔ جلدی سے ناشتہ ختم کرتی وہ اوپر کی جانب بڑھی جانتی تھی جانِ عالم کام کے معاملے میں کوئی رعایت نہیں برتے گا۔

"""مس روزینہ۔ کام پر دھیان دیا کریں۔ ورنہ دو منٹ میں حساب کتاب کر کے چلتا کروں گا۔""" جاتے جاتے وہ رکا،، اور کک کو وارن کرتی نگاہوں سے دیکھا۔

اور آگے بڑھ گیا۔

پیچھے کک اس سر پھرے شخص کی پشت کو عجیب نظروں سے گھورنے لگی۔

****

""" یہ کیا فضول بات ہے نوال؟ کہاں جانا ہے آپ نے؟ اور کیوں؟""" رمشا کی زبانی جب اسے نوال کے فیصلے کا علم ہوا تو وہ ہتھے سے ہی اکھڑ گئی تھی۔

""" پھوپھو پلیز نا مان جائیں۔ آپ کے سوالات کے جوابات نہیں ہیں میرے پاس۔

مگر اتنا پتا ہے کہ مجھے جانا ہے۔""" وہ التجائیہ انداز میں بولی۔ آن غصے اور بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔

یہ ضدی لڑکی اپنی ضد کی کتنی پکی تھی، یہ آنِ عالم سے بہتر کون جان سکتا تھا۔

""" پیسے ہیں اتنے؟

ویزا، پاسپورٹ کہاں سے کریں گیں آپ؟""" وہ پھر سے غصے سے بولی۔

""""مشی کرے گی مدد۔ پھر میں اسے ایک ایک پائی لوٹا دوں گی۔"""آن اسے دیکھ کر رہ گئی۔ یعنی سب کچھ طے کیا جا چکا تھا،، اور اسے اب بتایا جا رہا تھا۔

""""جب پہلے سے ہی سب طے تھا تو ہمیں بتانے کی کیا ضرورت تھی؟""""اس نے خفگی سے کہا۔

""""پھوپھو!"""وہ لاڈ سے کہتی اسکے گرد بازو حائل کرنے لگی۔ گویا منانے کا انداز تھا۔

""""نوال""""اس نے اسی کے انداز میں ہارتے ہوئے کہا تھا۔ وہ ہر دفعہ اسکی ضد اور منتوں کے آگے یونہی ہار جاتی تھی۔

""""یعنی آپ مان گئی ہیں،، آہ

لویو پھوپھو""""وہ اس کے گال چومتی پیچھے ہٹی۔

""""مانے نہیں ہیں ہم،،، زبردستی گن پوائنٹ پر منایا ہے آپ نے""""وہ مسکراہٹ چھپاتی بولی۔

""""تو مس نوال حیدر جا رہی ہیں؟""""عالم کی بھاری دلفریب آواز پر دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

""""کوئی اعتراض؟""""ازلی نڈر لہجے میں پوچھا تھا۔

""""جی نہیں۔ مجھے تو بہت خوشی ہے۔""""وہ تپانے والے انداز میں کہتا آن کے ساتھ بیٹھ گیا۔ نوال آن دونوں کو ساتھ دیکھ کر طمانیت سے مسکرائی۔

مگر مسکراہٹ کا دورانیہ نہایت مختصر تھا،،، کیونکہ اگلے ہی لمحے اسے یاد آیا تھا کہ اس کے پھوپھا کی نشست پر براجمان شخص کوئی عام انسان نہیں بلکہ سیٹھ عالم تھا،، جس کے ساتھ اسکی ازلی دشمنی تھی۔

""""ویسے زیادہ خوش نہ ہوں۔

میں چند دن کیلیئے اپنی پھوپھو جان کے گھر آ رہی ہوں۔

آسان لفظوں میں بتاتی چلوں کہ جب تک میں لندن نہیں چلی جاتی،، میرا ٹھکانہ بلیک ہاؤس ہو گا۔"""وہ مزے سے کہتی سامنے صوفے پر بیٹھی۔ عالم نے متوقع حالات کو سوچتے گہری سانس کھینچی۔

""""آجاؤ،،، خیر ہے۔

ویسے بھی پھر تو سالوں نہیں آؤ گی تم واپس۔"""وہ مزے سے بولا تھا۔ نوال نے دانت کچکچائے۔

""""ہمیں چلنا چاہیے"""وہ آن کو دیکھتا پوچھ کم بتا زیادہ رہا تھا۔

""""تھوڑی دیر میں آتے ہیں ہم"""عالم سر ہلاتا باہر بڑھ گیا۔ جاتے جاتے نوال کو دیکھ کر چڑانے کے انداز میں آنکھ دبائی تھی،، اس کی حرکت پر وہ سر تا پیر سلگ گئی۔

""""آپ شام کو بتا دینا،، میں عالم سے کہہ کر ڈرائیور بھجوا دوں گی۔"""اسکے بال سنوارتے،، آن بچوں کی طرح اسے پچکارتے ہوئے بولی۔

""""اوئے ہوئے عالم !

واہ بھئی"""اسکی شرارتی رگ پھڑپھڑائی۔ آن پہلے حیران ہوئی،، شرمائی اور پھر دلکشی سے مکسرا دی۔ اسے یاد تھا کہ ایک دفعہ عالم نے اسے عالم کہنے پر ٹوکا تھا،، لیکن اب وہ اسے ٹوک نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ وہ صرف آنِ عالم نہیں بلکہ جانِ عالم بھی تو تھی۔

****

فون مسلسل بج رہا تھا۔ مگر زمر نے اٹھانے کی زحمت نہیں کی۔ ابراہیم اگلے ہی روز اسکا فون واپس لوٹا چکا تھا مگر اس انا کی ماری نے فون کو چھونا تک گوارا نہیں کیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ کون ہو سکتا ہے،، کیونکہ پچھلے تین دنوں سے معظم اور عالم اسے کال پر کال کر رہے تھے،، وہ اٹھاتی نہیں تھی یہ الگ بات ہے۔

اب بھی بجتے فون کو نظر انداز کرتے آرام سے بیڈ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔

""""زمر آپ کا فون بج رہا ہے،، اٹھالو بیٹا۔"""" باہر سے آتی صائمہ گیلانی کی آواز پر نا چاہتے ہوئے اس نے میز پر پڑا فون اٹھایا۔

سکرین پر سیٹھ صاحب لکھا تھا۔ایک تلخ مسکان ابھری۔ساتھ ہی آنکھوں میں نمی در آئی۔

""""زمر یار لوگ اپنے ماموں کے نمبر کو پیارے پیارے ناموں سے سیو کرتے ہیں،، تم نے کیا یہ 'سیٹھ صاحب' لکھا ہوا ہے"""" کانوں میں اس کا جملہ یاد بن کر ابھرا۔

""""ماموں یہ نام بہت کول ہے۔

'سیٹھ صاحب '

رعب والا بالکل آپ کی پرسنیلیٹی کی طرح"""" اسکے کہنے کے انداز پر دو قہقہے ایک ساتھ گونجے تھے۔وہ خفگی سے رخ موڑ گئی،، ساتھ ہی دونوں قہقہے بھی تھمے۔کیونکہ معظم اور عالم کچھ بھی کر سکتے تھے،، مگر اسے ناراض نہیں کر سکتے تھے۔

ماضی کا سفر طے کرتے ہوئے اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ کب اس نے فون اٹھایا اور کان کو لگایا۔

""""زمر"""" اسکی آواز میں کرختگی، رعب،، جلال اور دبدبہ نہیں تھا۔بلکہ لہجہ میں دنیا جہاں کی شفقت اور نرمی تھی۔

عالم کی آواز اسکے ضبط پر کاری ضرب کی طرح لگی تین دن سے جمع آنسوؤں کا ریلہ اڈتا چلا گیا۔

اسے عشق تھا جانِ عالم سے،، مگر وہ اس قدر مجبور تھی کہ اس سے بات تک نہیں کر سکتی تھی۔وگرنہ وہ جانتی تھی کہ اپنے فیصلے پر قائم نہیں رہ پائے گی۔

""""ماموں آپ سے بعد میں بات کروں گی۔ ابھی________ ابھی مجھے آنٹی بلا رہی ہیں"""" اس نے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں کہتے جلدی سے فون بند کر دیا۔ اور گھٹنوں میں منہ دیئے ہچکیوں سے رونے لگی۔

عالم جان گیا تھا اسکی بھاری آواز سے،، کہ وہ رو رہی ہے۔ اسکی سسکیاں کانوں میں پگھلے ہوئے سیسے کی مانند لگ رہی تھیں۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا فون پوری قوت سے دیوار پر دے مارا۔ جن کی خاطر وہ انسان سے حیوان اور جنگلی بنا تھا،،، جن کی اچھی زندگی کیلیئے دن رات ناجائز کام کیئے تھے،، جان ہتھیلی پر رکھی تھی،، وہی اتنی محنت کے بعد بھی خوش نہیں تھے۔

ایک طرف زمر ابصار محبت پا کر بھی ہار گئی تھی،، تو دوسری طرف معظم ابصار محبت کر کے بھی شاید ہارنے جا رہا تھا۔ کیونکہ اظہار کی اس میں ہمت نہ تھی،، جبکہ نوال حیدر باہر جانے کو تھی۔

ہاں وہ جان گیا تھا اپنے بھانجے کی دل کی بات،،، وہ کیسے نا جان پاتا کہ اس کا بھانجا ایک رقاصہ سے اظہارِ نفرت کرتا کرتا اسی رقاصہ کہ عشق میں ڈوب چکا ہے۔

بے بسی سے وہ گرل سے ٹیک لگا گیا۔ آنکھیں جلنے لگی تھیں۔

""""عالم"""" سماعتوں سے ٹکراتی کسی کی میٹھی آواز،، درد سے پھٹتے سر پر پھوار بن کر برسی تھی۔ یہ آواز شاید نہیں یقیناً آنِ عالم کی تھی۔

وہ ہلکا سا مسکراتا اندر بڑھ گیا۔ اس میں کوئی شک نہ تھا کہ اس لڑکی کی آمد اسکی خزاں رسیدہ زندگی میں بہار ثابت ہوئی تھی۔

اسکو زچ کر کے،، اسے تنگ کر کے وہ چند پل کیلیئے ہر طرح کی پریشانیاں بھول جاتا تھا۔

وگرنہ شاید زمر کا یوں جانا اسے اندر ہی اندر سے مار ڈالتا۔

****

گاڑی تیزی سے پورچ میں آکر رکی۔ معظم گیٹ بند کر کے،، ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے، دوسرے ہاتھ سے اپنے بال سنوارتا اپنے ہی دھیان میں اندر بڑھ رہا تھا کہ اچانک رکا،، مڑا،، ٹھٹکا،، اور پھر حیرت اور خوشی سے ہنس دیا۔

سامنے کا منظر آنکھوں کا دھوکہ نہیں تھا،، بلکہ یقیناً وہ نوال حیدر ہی تھی جو لان میں لگے پھول توڑ توڑ کر ٹوکری میں رکھ رہی تھی۔

""""تم یہاں؟

واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز_______میرا مطلب ہے خیریت جو تم یہاں آئی؟"""" وہ فرط جذبات میں بہہ کر بہکنے لگا تھا مگر مقابل کی خونخوار گھوری سے فوراً جملہ بدل ڈالا۔

""""تم کہتے ہو تو چلی جاتی ہوں """" گلاب کا پھول ہاتھ میں گھماتی ساتھ ساتھ آنکھیں بھی گھما رہی تھی۔

اسکی ایک ایک حرکت مقابل بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

""""اتنی تم میری تابعدار!"""" وہ 'ہنہہہ' کہتا بولا تھا۔

""""میں تو خود کی بھی تابعدار نہیں"""" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں کہتی دوبارہ سے پھول توڑنے لگی۔ معظم نے الجھ کر اسے دیکھا۔

""""مطلب؟ """"

""""کچھ خاص نہیں۔ ویسے پتا ہے لندن جا رہی ہوں میں"""" وہ پھول توڑتی پر جوش انداز میں بولی،،، کچھ دیر اسکے جواب کا انتظار کیا،، مگر جواب نا پا کر اسکی طرف دیکھا اور ٹھٹھکی۔

وہ اڑی رنگت اور تاریک پڑتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔

""""لندن؟ تم؟"""" بے ربط،، لڑکھڑاتے جملوں میں اس نے تصدیق چاہی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے جس چہرے پر شوخی تھی اب وہاں کچھ کھو دینے کا خوف تھا۔

نوال حیدر کا سر میکانکی انداز میں اثبات میں ہلا،، اگلے ہی لمحے وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا تھا۔

""""تم کیسے جا سکتی ہو؟"""" وہ ہوش میں آتا درمیان میں موجود فاصلہ سمیٹتا غصے اور خوف کے ملے جلے احساس سے بولا۔

""""کیا مطلب؟"""" یا وہ واقعی انجان تھی،، یا وہ جان بوجھ کر انجان بن رہی تھی۔

مگر جو بھی تھا اب یہ معاملہ آر یا پار کا تھا۔

""""تم واقعی بے وقوف ہو یا بن رہی ہو۔
کیا تمہیں نظر میں نہیں آتا کہ محبت کرتا ہوں تم سے؟
ویسے تو تمہاری ساری حسیں بہت تیز ہیں،، یہاں کیا ہوا جو تم جانتے بوجھتے ہوئے بھی انجان بن رہی ہو۔"""" وہ اسکو شانوں سے تھامتا جھنجھوڑ گیا۔

نوال حیدر اس قدر کھلے اظہار پر ساکت ہوئی تھی۔

کچھ کھو دینے کے احساس سے مقابل کا چہرہ تاریک پڑ رہا تھا،، وہیں آنکھوں میں سرخی اتر آئی تھی۔

""پاگل ہوگئے ہو تم؟"" وہ پیچھے ہوتی بولی۔ زندگی میں پہلی بار نوال حیدر کنفیوژ ہوئی تھی۔ مقابل کی اس حرکت پر معظم کی آنکھوں میں تبسّم ابھرا۔

""شاید"" وہ سرگوشی نما انداز میں بولا۔ سارا ڈر، خوف، غصہ سب ختم ہوا تھا۔ اسکا نظریں چرانا،، اسکو دیکھنے سے گریز کرنا،، دونوں کے درمیان فاصلہ پیدا کرنا اسکے لئے آسانی پیدا کر گیا تھا۔

اگر وہ اسکی بات پر ایمان نہیں لائی تھی تو دھتکارا بھی نہیں تھا۔

""مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔ سب ایک سے بڑھ کر پاگل ہیں۔

فضول بول________"" معظم ابصار اسکے منہ پر ہاتھ رکھتا باقی کے الفاظ روک گیا۔

""محبت ہو گئی ہے تم سے_"" اس نے گویا اعتراف جرم کیا تھا۔ نوال آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

""مانا کے بد تمیز ہو،، کڑوی ہو،، ٹیڑھی کھیر ہو،، لیکن کمبخت دل کو اچھی لگی ہو"" وہ اپنی شان میں کہے جانے والے اسکے الفاظ پر اسے صحیح سے گھور بھی نہ سکی۔ بس اسے دیکھ رہی تھی جو ارد گرد طلسم بکھیر رہا تھا۔

""شادی کرو گی مجھ سے۔"" اسکی دھڑکنیں تھم سی گئیں۔ وہ ایک خوبصورت، امیر کبیر مرد ایک رقاصہ کو شادی کا کہہ رہا تھا۔

وہ حسین تو نہیں تھی جو یہ سوچ کر مطمئن ہو جاتی کہ اسکے حسن نے مقابل کو گھائل کیا ہے،، پھر وہ کیسے اس سے محبت کر سکتا تھا۔

""نوال"" اسے خاموشی سے خود کو تکتا پا کر اس نے پکارا۔ شاید اس نے پہلی بار اسے اسکے نام سے پکارا تھا۔ مگر اسکے بھاری لہجے میں پکارا گیا اپنا نام اسے جانے کیوں خوبصورت لگا تھا۔

وہ چونکی۔ یہ خواب نہیں تھا،، حقیقت تھی۔ تلخ یا شاید خوبصورت حقیقت۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے پھول وہیں نیچے رکھے اور ایک نظر اسے دیکھتی قدم تیزی سے پیچھے لینے لگی۔ معظم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

فاصلہ بڑھتا جا رہا تھا،،، اسکے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھاگ کر گھر کے اندر غائب کو گئی تھی۔

وہ حیرت کا بت بنے وہیں کھڑا رہا۔

وہ گئی تھی تو خمار،، طلسم،، فسوں سب ٹوٹ گیا تھا۔ دھڑکنیں احتجاج کرنے لگیں۔ وہیں دل بھی اسے کھونے کے خوف سے تیزی سے سکڑنے اور پھیلنے لگا۔

معظم پیشانی مسلتا اسکے پیچھے گیا تھا۔

اسکی آنکھیں دھوکا نہیں کھا سکتی تھیں،، اس نے خود مقابل کی آنکھوں میں اقرار کی رمک دیکھی تھی،، پھر وہ کیوں بھاگی؟؟

وہ دماغ میں کڑیاں ملاتا تیز تیز قدم اٹھا کر اندر کی جانب بڑھنے لگا۔

****

""ہاں ٹھیک ہے تم مجھے لوکیشن بھیجو،، ویسے لڑکی کے ساتھ کتنے گارڈز ہیں؟"" اندر آتی آن چونکی۔ یقیناً وہ کام (قتل، اغواہ، کڈنیپنگ) کے متعلق ہی بات کر رہا تھا،، مگر پھر بھی اسکے کان اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

""کیا؟ صرف دو؟۔

ویسے مجھے پہلے ہی لگتا تھا کہ وہ کمینہ ہمیں پھنسا رہا ہے۔ ورنہ جتنے اسکے اثر و رسوخ ہیں،، دو گارڈز کے ساتھ موجود لڑکی جو اٹھانا کونسا مشکل کام ہے؟ "" وہ لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتا اپنا خدشہ ظاہر کر رہا تھا۔

""""تم لوکیشن بھیجو،، باقی میں دیکھ لوں گا۔""" چند ضروری باتوں کے بعد اس نے فون رکھا۔ سامنے آن کو کھڑا دیکھ کر ٹھٹکا۔

""""خیریت؟"""" وہ ہوش میں آتی نفی میں سر ہلانے لگی۔ عالم اسے دیکھتا واپس لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا۔

""""کس لڑکی کی بات کر رہے ہیں آپ؟"""" اس نے ناچاہتے ہوئے بھی پوچھ لیا۔

""""ہے کوئی!"""" مصروف سا دو لفظی جواب آیا۔

""""کون؟"""" عالم ٹھٹھک کر رکا۔ وہ سامنے بیڈ پر بیٹھی اسی کی طرف متوجہ تھی۔

""""جیلس ہو رہی ہو۔"""" اس نے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔ جواباً آن نے آنکھیں گھمائیں۔

""""ہم ویسے ہی پوچھ رہے ہیں۔

اسے کیوں اٹھوانا ہے؟"""" وہ آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

""""فضول سوال! یہ میرا کام ہے۔ اب اندر کی کہانی کیا ہے،، اس سے مجھے کوئی غرض نہیں۔"""" اس نے اس طرح جواب دیا تھا کہ آن کچھ لمحے بول ہی نہ سکی۔

""""اس طرح تو اس بیچاری کی زندگی برباد ہو جائے گی۔"""" اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔ عالم کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔ مگر وہ غصے کو دبا گیا۔

وہ وحشی تھا،، غنڈہ تھا،، جنگلی تھا،، مگر پھر بھی بیوی کے ساتھ بد تمیزی کرنا اسے گوارا نہ تھا۔

""""شاید بھول رہی ہو کہ یہ میرا کام ہے۔ اور دوسری بات اپنے کام میں مجھے مداخلت نہیں پسند۔"""" کوشش کے باوجود لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔

""""ہم مداخلت کر بھی نہیں رہے !""""اسے برا لگا تھا مقابل کا تلخ لہجہ۔ اسلیے وہ بھی غصے سے بولی تھی۔ شاید اسے نرمی اور محبت کی عادت ہو گئی تھی۔

""""آن۔ کام کے متعلق سوالات مت کیا کرو۔""""اسے احساس ہوا تھا اپنے لہجے کا۔ تبھی ذرا نرم پڑتے بولا۔ لیکن وہ نظر انداز کرتی اٹھ کر باہر جانے لگی۔

""""کہاں جا رہی ہو ؟""""وہ جلدی سے بولا تھا۔ مگر جواب ندارد۔

""""یار اگر ناراض ہو کر جا رہی ہو تو تمہیں کافی انتظار کرنا پڑے گا میرا۔ کیونکہ میں ابھی کام کر رہا ہوں۔ پھر مجھے سونا ہے۔ اس کے بعد صبح مناؤں گا تمہیں۔ اب سوچ لو کہ ناراض ہو کر جانا ہے یا نہیں۔ """"وہ لب دباتا بولا۔ آن نے پلٹ کر اسے گھورا جو بلکل سیریس بیٹھا تھا۔

""""جن کے آپ جیسے شوہر ہوں وہ بیچاری لڑکیاں ناراض نہیں ہوتیں۔ کیونکہ انہیں پتا ہوتا ہے کہ منانا نہیں ہے کسی نے۔""""اسکے لہجے میں خفگی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ساری لائیٹس بند کر دیں۔ کمرے میں صرف لیپ ٹاپ کی سکرین سے نکلتی روشنی تھی جو ناکافی تھی پورے کمرے کو روشن کرنے کیلیئے۔

""""لائیٹس کیوں بند کیں ؟""""وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔ یہ الگ بات ہے کہ اسکی بیویوں والی حرکت پر وہ خاصا محفوظ ہوا تھا۔ آن لیمپ آن کر کے اسے نظر انداز کرتی خود پر کمفرٹر ڈال کر لیٹ گئی۔

""""سونا ہے ہمیں""""کئی لمحوں کے توقف کے بعد جواب آیا۔ اس نے متاثر کن انداز میں اسے دیکھا جو آنکھوں پر بازو رکھے لیٹی تھی۔

""""ویسے ایک بات تو بتاؤ؟"""" تھوڑی دیر بعد آن کو اسکی آواز اپنے پاس سے آئی۔ آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ اسکے پاس بیٹھا اس پر جھکا ہوا تھا۔

اس نے بے ساختہ حلق تر کیا۔ نیلی آنکھوں میں کوئی تاثر نہ تھا سوائے نرمی اور محبت کے۔ مگر ان نیلی آنکھوں کی قربت بھی محال تھی۔

""""پوچھیں"""" وہ ذرا سا دور کھسکی۔ مگر مقابل بھی ڈھیٹ تھا،، وہ بھی مزید جھکا۔

""""اگر مجھ پر ریپ کیس کا الزام لگے تو تم کیا کرو گی؟"""" قربت کے ان حسین لمحات میں وہ جو لاشعوری طور پر محبت بھری سرگوشی کی منتظر تھی،، اس قدر غیر متوقع بات پر الجھی،، مگر سمجھ آنے پر فورا سے اٹھی،، کہ اسکا سر خود پر جھکے عالم کے سر سے ٹکرایا۔

""""ہم خود آپ کے خلاف گواہی دیں گیں۔ اب خوش۔"""" ماتھا مسلتے ٹکا سا جواب دیا۔ وہ تپ ہی تو گئی تھی۔ یہ شخص اسے زچ کر دیتا تھا۔ اتنا غصہ اسے ساری زندگی نہیں آیا تھا جتنا اسکے ساتھ رہتے چند دنوں میں آیا تھا۔ نہ ہی وہ اتنا کبھی بولی تھی جتنا ان چند دنوں میں بولی تھی۔

""""غصہ کیوں ہو رہی ہو یار۔ پہلے سے تمہیں تیار کر رہا ہوں،، یہ نہ ہو کہ جذباتی عورتوں کی طرح رونا دھونا ڈال دو۔"""" وہ اسکے بال سنوارتا شرارت سے باز نہ آیا۔

""""آپ ______"""" وہ کہتے کہتے رکی۔

""""میں؟"""" اسے جملہ مکمل کرنے پر اکسایا۔ آن اسے گھورنے کی خواہش دل میں دباتی واپس لیٹ گئی۔

""""سونا ہے ہمیں"""" بازو دوبارہ آنکھوں پر رکھتے اس نے گویا جانے کا کہا تھا۔ وہ دلکشی سے مسکرایا۔

""""اچھا سنو"""" اس نے گہری سانس بھرتے بازو ہٹا کر اسے دیکھا۔ دماغ پھر سے کچھ اچھا سننا چاہتا تھا۔

""""گڈ نائٹ۔"""" اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا وہ طلسم بکھیر کر پیچھے ہٹا۔ آن کے لب لاشعوری طور پر مسکرائے۔ وہ چونکی جب عالم لیپ ٹاپ اٹھا کر کمرے سے ملحقہ سٹڈی روم میں گیا،، یقیناً اسکا خیال کرتے وہ اپنا کام کرنے کی غرض سے وہاں گیا تھا۔

وہ کہتا نہیں تھا کہ اسے آن سے محبت ہے مگر اسکا ہر عمل بے تحاشا محبت ظاہر کرتا تھا۔ ماتھے پر اسکا عقیدت بھرا لمس محسوس کرتے وہ اسکی باتیں یاد کرتی آنکھیں موند گئی۔

****

""""نوال یار بات سنو!"""" اس نے لاؤنج میں جاتے ہوئے اسے پکڑا۔ وہ رکی تھی۔ دل کی عجیب حالت تھی،، شاید نوال حیدر کا دل باغی ہو رہا تھا۔ مگر اس نے پہلے کبھی دل کی سنی تھی جو اب سنتی۔

""""تمہارا دماغ گھوم گیا ہے۔ یہ فضول باتیں کہیں اور جا کر کرو۔ مجھے نہیں کرنی شادی تم سے۔"""" وہ دل کو بری طرح کچلتی تلخی سے بولی۔ معظم اسکی گہری آنکھوں کو دیکھنے لگا جو اسکے لفظوں سے میل نہیں کھا رہی تھیں۔

""""وجہ؟"""" وہ تحمل سے پوچھنے لگا۔

""""میں کسی کو وجہ بتانے کی پابند نہیں۔ مگر پھر بھی تمہیں بتا دوں کہ مجھے لندن جانا ہے۔ اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے۔"""" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔

""""لندن جانا ہے۔ لندن جانا ہے۔

یہ بول رہی ہو،، وجہ بھی تو بتاؤ۔"""" وہ دو قدموں کا فاصلہ ایک قدم میں بدلتے ہوئے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔

""""وجہ بھی لگ جائے گی پتا۔""" اس نے ادھورا سا جواب دیا تھا۔ دل دھڑک دھڑک کر اپنی موجودگی کا احساس دلا رہا تھا مگر وہ بہری بنی رہی۔

""""شادی کیوں نہیں کرنا چاہتی؟""" وہ بڑے ضبط کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اگر محبت کا معاملہ نہ ہوتا تو وہ انا کا پجاری کبھی بھی یوں اسکے در پر سوالی بن کر نہ جاتا۔ مگر محبت تو بڑے بڑوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتی ہے نا؟؟

""""مجھے نہیں پتا کہ میں کب واپس آؤں،، آتی بھی ہوں یا نہیں۔

اس لیے تم انتظار کی سولی پر لٹکنے کی بجائے کسی اور سے کر لو۔""" وہ دل کی حالت سے گھبراتی جان چھڑانے کے سے انداز میں بولی۔

لفظوں میں چھپا اقرار معظم ابصار کے دل پر ٹھنڈی پھوار بن کر برسا۔

""""تم ہاں تو بولو،، انتظار بھی کر لوں گا۔""" وہ دلکشی سے بولا۔ چہرے پر تاریکی کی بجائے مسکراہٹ لوٹ آئی تھی۔ اسکی آنکھوں نے دھوکا نہیں کھایا تھا،، وہ نیم رضامندی ظاہر کر چکی تھی۔

""""تم """" ______ وہ جھنجھلاتے ہوئے کچھ کہنے کو تھی کہ اس نے نوال کے بقیہ الفاظ کے آگے بند باندھ دیا۔

""""مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ تمہارا دل راضی ہے؟"""" اسکے اتنے صحیح اندازے پر نوال حیدر اپنی جگہ پر تھم سی گئی۔

""""خوش فہمی کا کوئی علاج نہیں۔

ہٹو پیچھے۔"""" وہ سائیڈ سے گزر کر اوپر بڑھنے لگی،، کہ اسکی آواز پر معاً رک کر ایڑھیوں کے بل گھومی۔

""""یعنی تم مان گئی ہو نا؟"""" چمکتا لہجہ نوال کی آنکھوں میں تبسّم بکھیر گیا۔

""""انتظار کرنا پڑے گا چند برس۔ ہاں تب تک منگنی وغیرہ کا سوچا جا سکتا ہے"""وہ نوال حیدر تھی،،، جو سیدھی بات بھی اتنا گھما کر کرتی کہ کئی لمحوں بعد بات سمجھ آتی۔

""""کیا؟

کیا کہا تم نے؟"""جب تک اسے بات سمجھ آئی تھی نوال آخری سیڑھی پر پہنچ چکی تھی۔ وہ جلدی سے اسکے پیچھے بھاگا،،، تاکہ دوبارہ اسکے منہ سے ان سکے۔

خوشی کا کوئی پیمانہ اس وقت معظم ابصار کی خوشی ناپ نہیں سکتا تھا۔

""""سنو دوبارہ بولو۔"""وہ اسکے پیچھے بھاگا مگر نوال مسکراہٹ چھپاتی دروازہ بند کر چکی تھی۔

""""بدتمیز"""اس نے بند دروازے کو گھورا۔ مگر پھر اسکا اقرار یاد آتے ہی وہ لب دانتوں تلے دباتا مسکراہٹ چھپانے لگا جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ وہ کل سب کو یہ دھماکے دار خبر سنانا چاہتا تھا،،، جبکہ آج کی رات شاید اسے خوشی کے مارے نیند ہی نہ آتی۔

****

""""سنیں! امی کہاں ہے؟"""دھوپ میں بیٹھی زمر کو مخاطب کیا تھا۔

""""پڑوس میں۔"""وہ مختصر سا جواب دے کر دوبارہ آنکھیں بند کر کے کرسی سے ٹیک لگا گئی۔

""""کیا ہم تھوڑی دیر نارمل ہو کر بات کر سکتے ہیں؟"""کئی لمحوں کے توقف کے بعد اسکی آواز نہایت قریب سے محسوس ہوئی،،۔ مگر اس نے آنکھیں نہیں کھولیں،، کیونکہ یوں سکون محسوس ہو رہا تھا۔

"""" ہمممم"""اس نے سر ہلایا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ وہ اسکے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا مگر کچھ کہنے کو تھا ہی نہیں۔ خاموشی کا دورانیہ طویل سے طویل تر ہوتا جا رہا تھا۔ جسے محسوس کر کے وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی۔ اس

شخص کو کتنا چاہا تھا اس نے،، دعاؤں میں مانگا تھا،، اور اسے مل بھی گیا،، مگر اس کی مثال اس پیاسے کی سی تھی جو ندی کے پاس موجود ہوتے ہوئے بھی پیاسا تھا۔

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے تھے۔۔

""""آپ کو میں غلط لگتا ہوں نا؟"""" خاموشی کے طویل دورانیے کو اس نے ختم کیا تھا۔

""""لگتا؟ ہنہہ تم غلط ہو ابراہیم گیلانی"""" وہ درشتگی سے بولی۔

""""آپ ٹھیک ہیں اپنی جگہ،،، مگر آپ کو پتا ہے میں گیارہ سال کا تھا جب بابا کا قتل ہوا۔ ہم تب ڈیفینس میں رہا کرتے تھے،، اور میں ایک انگلش میڈیم سکول کا برائٹ بچہ۔

اور اب دیکھیں ______"""" وہ تلخی سے ہنستا آنکھیں گھما کر اس گھر کو دیکھنے لگا۔ زمر بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھتی رہی جو شاید سب کچھ عیاں کرنے کے درپے تھا۔

""""نہ صرف قتل کیا آپ کے ماموں نے،، بلکہ ساری پراپرٹی سب کچھ لے کر ہمیں یہاں پھینک دیا۔"""" اسکا لہجہ بھاری ہو رہا تھا۔ الفاظ کی ادائیگی بھی مشکل کام لگ رہا تھا۔

""""میں نہیں مان سکتی"""" زمر نے تیزی سے نفی میں سر ہلاتے تردید کی۔ اس شخص کا دکھ محسوس ہوا تھا،، اسکی آنکھوں میں ابھرتا درد اپنے دل میں محسوس ہوا تھا۔

کیوں؟

کیونکہ اسے محبت تھی اپنے شوہر سے،، مگر اس پر نفرت کی چادر آ گئی تھی۔

لیکن یہ بات بھی ناقابل قبول تھی کہ اسکا ماموں قتل کے بعد کسی کی جائیداد ہتھیا لیتا۔ وہ تو پیسوں کے عوض کام کرتا تھا،، مقتول کے پیسوں یا جائیداد سے اسے کوئی غرض نہ تھی۔

یعنی کہانی میں کچھ ادھورا تھا۔

مگر کیا؟

""""بستر مرگ پر پڑا شخص جھوٹ تو نہیں بول سکتا نا؟"""" اسکی آواز نے سوچوں کا تسلسل توڑا۔ زمر چند ثانیے کیلئے خاموش ہو گئ۔ جواب ہی نہیں تھا۔ اسکی خاموشی محسوس کرتے ابراہیم نے وہیں سے کلام کا سلسلہ جوڑا۔

""""آپ کو بہت محبت ہو گی اپنے ماموں سے،، مانتا ہوں،، مگر مجھے بھی محبت تھی اپنے بابا سے۔

آپ کو اندازہ نہیں ہے کس قدر مشکل زندگی گزاری ہے انکے بعد۔

نا صرف جوتوں کی دکان پر کام کیا،، بلکہ ٹائر شاپ پر بھی کام کیا ہے۔

یہ سب آپکے ماموں کی وجہ سے۔ اگر چاہتا تو کسی اور طریقے سے بدلا لیتا،، آپ کو استعمال کرتا۔

مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ آپ میری بیوی تھیں۔ اور ابراہیم گیلانی کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو مہرہ بنائے۔

میں نے صرف اتنی خواہش کی تھی کہ آپ اس گناہگار اور قاتل شخص سے رابطے ختم کر دیں۔ کیونکہ میری غیرت یہ بھی گوارا نہیں کرتی کہ میری بیوی کے ایک قاتل کے ساتھ مراسم ہوں۔ پھر چاہے وہ اسکا ماموں ہی کیوں نہ ہو۔ اسی لیے میں نے رخصتی کا انتظار نہیں کیا،، کیونکہ ہر وہ لمحہ جس میں آپ اس شخص کے ساتھ ہوتی تھیں،، وہ مجھے تکلیف دیتا تھا۔ """" اسکا ایک ایک لفظ ازیت سے بھرپور تھا۔ اور سچائی پر مبنی۔

یہ سچ تھا کہ ان دونوں ماں بیٹوں نے تلخ زندگی گزاری تھی اور ابھی تک گزار رہے تھے۔

""""ایک کہانی سناؤں تمہیں؟"""" اپنی بات کے جواب میں اسکی بے ڈھنگی بات پر ابراہیم حیرت زدہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

""ماما اور ماموں چھوٹے چھوٹے تھے جب نانا نانی کی ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی۔ ماما کی خالا انکی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ اور نانا کا سارا بزنس بھی انہوں نے ہی سنبھالا۔ خاصے امیر تھے وہ بھی۔"" ابراہیم خاموشی سے اسے سن رہا تھا جو شاید دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی۔

""ویسے ہماری کہانیوں میں ایک بات مشترک ہے کہ دونوں امیر تھے۔ فرق اتنا ہے کہ آپ اب بھی امیر ہی ہیں،، اور مجھے حالات نے روند ڈالا۔"" وہ تلخی سے ہنسا۔ زمر ہنس بھی نہ پائی۔

""اسکے پیچھے ایک طویل سفر ہے ابراہیم گیلانی،،، بحرِ ظلمات کا سفر،،، ایک تلخ اور کانٹوں بھرا سفر"" وہ پر اسرار لہجے میں بولتی اسے پوری طرح اپنی طرف متوجہ کر گئی۔

""میری ماما صرف سولہ سال کی تھیں جب انکی ابصار صاحب سے شادی ہوئی۔ ""

""ابصار؟"" وہ ٹھٹکا۔ چونکہ وہ زمر ابصار تھی تو اس طرح ابصار کو اپنا باپ کہنا چاہیے تھا۔

"" ہمممممم،، ابصار صاحب۔ کیونکہ اس شخص کو باپ کہہ کر میں دنیا بھر کے باپوں کی توہین نہیں کر سکتی"" تلخی سے کہتی وہ ابراہیم گیلانی کو ساکت کر گئی۔

کہانی پر سے پردہ اٹھنے جا رہا تھا،، مگر دوسری طرف عجب منظر ہوا۔ بادل سورج کے آگے آ کر پردہ کر گئے۔ دھوپ تھوڑی دیر کیلئے غائب ہوئی۔

شاید اشارہ تھا کہ کہانی پر پردہ ڈلا رہنے دیا جائے۔

مگر کوئی اشارہ سمجھتا تب نا !

یہ کہانی شاید اپنے ساتھ ایک تباہی لانے والی تھی۔ جس سے بے خبر وہ دونوں ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے رازوں پر سے پردے اٹھا رہے تھے۔

"""ابصار احمد جانتے ہو کون تھا؟

ایک نشئی جو بہت سے جرائم میں ملوث تھا۔ ماما سے شادی بھی زبردستی ہی کی تھی،، کیونکہ انکا کوئی والی وارث جو نہ تھا۔

ماموں بھی تب صرف چھ سال کے تھے۔ اس لیے کچھ نہیں کر سکے"""وہ سانس لینے کو رکی۔ دھوپ غائب ہونے کی وجہ سے سردی کا احساس ہونے لگا تھا۔ ابراہیم نے بنا کچھ کہے اپنی جیکٹ اسے اوڑھا دی،، وہ پھیکا سا ہنس دی اسکی حرکت پر۔ جیکٹ سے آتی اسکے پرفیوم کی خوشبو حواسوں پر سوار ہونے لگی تھی۔

"""ایک سال بعد جب میں اور معظم پیدا ہوئے تو کچھ وقت کیلئے حالات نارمل ہو گئے۔ مگر یہ وقت نہایت مختصر تھا کیونکہ______"""اسکے حلق میں کانٹے چبھنے لگے تھے۔ آگے کچھ بھی کہنا اذیت ناک تھا۔ زمر ابراہیم شاید کبھی گڑھے مردے نہ اکھاڑتی،، مگر اب گڑھے مردے اکھاڑنا مجبوری بن گیا تھا۔

"""ہم دونوں سات سال کے تھے کہ بابا نے نانا کا سارا کاروبار اور جائیداد باری باری جوے میں ہار دیا۔ انہی دنوں ایک رات نجانے کیا بات ہوئی،،، کہ ابصار صاحب نشے کی حالت میں ماما کا قتل کر کے فرار ہو گئے،،، مگر خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ ٹرک حادثے میں مارے گئے۔

اماں بی نے اپنا زیور بیچ کر چھوٹا سا مکان خریدا تھا۔ وہ اچھا تو نہیں تھا،، مگر ہمارے لیے کافی تھا۔ کیونکہ کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔"""اس نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی۔ ابراہیم گیلانی ساکت بیٹھا اسے سن رہا تھا۔ وہ جو سمجھ رہا تھا کہ یہ امیر زادی ہر دکھ درد سے مبرّا ہو گی،،، اسے کیا علم تھا کہ یہ لڑکی سات سال کی عمر سے ٹھوکریں کھا رہی ہے۔

""""اماں بی اور ہم تینوں کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گئے۔

ماموں صرف چودہ سال کے تھے تب،،،اور ایک چودہ سال کا بچہ کیا کر سکتا تھا؟

سائیکل اور ٹائروں والی دکان پر کام کرتے تھے،،، مگر وہ آسائشات جن کے ہم عادی تھے وہ میسر نہیں تھیں۔

ایک ٹائر شاپ سے ملنے والا معاوضہ چار لوگوں کے گزر بسر کیلیئے انتہائی کم تھا۔ """"

ابراہیم حیران ہوا تھا۔ایک چودہ سالا بچہ تین لوگوں کی کفالت کی زمہ داری کیسے اٹھا سکتا تھا۔

""""جانتے ہو ایک رات ہمارے گھر معمول کے برعکس زیادہ پیسے آئے۔ہم حیران بھی تھے اور خوش بھی۔پیسہ کسے برا لگتا ہے؟

انہوں نے وجہ نہیں بتائی مگر اماں بی کے غصہ کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ٹائر شاپ کے مالک نے انہیں ایک بندے کی دھلائی کرنے کے عوض یہ رقم دی ہے۔

انہیں یہ کام آسان لگنے لگا تھا،، جس میں زیادہ سے زیادہ پیسہ ملتا تھا۔

سترہ سال کی عمر سے انہوں نے باقاعدہ قتل کرنا شروع کر دیا۔یہ کام وہ ذاتی دشمنی کی وجہ سے نہیں کرتے تھے،، بلکہ پیسوں کیلیئے کرتے تھے۔""""وہ خاموشی سے اسکا چہرہ دیکھتا رہا جہاں آنسو پلکوں کی بار توڑ کر پھسلتے چلے جا رہے تھے۔

""""ہم نے آج تک ان سے کام کے متعلق سوال نہیں کیا،، اور نہ ہی روکا۔ ہمیں کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔

کیونکہ ہماری وجہ سے ہی تو انہوں نے تعلیم وغیرہ سب چھوڑ کر یہ راہ چنی۔لوگ تو بہن بھائیوں کو نہیں پوچھتے،،، انہوں نے بہن کے بچوں کی خاطر اپنی زندگی برباد کر لی۔ بحرِ ظلمات کے مسافر بن گئے۔""""وہ تلخی سے ہنسی۔

""""سن کر افسوس اور دکھ ہوا۔ """" زمر نے چونک کر اسے دیکھا۔اور چہرہ صاف کیا۔

""ہمممممم،، سن کر صرف افسوس ہی ہو سکتا ہے دکھ نہیں"""اس نے تلخی سے کہا۔

""کیا آپ چاہتی ہیں کہ یہ سب سن کر میں اپنے بابا کا قتل معاف کردوں؟"""زمر نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ وہ اسکی بات کا یہ مطلب نکالے گا اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

"""ابراہیم!"""پشت سے آتی حیرت اور سرزنش میں ڈوبی آواز پر دونوں نے آواز کے تعاقب میں دیکھا جہاں صائمہ گیلانی کھڑی تھیں۔ وہ کب آئیں انہیں اندازہ ہی نہ ہوا۔

چہرے کے پتھرائے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سب سن چکی ہیں۔

****

وہ مزے سے بیٹھی آن کی پھرتیاں دیکھ رہی تھی۔ آج کا دن تھکن سے بھرپور ہونے والا تھا کیونکہ منگنی کا ایک چھوٹا سا فنکشن جو نوال کی رضامندی کے بعد رکھا گیا تھا،، محض ایک رسم کے طور پر۔ اس میں صرف عالم کی ٹیم کے چند گنے چنے نام مدعو تھے۔ چونکہ زمر نہیں تھی یہاں،، اس لیے دھوم دھام کی بجائے لان کے ایک حصے میں سادگی سے فنکشن رکھا گیا تھا۔

اسکے ساتھ ساتھ آج رات دو بجے کی فلائٹ سے وہ لندن جانے والی تھی۔ پیکنگ اور فنکشن کی تیاری دونوں آن کی زمہ داری تھی کیونکہ وہ تو مزے سے بیٹھی مالٹے کھا رہی تھی۔

"""پھوپھو!"""پچھلے دو گھنٹوں سے وہ ہر دس منٹ بعد یونہی اسے پکار کر کوئی فضول بات چھیڑ رہی تھی۔

"""نوال اپنے کپڑے دیکھ لیں ایک دفعہ"""آن اسکی پکار کو نظرانداز کرتی تین سے چار جوڑے لے کر اسکے پاس آگئی۔

"""پیاری پھوپھو جان۔ آپ کو کس نے کہا کہ میں ان کپڑوں میں شوپیس بن کر جاؤں گی؟

منگنی کے نام پر ایک چھوٹا سا فنکشن ہے،، جس پر میں اپنے کوئی بھی کپڑے پہن لوں گی۔"""اس نے کپڑے پیچھے کرتے بے نیازی سے کہا۔ آن نے گھور کر اسے دیکھا۔

"""منگنی،، منگنی ہی ہوتی ہے۔"""وہ دوبارہ کپڑے اٹھانے لگی مگر نوال اسکی یہ کوشش ناکام کر گئی۔

"""اچھا آپ کیلئے بہت اچھا گفٹ لیا ہے میں نے،، آئیں آپ کو دکھاؤں"""اسے زبردستی اپنے ساتھ لے کر جاتے ہوئے کہا۔ آن مجبوراََ اسکے ساتھ چل دی۔

"""یہ دیکھیں،،، کتنی اچھی ہے!"""سلک کی سرخ میکسی اور اسکے ساتھ سفید نگینوں سے بنا خوبصورت نیکلس بلاشبہ نہایت خوبصورت تھا۔

"""پیسے کہاں سے آئے آپ کے پاس؟"""آن میکسی کو نظرانداز کرتی دونوں ہاتھ کمر پر ٹکاتی پوچھنے لگی۔

"""ارے آپ آم کھائیں،،، گٹھلیاں نہ گنیں۔

ویسے بھی میں رمشا سے لی گئی ایک ایک پائی لوٹا دوں گی،،، کیونکہ مجھے کسی کا احسان نہیں پسند۔"""وہ نیکلس اسکے گلے سے لگا کر دیکھتی مسکرائی۔

"""ہمیں الجھن ہوتی ہے بھاری جوڑوں میں"""اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔ نوال اسکا چہرہ دیکھتی سنجیدہ ہوئی۔

"""اس جوڑے کے ساتھ باغِ حسن کا نام نہیں جڑا پھوپھو،،، میں چاہتی ہوں آپ بہت پیاری لگیں۔

سیٹھ صاحب کا نام عالم ہے اور کام دیکھو کتنے بے حیائی والے کرتا ہے۔

آپ کو انگریز بنا کر رکھ دیا ہے۔"""وہ اسکے چھوٹے بالوں اور جینز شرٹ کو دیکھتی شریر ہوئی۔

""""بد تمیز"""" وہ ہنستی ہوئی میکسی اپنے ساتھ لگا کر دیکھنے لگی۔ سرخ اور سفید رنگ کی میکسی اسکی رنگت پر کھل رہی تھی۔

""""ایک شرط پر!"""" آن کچھ سوچ کر فورا پلٹی۔ نوال کو سمجھ آچکی تھی کہ وہ اسے بھی بھاری جوڑا پہنائے گی۔

""""چلیں کیا یاد کریں گیں کہ کس سے پالا پڑا ہے۔ آپ کوئی بھی ڈریس دے دیں پہن لوں گی۔"""" وہ اسکا گال چومتی پیار سے بولی۔ آن مطمئن ہوتی جیولری اور میکسی لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔

""""نوال!"""" اس نے پلٹ کر پکارا۔ نوال نے آنکھ کے اشارے سے پکارنے کی وجہ سے پوچھی۔

""""خوش ہیں آپ؟"""" نجانے کس خدشے کے تحت اس نے پوچھا۔ نوال ہنس دی۔

""""بہت"""" فلائنگ کس کرتی وہ اسے مطمئن کر گئی۔ آن سر ہلا کر باہر نکل گئی۔ پیچھے وہ کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی۔ لان میں ایونٹ آرگنائزر ہلکی پھلکی سجاوٹ کر رہے تھے۔

****

""""آنٹی آپ کب آئیں؟"""" زمر فورا اپنی جگہ سے اٹھی۔ کندھوں پر پڑی ابراہیم گیلانی کی جیکٹ زمین پر گر گئی۔

""""جب تم دونوں بحرِ ظلمات کا سفر طے کر رہے تھے۔"""" وہ ابراہیم کو خون آشام نگاہوں سے دیکھتی پر اسرار لہجے میں بولیں۔ اور آہستہ سے چل کر ابراہیم کے پاس گئیں۔

""""کہتے ہیں کہ ماں بن کہے سب سمجھ جاتی ہے۔ مگر افسوس۔ میں سمجھ ہی نہ پائی کہ میرا معصوم اور شریف بیٹا مرے ہوئے شخص کی خاطر زندہ لوگوں کو مارنے کا فن جانتا ہے"""" انکے لہجے سے زمر چونکی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کہانی کا ادھورا حصہ جڑنے کو ہے۔

""""امی وہ مرا ہوا شخص نہیں بابا ہیں میرے،، جسے انکے ماموں نے نا صرف قتل کیا بلکہ ہمیں کوڑی کوڑی کا محتاج بنا دیا۔"""" ابراہیم تڑپ کر بولا۔ اسکا لہجہ زمر کا دل دہلا گیا مگر اگلی حرکت اس سے بھی زیادہ دل دہلانے والی تھی کیونکہ صائمہ گیلانی نے ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پر جڑ دیا۔

""""قتل کیا نہیں ہے اس نے،،، کروایا گیا تھا قتل۔ """" ہر چیز ساکت ہوگئی۔ سانسیں تھم گئیں تھیں۔

تہلکہ خیز انکشاف نے زبانوں کو تالے لگا دیئے۔

""""میں نے کروایا تھا قتل"""" ابراہیم گیلانی لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔ زمر نے چیخ روکنے کی غرض سے منہ پر سختی سے ہاتھ جما لیا۔ پیروں تلے سے زمین کھسکنا جسے کہتے ہیں انہیں آج اندازہ ہوا تھا۔

کہانی میں عجیب موڑ آیا تھا، پوری کی پوری بازی ہی پلٹ گئی تھی۔

""""آپ """" ! اسکی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

""""سمگلر تھا وہ،، عورتیں اور بچے سمگل کرتا تھا۔ """" ابراہیم کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

""""جج،،، جھوٹ ہ،، ہے یی،، یہ""""ٹوٹے پھوٹے لفظ بمشکل منہ سے ادا ہوئے تھے۔

""""تمہارا وہ باپ کسے آج تک میں تمہارے سامنے شریف بنا کر پیش کرتی آئی،، وہ پیار کے جھانسے دے کر لڑکیوں کا باہر سمگل کرتا تھا۔

نشہ آور چیزیں بیچتا تھا۔"""" ابراہیم لمحوں میں پتھر ہوا تھا۔

""""پولیس کے پاس بھی گئی تھی اسکے خلاف پرچہ کٹوانے،، مگر وہ تو خود پیسے لیتی تھی اس سے۔ کسی نے نہیں سنی میری بات۔

پھر مجبوراً میں نے سیٹھ عالم،، کو کہ اصل میں زمر کا ماموں جانِ عالم ہے اس سے رابطہ کیا تھا،، معاوضے کے طور پر ساری جائیداد،، پیسے آفر کئے تھے۔

جس کے بدلے اس نے گیلانی کا قتل کیا۔""" آگاہی کے لمحے کتنے اذیت ناک ہوتے ہیں،، کوئی اس وقت ابراہیم گیلانی سے پوچھتا۔

"""اور جانتے ہو میں نے اسے نہیں دیکھا تھا بس آواز سنی تھی جو وقت کے ساتھ بھول گئی،،، مگر پھر بھی نکاح سے پہلے وہ آیا تھا میرے پاس اور مجھے بتایا کہ وہ وہی ہے جس نے گیلانی کا قتل کیا۔ مگر مجھے فرق نہیں پڑا تھا اس سے کیونکہ وہ باب ختم ہو چکا تھا۔ اب نئی باب مرتب ہونے تھے۔

تمہیں اس لئے نہیں بتایا کہ کہیں تم اپنے باپ سے بد ظن نہ ہو جاؤ۔ وہ مر چکا تھا، اسکی کہانی ختم ہو چکی تھی،، میں نہیں چاہتی تھی کہ تم ساری زندگی اذیت میں گزارو۔

غربت اتنی اذیت نہیں دیتی،، جتنی اذیت اپنے نام سے جڑا گناہگار والدین کا ٹائٹل دیتا ہے۔ """ ابراہیم نے تکلیف کے احساس سے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔ نچلا لب سختی سے دانتوں تلے دبائے وہ خود کو رونے سے باز رکھ رہا تھا۔ مگر سچائی اتنی تلخ تھی کہ اسکی تلخی رگ و پے میں سرایت کرتی اسکے وجود کو اذیت سے دوچار کر گئی۔

زمر لب بھینچ کر کھڑی دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

اسکا یقین نہیں ٹوٹا تھا،، عالم کبھی بھی ذاتی دشمنی کی وجہ سے قتل نہیں کر سکتا تھا،، نہ ہی کسی کی جائیداد ہتھیا سکتا تھا۔

اسے محض اپنے معاوضے سے غرض تھی۔

""""تم اس لڑکی کو جو بد قسمتی سے تمہاری بیوی تھی،،،اسے دنیا والوں کی نظر میں سوالیہ نشان بنا کر لے آئے،،تا کہ اسے اسکے ماموں سے جدا کر کے اس جرم کی سزا دو جو اسکے ماموں نے کیا ہی نہیں۔

تمہاری مجرم میں ہوں،،،دو سزا۔

میں نے کروایا ہے قتل دو سزا۔

""""ابراہیم نے اپنے ہاتھ کانوں پر رکھتے نفی میں سر ہلایا۔ اذیت ہی اذیت تھی،،،بے بسی ہی تھی۔

کئی لمحے اسکی طرف دیکھتیں وہ اندر بڑھ گئیں۔ پیچھے وہ دونوں بچے تھے۔ پہلے بھی وہ دونوں تھے،،،اب بھی وہ دونوں ہی تھے،،،مگر فرق اتنا تھا کہ بیچ میں ایک قیامت آکر گزر گئی تھی۔

زمر آنسو صاف کرتے ہنس دی۔ سفر اتنی جلدی ختم ہو جائے گا،،اسے اندازہ ہی نہیں تھا۔

""""ایک بازی تم نے کھیلی،،اب ایک بازی زمر ابراہیم کھیلے گی۔ """"

""""اگر وہ گناہگار ہوئے تو اس کھیل کا انجام میں ڈسائیڈ کروں گی۔ اسے میری شرط سمجھایا جو بھی۔ """"

کانوں میں ہوتی جملوں کی بازگشت سے آنسوؤں کی رفتار میں اضافہ ہوا،،،وہیں مسکراہٹ گہری ہوئی۔

""""ابراہیم گیلانی!"""" وہ چلتے ہوئے اسکے پاس گئی۔ ابراہیم نے جلتی آنکھوں سے اسے دیکھا اور بری طرح چونکا۔

اسے یاد آیا تھا کہ اس بازی کا انجام وہی طے کرنے والی تھی۔

""""کھیل ختم۔"""" اسکے لب ہولے سے ہلے۔۔

""""قاتل کو سزا دینے سے پہلے اس انسان کو سزا دو جس نے قتل کروایا ہے۔ اصل مجرم ماموں نہیں تمہاری امی ہیں۔ جنہوں نے یہ قتل کروایا۔

بازی یوں بھی پلٹ سکتی ہے،، بخدا مجھے اندازہ نہیں تھا۔ "" وہ ہنستے ہنستے اچانک رو دی۔ دونوں اذیت میں تھے ،،، درد کس کا بڑا تھا؟ اس کا فیصلہ بڑا مشکل تھا۔

""سفر تمام ہوا۔"" وہ آنسو صاف کرتی پھر سے بولی۔ ابراہیم کے لبوں پر تالا لگ چکا تھا۔

""کھیل کا انجام تو پہلے سے ہی سوچا ہوا تھا میں نے"" مقابل کا پورا وجود سماعت بنا اسکے فیصلے کا منتظر تھا۔

""جانا ہے مجھے یہاں سے"" ابراہیم کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔ اس ایک لمحے میں مرنے والے کے دکھ پر جانے والے کا دکھ غالب آ گیا تھا۔

جبکہ یہ کہتے ہوئے زمر کے دل نے کتنی بغاوت کی تھی،،، اس سے بہتر کون جان سکتا تھا۔ آنسوؤں پر بند باندھنا عذاب ہو گیا تھا۔

جب درد حد سے بڑھا تو وہ اسکے سینے سے جا لگی۔ اور کھل کر درد،،، تکلیف،، اذیت،، بے بسی سب آنسوؤں کی راہ باہر نکال دیا۔

اسے بھی جیسے مضبوط سہارا ملا تھا،، وہ جو بری طرح ٹوٹا تھا،، لاشعوری طور پر اسکی طرف سے پہل کا منتظر تھا،،، وہ چاہتا تھا کہ اسکے گلے لگ کر خود کو سمیٹے۔

یہ ان پریڈکٹیبل لڑکی ہر بار کی طرح بن کہے پہل کر کے اسے حیران کر گئی تھی۔ دونوں ہاتھ اسکے گرد باندھے وہ خود کو سمیٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔

قربت کے یہ چند لمحات دونوں کا دکھ کم کر گئے تھے۔

کئی لمحوں بعد وہ اس سے الگ ہوئی تو دونوں کچھ حد تک سنبھل چکے تھے۔ دونوں ہاتھوں سے چہرہ صاف کرتے اس نے گہری سانسیں لیں۔ ایک نظر ابراہیم پر ڈالتی وہ کمرے کی طرف بڑھی۔ منہ ہاتھ دھو کر فون اٹھایا،، اور واپس باہر آئی۔

""""محبت اپنی جگہ مگر زمر ابراہیم یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اسے مہرے کی طرح استعمال کیا جائے۔""""اسکا لہجہ بھاری ہو رہا تھا۔ ابراہیم کی جیب سے بنا جھجھک والٹ نکالا،،، چند نوٹ نکالے اور اسی طرح اس واپس ڈال دیا۔

""""واپس نہیں کروں گی، اب اتنا حق تو شاید ہے میرا۔""""وہ آنسو روکنے کی غرض سے لب کاٹتی بولی اور پیسوں کو مٹھی میں دبایا۔

""""اجازت بھی نہیں لوں گی جانے کی،،، کیونکہ کھیل کا انجام پہلے سے طے تھا۔""""اس سارے عرصے میں ابراہیم گیلانی کے گونگے ہونے کا گمان ہوا تھا۔

ایک لفظ بھی اسکے لبوں سے ادا نہیں ہوا تھا۔

"""""رکوں گی بھی نہیں،،، کیونکہ اپنی عزت نفس کچلنی پڑے گی۔""""وہ آہستہ سے کہتی قدم پیچھے کی جانب لینے لگی۔ جوں جوں وہ پیچھے کی جانب ہوتی،،، ابراہیم کی دھڑکنیں تھمنے لگیں۔

""""زمر""""اسکے لب بے آواز ہلے۔ زمر کے چہرے پر درد بھرے تاثرات رقم ہوئے۔

""""روکنا مت مجھے۔ بخدا میرا دل بہت بے ایمان ہے اس معاملے میں۔ مجھے روک لے گا۔ پر میں رکنا نہیں چاہتی۔""""وہ اذیت کی انتہاؤں کو چھوتی قدم پیچھے لینے لگی۔ ابراہیم کچھ کھو دینے کے احساس سے بھاگ کر اس تک آیا۔

""""مت جائیں،، خدا کا واسطہ ہے آپ کو۔ """" اسکے دونوں ہاتھ تھامتے التجا کی۔

""""چلو ایک اور بازی کھیلتے ہیں۔

یا روک لو،، یا معافی لے لو۔"""" وہ ساکت ہوا تھا۔ ابراہیم کے ہاتھوں سے اسکے ہاتھ چھوٹ گئے۔ وہ کیسی سزا دے رہی تھی۔

دوسری طرف زمر کو جواب مل گیا تھا۔

""""میں زمر ابراہیم گیلانی اپنے پورے ہوش و حواس میں ابراہیم گیلانی کو معاف کرتی ہوں۔"""" ابراہیم کہ بائیں آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔ اذیت سے مٹھیاں اور آنکھیں سختی سے میچیں۔

کئی لمحے یونہی سرک گئے۔ آنکھیں کھولیں تو وہ وہاں نہیں تھی۔ وہ جا چکی تھی،،، اسے معاف کر کے بھی اذیت میں جھونک کر وہ جا چکی تھی۔

وہ فوراً سے باہر بھاگا مگر وہ گلی کے کونے پر کھڑی ٹیکسی میں بیٹھ چکی تھی۔ اس سے پہلے وہ اسے آواز دیتا،، ٹیکسی دھول اڑاتی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔

وہ ہارا مسافر منہ پر ہاتھ رکھتا اندر بھاگا،،، اور کمرے میں جا کر سب تہس نہس کرتا چلانے لگا۔

آنسو،،، چیخیں،،، ہچکیاں،،، توڑ پھوڑ۔

کون کہتا تھا مرد روتے نہیں ہیں۔

وہ خوبرو جوان مرد صرف رو نہیں رہا تھا بلکہ ٹوٹ کر بکھر رہا تھا۔ زمر ابراہیم نے جو اپنی قربت کے چند لمحات دے کر اسے جوڑا تھا،،، وہ یہاں سے جا کر اسکی کسر پوری کرتی مزید توڑ گئی تھی۔

سنا تھا منزل خوبصورت ہوتی ہے،،، مگر اس سفر کی منزل تو انتہائی بھیانک تھی۔ جو سب تہس نہس کر گئی۔

"""زمر""" اسکی آواز میں تڑپ تھی۔ دوسرے کمرے میں موجود صائمہ گیلانی اسکی آواز پر دہل کر باہر آئیں۔

کمرے کا حشر مچا ہوا تھا جبکہ زمر وہاں نہیں تھی۔

دل انہونی کے احساس سے رک رک کر چلنے لگا۔

کیا وہ چلی گئی تھی؟ """

اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھیں،، وہ جلدی سے ابراہیم کی طرف بڑھیں جو جنونی انداز میں چیزیں پٹخ رہا تھا۔

****

وہ غصے سے چیزیں رکھ رہی تھی۔ سلک کی خوبصورت میکسی میں ملبوس وہ دانت کچکچاتی خیال میں عالم کی کلاس لینے کا سوچ رہی تھی۔ جو کہ ناممکن کام تھا۔

"""ہم سے سب پوچھ رہے ہیں کہ سیٹھ عالم کہاں ہیں؟

جیسے ہم انکی سیکرٹری ہیں۔ """ منہ کے زاویے بگاڑ کر مسکارا پٹختے ہوئے وہ باآواز بڑبڑائی۔ اندر آتا عالم اسکے جملے پر ٹھٹھکا،، مگر اسے دیکھتے آنکھوں میں حیرت کا سمندر امڈ آیا۔ سرخ میکسی میں کندھوں تک جھولتے سنہری بالوں اور ہلکے ہلکے میک اپ میں وہ کوئی اپسرا لگ رہی تھی۔

اسکے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے،، تھری پیس سوٹ کی جیب میں موبائل ڈال کر وہ اندر بڑھا۔

جہاں وہ بڑبڑاتے ہوئے کانوں میں ٹاپس ڈال رہی تھی۔

"""گڈ ایوننگ""" اپنے پیچھے اسکی آواز سے وہ ہڑبڑا گئی۔ ٹاپس چھوٹ کر نیچے گرا۔ جسے اسے نے جلدی سے اٹھا کر واپس ڈالا۔

""""اووو"""وہ اسکی ناراضگی پر محفوظ ہوا۔ وہ آج سارا دن گھر سے غائب تھا،، اسے اندازہ تھا کہ اسکا یہاں نہ ہونا کافی مشکلات پیدا کر چکا ہو گا۔ کیونکہ آن کو ابھی اندازہ نہیں تھا ان سب چیزوں کا۔

""""جن کے مجھ جیسے شوہر ہوں وہ بیچاری لڑکیاں ناراض نہیں ہوتیں۔

کیونکہ انہیں پتا ہوتا ہے کہ منانا نہیں ہے کسی نے۔""" چند دن پہلے کہا گیا اسکا جملہ اسے لوٹایا۔ آن نے گہری سانس کھینچی۔

""""ہم ناراض ہیں بھی نہیں۔ جو مرضی کریں آپ"""پرفیوم اٹھاتے خفگی سے کہا۔ اس نے قہقہہ لگا کر اسکے ہاتھ سے پرفیوم پکڑا اور دوسرا پرفیوم اٹھایا۔

اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر اس پر دل کھول کر چھڑکا۔ وہ نانا کرتی رہ گئی۔

""""ویسے بہت اچھی لگ رہی ہو مسز۔ """اپنے کام سے فارغ ہو کر اس نے اسے سر تا پیر دیکھتے کھلے دل سے تعریف کی۔ اسکی تعریف مسکراہٹ چھپاتے آن بلاوجہ چیزیں سمیٹنے لگی۔ یہ شخص جادوگر تھا،، جو معافی مانگے بغیر ناراضگی مٹانے کا ہنر جانتا تھا۔

""""ایک گفٹ ہے تمہارے لئے"""اس نے ڈریسنگ روم کی طرف جاتے ہوئے کہا۔ آن خوشگوار حیرت لیے میکسی دونوں ہاتھوں سے تھامتی اسکے پیچھے گئ۔

نتیجتاً باہر نکلتے عالم سے ٹکرائی۔

""""اتنی جلدی کس چیز کی ہے یار"""اسے سہارا دیتے ہلکی سی سرزنش کی۔ ہائی ہیل،، اور گھیر دار میکسی میں وہ بمشکل خود کو سنبھالے ہوئے تھے۔

""""دکھائیں تو۔"""" وہ نظر انداز کرتی پر جوش سی بولی۔ اسکی طرف سے دیا جانے والا پہلا تحفہ تھا، جسے دیکھنے کیلئے وہ بے تاب تھی۔

اس نے جیسے ہی بڑا سا مخملی ڈبہ کھولا تو ایک سلیقے سے قطار میں رکھی گئی مختلف ڈیزائن میں بنی ہیرے کی انگوٹھیاں موجود تھیں۔ وہ ایک ساتھ اتنی خوبصورت لگ رہی تھیں کہ آن کئی لمحے انہیں دیکھتی رہی۔

کچھ یاد آنے پر فوراً اسکی طرف دیکھا۔

""""گول سی چیز"""" وہ دونوں ایک ساتھ بولے اور پھر دونوں دل کھول کر ہنس دیے۔

""""یہ سب کیسے پہنیں گیں ہم"""" وہ شرارت سے اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

""""ایک ساتھ سب تھوڑی پہنو گی۔ اب اتنا بے وقوف بھی مت سمجھو مسز عالم۔ یہ والی پہنو۔"""" اس نے ایک نہایت خوبصورت اور نفیس سی انگوٹھی نکال کر اسکی طرف بڑھائی۔ آن نے جواباً ہاتھ اسکے آگے کیا۔

وہ سر خم کرتا ایک خوبصورت گول سی چیز اسکے ہاتھ کی زینت بنا گیا۔

سفید ہاتھ میں چمکتی وہ انگوٹھی دیکھ کر آن ہنس دی۔

دونوں کے درمیان فسوں موبائل کی رنگ ٹون سے ٹوٹا۔ جہاں معظم کا میسج تھا۔

""""چلیں۔ """" اس نے مخملی ڈبہ بند کر کے ڈریسنگ پر رکھتے اس سے پوچھا جو اپنے ہاتھ کو دیکھ کر ہنس رہی تھی۔

اسے ساتھ لیے وہ نیچے بڑھا جہاں سب انکے ہی منتظر تھے۔

****

بلیک ٹیکسڈو میں ملبوس معظم ابصار خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا۔ آنکھیں چمک رہی تھیں۔ نگاہیں مونا کے ساتھ کھڑی نوال پر جمی تھیں۔ جو ہنستے ہوئے اسے کچھ بتا رہی تھی۔

""""ویسے معظم کچھ عرصہ پہلے تم اس لڑکی سے نفرت کے دعویدار تھے۔""""رمشا اسکے پاس آتے بولی۔ معظم کی مسکراہٹ سمٹی۔

""""خیر صبح کا بھولا شام کو گھر لوٹ آئے تو اسے ولا نہیں کہتے۔

ویل بہت بہت مبارک ہو۔""""وہ اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی اسلیے خندہ پیشانی سے مبارکباد دے رہی تھی۔ معظم بھی مسکرا کر مبارکباد قبول کر گیا۔

""""ایکسیوز می۔""""رمشا سے معزرت کرتے وہ نوال کو اکیلا پا کر فوراً اسکی طرف بڑھا۔

""""بدلے بدلے میرے سرکار نظر آتے ہیں۔""""شرارت سے اسے دیکھتے کہا۔ نوال آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھنے لگی،، پھر ہنس دی۔

""""ویسے میں بہت خوش ہوں۔ جتنی تم ٹیڑھی پسلی ہو مجھے نہیں لگتا تھا کہ اتنی جلدی مان جاؤ گی۔""""نوال نے آنکھیں بڑی کرتے اسے گھورا۔

""""اگر کہتے ہو تو ابھی بھی دیر نہیں ہوئی۔ انکار کا حق میرے پاس محفوظ ہے۔""""وہ ایک ادا سے بولی۔ معظم نے سستے عاشقوں کی طرح دل پر ہاتھ رکھا۔

""""یہ غضب مت کیجئے گا سرکار""""مصنوعی خوف سے کہا تھا۔

""""سرکار""""اس نے متاثر کن انداز میں لفظ دہرایا۔

""""مزے کا لفظ ہے۔""""زیر لب وہی لفظ دہراتے وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"""آخر کہا کس نے ہے؟ """ اس نے کالر جھاڑتے شوخی سے کہا۔

"""زیادہ شوخے مت بنو۔ آیا بڑا۔ ہنہہہ۔ """اس نے پل بھر میں معظم کی عزت افزائی کر ڈالی۔ وہ شکایتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

"""اپن سے پنگا از ناٹ چنگا"""آنکھ دباتی وہ آن اور عالم کی طرف بڑھی جوان تک ہی آ رہے تھے۔ معظم بھی اسکے پیچھے عالم اور آن کی طرف بڑھا۔

"""دیکھا میری چوائس۔ کیا کمال لگ رہی ہیں پھوپھو! """نوال آن کو دیکھتی خوشدلی سے بولی،، اور ساتھ ہی عالم پر واضح کیا کہ یہ اسکی چوائس ہے۔

"""نوال حیدر نے زندگی میں پہلی بار کوئی ڈھنگ کا کام کیا ہے۔ اس پر انعام تو بنتا ہے۔ جاؤ یہ میرا بھانجا لے لو۔ """وہ کمال بے نیازی سے بولا۔ نوال نے آنکھیں گھمائیں۔

"""بڑی نوازش۔ """جل کر کہا گیا تھا۔

"""دیر ہو رہی ہے۔ آپ بس کر دیں دونوں۔ """آن کی مداخلت پر دونوں نے ہتھیار ڈالے۔

"""پہلی بار میری ممانی لگی ہیں آپ۔ دل خوش کر دیا۔ """معظم ہنستے ہوئے بولا۔ آن نے سر خم کرتے اعزاز قبول کیا۔

"""کیوں پہلے کیا لگتی تھی تمہیں؟ """عالم نے اسکا جملہ پکڑا۔

"""یار سمجھا کریں۔ مکھن لگا رہا ہوں۔ """عالم نے مسکراہٹ دبائی۔

""" I am missing Zimar badly """

عالم کے ساتھ چلتے وہ بے حد سنجیدگی سے بولا۔ مسکراہٹ چہرے سے غائب تھی۔ عالم محض خاموشی سے سر ہلا کر اسکی تائید کرنے لگا۔ اس سے زیادہ کچھ کرنے کے تمام اختیارات زمر اس سے لے چکی تھی۔

گنے چنے لوگوں کی موجودگی میں معظم نے سامنے پڑی پھولوں کی ٹوکری سے انگوٹھی اٹھائی۔ نوال خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔ وہ اب ٹائی ٹھیک کرتا گھٹنوں کے بل جھکا۔

اسکی حرکت پر سب ہی محفوظ ہوئے۔ عالم کے پہلو میں کھڑی آن خوشی سے نہال نوال کی طرف دیکھ رہی تھی جو خود معظم کو ہی دیکھ رہی تھی۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ یوں بیٹھ کر انگوٹھی پہنائے گا۔

"" Will you marry me Nawal Haider?""

وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔ اسی لمحے رمشا نے مدھم سا میوزک چلایا۔ سب ہنستے ہوئے نوال کی ہاں کے منتظر تھے۔

مگر حیرت انگیز طور پر تھوڑی دیر پہلے چہکتی ہوئی نوال حیدر اب بلکل خاموش تھی۔

دوسری طرف وہ اسکے جواب کا شدت سے منتظر تھا۔ بیش قیمت جگمگاتی انگوٹھی اسکے سامنے تھی۔ نوال حیدر نے ایک نگاہ ارد گرد دوڑائی جہاں مدعو کئے گئے لوگ اسکے جواب کے منتظر تھے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ پرپوز کرنا تو محض ایک محبت کی نشانی ہے،، جبکہ دونوں فریقین تو پہلے سے ہی اس رشتے پر راضی ہیں۔

فوٹو گرافر چوکنا کھڑا تھا۔ کہ جیسے ہی انگوٹھی پہنائی جائے وہ اس منظر کو قید کر لے۔

ارد گرد نگاہ دوڑاتے نوال حیدر کے لب پراسرار طور پر مسکرائے۔ اسکی مسکراہٹ مشکوک تھی یوں جیسے ایک طویل انتظار تمام ہوا تھا۔ اس نے اس کے سامنے ہاتھ کرنے کی بجائے انگوٹھی اسکے ہاتھ سے تھامی،،، وہ ناسمجھی سے اسے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

سب کی ہنسی سمٹی،، سب اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگے۔ اگلے ہی لمحے اس کے عمل سے وہاں موجود ہر فرد ساکت ہوا تھا۔

""""نہیں

""""ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی اس نے پوری وقت سے دور اچھالی۔ معظم کا وجود اسکی حرکت پر بے جان ہوا تھا۔ دل انہونی کے احساس سے تیزی سے سکڑ کر پھیلا۔

انگوٹھی کے تعاقب میں آن اور عالم نے بیک وقت نظریں گھمائیں تو پتھر ہوئے کیونکہ انگوٹھی ڈرائیو وے پر کھڑی زمر ابصار کے قدموں کے پاس گری ہوئی تھی،، اور وہ خود سارا منظر دیکھتی ساکت تھی۔

"""" کھیل اتنی خاموشی سے کھیلنا چاہیے کہ فتح تہلکہ مچادے۔

""""نوال حیدر نے مسکراتے ہوئے زہر خند لہجے میں اسکی سماعتوں میں سور پھونکا۔

معظم ابصار اسکے اتنے بڑے دھوکے پر لڑکھڑایا تھا۔

"""" کھیل اتنی خاموشی سے کھیلنا چاہیے کہ فتح تہلکہ مچادے۔

"""" نوال حیدر نے مسکراتے ہوئے زہر خند لہجے میں اسکی سماعتوں میں سور پھونکا۔

معظم ابصار اسکے اتنے بڑے دھوکے پر لڑکھڑایا تھا۔ مگر اگلے ہی لمحے غصے کی ایک لہر اسکی رگ و پے میں سرائیت کر گئ۔

""""ایکسیوز می""" غصے سے اسکی کلائی پکڑتے وہ قریباً گھسیٹتے ہوئے اسے سب کے سامنے وہاں سے لے کر گیا، کہ نوال کی ساری کوششیں رائیگاں گئیں۔

""""رمشا!""" عالم نے رمشا کو پکارا اور اندر بھاگا تھا کیونکہ معظم ابصار کے تیور اسے دہلا گئے تھے۔ آن بھی اسکے پیچھے بھاگی۔

رمشا اسکا اشارہ سمجھتی لوگوں سے معذرت کرنے لگی۔ ویسے بھی انکے اپنے ہے چند بندے تھے جو معذرت قبول کرتے وہاں سے جانے لگے۔

ساکت کھڑی زمر ابصار بھی اندر کی جانب بھاگی۔

معظم نے اندر لا کر اسے دھکا دیا تھا کہ وہ گرتے گرتے بچی۔ غصے سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ نوال کو اسکی حرکت آگ لگا گئی۔

""""ہمت کیسے ہوئی مجھے ایسے لانے کی؟""" وہ حلق کے بل چلاتی اسکے روبرو ہوئی۔

""""تمہاری ہمت کیسے ہوئی سب کے سامنے وہ گھٹیا حرکت کرنے کی؟

کیوں دیا دھوکا؟ کیوں کیا یہ سب ڈرامہ ؟""وہ اس سے بھی تیز آواز میں چلایا۔ اندر آتے عالم،، آن اور زمر ساکت ہوئے۔ وہ دونوں غصے سے بھرے ایک دوسرے کے روبرو کھڑے ایک دوسرے کو جان سے مارنے پر تلے تھے۔

""اووو آگ لگ گئی۔ اتنی جلدی؟""وہ استہزایہ ہنسی۔ معظم نے مٹھیاں بھینچ کر خود کو ہاتھ اٹھانے سے روکا۔

""میں بتاؤں کیوں کیا یہ ؟""وہ ڈرامائی انداز میں کہتی چند قدم آگے ہوئی۔

""میں ایسے شخص سے شادی نہیں کر سکتی جس کا معیار اتنا گرا ہوا ہو ہے کہ وہ ایک طوائف زادی جس کے ماضی اور کردار کا اتا پتا ہی نہیں،، اس کے بارے میں سوچے،، اس سے محبت کر بیٹھے""زہر میں ڈوبا تیر پھینکا تھا جو سیدھا اسکے سینے میں جا کر چبھا۔

دماغ میں دھماکے ہونے لگے کیا وہ زمر کے نکاح والی باتیں سن چکی تھی؟

""جو بھی سمجھو،، لیکن اپنے ننھے سے دماغ سے یہ فضول سوچ نکال دو کہ ایسا ویسا کچھ ہے۔

میرا میعار اتنا گرا ہوا نہیں ہے کہ ایک طوائف زادی جس کے ماضی اور کردار کا اتا پتا ہی نہیں،، اس کے بارے میں سوچوں۔"""

اس نے بے یقینی سے نوال کی طرف دیکھا جس کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اسی بات کا حوالہ دے رہی ہے۔

""""مانا کہ طوائف زادی ہوں مگر خوابوں پر پابندی تھوڑی ہے۔

اور میں نے کبھی خواب میں بھی ایسے کم ظرف مرد کے بارے میں نہیں سوچا۔""" وہ تلخی سے بولی۔ زمر نے اپنا سر تھاما۔ اسکے پیچھے کیا کچھ ہو چکا تھا،، اسکے ساتھ ساتھ اسکا بھائی بھی برباد ہونے جا رہا تھا۔

اسکا دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

""""تو پھر آپ نے کیوں ہاں کی اس کے لئے؟ کیوں کیا یہ ڈارمہ؟ کر دیتی اسے منع،،، تماشا کیوں کیا آپ نے نوال؟"""" آن نے اسکا رخ اپنی طرف موڑتے کہا۔ اسے قطعی امید نہ تھی کہ نوال حیدر یہ بھی کر سکتی ہے۔ اسکی آنکھوں سے نمی جھلک رہی تھی۔ کچھ وقت تک سب کتنا اچھا تھا اور اب____؟

""""اپنی تسکین کیلیئے۔

دل میں اٹھتے درد کے طوفان کو روکنے کیلیئے۔

سکون کیلئے۔

بدلے کیلئے۔

مجھے ہزار بار موقع ملے مگر میں ہزار بار یہی کروں گی۔

پھوپھو باغِ حسن میں ہر رات بھیڑیوں کی موجودگی میں، میں نے جاگتے گزاری اور کوئی بھی آکر میرے کردار پر بات کرے،،، یہ زیادتی نہیں ہے؟"" وہ تلخی سے بولی۔آن کے ہاتھ سے اسکی کلائی چھوٹی۔

""بتائیں کیا قصور ہے آپ کا اور میرا؟

کیا ہم نے اللہ سے دعا کی تھی کہ ہمیں رقاصہ بنائیں؟

یا ہمارا نصیب باغِ حسن میں لکھیں؟

یہ مرد کیوں نہیں سمجھتے پھوپھو انسان ہیں ہم۔درد ہوتا ہے،،، تکلیف ہوتی ہے۔

پھوپھو مجھے بھی اذیت ہوتی ہے۔انسان ہوں یار۔"" چاروں نفوس ساکت ہوئے تھے۔نوال حیدر رو رہی تھی۔

آنسو تواتر بہتے چلے جا رہے تھے۔جنہیں اس نے بے دردی سے رگڑ ڈالا۔

"""یہ رمشا کے ساتھ کھڑا ہو کر مجھ پر ہنستا ہے،، میرے کردار کی دھجیاں بکھیرتا ہے،،، مجھے صرف استعمال کرتا ہے مزاق مزاق میں۔ اور کہتا ہے کہ یہ مجھے دیکھنا بھی گوارانہ کرے،، کیونکہ عزت دار گھرانے سے تھوڑی ہوں۔ طوائف ہوں میں۔

پھر یہ چند دنوں بعد آتا ہے اور اسے مجھ سے محبت ہو جاتی ہے۔ واہ۔

ارے ان مردوں کو کوئی تو سمجھائے کہ محبت کی پہلی شرط ہی عزت ہے اور جو شخص آپ کی عزت نہیں کرتا وہ آپ سے محبت بھی نہیں کر سکتا۔ اسے وقتی اٹریکشن ہو سکتی ہے محبت نہیں۔""" عالم اور زمر نے بیک وقت بے یقینی سے معظم ہو دیکھا۔ جو اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"""یہ کیوں آیا میرے پاس جب اسے پتا ہی نہیں ہے میرے کردار کے بارے میں؟

کیا اسکے ساتھ شادی کے بعد میں ساری زندگی یہی ثابت کرتی رہوں گی کہ میں باکردار ہوں یا بدکردار؟

آپ تماشے کی بات کر رہی ہیں؟

جب بات کردار پر آئے تو یہ نہیں دیکھتے کہ تماشا لگا ہے یا نہیں،،، تب صرف وہ الفاظ نظر آتے ہیں اور کچھ نہیں

۔

یہ تو آپ نے سنا ہی ہو گا کہ جو آپ کے کردار پر بات کرے،، اسے تڑ پاتڑ پا کر مارو۔

میں نے تو پھر بھی صرف تماشا ہی کیا ہے۔

""۔اسکا لہجہ بار بار لڑکھڑا رہا تھا۔ مگر وہ خاموش نہیں رہ سکتی تھی۔ اس موقع پر تو بلکل بھی نہیں۔

""""تم بتاؤ معظم ابصار۔

کس حق سے تم بھری محفل میں کھڑے ہو کر میری کردار کشی کر رہے تھے؟

صرف رمشا نہیں ارد گرد کے چار لوگ بھی تم لوگوں کی طرف متوجہ تھے،، تم نے سوچا کہ اگر وہ چار لوگ آگے جا کر بتائیں گیں تو مجھ میں اور نالی کے کیڑے میں کیا فرق رہے گا؟"""معظم نے گہری سانس بھری۔ خود کو ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں اترتا محسوس کر رہا تھا وہ۔

""""جواب نہیں ہے نا،، ہو گا بھی کیسے؟"""وہ نفرت سے اسے دیکھتی آن کی طرف بڑھی۔

اس سب میں زمر اور عالم خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے۔

""""میں نہیں ہوں حسین۔"""آن بے ساختہ پیچھے ہٹی۔ وہ سفاکانہ حد تک صاف گوئی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔

""""کردار کی پاکیزگی کا سرٹیفیکیٹ بھی نہیں ہے میرے پاس"""وہ اذیت سے بولی تھی۔ حلق میں کانٹے چبھنے لگے۔

""""کوئی مضبوط سہارا ابھی نہیں ہے۔"""آن نے روتے ہوئے اسے دیکھا جو خود بھی رو رہی تھی۔

""""عزت بھی نہیں ہے میری. ایک رقاصہ کی بھی بھلا کوئی عزت ہوتی ہے؟"""وہ سفاکی سے کہتی ہنسی۔ مگر باغی آنسو پھر بھی چہرے پر پھسلتے جا رہے تھے۔

""""پیسے بھی نہیں ہیں جس کے زور پر یہ سب عیب چھپالوں۔"""زمر نے دکھ سے اسے دیکھا تھا،، معظم ابصار بس خاموش کھڑا اسے روتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ بظاہر بہت اکڑو اور مضبوط نظر آنے والی یہ لڑکی اس قدر احساس کمتری کا شکار ہوسکتی ہے۔ اس قدر اذیت اور دکھ میں ہوسکتی ہے۔

""""میرے پاس صرف ایک چیز ہے پھوپھو۔

عزت نفس۔

یہ معاشرہ کہتا ہے کہ عورت بڑی نرم ہوتی ہے، معاف کر دیتی ہے،، عورت کو معاف کر دینا چاہیے،،،

اگر میں وہ سب باتیں بھول کر اپنی عزت نفس کچل کر اسکا ہاتھ تھام لیتی تو میرے پاس کیا بچتا پھوپھو؟

عزت نفس بھی چلی جاتی پھر میرے پاس کیا بچتا؟

نوال حیدر کے پاس کچھ نہیں بچتا پھوپھو،،،وہ صرف مٹی کا پتلا بن کر رہ جاتی۔

میں نہیں بن سکتی کٹھ پتلی۔ خدارا میرے پاس میری عزت نفس تو رہنے دیں آپ لوگ۔ """وہ ضبط کھوتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

کئی لمحوں کے توقف کے بعد وہ جب بولی تو اسکی آواز بہت سرد سی محسوس ہوئی تھی۔

"""مجھے آج بحرِ ظلمات کا مطلب سمجھ آیا۔ یہ اندھیر نگری سیٹھ عالم جیسے لوگوں کی وجہ سے نہیں قائم بلکہ یہ تم جیسے لوگوں کی وجہ سے قائم ہے۔

اس بحرِ ظلمات میں جانِ عالم جیسے غنڈے کا راج نہیں ہے جو اس عورت کو ملکہ بنا کر رکھے جسے اس نے اپنی آنکھوں سے سر بازار مردوں کے جھرمٹ میں نیم عریاں لباس میں رقص کرتے دیکھا تھا۔

بلکہ اس بحرِ ظلمات میں معظم ابصار جیسے پڑھے لکھے اور مہذب لوگوں کا راج ہے جو عورت کی کردار کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے یہ نہیں سوچتے کہ وہ (نعوذ باللہ) خدا نہیں ہیں۔ ان کا بس چلے تو عورت کے پورے حسب نسب کے کردار کی جانچ پڑتال کے بعد ان سے تعلق بنائیں۔

حیرت ہے ایک ہی گھر کے دو مردوں پر۔

ایک نے رقاصہ کو بغیر کسی سوال کے اپنایا،،دوسرا ایک گائیکہ کے کردار پر سوال اٹھا رہے ہے۔ اس میں فرق پتا کیا ہے؟

تعلیم کا۔

جانِ عالم ایک جاہل غنڈا ہے جبکہ معظم ابصار ایک پڑھا لکھا آدمی ہے گناہوں کی دنیا سے دور۔ فرق تو ہے نا پھر۔

"""عالم اور معظم نے اسکی بات کی گہرائی کو جانچتے بیک وقت اسے دیکھا۔

وہ نفرت بھری نگاہوں سے معظم کو دیکھتی وہاں سے پلٹ کر سیڑھیاں چڑھتی اوپر کی جانب بڑھ گئ۔ اسکے پیچھے آن بھی بھاگی تھی مگر اسکا رخ نوال کا کمرہ نہیں بلکہ دائیں جانب موجود اپنے کمرے کی جانب تھا۔

فضا ایک دم بوجھل ہوئی تھی معظم کو لگا کہ اسکا سانس رک جائے گا۔ اس نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور کھینچ کر اتار دی۔

مگر گھٹن تھی کہ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

اس نے ضبط کھوتے تھوڑے فاصلے پر پڑے شوپیس ایک ہاتھ مار کر نیچے پھینکے کہ وہ زوردار آواز کے ساتھ ٹوٹ کر بکھر گئے بلکل معظم ابصار کی طرح۔

""""معظم """"زمر فوراً اسکی طرف بھاگی۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا اور کوٹ اتار کر پوری قوت سے پھینکا۔ وہ فاصلے پر جا گرا۔

""""تمہیں پتا ہے ہم دونوں مکافات عمل بھگت رہے ہیں۔

ہم دونوں خالی ہاتھ ہیں۔""""زمر اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ کر رو دی۔

""""تم بھگت رہی ہو گی مکافات عمل۔میں نہیں۔

اپنے کیے کو مکافات عمل کا نام نہیں دے سکتا میں۔""""معظم اسکی بات پر بدکا۔زمر نے آنسوؤں سے بھری نگاہیں اٹھا کر نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

""""وہ ٹھیک کہہ کر گئی ہے،،ہر کوئی جانِ عالم نہیں ہوتا۔""""سیڑھیوں پر ایک نظر ڈالتا وہ کہنی سے چہرہ صاف کرتا باہر نکلتا چلا گیا۔

""""ماموں""""زمر روتے روتے عالم کے سینے سے جا لگی۔جو اس صورتحال میں بمشکل خود پر ضبط کیے کھڑا تھا۔

بلیک ہاؤس ٹوٹ چکا تھا۔پورا آشیانہ بکھر گیا تھا۔

****

""""پھوپھو پلیز دروازہ کھولیں۔"""وہ ہینڈ کیری ہاتھ میں پکڑے مسلسل دروازہ بجا رہی تھی۔ مگر آن دروازہ نہیں کھول رہی تھی۔

""""چابی""""وہ کب آیا،، نوال کو پتا نہ چلا۔ چونکی تو تب جب عالم نے اسکے ہاتھ میں چابیوں کا گچھہ پکڑایا۔ اس نے شکریہ کہہ کر تھام لیں۔

""""آپ کو غصہ تو نہیں آرہا جو میں نے کیا؟""""اس نے نجانے کیوں پوچھا۔

""""آپ؟""""وہ تلخی سے ہنسا۔ نوال مسکرا بھی نہ پائی۔ آنکھیں اب بھی سرخ ہو رہی تھیں۔

""""تمہاری جگہ میں ہوتا تو معظم کو اوپر پہنچا دیتا۔ تم نے جو کیا ٹھیک کیا۔ وہ ٹوٹا ہے مگر جڑ جائے گا۔ لیکن اسے جو سبق ملا ہے وہ بہت ضروری تھا۔ مجھے اچھا لگا تم نے عزت نفس پر کمپرومائز نہیں کیا""""وہ پھیکا سا ہنس دی۔ جس شخص کے ساتھ چھتیس کا آکڑا تھا بس وہی اسکے ساتھ تھا۔

""""تم مل لو اس سے،،، شاید دیر ہو رہی ہے۔"""" وہ اسی خاموشی سے وہاں اے پلٹ گیا۔ نوال کی نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔

نوال نے ڈوپلیکٹ کی سے دروازہ کھولا تو آن کو کھڑکی کے پاس کھڑا پایا۔

""""پھوپھو!""""اس کی آواز میں صدیوں کی تڑپ تھی۔

""""میں چلی جاؤں گی پھر آپ ناراض ہو جایئے گا۔""""نوال نے اسکے گرد بازو حائل کرتے ہوئے کہا۔ آن ہنوز کھڑی رو رہی تھی۔

""""ہمیں اندازہ نہیں تھا آپ اتنی سفاک ہوں گیں۔ یوں سب کے سامنے اسے بے عزت کر دیں گیں۔ غلط حرکت تھی نوال۔""""آن نے اسکی طرف دیکھے روتے ہوئے بغیر کہا۔

""""مرد کیا خاک عورت کی عزت نفس کی حفاظت کریں گیں۔ یہاں تو عورت ہی عورت کو سپورٹ نہیں کرتی۔""""اس نے تلخ سچائی پیش کی۔ اسکے لہجے اور جملے میں چھپی اذیت آن کے دل کو زخمی کر گئی۔

""""خیر بارہ بج رہے ہیں،،، مجھے جانا ہو گا۔ فون پر بات کریں گیں۔"""" وہ مزید بات کرنے کی حالت میں نہیں تھی۔ سر میں اُٹھتی درد کی لہریں برداشت سے باہر تھیں۔ آن اسکے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

نوال اس سے مل کر باہر آئی۔ ارادہ کسی ٹیکسی سے ائیر پورٹ تک جانے کا تھا۔

""""زمر تمہیں چھوڑ آئے گی۔"""" عالم کی آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا۔

""""اسکی ضرورت تو نہیں تھی۔

خیر خدا حافظ۔"""" وہ ایک ہاتھ سے سر دباتی باہر نکل گئی جہاں زمر گاڑی میں اسکی منتظر تھی۔

وہ خاموشی سے اسکے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔ زمر مہارت سے گاڑی موڑنے لگی،، جب اندر آتی گاڑی کو دیکھ کر رکنا پڑا۔

نوال نے بے دھیانی میں مڑ کر دیکھا تو معظم ابصار کو دیکھ کر ٹھٹھکی۔ وہ خود بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ دونوں تب تک خالی خالی نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے جب تک زمر نے گاڑی گھر سے باہر نہیں نکال لی۔

نوال نے سر جھٹکا۔ ایک باب تھا جو ختم ہو گیا تھا۔ آغاز معظم نے کیا تھا،،، انجام اس نے طے کر دیا۔

""" تھوڑی دیر پہلے میں تمہارے بھائی کے ساتھ کیا کر چکی ہوں اور تم مجھے ڈراپ کر رہی ہو۔""" خاموشی توڑنے کی غرض اس نے بولا۔

""" ہمممم۔ کیونکہ اس طرح مجھ میں اور تم میں کیا فرق رہے گا؟""" اسکی بات کی گہرائی جانچتے نوال نے تیزی سے اسکی طرف رخ موڑا۔

""" کہنا آسان ہے۔ پتا تب لگتا ہے جب خود پر بیتے۔""" اس نے تلخی سے کہا۔ دونوں کے درمیان پھر سے خاموشی حائل ہو گئی۔

گاڑی لاہور ائیرپورٹ پر رکی۔

""" زندگی کا نیا سفر مبارک۔""" زمر نے اسکا سامان نکالنے میں مدد کی۔ اور واپس مڑ گئی۔

پیچھے وہ تنہا کھڑی رہ گئی تھی اور یہ تنہائی اس نے خود چنی تھی خود کیلئے۔ اگر وہ چاہتی تو سب بھول بھال کر اسکا ہاتھ تھام لیتی،، اسکے پاس ایک مضبوط نام ہوتا،، پیسہ ہوتا مگر عزت نفس نہ ہوتی یہ احساس اسے کبھی چین نہ لینے دیتا کہ وہ اس شخص کے ساتھ رہ رہی ہے جو نہ صرف اسکے کردار پر سوال اٹھا چکا تھا،،، بلکہ اسکو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔

زندگی کے کسی موڑ پر اگر وہ اسے اسکے ماضی کا طعنہ دے دیتا تو،، اس لمحے نوال حیدر شاید مر جاتی۔

کسی کی کردار کشی ہو یا کوئی گناہ،، پہلے پہل ہچکچاہٹ ہوتی ہے،، بعد میں انسان ہچکچانے کی بجائے بے خوف و خطر وہ کام کرتا ہے۔ جو شخص ایک دفعہ اس پر کیچڑ اچھال سکتا تھا وہ دوبارہ بھی یہ کر سکتا تھا۔

ناچاہتے ہوئے بھی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا۔

""عزت کی خاطر یہ سب تو برداشت کرنا پڑے گا نوال حیدر۔

عزت کوئی ٹکے پر بکنے والی چیز تھوڑی ہے،، اسکی بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے،،، اور میں نے اس عزت کے بدلے تنہائی مول لی ہے۔ زندگی بھر کی تنہائی۔

بلاشبہ یہ ایک مہنگا ترین سودا ہے۔"" وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

عزت کا سودا تو پھر مہنگا ہی ہوتا ہے نا؟

****

چند روز بعد ____

"""ابراہیم اسے لینے نہیں جاؤ گے۔""" صائمہ گیلانی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ابراہیم نے ایک نظر انہیں دیکھ کر نگاہیں زمین پر گاڑ دیں۔

"""کس منہ سے؟""" کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا اس لمحے۔

"""اس ساری کہانی میں مجھے لگتا ہے امی کہ ہر کوئی مہرہ بنا ہوا تھا۔ آپ میں اور زمر بھی۔
ہر شخص اپنی نظر میں ٹھیک ہے،، مگر درحقیقت ہر شخص غلط ہے۔
آپ کو مجھ سے چھپانا نہیں چاہیے تھا،،
مجھے زمر کو یوں لانا نہیں چاہیے تھا۔
اور انہیں اپنی محبت کا مان نہیں توڑنا چاہیے تھا۔ وہ تو دعوی کرتی تھیں محبت کا،، تو اتنی سی بھی آزمائش برداشت نہیں کر پائیں۔ محبت میں لوگ کیا کیا برداشت نہیں کرتے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں ٹھیک ہوں،، میں مانتا ہوں میں غلط ہوں مگر ٹھیک وہ بھی نہیں۔ """
اس نے سر جھکائے آہستہ سے کہا۔
دونوں کے درمیان خاموشی کا ایک طویل وقفہ حائل ہو گیا۔

""کیا تم انا کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہاں نہیں جا رہے؟"" صائمہ گیلانی نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

""میاں بیوی کے رشتے میں انا نہیں ہوتی۔ اگر وہ نہیں جھکیں گیں تو میں جھک جاؤں گا۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟"" اس نے عاجزی سے کہا تھا۔ وہ مسکرا دیں۔

""تو کب جا رہے ہو پھر؟"" اس سے پہلے ابراہیم کوئی جواب دیتا فون بج اٹھا۔
عالم کا نام دیکھ کر وہ چونکا۔

""جی۔"" اس نے فون اٹھا کر پوچھا۔

""ملنا ہے تم سے۔ اسی ریسٹورنٹ آجاؤ۔"" عالم سیدھا کام کی بات پر آیا۔

""ہمم۔ آتا ہوں۔"" اس نے کچھ سوچ کر حامی بھری۔

""امی میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں"" وہ موٹر سائیکل کی چابی اٹھا کر باہر نکلا گیا۔

صائمہ گیلانی خاموشی سے وہیں بیٹھی رہ گئیں۔

"""کبھی کبھی والدین کے فیصلے بھی غلط ثابت ہو جاتے ہیں۔ وہ اولاد سے حقیقت چھپا کر انکی بھلائی نہیں کر رہے ہوتے بلکہ در حقیقت انکی اگلی زندگی کیلئے مشکلات پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ """

انہوں نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی۔

****

"""بیٹھ جائیں ہم یہاں؟""" زمر لان میں بیٹھی تھی جب آن اسکے پاس آئی۔

"""بیٹھیں پلیز۔ پوچھ کیوں رہی ہیں؟""" وہ جلدی سے اٹھ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگی۔ آن کے ہونٹوں پر ایک بھولی بھٹکی مسکان آٹھہری۔

"""ابراہیم سے محبت کرتی ہیں آپ؟""" عالم کی زبانی ساری کہانی سن کر وہ اسکے پاس آئی تھی تاکہ جان سکے کہ وہ کیا چاہتی ہے؟

اسے دکھ ہوا تھا سب جان کر، ، ، وہ جو سمجھتی تھی کہ صرف اسکی زندگی میں دکھ ہیں، ، ، اسے اب اندازہ ہو رہا تھا کہ یہاں ہر شخص دکھی ہے۔ ہاں مگر دکھ کی نوعیت الگ الگ ہے۔

""""یہ کیسا سوال ہے؟""""وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

""""عام سا سوال ہے۔ """"آن نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

""""محبت ہونے کی ایک مضبوط وجہ ہے، ، ، شوہر ہے وہ میرا۔ """"اس لمحے آن کو اندازہ ہوا تھا سامنے بیٹھی لڑکی کافی عقلمند اور دانا ہے۔

""""تو پھر یہ علیحدگی کیوں؟""""زمر نے آہستہ سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

""""وقتی ہے_

کچھ وقت دینا چاہ رہی ہوں خود کو اور اس کو۔

و گرنہ آپ کو لگتا ہے کہ میں اتنی انا کی پجاری ہوں جو ایک بات کو پکڑ کر لمحوں میں فیصلہ کر لوں؟""""آن ایک بار پھر اسکی عقلمندی اور عالم کی بہترین تربیت کی قائل ہوئی تھی۔

""رشتوں میں بہت کچھ برداشت کرناپڑتاہے ممانی،،اور محبت تو پھر ہے ہی قربانی کانام۔

جو محبت تھالی میں رکھ کر مل جائے وہ محبت تو بے معنی سی ہوتی ہے۔ اصل مزا ہی تب ہے جب انسان قربانی دے۔ اور میں دے رہی ہوں قربانی اناا اور ضد کی،، کیونکہ انااور محبت دونوں ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔"" وہ لمحے بھر کو رکی۔

""ابراہیم کا بھی قصور اتنا نہیں،،، کیونکہ وہ تو خود اندھیر نگری کا مسافر تھا۔ حقیقت سے انجان۔"" زمر ابصار واقعی محبت کرنے کے قابل تھی۔

کوئی لڑکی اتنا مثبت اور پر سکون ہو کر بھی سوچ سکتی ہے آن کو اندازہ نہیں تھا۔

ہر پہلو کو خوبصورتی سے کھنگالتی وہ اس خوبصورت رشتے کا مان رکھ رہی تھی۔

کون کہتا ہے کہ عورت بے وقوف ہوتی ہے؟

عورت بے وقوف نہیں ہوتی،،، عورت سے زیادہ عقلمند مخلوق شاید ہی اس دنیا میں ہو۔

""آپ کافی عقلمند اور سویٹ ہیں۔"" آن نے مسکراتے ہوئے اسکی تعریف کی۔ وہ ہنس دی۔

""بھانجی کس کی ہوں؟""کئی دنوں بعد شرارتی مسکراہٹ اسکے لبوں پر آئی تھی۔ آن اسے دیکھ کر رہ گئی۔ بلاشبہ اسکی مسکراہٹ بے حد خوبصورت تھی۔

عورت عقلمند ہے زمر ابصار ہے روپ میں،، جو خوبصورت رشتے کا مان رکھنا جانتی ہے۔

عورت عقلمند ہے نوال حیدر کے روپ میں جو عزت نفس پر سمجھوتا نہیں کرتی۔

عورت عقلمند ہے صائمہ گیلانی کے روپ میں جو غلط کو غلط کہنے کی ہمت کرتی ہے اور مجرم کو سزا دلواتی ہے۔

عورت عقلمند ہے آنِ عالم کے روپ میں جو ہر طرح کے حالات میں خود کو ڈھالنا جانتی ہے۔

عورت معاف کر دیتی ہے،،، اس لیے نہیں کہ وہ مجبور ہوتی ہے،، بلکہ اس لیے کیونکہ وہ رشتوں کو توڑنا نہیں چاہتی۔

مگر جب بات کردار پر آجائے تو عورت معاف نہیں کرسکتی کیونکہ عورت مار تو برداشت کرسکتی ہے مگر کردار کشی نہیں۔

****

یہ وہی ریسٹورنٹ تھا جہاں پہلے بھی وہ مل چکے تھے۔

""تو حقیقت پتا لگ گئی ہو گی تمہیں؟"" ہمیشہ کی طرح چھا جانے والی شخصیت لیے وہ اسکے روبرو تھا۔

"" ہممممم"" ابراہیم نے محض اتنا کہنے پر اکتفا کیا۔

""یہ ویڈیو،، شاید تمہارے کام آئے۔
میری عادت ہے کہ ہر قتل کی ریکارڈنگ کر لیتا ہوں۔
مگر اس میں میری شکل نہیں ہوتی تو کوئی مجھے ان ویڈیوز سے بھی نہیں پکڑ سکتا۔"" اس نے یو ایس بی اسے پکڑاتے ہوئے بتایا مگر اگلے ہی لمحے یہ بھی بتا دیا کہ وہ اس ویڈیو کو عالم کے خلاف استعمال کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا۔

""قاتل جتنا بھی چھپ جائے ایک نا ایک دن ضرور پکڑا جاتا ہے۔"" اس نے تلخی سے کہا تھا۔
وہ ایک سیدھا سادہ انسان تھا جو کم از کم قاتل کے ساتھ اچھے سے پیش نہیں آ سکتا تھا۔

""لیکن تمہیں ایک مزے کی بات بتاؤں۔

میں ہر قتل کے بعد کوئی نہ کوئی ثبوت ضرور چھوڑتا ہوں مگر قانون کے رکھوالے وہ ثبوت لے کر میرے پاس آتے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ آپ یہ ثبوت چھوڑ آئے ہیں،،، انہیں مٹا دیں۔"""ابراہیم ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگا۔

""""مسئلہ پتا کیا ہے،،، یہ لوگ ہم جیسے لوگوں کو پکڑنا ہی نہیں چاہتے کیونکہ جہاں یہ لوگ ناکام ہوتے ہیں وہاں ہماری مدد ہی تو کام آتی ہے۔

سیٹھ عابد کا نام سنا ہوگا،، سمگلر تھا،،، انڈرورلڈ کا ڈان بھی کہا جاتا ہے،، اسے پکڑنے کی ہمت ہی نہیں تھی ہمارے قانون میں۔

بلکہ کہا جاتا ہے کہ اس نے حکومت کو اٹامک ری پروسیسنگ پلانٹ لا کر دیا تھا روس سے وہ بھی تب جب یو ایس حکومت نے پاکستان پر ایٹمی پابندی عائد کی۔ تو تمہیں لگتا ہے کہ حکومت اسے پکڑ سکتی تھی؟

ناممکن۔

تو اس بات کو تو تم بھول ہی جاؤ کہ وہ ہم جیسے لوگوں کو پکڑیں گیں یا ہم پکڑے جائیں گیں۔"""عالم نے اسے موجودہ دور کا تلخ آئینہ دکھایا تھا۔ وہ خاموش ہو کر رہ گیا۔

""""افسوس نہیں ہوتا آپ کو قتل کرتے ہوئے۔"""عالم نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔ مگر جواب نہیں دیا تھا۔

"""زمر کیسی ہے؟"""اس نے موقع کی سنگینی بھانپتے ہوئے پوچھا،، مگر اندازہ ہوا کہ غلط شخص سے پوچھ بیٹھا ہے۔

بیوی کی خیر خیریت اسکے ماموں سے پوچھنا،، تھوڑا نہیں کافی عجیب تھا۔

"""اسے کیسا ہونا چاہیئے؟"""عالم نے جواباً سوال داغا۔

"""""پتا نہیں۔"""اس نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"""میں اسے لینے کیلیئے آنا چاہتا ہوں"""وہ جو اس کو تھوڑا وقت دینے کا ارادہ رکھتا تھا،، ایک لمحے میں فیصلہ کر بیٹھا۔

"""تمہارا اور اسکا معاملہ ہے۔ نا تم نے پہلے اسے لے کر جاتے ہوئے مجھ سے پوچھا،،، نہ ہی اسے واپس بھیجتے ہوئے مجھ سے پوچھا۔"""عالم نے جوس کا گلاس منہ کو لگاتے بے نیازی سے کہا۔

""""میں نے اسے نہیں بھیجا۔""وہ غصہ دباتا بولا۔

""""تو روکا بھی تو نہیں۔""""اس نے مطمئن انداز میں بولا۔

""""انہوں نے معافی کے بدلے جانے کا کہا۔""""ابراہیم نے ہارتے ہوئے کہا۔

""""تمہیں خود ہر بھروسہ نہیں تھا۔تم اسکا ساتھ مانگتے اور پھر وقت کے ساتھ خود کو ثابت کر کے معافی مانگتے۔ یقیناًوہ انکار نہ کرتی۔""""عالم نے اسے حقیقت بتائ تھی۔وہ کئ لمحوں کیلئے خاموش ہو گیا۔

""""ویسے کافی بزدل ہو تم""""عالم نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ابراہیم نے حیرت اور غصے سے اسے دیکھا۔

""""ہمت تھی تو سیدھا میرے پاس آتے،، مجھ سے سوال کرتے،، میرے خلاف پرچہ کٹواتے،،

لیکن نہیں۔

نکلے نا بزدل مرد،، عورت کو مہرہ بنانے والے۔

تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ کل کی محبت کی خاطر وہ مجھے چھوڑے گی جس نے اسے چلنا سکھایا،، بولنا سکھایا۔

شکر کرو مقابل زمر ابصار تھی،، کوئی اور ہوتی تو چھٹی کا دودھ یاد دلا دیتی۔

اس سے پہلے دیر ہو جائے اپنا پھیلایا ہوا کچرا اسمیٹ لو۔"""وہ جاتے جاتے اسے امید کا سرا تھما گیا تھا۔

یعنی زمر کو منانا مشکل نہیں تھا۔ابراہیم نے ایک نظر یو ایس بی کو دیکھا اور ریسٹورنٹ سے باہر نکل آیا۔

راستے میں چلتے چلتے اس نے یو ایس بی توڑ کر پھینک دی۔

اسے اب ضرورت نہیں تھی اسکی،، یہ اب سوائے تکلیف کے کسی کام کی نہیں رہی تھی۔

""""پرانے اور کانٹوں بھرے رستوں کو چھوڑ کر نئے رستے کا انتخاب کرنا ہی عقلمندی ہے۔اس طرح منزل بھی مل جاتی ہے اور تکلیف سے بھی نجات مل جاتی ہے۔""""اس نے خود سے کہتے موٹر سائیکل سٹارٹ کیا اور بلیک ہاؤس کے راستے پر چل پڑا۔

******

لندن کی سڑکوں پر تن تنہا چلتی وہ سوچوں میں گم تھی۔ یہاں رمشا نے اسے ایک فلیٹ لے کر دیا تھا اور ایک بھاری رقم بھی اسکے پاس موجود تھی جو شاید نہیں یقیناً عالم کی طرف سے دی گئی تھی۔ مگر وہ کب تک یونہی اس رقم کو استعمال کرتی رہتی۔

اسے کچھ کرنا تھا۔

کیا؟

یہ وہ سوچ چکی تھی۔

اگر اللہ نے اتنی آزمائشیں دی تھیں تو کئی نعمتیں بھی تو دی تھیں جس میں سب سے بڑھ کر اسکی آواز تھی جو ہر سو جادو بکھیر دیتی تھی۔

یونہی سڑک پر چلتے چلتے اسکے کانوں میں گٹار کی آواز گونجی۔ اس نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تو ایک ادھیڑ عمر شخص خوبصورت سی گٹار بجا رہا تھا۔ نوال کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر اسے سننے لگی۔ لوگوں کا ایک مجمع تھا جو اس خوبصورت دھن کو سننے کیلئے اسکے گرد کھڑا تھا۔

لوگ پیسے سامنے پڑی ٹوکری میں ڈال رہے تھے،، جو بھیک ہر گز نہیں تھی بلکہ اسکے فن کا معاوضہ تھا۔

وہ وہیں کھڑی سوچوں میں مگن تھی۔ کامیابی تھال میں رکھ کر نہیں ملتی تھی،، اس کیلئے محنت اور جدوجہد شرط تھی۔

""""میں آپ کے ساتھ گا سکتی ہوں؟ """

اس نے لمحوں میں فیصلہ کرتے بوڑھے شخص سے انگلش میں اجازت چاہی۔

""""پاکستان سے ہو یا ہندوستان سے؟""""وہ چونکی۔ وہ کیسے پہچان گیا تھا۔ شاید اسکے لب و لہجے اور کمزور انگلش سے۔

""""پاکستان۔""""اس نے بتایا۔ لوگ میوزک بند ہونے پر ناراض ہوتے اس پیچھے ہٹنے کا کہنے لگے۔

""""گا سکتی ہو؟ مگر معاوضہ صرف میرا ہو گا۔""""بوڑھا شخص کچھ سوچ کر بولا۔ نوال نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

""""ٹھیک ہے۔""""اس نے ایک نظر ارد گرد موجود لوگوں کو دیکھا جو میوزک چلنے کے منتظر تھے۔

""""انگلش سونگ نہیں آتا؟""""اس نے کچھ سوچتے اس بوڑھے شخص کو مخاطب کیا۔

"""زندگی کی ڈور میں بھاگتے ان لوگوں کو موسیقی میں سکون کی تلاش ہے۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری آواز انکے دل جھنجھوڑ کر رکھ سکتی ہے،، انہیں چند پل کیلیئے دنیا سے بے خبر کر سکتی ہو تو پھر زبان معنی نہیں رکھتی۔

یہ گٹار پکڑو،، اور دھن بجاو میں تمہارے ساتھ مینیج کر لوں گا۔ """

نوال نے ایک گہری سانس فضا کے گرد سپرد کی۔ اس سے ایک گٹار پکڑا،، اور آہستہ آہستہ بجانے لگی۔

"""زندگی خاک نہ تھی
خاک اُڑاتے گزری
تجھ سے کیا کہتے
تیرے پاس جو آتے گزری
زندگی"""

لوگ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگے،،، جس کے الفاظ سمجھ نہیں آرہے تھے مگر اسکی آواز اس قدر خوبصورت تھی کہ لوگ دھڑا دھڑ اس بوڑھے شخص کی ٹوکری میں پیسے ڈالنے لگے۔

وہ گٹار بھی بے حد خوبصورتی سے بجا رہی تھی،، بوڑھے شخص نے اپنی گٹار رکھ دی کیونکہ وہ اس سے زیادہ اچھا بجا رہی تھی۔

"""دن جو گزرا تو کسی یاد کی راہ میں گزرا
شام آئی تو کوئی خواب دکھاتے گزری
تجھ سے کیا کہتے
تیرے پاس جو آتے گزری
زندگی """

وہ رک کر ہلکا سا مسکرائی۔

"""اووو یہ تو پاکستانی ہے""" مجمع میں سے کسی کی آواز گونجی تھی۔

"""اسکی آواز کتنی خوبصورت ہے""" ایک اور آواز گونجی۔

"""جادوگر ہے یہ """
"""اسکی آواز میں دکھ ہے"""

طرح طرح کی آوازیں گونج رہی تھیں،، مجمع بڑھتا جا رہا تھا۔ بوڑھے کی نہ صرف ٹوکری بھر چکی تھی،، بلکہ اسکے علاوہ زمین پر بھی پیسے بکھرے ہوئے تھے۔

"""اچھے وقتوں کی تمنا میں رہی عمریں رواں
وقت ایسا تھا کہ بس ناز اُٹھاتے گزری
تجھ سے کیا کہتے
تیرے پاس جو آتے گزری
زندگی """

"""رات کیا آئی کہ تنہائی کی سرگوشی میں
ہو کا عالم تھا مگر سنتے سناتے گزری
تجھ سے کیا کہتے
تیرے پاس جو آتے گزری
زندگی """

""""تمہیں میوزک میں اپنا نام بنانا چاہیے۔ تمہاری آواز میں کچھ ہے۔ کچھ بہت الگ سا۔"""بوڑھے شخص نے تعریف کے ساتھ ساتھ اسے مشورہ دیا۔ وہ سر خم کرتی مشورہ قبول کر گئی۔

""""یہ لو۔"""اس نے سارے پیسے اسکی طرف بڑھائے۔ نوال نے نفی میں سر ہلایا۔

""""نہیں۔"""وہ انکار کرتی کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"""""تمہارا معاوضہ ہے"""وہ بضد ہوا۔

""""زبان سے پھر نہیں سکتی۔ آگے جا کر ایسے کئی معاوضے ملیں گیں مجھے۔ فلحال یہ آپ رکھ لیں۔"""وہ آہستہ کہتی بھیڑ میں غائب ہو گئی۔

ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ سب سے پہلے اسکا ارادہ کسی میوزک کلب میں اچھے سے گٹار سیکھنے کا تھا۔

یہ ایک طویل سفر تھا مگر مشکل نہیں۔

*****

""ابراہیم آیا ہے؟""زمر نے ملازمہ سے تصدیق چاہی جو اسے بلانے آئی تھی۔

""یس میم""ملازمہ نے تائید کی۔

""اچھا تم جاؤ""وہ بالوں کو پونی میں باندھ کر نیچے کی جانب بڑھ گئی۔

وہ لان میں آن کے ساتھ بیٹھا تھا۔

""ایکسیوز می""آن دونوں کو اکیلا چھوڑتی وہاں سے اٹھ گئی۔

""کیسی ہیں آپ؟""اس نے ایک گہری نگاہ اس پر ڈالتے پوچھا۔

""ٹھیک""زمر نے مختصر سا جواب دیا اور سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔

""معافی مانگنے آئے ہو؟""زمر نے سیدھا سوال پوچھا۔ وہ گڑبڑا کر رہ گیا۔

""نہیں۔ میرا مطلب ہے جی۔ ""

""وہ تو کر چکی میں """اس نے دونوں کے مابین ہونے والی آخری ملاقات کا حوالہ دیا۔

""لینے آیا ہوں میں آپ کو"""اس نے مخصوص دھیمے لہجے میں کہا۔

""اچھا"""زمر نے اچھا کو لمبا کھینچا۔

""کیوں؟"""وہ پھر اسے گڑبڑانے پر مجبور کر گئی۔

""کیونکہ میں،،،میں آپ کے ہاتھ کی چائے مس کر رہا ہوں۔"""وہ لب دباتا بولا۔زمر نے گھور کر اسے دیکھا۔

""سزا دے دیں،،ایک مدت بتا دیں آپ،،میں بھگتنے کیلیے تیار ہوں،،مگر یوں مت کریں پلیز۔"""وہ اسکے تاثرات دیکھتا پل بھر میں سنجیدہ ہوا۔

""سزا؟

اسکا فیصلہ اگر اللہ پر چھوڑ دیا جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔""وہ سنجیدگی سے بولی۔

""آپ کو میں کافی چنچل سمجھتا تھا۔ لیکن آپ اب بدل گئی ہیں۔""اسکے لہجے میں دکھ تھا۔

""وقت وقت کی بات ہے۔

پہلے ایک غنڈے کے ساتھ تھی،،اب ایک شریف انسان کے پاس ہوں۔""اس نے ہلکا سا مسکرا کر تلخ آئینہ دکھایا تھا اسے۔

""خیر۔

معاف کرنا اچھی بات ہوتی ہے۔ پرفیکٹ تو پھر صرف ایک ہی ذات ہے،،اللہ کی۔

ہم تو گناہوں کے پتلے ہیں۔

اس دن وہاں سے آنے کی وجہ صرف یہی تھی کہ میں کچھ وقت لینا چاہتی تھی ایک اچھے فیصلے کیلیئے۔

جلد بازی ہمیشہ نقصان دہ ہوتی ہے۔""اسے سامنے بیٹھی لڑکی سے عقیدت محسوس ہوئی تھی۔ دل ایک بار پھر نادم ہوا تھا۔

""تو کیا فیصلہ لیا آپ نے؟""ابراہیم نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

"""دل اور دماغ دونوں نے تمہارے حق میں فیصلہ دیا۔ نکاح کا رشتہ اتنا کمزور بھی نہیں ہوتا، کہ یونہی ٹوٹ جائے۔

آزمائش تو پھر ہر رشتے میں ہی ہوتی ہے۔""" وہ طمانیت سے مسکرایا۔

"""زمر!""""اس سے پہلے ابراہیم کچھ کہتا عالم کی آواز پر دونوں بیک وقت چونکے۔ ابراہیم نے ایک نظر اسے دیکھ کر نگاہیں واپس موڑ لیں۔

""""تم جانا چاہتی ہو اسکے ساتھ؟"""" عالم نے اسکو اپنے حصار میں لیتے نرمی سے پوچھا۔ اسے مان بخشتا تھا کہ اسکا ہر فیصلہ عالم کو قبول ہوگا۔ اس نے ایک نظر ابراہیم کو دیکھا اور ایک نظر عالم کو۔

""""ہمم،، کیونکہ نا جانے کی صورت میں ایک ہی آپشن ہے۔ علیحدگی۔

جو میں نہیں چاہتی۔"""" اس نے آہستگی سے کہا۔

عالم نے اسکے بالوں پر بوسہ دیا۔ اسے یہی امید تھی زمر سے،،، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رشتوں کو جوڑنے والی یہ لڑکی کبھی بھی یہ رشتہ نہیں توڑ سکتی۔

""ہم ایک ریسیپشن رکھ لیتے ہیں۔""اس نے ابراہیم کو دیکھتے کہا۔

""اس کی ضرورت نہیں ہے۔""زمر نے انکار کیا تھا۔ گھر میں چھائی افسردگی کے پیش نظر وہ کوئی ہنگامہ نہیں چاہتی تھی۔

""جیسے تمہاری مرضی۔""اس نے اسے سینے سے لگایا۔ زمر آسودگی سے مسکرا دی۔ اسکی مسکراہٹ دیکھتے ابراہیم بھی ہلکا سا مسکرایا۔

*****

مزید چند روز بعد۔۔

وہ اس وقت کسی ضروری کام سے کراچی میں موجود تھا۔ چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

لیپ ٹاپ پر جھکا وہ بری طرح کام میں مگن تھا۔

پچھلے کچھ عرصے سے یہی تو ہو رہا تھا۔ وہ رات گئے گھر جاتا اور صبح سویرے نکل آتا۔

"""تم بتاؤ معظم ابصار۔

کس حق سے تم بھری محفل میں کھڑے ہو کر میری کردار کشی کر رہے تھے؟

صرف رمشا نہیں ارد گرد کے چار لوگ بھی تم لوگوں کی طرف متوجہ تھے،، تم نے سوچا کہ اگر وہ چار لوگ آگے جا کر بتائیں گیں تو مجھ میں اور نالی کے کیڑے میں کیا فرق رہے گا؟ """

اس نے بے دلی سے لیپ ٹاپ بند کر کے رکھا،، اور سر بیڈ کی ٹیک سے لگا گیا۔

""""اس نے ٹھیک کیا"""کافی دیر بعد کمرے میں سرگوشی گونجی۔

""""تم نے صرف ایک غلطی کی۔

اسی وقت کیوں نہیں تھپڑ مار دیا۔""""اس نے آنکھیں موندیں۔

پچھتاوا بری طرح اسے جکڑے ہوئے تھا۔

""""میں کیسے بھول گیا کہ ہمارے کہے گئے الفاظ ایک نا ایک دن لوٹ کر ضرور آتے ہیں اور پھر ہمارے گلے کا پھندا بن جاتے ہیں۔""""اس نے آنکھیں کھول کر چھت پر نظریں جمالیں۔

""""کاش وقت کو موڑا جا سکتا کاش____!""""اس نے ایک سرد آہ بھری۔

"""کاش میں یہ پہلے سکھ جاتا کہ رقاصہ بھی انسان ہوتی ہے۔ اور انہیں رقاصہ بنانے میں بھی ہم مردوں کا ہاتھ ہے۔ جبکہ ان پر کیچڑ اچھالنے میں بھی ہم مرد ہی پیش پیش ہیں۔""" وہ اٹھ کر بالکونی میں نکل گیا۔ باہر چاند پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔

"""جہاں کاش ہوتا ہے وہاں پچھتاوا ہی ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔""" وہ بالکونی میں کھڑا انجانے کتنی دیر چاند کو دیکھتا رہا۔

"""زندگی کے کسی موڑ پر تم معظم ابصار کو اپنے سامنے نہیں پاؤ گی۔ کردار کشی معمولی بات نہیں،، گناہ ہے۔ اسے معمولی ہم نے بنایا ہے مجھ جیسے لوگوں نے۔
کردار کشی کرنے والے کو سزا مل ہی جاتی ہے،، جیسے مجھے ملی۔ پہلے اس سے محبت کی صورت میں اور پھر اس سے ابدی جدائی کی صورت میں۔
لیکن میرے خیال میں اچھا ہی ہوا۔ کم از کم اپنی باقی زندگی میں، میں بھول کر بھی گناہ دوبارہ نہیں کروں گا۔"""
اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پر سکون فضا میں ایک بوجھل سانس خارج کی،، اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔

****

وہ آج شدید تھک چکا تھا۔ اس کا ارادہ ڈنر کے بعد سونے کا تھا مگر اسکے پلان پر پانی پھیرنے کیلئے آن تھی نا۔

""""سنیں""""اس نے وارڈروب سے کپڑے لیتے عالم کو مخاطب کیا۔

""""سنائیں۔""""ہمیشہ کی طرح وہ بے دھیانی میں بولا۔ آن کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئ۔

""""ڈنر کرنے چلیں""""اس نے امید سے پوچھا تھا۔ عالم نے وارڈروب کا ایک پٹ بند کرتے اسے دیکھا۔

""""کہاں؟""""اس نے پوچھا۔

""""کہیں بھی۔""""وہ پچھلے کچھ عرصے سے گھر میں چھائ سوگواریت ختم کرنا چاہ رہی تھی۔

""""کہیں بھی؟""""اس نے عجیب انداز میں پوچھا۔ آن نے بنا سوچے سمجھے اثبات میں سر ہلا دیا۔

""اوکے تیار ہو جاؤ۔ بہت اچھا ڈنر کرواؤں گا۔"" وہ پر سکون سا بولا۔

جب سے زمر ابراہیم کے ساتھ گئی تھی،، عالم پر سکون تھا۔ رہی بات معظم کی تو وقت کے ساتھ وہ بھی ٹھیک ہو جاتا۔ اسے نوال کا قدم غلط نہیں لگا تھا۔

قریباً آدھے گھنٹے بعد وہ آن کو لے کر لان میں آیا جہاں پڑے چھوٹے سے ٹیبل پر ڈنر لگایا گیا تھا۔

""یہ کیا ہے؟"" اس نے صدمے سے پوچھا۔ عالم نے مسکراہٹ چھپائی۔

""تم نے کہا تھا باہر ڈنر کرنا ہے۔
کہاں کرنا ہے؟ یہ نہیں بتایا۔
تو میں کروا رہا ہوں تمہیں گھر سے باہر ڈنر"" لفظ باہر پر زور دیتے وہ آن کو دانت کچکچانے پر مجبور کر گیا۔

""ہم بے وقوف تھے جو بول دیا"" وہ غصے سے کرسی کھینچ کر بیٹھتی ہوئی بولی۔

""ہم بے وقوف نہیں ہیں،، صرف تم ہو"" اس نے ہنستے ہوئے درستگی کی۔

""نیکسٹ ٹائم باہر سڑک پر ڈنر کریں گیں اوکے؟""آن نے چڑ کر کہا۔

""آئیڈیا اچھا ہے۔""وہ بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا۔

""کھاؤ گی۔""اس نے کانٹے میں اٹکا چکن کا پیس اسکے منہ کے سامنے کیا۔ گویا مداوا کر رہا تھا۔
جواباً آن نے اپنے ہاتھ میں پکڑے کانٹے اور سامنے پڑی پلیٹ کی طرف اشارہ کیا گویا کہہ رہی ہو کہ میں خود کھا سکتی ہوں۔

""مرضی ہے تمہاری""اسکا اشارہ سمجھتے عالم نے مسکراہٹ چھپاتے وہ ٹکڑا خود منہ میں رکھ لیا۔ اس نے صدمے سے عالم کو دیکھا۔ بندہ تھوڑی منتیں کرتا ہے،، مگر نہیں۔

""ایک بات تو بتائیں؟""آج وہ حقیقتاً چڑ چکی تھی۔ دماغ سے فلحال ساری سوچیں غائب تھیں۔ اور یہی تو وہ چاہتا تھا۔

""ایک ہی پوچھنا۔""وہ کھانا کھاتے ہوئے مصروف انداز میں بولا۔

""""رومینس کے سپیلنگ آتے ہیں؟"""" پانی پیتے عالم کو پھندا سا لگا۔

دل چاہا تھا زور سے قہقہہ لگائے مگر دل کی خواہش کو دل ہی میں دبا گیا۔

""""انگلش میں بتاؤں یا اردو میں"""" وہ کھانا چھوڑ کر پوری طرح اسکی طرف متوجہ تھا۔

""""عربی میں۔"""" وہ آنکھیں گھماتی بولی۔

""""زوج ت یعنی زوجۃ۔

مجھے تو بس یہی سپیلنگ آتے ہیں۔"""" وہ اس انداز سے بولا تھا، کہ آن کئی لمحے اسے دیکھتی رہی۔اور پھر ہنس دی۔

""""زوجۃ"""" زیر لب لفظ دہراتے اسکا قہقہہ بے ساختہ تھا۔عالم اسے دیکھتا ہلکا سا مسکرا دیا۔

ہمیشہ کی طرح وہ اسے آج بھی گھما گیا تھا۔

وہ چونکی جب چاولوں سے بھرا چمچ اسکے چہرے کے سامنے آیا۔ مسکراہٹ چھپاتے اس نے کھا لیے۔

""""ہم نے یہ سیکھا ہے کہ جن لڑکیوں کے آپ کیسے شوہر ہوں انہیں نا تو کسی چیز سے انکار کرنا چاہیے نا ہی ناراض ہونا چاہیے۔"""وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔

اسکی مسکراہٹ میں عالم کا مدھم سا قہقہہ شامل ہوا تھا۔

****

وہ بیڈ سے ٹیک لگائے پیپر چیک کر رہا تھا۔ پاس ہی زمر کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔ ان دنوں میں یہ تبدیلی آئی تھی کہ اسے ایک اچھے کالج میں لیکچرار کی نوکری مل گئی تھی۔

""""انجنیئرنگ کر کے تم انجینئر بننے کی بجائے لیکچرار کیوں بن گئے؟""""اس نے کتاب سے نظریں اٹھائے بغیر کہا۔

""""کیونکہ سفارش نہیں تھی میرے پاس۔ اور بغیر سفارش کے کوئی دفتر میں گھسنے بھی نہیں دیتا۔""""زمر نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ اور تاسف سے سر ہلایا۔ اور پر سوچ انداز میں اسے دیکھنے لگی۔

مگر جلد ہی اکتا گئی۔

""کتنا رہتا ہے؟""وہ دسویں بار یہ سوال پوچھ رہی تھی۔

""آپ کو سونا ہے؟""اس نے چونک کر پوچھا۔ زمر نے نفی میں سر ہلایا۔

""نہیں۔ باہر جانا ہے۔ تمہارے ساتھ۔""وہ کتاب بند کر کے رکھتی سیدھی ہو کر بیٹھی۔

""اس وقت؟""ابراہیم نے حیرت سے گھڑی پر وقت دیکھا رات کے بارہ بج رہے تھے۔

""تو کیا ہوا؟ ایک ریس لگائیں گیں اور واپس آجائیں گیں۔""وہ کاغذوں سے چھیڑ چھاڑ کرتی دھونس بھرے انداز میں بولی۔

""رات ہو رہی ہے۔""اس نے عذر پیش کیا۔

""تو؟""مقابل کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

""""جیتنا تو آپ نے ہی ہے، پھر کیوں ہر بار ریس لگاتی ہیں؟"""" وہ متبسم ہوا تھا اسکے انداز پر۔ وہ اپنی پرانی ٹیون میں لوٹ آئی تھی۔ بائیک ریسنگ اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا جو وہ ابراہیم کے ساتھ رات گئے سرانجام دیتی تھی۔ اسکے انداز میں حکم ہوتا تھا،، جسے ماننا ابراہیم گیلانی پر فرض ہوتا تھا۔

""""مزا آتا ہے۔ آجاؤ چلتے ہیں یار۔"""" اس نے سارے کاغذات سمیٹے اور ٹیبل سے اپنی ویسپا کی چابی اٹھائی۔ ابراہیم بھی فون اٹھا کر اسکے پیچھے نکلا۔

""""آہستہ کرو۔"""" اس نے دروازہ بند کیا تو زمر سرگوشی میں اسے ٹوک گئی۔ کیونکہ اگر صائمہ گیلانی کو پتا چل جاتا تو کل انکی کلاس پکی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے اپنی اپنی بائیکس دوڑاتے کھلکھلا رہے تھے۔۔ کبھی وہ آگے نکلتا تو کبھی زمر،،، مگر جیت تو ہمیشہ کی طرح زمر کی ہوتی تھی۔

""""ہاں تو کیسا لگا؟"""" وہ ہانپتے ہوئے بولی۔

"""میں آپکو ہرانا نہیں چاہتا ورنہ آپ سے جیتنا مشکل نہیں ہے۔"""اور یہ بات تو زمر ابراہیم بھی جانتی تھی کہ وہ اسکی خوشی کی خاطر ہر روز ہار جاتا تھا۔ بلاشبہ اسے معاف کر کے اس نے ایک بہترین فیصلہ کیا تھا۔

"""ہارنے والا شخص ایسے ہی کہتا ہے۔"""اس نے مسکراہٹ چھپاتے سر جھٹکا۔

"""آپ کو لگتا ہے کہ میں ہارا ہوا شخص ہوں۔

ہر گز نہیں۔

آپ کو جیتا ہے میں نے،، یہ کافی ہے۔"""وہ آسودگی سے مسکرایا۔

"""پرانی باتیں بھول جانا بہتر ہے۔ ورنہ آگے بڑھنا مشکل ہوتا ہے۔"""دونوں اپنی اپنی بائیکس پکڑے سڑک کے کنارے پیدل چل رہے تھے۔

"""ایک اور ریس لگائیں؟"""اس نے آنکھیں ٹپٹپا کر پوچھا۔ ابراہیم نے اس کی ادا پر نا چاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

"""ہمت ہے تو جیت کر دکھانا۔""" ویسپا کو ایک کک کے ساتھ سٹارٹ کرتی وہ بے ایمانی کی ساری حدیں پار کر گئی۔ وہ بائیک پر کھڑا اسے دیکھتا رہا جو ہنستے ہوئے دور جا چکی تھی۔

پوری رفتار سے بائیک چلاتا وہ کچھ ہی لمحوں میں اسکے ساتھ پہنچ چکا تھا۔

ایک بار پھر ریس شروع ہو چکی تھی،، ہار جیت بے معنی تھی،، اصل معنی تو وہ مسکراہٹیں رکھتی تھیں جو۔ اس وقت دونوں کے چہروں پر موجود تھیں۔

****

سات سال بعد ___

کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔ بس سائیڈ لیمپ سے نکلتی ہلکی سی روشنی تھی جو کمرے کو روشن کرنے کے لیے ناکافی تھی۔

کوئی وجود بیڈ پر اوندھے منہ پڑا ٹانگیں جھلا رہا تھا سامنے ہی لیپ ٹاپ پڑا تھا۔

""""موڈ کیوں آف ہے آپ کا؟"""" لیپ ٹاپ سے آواز گونجی۔ سکرین پر منظر نمایاں تھا جہاں نوال حیدر انڈا پھینٹتی ہوئی ایک آدھ نظر سکرین پر ڈال دیتی۔

""""کیونکہ میں اداس ہوں۔""""ٹانگیں جھلاتی پانچ سالا نور عالم نے اداسی سے بتایا۔ سنہرے بالوں کو پشت پر کھلا چھوڑے وہ نائٹ سوٹ میں ملبوس نوال حیدر سے محو گفتگو تھی۔

""""اور کیوں اداس ہے میری دوست؟""""نوال نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا۔

""""موم نے کہا نوال پاگل ہے۔""""اسکی صدمے سے چور آواز گونجی تھی،،، نوال نے رک کر اسے دیکھا جو ڈبڈبائی نگاہوں سے سکرین کو دیکھ رہی تھی،، اگلے ہی لمحے اسکا بے ہنگم قہقہہ بے ساختہ تھا۔

""""کیوں کہا ایسا پھوپھو نے؟""""اس نے مسکراہٹ روکتے پوچھا۔ کیونکہ مقابل کافی سنجیدہ تھی اور اسکے ہنسنے پر باقاعدہ اسے گھور رہی تھی۔

""""کیونکہ میں موم کہتی ہیں نوال کو آپی بولا کرو۔ لیکن میں نے موم کو بتایا کہ نوال کہتی کزنز میں سب چلتا ہے۔

آگے سے موم کہتی ہیں کہ نوال تو ہے ہی پاگل""""آخر میں اس نے آن کی نقل اتاری تھی،، نوال کا دل چاہا زور زور سے ہنسے۔

""""پھوپھو ہوتی ہی گندی ہیں۔""""نوال نے مصنوعی تاسف سے کہا۔ جس پر نور نے زور و شور سے سر ہلا کر اسکی تصدیق کی۔

""""آپ ان سے بات ہی مت کرنا۔""""اگر عالم اور آن اسے نوال کی چچی کہتے تھے تو کچھ غلط نہ تھا۔ وہ کبھی نہیں ملے تھے،،انکی ملاقات فون کالز تک ہی محدود تھی،، مگر انکی محبت کبھی کبھی عالم اور آن کیلئے فکر مندی کا باعث بنتی تھی۔

""""اوکے۔بس اب کل تک میں نے پھوپھو سے بات ہی نہیں کرنی۔""""وہ انڈا بنانے کیلئے سکرین سے دور ہوئی تھی۔ مگر آواز ابھی بھی آ رہی تھی۔

""""ایک سیکرٹ بتاؤں""""اسکی آواز پر نوال کے لبوں کے گوشوں پر مسکراہٹ کھلی۔گھر کی ہر بات سات سمندر پار بیٹھی نوال حیدر تک پہنچانے کیلئے نور عالم تھی نا۔

""""معظم کی شادی ہو رہی ہے""""اسکے ہاتھ لمحے کیلئے ساکت ہوئے تھے۔کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا۔ اگلے ہی پل وہ پہلے والے موڈ میں لوٹ آئی تھی۔

""""اووو یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

تو کیا پہنے گی نور۔ لہنگا یا شرارہ؟""""نوال نے عام سے لہجے میں پوچھا۔

""""ڈیڈ کہتے ہیں بچے ڈیسنٹ ڈریسنگ کرتے ہیں۔""""اس نے سر پر ہاتھ مارتے اسے بتایا،، جیسے بہت بڑی معلومات دی ہو۔

""""ایک تو تمہارے ڈیڈ!""""اس نے دانت پیسے۔

""""سونا نہیں ہے؟""""اس کو جمائی لیتے دیکھ کر نوال نے پوچھا۔

""""نہیں آپ کے ہاتھ کا انڈا کھانا ہے۔""""وہ شرارت سے بولی۔ نوال نے ہنس کر اسے دیکھا۔

""""تو آجاؤ اور بھی بہت کچھ کھلاؤں گی۔""""نوال نے سکرین پر اسکے چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے پوچھا۔

"""پہلے آپ آؤ۔

بلکہ ابھی آجائیں،، معظم کی شادی پر مزہ آئے گا۔ پاکستانی شادی بہت اچھی ہوتی ہے۔"""وہ جانے انجانے اسے اچھا مشورہ دے رہی تھی۔ نوال نے ہنس کر سر جھٹکا۔ اس سے زیادہ کر بھی کیا سکتی تھی۔

"""آپ کی برتھڈے پر آؤں گی۔"""نور کو یقین نہیں آیا تھا۔

"""پرامس کریں۔"""اس نے بے یقینی سے کہا تھا۔ یعنی پورے پانچ ماہ بعد وہ اس سے مل پائے گی جس کی باتوں کی وہ دیوانی تھی۔

جس کے گانے سن سن کر اسے اب خود یاد ہو چکے تھے۔

جس سے بات کیے بغیر اسکی صبح نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی رات۔

جس کی خاطر اکثر وہ اپنی ماں سے بھی ناراض ہو جاتی تھی۔

جس سے ملے بغیر نور عالم کو اس سے عشق تھا۔

جس کی ہر بات نور عالم کیلئے حرفِ آخر تھی۔

"""پرامس سویٹ۔"""دو انگلیوں سے شہ رگ چھوتے اس نے وعدہ کیا تھا۔

"""لو ویو نوال۔

میں سب کو بتاؤں گی۔ زمر کو معظم کو اور موم ڈیڈ کو بھی۔ اس گندے ہادی کو بھی۔""" وہ خوشی سے چہکتی اب اٹھ بیٹھی تھی۔

ہادی ابراہیم گندا کیوں تھا؟ یہ بھی ایک طویل داستان تھی۔

نوال اسکا مسکراتا چہرہ دیکھ کر خود بھی دل سے مسکرائی۔

گزشتہ تین سالوں سے نور کی موجودگی نے اس پر ایک اچھا اثر ڈالا تھا۔ اسے نور کے ساتھ وقت گزارنا،، اس سے باتیں کرنا سکون دیتا تھا۔

دشت تنہائی میں نور واقعی نور سے کم نہ تھی۔

وہ اس سے سب کی باتیں کرتی تھی،، زمر کی عالم کی،، آن کی،، اور معظم کی بھی۔

لیکن اس نے اسے ٹوکا نہیں تھا کیونکہ اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں کیا کر رہا ہے۔

وہ آگے بڑھ رہا تھا،، یہ اچھی بات تھی، سات سال کافی ہوتے ہیں پچھتاوے میں گزارنے کیلیئے۔

اسکی شادی کی خبر سن کر اسے نہ ہی دکھ ہوا تھا نہ ہی خوشی۔

اگر وہ زندگی میں آگے بڑھ رہا تھا تو یہ اسکا حق تھا۔

حساب تو وہ دونوں بے باک کر چکے تھے،، اب آگے بڑھنا ہی بہتر تھا۔

نوال حیدر بھی تو بڑھ گئی تھی نا آگے،،، اب اگر وہ بھی شادی کر رہا تھا تو اس میں کوئی غلط بات نہ تھی۔

وہ اپنی زندگی سے مطمئن تھی،، شادی ضروری ہوتی ہے مگر مجبوری نہیں۔ جب بات عزت پر آجائے تو سب چھوڑ دو۔ عزت نفس پر سمجھوتا کرنے والے صرف بھکاری بن کر رہ جاتے ہیں،، اور بھکاریوں کو خیرات تو ملتی ہے مگر عزت اور محبت نہیں۔ فیصلہ آپ کا ہوتا ہے کہ آپ خود کو بھکاری بنالیں یا عزت اور محبت کے عادی۔

نوال حیدر نے بلاشبہ بہترین فیصلہ کیا تھا۔ ان سات سالوں میں اس نے آسائشوں سے بھرپور زندگی نہیں گزاری تھی،، کئی مشکلات جھیلی تھیں مگر اسے یہ مشکلات قبول تھیں۔ کیونکہ اسکا ضمیر مطمئن تھا۔ اسکی عزت نفس مجروح نہیں ہوئی تھی۔

اب اسکی زندگی پر سکون تھی۔

پیسہ تھا،، شہرت تھی،، عروج تھا،، نام تھا،، سب سے بڑھ کر لوگ اسے ایک گلوکارہ کے طور پر جانتے تھے رقاصہ کے طور پر نہیں۔

وہ رمشا سے لی گئی ساری رقم لوٹا چکی تھی،، بلکہ اسکے پاس اب اتنی رقم تھی کہ اسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں تھی۔

اسے اس مقام تک پہنچنے کیلئے چھبیس سال لگے تھے،، لیکن وہ پہنچ چکی تھی۔

"""" رقاصہ کو شادی نہیں کرنی چاہیے ناہی کوٹھے سے نکلنے کے خواب دیکھنے چاہیے۔ انہیں چاہئے کہ وہیں پیدا ہوں اور وہیں مر کھپ جائیں،،،، کیونکہ باہر بیٹھا ہر مرد جانِ عالم نہیں ہوتا،، بلکہ سب مرد معظم ابصار جیسے ہوتے ہیں۔

اگر وہ باہر نکلنے کے خواب دیکھیں بھی تو عزت نفس کچل دینی چاہیئے۔ کیونکہ وہ جتنی بھی باکردار ہوں گیں رہیں گیں پھر بھی بدکردار اور قابل نفرت۔ انکا وجود کبھی بھی عزت کا مستحق نہیں ہوتا۔ وہ گندگی کا ڈھیر ہوتی ہیں،، اور مرتے دم تک گندگی کا ڈھیر ہی رہتی ہیں۔ """"

اس نے تلخی سے سوچا۔ سوچوں کے جال سے نکلتے اس نے سامنے دیکھا تو نور کو سوتے پایا۔ سکرین پر اپنے ہونٹ رکھتے وہ آسودگی سے مسکرائی۔ کمبل میں دبکی وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر سو رہی تھی۔ اسکو دیکھتے ہوئے نوال کے چہرے پر طمانیت اور سکون تھا۔

****

سنہرے بالوں کو دو پونیوں میں باندھے وہ نیلی آنکھوں میں غصہ لیے ہادی ابراہیم کو دیکھ رہی تھی۔

""""میں نے تم سے کہا ہے مجھے خالا بولو۔"""" وہ دھونس بھرے انداز میں اسے دیکھ کر بولی۔

""کیوں بولوں؟

اتنی چھوٹی خالا نہیں ہوتی. ""اسی کا ہم عمر ہادی ابراہیم دوٹوک انداز میں بولا۔ وہ کسی سے کم تھوڑی تھا۔

بس یہی وجہ تھی کہ نور عالم کو ہادی ابراہیم زہر سے بھی برا لگتا تھا۔ جب وہ اسکی خالا تھی تو وہ کیوں اسے خالا نہیں بلاتا تھا؟

اب وہ چھوٹی تھی تو اس میں اسکا کیا قصور بھلا؟

""کیوں نہیں ہوتی؟

بدھو بی ڈیفرنٹ۔ بی یونیک۔

(Be different, Be unique) ""

اس نے ماتھے پر ہاتھ مارتے کہا۔

""ہٹو۔ ماما کے پاس جانا ہے مجھے۔""اس دروازے کے سامنے کھڑا دیکھ کر وہ غصے بھرے لہجے میں بولا۔

""زمر تمہاری ماما ہیں۔ میں انکی بہن۔

تو تمہاری خالا ہوئی۔

بد تمیز بولو خالا۔""وہ رعب جمانا چاہتی تھی ہادی ابراہیم پر،،وہ رعب جما نہیں پا رہی تھی کیونکہ مقابل بھی اسی کی ٹکر کا تھا۔ اسکی بات میں بظاہر وزن تھا مگر وہ کیسے اتنی چھوٹی لڑکی کو اپنی خالا بنا سکتا تھا۔

""نو نو نو""وہ بھی ضدی ہوا۔

""اوکے۔ چلو آنی بول دو۔""اس نے اپنے فیصلے میں ترمیم کی تھی۔

""ماما نور کو دیکھیں۔""وہ حلق کے بل چلایا۔ زمر اگلے ہی لمحے بھاگ کر باہر آئ تھی۔

""کیا ہوا؟""اس نے دونوں کو ایک نظر دیکھ کر پوچھا۔

""زمر بات سنیں۔

آپ میری بہنا،،،یہ آپ کا بیٹا۔

تو میں اسکی خالا ہوں نا؟

اسے بولیں مجھے نورنا بولے خالا بولے۔""اسکے اتنے درست حساب اور سنجیدگی پر اندر آتے عالم نے بمشکل قہقہہ روکا۔

""""نور""""زمر اسکے دماغ کے جوہر پر صدمے میں تھی۔

""""بولیں نازمر""""وہ پیر پٹختی ضدی ہوئی۔

""""میں نہیں آؤں گا یہاں دوبارہ۔ اتنی چھوٹی خالا نہیں ہوتی۔ نور جھوٹی ہے۔""""وہ اندر کی طرف بھاگا۔ زمر نے مسکراہٹ روک کر نور کے چہرے کو دیکھا جو صدمے میں تھی۔ وہ ناراض ہوتے وہاں سے چلی گئی۔ زمر بے بسی سے اسکے پیچھے بھاگی مگر عالم اسے اشارہ کرتا خود اسکے پیچھے گیا جو پول میں ٹانگیں ڈالے بیٹھی بڑبڑا رہی تھی۔

""""ڈیڈ۔ جب میں آئرن لیڈی بنی،، سب سے پہلے ہادی کو ماروں گی۔""""وہ ناک پھلاتی غصے سے بولی۔

""""آئرن لیڈی؟""""وہ چونکا۔

""""نوال کہتی ہے کہ جو اپنے لیے سٹینڈ لیتی ہے وہ سٹرانگ لیڈی ہوتی ہے،، لیکن جو سب کیلئے سٹینڈ لیتی ہے وہ آئرن لیڈی ہوتی ہے۔

اور نور عالم آئرن لیڈی بنے گی۔

کیونکہ اچھے لوگ وہی ہوتے ہیں جو دوسروں کی بھی ہیلپ کریں۔"""

وہ پول میں ٹانگیں جھلاتی اسکے کندھے پر سر رکھتے بولی۔ عالم نے جھک کر اسکے سر پر بوسہ دیا۔

سنہرے بال اس نے آن سے چرائے تھے جبکہ نیلی آنکھیں ہو بہو عالم کی سی تھیں۔

""ہادی کو کیا کہہ رہی تھی آپ؟"""اس نے مسکراہٹ چھپاتے پوچھا۔ نور سٹپٹا کر تھوڑا دور ہوئی۔

""ڈیڈ فرینڈز کی باتیں پرسنل ہوتی ہیں۔"""اس نے یاد دلایا کہ پرسنل باتیں پوچھنا بیڈ مینرز ہوتے ہیں۔

اگر ہادی اسکا دوست تھا تو دوستوں کو کون مارتا ہے؟ عالم چاہ کر بھی پوچھ نہ پایا۔

""ہاہاہاہاہا اوکے۔"""اس نے اسکے گال کو چوما۔ جبکہ عالم کو مزید سوال نہ کرتے دیکھ کر اسکی سانس میں سانس آئی۔

کتنی شرمندگی کی بات تھی کہ اگر عالم یا آن کو پتا چلتا کہ وہ زبردستی ہادی سے خود کو خالا کہلوا رہی ہے۔

رہی بات زمر کو پتا لگنے کی تو کزنز میں تو سب چلتا ہے نا؟

""""آئرن لیڈی کب بننا ہے آپ نے؟"""اس نے ایک نظر اسے دیکھتے پوچھا۔ یقیناً یہ کوئی کارٹون کریکٹر ہی ہو گا جسے اس نے سر پر سوار کر لیا ہو گا؟

لیکن کیا یہ واقعی کارٹون کریکٹر تھا؟

یا نور عالم کا جنون؟

یہ تو وقت ہی طے کرنے والا تھا۔

""""جب میں بیس سال کی ہو جاؤں گی۔""""اس نے بالوں کو انگلی پر لپیٹتے پر سوچ انداز میں کہا۔ عالم متاثر کن انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

""""چلو فیوچر آئرن لیڈی،،، سویمنگ کرتے ہیں۔"""وہ اسے لے کر اگلے ہی لمحے پانی میں تھا۔ نور کی چیخیں پورے بلیک ہاؤس میں گونجیں تھیں۔ کیونکہ اسے پانی سے ڈر لگتا تھا۔

یہ کیسی آئرن لیڈی تھی؟

""""بی بریو نور"""عالم نے اسے چلاتے دیکھ کر آنکھیں دکھائیں۔ وہ خاموش ہو کر ہراساں نظروں سے پانی کو دیکھنے لگی،، مگر یہ بھی تسلی تھی کہ وہ ایک مضبوط پناہ میں تھی۔

"""آئرن لیڈی پانی سے نہیں ڈرتی بے بی۔""" عالم کی سرگوشی پر نور چونکی۔

چہرے سے ڈر فورآ بھاگا تھا۔ اور وہ پرسکون ہو گئ۔ ہر طرح کے حالات کا سامنا کرنے کیلیئے۔

کیونکہ وہ عنقریب ایک آئرن لیڈی بن کر ابھرنے والی تھی۔ اور آئرن لیڈی کسی سے ڈرتی تھوڑی ہے،، اگر وہ ڈر جائے گی تو باقی عورتوں کی مدد کون کرے گا؟

پانچ سالا نور عالم کا دماغ تیزی سے چل رہا تھا جو عنقریب ایک طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہونے والی تھا۔

اور طوفان بھی کبھی رکیں ہیں بھلا؟

*****

نوال حیدر برطانوی میوزک انڈسٹری کا ابھرتا نام،، جس کے اب تک چار میوزک البمز ریلیز ہو چکے تھے۔ جس میں اسکا چوتھا البم اسکی وجہ شہرت بنا تھا۔

آج وہ لندن کے لائیو کنسرٹ میں برطانیہ کے سب سے مشہور اور لاتعداد ایوارڈز اپنے نام کرنے والے سنگر ولیم اینڈریو کے ساتھ گانا گانے جارہی تھی جو بلاشبہ ایک بہت بڑی کامیابی ثابت ہونے والی تھی۔

یہ کانسرٹ اگر کامیاب ہوتا تو بلاشبہ وہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی بدولت برطانوی میوزک انڈسٹری میں ایک مضبوط جگہ حاصل کرلیتی۔

""""ہیلو گائز! ہمارے ساتھ موجود ہیں نوال حیدر۔

کیسا فیل کررہی ہیں؟ ولیم کے ساتھ گانا گانے والی ہیں آپ۔""""نوال نے زرا سا جھک کر اسکا جملہ سنا۔ شور کی وجہ سے کانوں پڑی آواز سنائی دینا مشکل تھی۔

""""ویل۔ نروس ہوں تھوڑی سی۔""""اس نے ہلکا سا ہنس کر کہا۔

""""آپ نے اب تک ایک آدھ کانسرٹ ہی کیے ہیں کوئی خاص وجہ؟""""فر فر انگلش میں بولتی وہ رپورٹر یہ موقع ہر گز ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ یہ کم ہی ہاتھ آتی تھی۔ اگر اسے ایک گمنام ہیرا کہا جاتا تو غلط نہ تھا۔

"""پچھلے کچھ عرصے سے میرا سارا فوکس اپنے البمز کی طرف تھا۔"""اس نے تھوڑے سے فاصلے پر کھڑی اپنی مینیجر کو مدد طلب نگاہوں سے دیکھا۔ وہ مزید سوالات کے جوابات نہیں دینا چاہتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ایک دو سوالات کے بعد وہ ذاتی سوالات پر آجائے گی۔

"""آپ کافی لکی ہیں،، اتنی جلدی یہ مقام حاصل کر لیا."""رپورٹر کی آواز میں ستائش تھی۔

"""جلدی نہیں۔ سات سال کی انتھک محنت ہے۔

اور آخری بات ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی۔

شکریہ۔""" مینیجر اور سیکورٹی کے حصار میں وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

تھوڑی ہی دیر بعد سٹیج پر وہ ولیم اینڈریو کے ہمراہ کھڑی تھی۔

لوگوں کا شور جہاں حوصلہ بڑھا رہا تھا وہیں نروس بھی کر رہا تھا۔

"""گڈ لک نوال حیدر۔""" اپنے ساتھ کھڑے ولیم اینڈریو کی آواز پر اس نے چونک کر اسے دیکھا۔ اور ہلکا سا مسکرا دی۔

اسی لمحے پیچھے سے میوزک بینڈ نے ہلکا ہلکا میوزک بجانا شروع کیا۔ شور ایک دم تھم سا گیا۔

You have to believe in yourself
You have to believe in your ability
You are capable of anything
You can achieve any dream

ولیم نے آہستہ سے آغاز کیا تھا،، اسکی خوبصورت آواز کی تو وہ پہلے سے ہی مداح تھی مگر اسکو اپنے سامنے گاتا دیکھ کر وہ بری طرح متاثر ہوئی تھی۔

اگلی باری اسکی تھی،، اس نے مائیک سٹینڈ سے اتارا اور آہستہ سے گنگناتے ہوئے قدم آگے کی طرف بڑھائے۔

Please don't limit yourself
Don't live your life limited
It's not all sadness and misery
Life's a challenge but you will succeed

ایک ایک لفظ گویا اس کے خیالات کی عکاسی کر رہا تھا اور پھر جب دلی خیالات اور خوبصورت آواز ایک ساتھ ملے تو تہلکہ تو مچ ہی جاتا ہے۔

لوگوں کا جذباتی انداز بتا رہا تھا کہ اسکی آواز انہیں اپنے سحر میں جکڑنے میں پوری طرح کامیاب رہی ہے۔

Take control of how you feel

In every circumstance

Work on yourself daily

Your story is far from done

The best is yet to come

""""موم_ڈیڈ"""" نور کی آواز پر آن اور عالم نے بیک وقت مڑ کر دیکھا تھا۔ وہ ہاتھ میں ٹیبلیٹ پکڑے انکی طرف ہی آ رہی تھی۔

""""آرام سے نور"""" آن نے اسکی سرزنش کی جو اندھا دھند بھاگ رہی تھی۔

""""ڈیڈ یہ دیکھیں،، میرے دوفیورٹ لوگ ایک ساتھ """اس نے سکرین عالم کے سامنے کی جہاں لائیو ویڈیو چل رہی تھی۔ ولیم اینڈریو اسے پسند تھا،، مگر نوال سے زیادہ نہیں۔

""""نوال ___ آپی زیادہ اچھا گاتی ہے نا؟""" ماں کی گھوری پر اس نے جلدی سے نوال کے ساتھ آپی کا اضافہ کرتے عالم سے تائید چاہی۔

""" بالکل۔ نور کی نوال زیادہ اچھا گاتی ہے۔ """اس نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔ مگر اسے یہ خلل بلکل پسند نہیں آیا تھا کیونکہ وہ ابھی صرف نوال کو دیکھنا اور سننا چاہتی تھی۔

""""ڈیڈ بعد میں۔""" اسکا ارادہ کس کی طرف تھا جو ابھی عالم نے اسے کی تھی۔ عالم نے صدمے سے آن کو دیکھا تو وہ مسکراہٹ چھپا گئی۔

""""اس نے میری بیٹی پر بھی قبضہ کر لیا۔""" وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔

To achieve you must believe

You can live out all your dreams

Persevere you'll make it through

What you need is all in you

""""معظم بھیا،،، ادھر آئیں""""اس نے اندر آتے معظم کو دیکھ کر بلایا۔ یہ بھیا صرف آن کی موجودگی میں تھا ورنہ کوئی بہن بھائی نہیں۔ یہ بھی اسے ان تینوں نے ہی سکھایا تھا کہ کزنز میں سب چلتا ہے اور کزن میں نام ہوتے ہیں بھائی بہن نہیں۔

دوسری طرف نور کے پکارنے پر آن اور عالم نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا۔ اس سے پہلے وہ کوئی بہانہ کر کے معظم کو یہاں سے بھیجتے وہ اسکی آواز پر لبیک کہتا لیپ ٹاپ میز پر رکھ کر اسکے پاس آیا جو عالم اور آن کے پاس نیچے فلور کشن پر الٹی لیٹی تھی۔

""""یس بھیا کی جان۔""""وہ اسکے گال پر بوسہ دیتا اسکے ساتھ بیٹھا مگر سکرین پر نگاہ پڑتے ہی چہرہ تاریک ہوا۔

""""یہ دیکھیں نوال کتنی اچھی لگ رہی ہے۔ اس کی آواز میجیکل ہے۔""""اس نے معظم کے سامنے سکرین کرتے فخر سے بتایا۔ آن اور عالم اس لمحے خاموش تماشائی تھے۔

""""تمہاری نوال تو بیسٹ سنگر ہے۔""""اس نے لفظ تمہاری نوال پر زور دیتے کہا تو نور کی چہرہ کھل اٹھا۔ عالم اور آن بھی آسودگی سے ہنس دیے۔

سات سال،،،ایک لمبا عرصہ لگا تھا مگر سب ٹھیک ہو چکا تھا۔

سکرین سے نگاہیں ہٹاتے معظم نے بے ساختہ اپنے بائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی کو دیکھا جہاں موجود باریک سی انگوٹھی چند ماہ پہلے ہوئی منگنی کی نشانی تھی۔ ایک ماہ بعد وہ شادی کرنے جا رہا تھا،،،زندگی کے پرانے باب بند کرتے آگے بڑھنے جا رہا تھا،، جس کیلیئے ماضی کو بھولنا بے حد ضروری تھا۔

نوال حیدر اب صرف نور اور آن کی تھی،،اور کسی کی نہیں۔

اور وہ یہ سچائی دل و جان سے قبول کر چکا تھا۔

اسکی تمام تر سوچوں کا مرکز اب صرف وہی لڑکی تھی جس کے ساتھ وہ ایک ماہ بعد رشتہ ازدواج میں بندھنے جا رہا تھا۔

نوال حیدر کی محبت ختم نہیں ہوئی تھی،،،ہاں مگر وہ محبت اب صرف ایک یاد بن کر رہ گئی تھی۔

اس کی نگاہ بے ساختہ عالم کی طرف گئی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے پر سکون ہو کر مسکرا دیے۔ بلاشبہ اسے اس پچھتاوے کے فیز سے نکالنے میں عالم اور نور کا ایک اہم کردار تھا۔

You can live out all your dreams

It's about time you knew the truth

You've got the power all in you

دونوں ایک ساتھ گنگنائے تو شائقین فرط جذبات میں رو پڑے۔ ٹوینٹی ٹوینٹی ون کا نیا ڈیوٹ بن چکا تھا جو شاید نہیں یقیناً پورا سال میوزک انڈسٹری پر راج کرنے والا تھا۔

You have to believe in yourself

You don't have to hide anything

You can be your true self

Don't need to follow society

نوال حیدر آنکھیں موندے بولی۔ میوزک کی مدھم آواز،،، شائقین کا شور،،، ساتھ ہی اس سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑا آہستہ آواز میں گنگناتا ولیم۔

ماحول میں ایک دلکش سماں بندھ گیا تھا۔

Never forget that you're blessed
Give thanks for everything
Even the hard times
Will turn out to be blessings
No matter how you feel
You can learn from your pain
It's there to make you great
Your story's far from done
The best is yet to come

اس کی نگاہیں شائقین پر ٹکی تھیں۔ وہ جو تھوڑی دیر پہلے نروس تھی اب پر سکون انداز میں گا رہی تھی۔ شائقین پاگل ہو چکے تھے اس نئی گلوکار جوڑی پر,, جن کی نہ صرف آواز تہلکہ مچا رہی تھی بلکہ وہ ساتھ کھڑے بھی بہت اچھے لگ رہے تھے۔

To achieve you must believe

You can live out all your dreams

Persevere you'll make it through

What you need is all in you

ولیم نے اپنی جیکٹ اتار کر انگلیوں پر گھمائی،،، نوال اسکی حرکت پر ہنس کر شائقین کو دیکھنے لگی۔

اگلے ہی لمحے اس نے شائقین کی طرف اپنی جیکٹ پھینکی۔ لوگ اسے پکڑنے کیلئے پاگل تھے مگر وہ صرف ایک ہی شخص کے حصے میں آئی تھی۔ کیمرے نے یہ فین مومنٹ بڑی شان سے کیپچر کیا۔

وہ واپس مڑ کر نوال کے ساتھ کھڑا ہوا اور دونوں مل کر گانے کے اختتامی بول گانے لگے۔

When you believe you will achieve

You can live out all your dreams

It's about time you knew the truth

You've got the power all in you

دونوں نے میوزک کے اختتام پر آہستہ سے سر خم کیا تھا۔

"" You sang Very well.

Quite impressive ""

ولیم اینڈریو نے تعریفی کلمات پاس کیے۔

"" Thanks for the compliment ""

کامیابی کی آخری سیڑھی پر کھڑی وہ بے حد خوش تھی۔ ایک نگاہ نعرے بازی کرتے شائقین پر ڈال کر اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔

"" Believe in yourself

Listen to your mind

Listen to your heart

Never compromise on self respect

Never put your self down

Keep your aim high

These are the secrets to success ""

اس کے لب آہستہ سے ہلے۔ ہونٹوں کی جنبش بڑی بڑی سکرینوں پر چلتی اسکی ویڈیو پر واضح تھی۔ وہ شائقین کی بڑی تعداد کو دیکھتی خود سے بولی تھی۔

کچھ ہی لمحوں میں وکٹری کا نشان بنا کر وہ ولیم اینڈریو کے ہمراہ آہستہ آہستہ چلتی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔ اگلا سال بلاشبہ انکی جوڑی کا تھا۔

ایسے کئی سال آنے تھے جن میں نوال حیدر نے کامیابیاں سمیٹنی تھی۔

یہ تو محض آغاز تھا۔

****

ختم شد_

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595